











مصحف	نصف	مصحف	نصف	مصحف	نصف	مصحف	نصف
۱	۷	جیشا	۴	۵	حلفاء	حلفاء	مصحف
۲	۹	فالمهول	۴	۸	بالهامة	بالهامة	مصحف
۳	۳	سه	۴	۹	غبراء	غبراء	مصحف
۴	۵	علاء	۴	۵	کا	کا	مصحف
۵	۱۳	بت	۴	۱۲	تغییر لهم	تغییر لهم	مصحف
۶	۱۵	سليم	۴	۱۶	تفن	تفن	مصحف
۷	۱۷	وامنا	۴	۲	اجرامهم	اجرامهم	مصحف
۸	۲	شیبانیة	۴	۸	ایترجون	ایترجون	مصحف
۹	۱۳	المقاربة	۴	۳	المتقى	المتقى	مصحف
۱۰	۱۷	عمرو بن هند	۴	۵	تحرکهم	تحرکهم	مصحف
۱۱	۱۲	ام بنه	۴	۱۵	شہید علیہ	شہید علیہ	مصحف
۱۲	۱۷	یوم	۴	۱۷	یوم	یوم	مصحف

بالتحیر

مطبوعہ مطبع انجمن پنجاب لاہور

صفحہ	نقطہ	صفحہ	نقطہ	صفحہ	نقطہ	صفحہ	نقطہ
۱۰	۱۰	۴۲۲	۱۳	۴۲۲	۱۳	۴۲۲	۱۳
۱۲	۱۲	۴۲۸	۸	۴۲۸	۸	۴۲۸	۸
۸	۸	۴۲۹	۹	۴۲۹	۹	۴۲۹	۹
۷	۷	۴۳	۱	۴۳	۱	۴۳	۱
۱۵	۱۵	۴۳۳	۱۴	۴۳۳	۱۴	۴۳۳	۱۴
۱۳	۱۳	۴۳۵	۱	۴۳۵	۱	۴۳۵	۱
۱۱	۱۱	۵	۱۱	۵	۱۱	۵	۱۱
۹	۹	۴۳۷	۵	۴۳۷	۵	۴۳۷	۵
۴	۴	۵	۱۵	۵	۱۵	۵	۱۵
۲	۲	۴۳۸	۵	۴۳۸	۵	۴۳۸	۵
۱۱	۱۱	۷	۸	۷	۸	۷	۸
۱۲	۱۲	۷	۱۳	۷	۱۳	۷	۱۳
۷	۷	۷	۱۴	۷	۱۴	۷	۱۴
۲	۲	۴۳۹	۲	۴۳۹	۲	۴۳۹	۲
۱۵	۱۵	۷	۳	۷	۳	۷	۳



نوع	کتاب	صفحه	نوع	کتاب	صفحه	نوع	کتاب
مولفه تخت	مولفه تخت	۳۹۰	۱۳	وکند	ولد	۳۹۱	"
نفسها	نفسها	۳۹۱	۱۲	عرو	عسرو	۳۹۲	۱۲
پوپا	پوپا	"	۹	نفسر	نفسر	۳۹۳	۳
حال	حال	۳۹۳	۱۵	نه	نه	۳۹۴	۱۳
سنور	سنور	۳۹۵	۱۲	الصبل	الصبل	۳۹۵	۱۲
حش	حش	۳۹۶	۱۱	اسقم	اسقم	۳۹۶	۱۲
اعقد	اعقد	۳۹۸	۳	للب	للب	۳۹۸	۱۵
ومرا	ومرا	۳۹۹	۵	جنى	جانية	۳۹۹	۱۵
التنزه	التنزه	"	۱۱	ما	ماوشا	۳۹۹	۱۴
على العاجل	على العاجل	"	۱۵	لقنى	لقنى	۳۹۹	۸
فاسا ليهم	فاسا ليهم	۴۰۱	۷	تيلث	تيلث	۴۰۱	۶
الماهر	الماهر	"	۷	والماضى	والماضى	۴۰۱	۷
برے	برے	"	۱۳	ميرا	جب ميرا	۴۰۱	۱۶
چندان	چندان	"	۱۵	اقسم	اقسم	۴۰۱	۱۲
نفسه	نفسه	۴۰۲	۹	اوقت	اوقت	۴۰۲	۱۰
انبال	انبال	۴۰۵	۴	جبالى	جبال	۴۰۵	۱۶
وقيقين	وقيقين	"	۱۲			"	۱۲



صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ	صحیح	صفحہ	کلمہ
۳۴۶	جاء	حیاہ	"	عطار	عطار کا	۶	"
"	دہر کن	دہر و کن	۳۵۵	یضد	یضد کا	۱۷	"
۳۴۷	علقت	وعلقت	"	للمشبه	للمشبه	۱۳	"
"	موتنا	قومہا	۳۵۶	واسین	والعین	۱۵	"
"	یحمل	نحمل	۳۵۷	غرد	غردا	۱۷	"
۳۴۸	کیفیہ	بالکیفیۃ	"	رافع	الرافع	۱۱	"
۳۵۰	الحبۃ	لہ الخبۃ	"	الماکان بغیرہ	الی ان یغزو	۱۲	"
"	فقدوا	فقدوا	"	یا جن	ریا جن	۱۲	"
۳۵۳	اس سے	اس لئے کہ	۳۵۸	یحک	الحک	۷	"
"	الاسیر	الاسر	"	ہم	اوہم	۱۷	"
"	الاصل فی	فی الاصل	۳۵۹	الفرس	الفرس	۸	"
"	للمصفر	للمشفر	"	الیہ	الہم	۳	"
۳۵۳	الضبی	الضبی	"	یحبل	عبل	۹	"
"	بلجے	ہو	"	لمیل	لمیل	۱۰	"
"	للام	واللام	۳۶۱	اولمان	ولمان	۱۲	"
۳۵۴	جوشر	خوشبو	"	الشرک	الشرک	۱۲	"

صفحہ	صفحہ	کلمہ	کلمہ	صحیح	صحیح	کلمہ	کلمہ
۱۵	۲۴۶	مین	پکار	۲	۲۴۱	۵	فلا قرب
۶	۲۴۷	بین	پانی	۷	۲۴۲	۷	انکانت
۱۵	۲۴۸	کر دہم	کر دیم	۸	۲۴۳	۸	الاقتصاب
۱	۲۴۹	ور	دریار	۱۱	۲۴۴	۱۱	المحبوبۃ
۲	۲۵۰	کنیم	کنیم	۱۶	۲۴۵	۱۶	یا وہ
۶	۲۵۱	لم یفطم	لم یفطم	۹	۲۴۶	۹	وسوال
۷	۲۵۲	والجوز	والجوز	۱	۲۴۷	۱	رکد
۲	۲۵۳	تہارے	تہارے	۱۰	۲۴۸	۱۰	موضع آخر
۳	۲۵۴	الہلاک	الہلاک	۱۱	۲۴۹	۱۱	عقمتھا
۱۱	۲۵۵	الہ	الہ	۱۵	۲۵۰	۱۵	صبا
۶	۲۵۶	شقیۃ	شقیۃ	۷	۲۵۱	۷	وحکم
۷	۲۵۷	اغریۃ	اغریۃ	۱۶	۲۵۲	۱۶	وحکمی
۱۷	۲۵۸	لاستفہام	لاستفہام	۸	۲۵۳	۸	خانا
				۱۷	۲۵۴	۱۷	قدن
				۷	۲۵۵	۷	تخل بالجوا
				۱۷	۲۵۶	۱۷	وتخل عنہ

صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ	حصہ	حصہ	صفحہ	صفحہ
۲۲۳	۲	معنا	معنا	۳۳۰	۱۶	لنا	لنا
"	۸	کتاب	کتاب	۳۳۱	۱	الورد	الورد
"	۱۳	اون	اور	"	۹	الحجراير	الحجراير
۲۲۲	۱	يخننا	يخنينا	۳۳۲	۱	فينظر	فينظر
۲۲۵	۱	مايقوم	بالقوم	۳۳۳	۲	جينا	جنا
"	"	والجوان	والجون	"	۳	من	من
"	۱۰	الدروع	للدروع	"	۸	بالضربات	بضربات
"	۱۱	كل سائبة	كل سائبة	"	۱۵	قياهم	قياهم
"	۱۴	وامواج	امواج	"	۱۶	عمرو	عمرو
۳۲۶	۱۱	كهين	هين كه	۳۳۴	۶	اخبره	اختبره
۳۲۷	۱۳	اراد	ارادوا	"	۱۰	دهيم	مدهيم
۳۲۹	۳	ذكر السواب	ذكر السواب	"	۱۱	مارا	را
"	۹	بيضا تهم	بيضا تهم	"	۱۲	كشيم	كشيم
۳۳۰	۶	المشبية	المشبية اللينة	"	۱۴	انا	وانا
"	۱۳	ذا	اذا	۳۳۵	۱۳	برهي	بره
"	"	فانه	قانه	"	"	بين	من



صفحہ	نک	صفحہ	نک	صفحہ	نک	صفحہ	نک
۳۰۳	۴	المشاع	۱۶	متاع	۱۶	۳۰۳	۴
۳۰۴	۵	تذکی	۲	تذکین	۲	۳۰۴	۵
۳۰۵	۲	تضربیم	۷	تضربیم	۷	۳۰۵	۲
۳۰۶	۱۰	او	۱۶	و	۱۶	۳۰۶	۱۰
۳۰۷	۸	ایسے	۷	اور ایسے	۷	۳۰۷	۸
۳۰۸	۱۵	یکال	۱۲	یقال	۱۲	۳۰۸	۱۵
۳۰۹	۱۰	ہمراہی	۱۳	ہمراہی	۱۳	۳۰۹	۱۰
۳۱۰	۱۳	معاہ شام	۱۳	معاہ شام	۱۳	۳۱۰	۱۳
۳۱۱	۲	ارادت	۸	ارادت	۸	۳۱۱	۲
۳۱۲	۱۳	والشرف عظمہ	۱۵	والشرف عظمہ	۱۵	۳۱۲	۱۳
۳۱۶	۱۰	لعمرو	۱۶	لعمرو	۱۶	۳۱۶	۱۰

صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر	صفحہ	نمبر
۲۹۱	۲	علی	علیہا	۱۱	۱۱	اعزہ	اعزہ
۱۱	۸	جی گبرد	سے گردو	۱۵	۱۵	طاعہ	طاعہ
۱۱	۱۲	اشتر	اشتر	۱۶	۱۶	امام	امام
۱۳	۱۳	اشتر	اشتر	۱۷	۱۷	امرہ	امرہ
۱۴	۱۴	الاشباع	الاشباع	۱۵	۲۹۳	یہجون	یہجون
۱۷	۱۷	باہیکہ	تاہیکہ	۸	۲۹۵	دودہ	دودہ
۲۹۲	۱	کشکان	کشکان	۱۴	۲۹۵	قوم الدین	قوم الدین
۱۱	۴	فال دہم	فال دہم	۱۰	۲۹۶	ٹوڑی	ٹوڑی
۱۱	۸	زالال	لال	۲	۲۹۷	اشغال	اشغال
۱۱	۹	نخاس	مباشع	۹	۱۱	سا	سا
۲۹۳	۱	فاحند	فاحند	۹	۲۹۸	والقرے	والقرے
۱۱	۴	نخل	نخل	۵	۲۹۹	کی	کی
۱۱	۴	ریاخا	ریاخا	۱۱	۱۱	پردارم	پردارم
۱۱	۵	من	من	۱۶	۳۰۱	فقطن	فقطن
۱۱	۱۱	حمرا	حمرا	۱	۳۰۲	تازی	تازی
۱۱	۱۱	بہایون	بہایون	۱۳	۱۳	طہر	طہر



نصفه	ک	نصفه	ک	صحیح	نصفه	ک	صحیح
۲۶۳	۱۳	حال	قال	۲۸۰	۱	هواه	هواه
۲۶۴	۱۴	التصال	التصال	۲۸۱	۱۴	یا جیا پس	ویا چا پس
۲۶۵	۱۵	لامه	لامه	۲۸۲	۱۲	دوشاق	دوشاق
۲۶۶	۱۶	مخاطب	یا مخاطب	۲۸۳	۱	هن	پئی
۲۶۷	۱۷	وه بین	زر بین	۲۸۴	۳	انقدان	لفقدان
۲۶۸	۱۸	الامانه	الامانه	۲۸۵	۱۱	عمیونا	اعیونا
۲۶۹	۱۹	نہوا	نہو	۲۸۶	۱۲	المصاف	المصاف
۲۷۰	۲۰	قیطع	قیطع	۲۸۷	۵	تبرک	تبرک
۲۷۱	۲۱	حرب ویم	حرب ویم	۲۸۸	۶	تبریک	تبریک
۲۷۲	۲۲	ازلت	ازلت	۲۸۹	۲	برنیة	برنیة
۲۷۳	۲۳	قنہر	قنہر	۲۹۰	۶	عاج	شکرنگ
۲۷۴	۲۴	وان	وان	۲۹۱	۱۴	ترجیع	الترجیع
۲۷۵	۲۵	عندہ	عندہ	۲۹۲	۲	فری	حرنی
۲۷۶	۲۶	صاحبہ	صاحبہ	۲۹۳	۵	والاشمط	والاشمط
۲۷۷	۲۷	یا تغلب	یا تغلب	۲۹۴	۶	سقا	شقا
۲۷۸	۲۸	بجانبہ	بجانبہ	۲۹۵	۱۶		

صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
۲۵۸	۱۷	گرہ	کرہ	۲۶۶	۱۶	پہاڑوں	پہاڑوں
۲۵۹	۷	ٹورنے	توڑنے	۲۶۷	۱۰	المانے	المانے
۲۶۰	۴	سرخ	سرخ	۲۶۸	۵	الحج	الحج
"	۹	اٹھنا	اٹھنا	"	۶	تیم	تیم
"	۱۰	اللحم	اللحم	"	۱۶	بخشد	بخشد
"	۱۷	ولایما	ولایما	"	۱۶	بڑے	بڑے
۲۶۱	۱۳	زیبا	زیبا	۲۶۹	۱۶	صفت	صفت
"	۱۷	غلبنا	غلبنا	۲۷۰	۶	کبکے	کبکے
۲۶۲	۸	مہان	مہان	"	۱۷	خود	خود
"	۱۰	مہان	مہان	۲۷۱	۲	کرتاہے	کرتاہے
"	۱۶	خیانت	خیانت	"	۳	برہماہے	برہماہے
۲۶۳	۱۳	غلب تقطع	غلب تقطع	"	۰	حقے	حقے
"	۱۵	یکرویش	یکرویش	"	۱۶	لاہیل	لاہیل
۲۶۵	۵	ماننے	ماننے	"	۱۶	نیفد	نیفد
"	۱۷	لوگون	لوگون	۲۷۳	۵	یطیعون	یطیعون
۲۶۶	۵	بدالین	بدالین	"	"	یطیع	یطیع





صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ	صفحہ	صفحہ	حصہ	حصہ
۲۲۱	۲	وسار	ٹوٹاٹ	۲۲۹	۵	گہرے	گہرے
"	۲	یفید	یفید	"	۸	اسح	اسح
"	۱۰	بین	بین	"	۱۷	ایک	ایک
۲۲۲	۳	تقنبا	تقنبا	۲۳۰	۱۳	الشیخ	الشیخ
۲۲۳	۲	بضم	بضم	۲۳۰	۱۵	والد و ابرہہ و ابرہہ	والد و ابرہہ و ابرہہ
۲۲۳	۹	والا	والا	۲۳۱	۱۱	گہروئے	گہروئے
"	۱۳	برا	برا	۲۳۱	۱۳	کا	کا
"	۱۵	او	اور	۲۳۲	۱۰	شدہ	شدہ
۲۲۴	۱	غرت	غرت	۲۳۵	۱۶	خشا	خشا
۲۲۵	۵	تشد	تشد	۲۳۶	۱	الافت	الافت
"	۷	یشی	یشی	"	۱۴	لائن	لائن
"	۱۰	البتعال	البتعال	۲۳۷	۲	علی اشیاء	علی اشیاء
"	۱۳	جمبی	جمبی	۲۳۸	۱	والہری	والہری
۲۲۶	۲	جواب	جواب	۲۳۹	۱	انما	انما
"	۱۰	سقت	سقت	"	۱۲	اوروی	اوروی
۲۲۷	۲	بجاچہ	بجاچہ	"	۱۵	ببید	ببید
۲۲۸	۵	پڑی پڑی	پڑی پڑی	۲۴۰	۱۶	مٹھا	مٹھا

صفحہ	ک-	تھ	صفحہ	ک-	تھ	صفحہ	ک-
۱۷۹	۹	۲۰۰	۵	۵	۲۰۰	۵	۵
۱۸۰	۱۵	۲۰۱	۱۵	۱۵	۲۰۱	۱۵	۱۵
۱۸۱	۱۳	۲۰۲	۱۳	۱۳	۲۰۲	۱۳	۱۳
۱۸۲	۱۲	۲۰۳	۱۲	۱۲	۲۰۳	۱۲	۱۲
۱۸۳	۲	۲۰۴	۲	۲	۲۰۴	۲	۲
۱۸۴	۱۵	۲۰۵	۱۵	۱۵	۲۰۵	۱۵	۱۵
۱۸۵	۱۵	۲۰۶	۱۵	۱۵	۲۰۶	۱۵	۱۵
۱۸۶	۱۶	۲۰۷	۱۶	۱۶	۲۰۷	۱۶	۱۶
۱۸۷	۶	۲۰۸	۶	۶	۲۰۸	۶	۶
۱۸۸	۱۰	۲۰۹	۱۰	۱۰	۲۰۹	۱۰	۱۰
۱۸۹	۴	۲۱۰	۴	۴	۲۱۰	۴	۴
۱۹۰	۶	۲۱۱	۶	۶	۲۱۱	۶	۶
۱۹۱	۶	۲۱۲	۶	۶	۲۱۲	۶	۶
۱۹۲	۱۶	۲۱۳	۱۶	۱۶	۲۱۳	۱۶	۱۶
۱۹۳	۱	۲۱۴	۱	۱	۲۱۴	۱	۱
۲۰۰	۷	۲۱۵	۷	۷	۲۱۵	۷	۷



نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ	معنی	نمبر	کلمہ
۹۲	تسبہ	تشبہ	۱۲۶	۲	گرفت	گرفتہ ام	
۹۳	اچھی ابھی	اچھی اچھے	۱۲۷	۱۷	لا تبطیع	لا تبطیع	
۹۵	پرائیون	پڑا یون	۱۲۸	۶	بخوروم	بخورم	
"	المضخی	المضرب	"	۱۲	وفذرنی	وفذرنی	
۹۸	گرٹے	کرٹے	"	۱۶	اقام	قام	
۱۰۰	جکی	جسکی	۱۲۹	۱۰	قرب	وقرب	
"	وہ فعل	وہ فعل	۱۵۲	۱۵	بسی	سبھی	
۱۰۱	لمحکمہ	المحکمہ	۱۵۸	۵	مفعولہا	مفعولہا	
۱۰۲	تسب	تسب	۱۶۱	۱۰	جوسے	جوسے	
"	افروغہ	افروغہ	۱۶۰	۲	مخکو	مخکو	
۱۰۴	وغد	وغد	۱۶۵	۱۰	ویوما	ویوما	
۱۰۵	سزکیں	سزکیں	"	۲	تذکر	تذکر	
۱۰۶	سمعہا	سمعہا	۱۶۶	۱۰	ویا	ویا	
۱۱۸	اذا حدہ	وہ شد	۱۶۶	۳	استقلو	استقلو	
۱۱۹	پرے	پرے	"	۱	تلقینا	تلقینا	
۱۲۲	استقی	استقی	۱۰۹	۳	تبا	تبا	

نصف	نصف	نصف	نصف	نصف	نصف	نصف	نصف
۴۰	۷	الابصار	التعابر	۴۲	۱	بالذیال	بالذیال
۴۲	۲	الشمس	للمشمس	۴۵	-	یلیر	یلیر
۴۴	۴	زمان	زمان	۴	۱۱	رنگ	رنگ
۴۶	۷	الصغیرة	الصغیرة	-	۱۵	یودین	یودین
۴۷	۱۷	المتنقى	المتنقى	۴۶	۵	المزج	المزج
۵۱	۱۷	الاستفراق	الاستفراق	۷	۸	اصحابها	اصحابها
۵۵	۱۱	الطائر	الطائر	۷	۱۶	اود	اود
۵۶	۱۱	جایش	جایش	۸۰	۶	باطراف	باطراف
۵۹	۱۰	گری	گری	۷	۱۵	لعل الله	لعل الله
۶۰	۱۰	لومر	لومر	۸۱	۲	لهر	لهر
۶۱	۳	یور	یور	-	۳	انفسی	انفسی
۶۷	۱۵	نما انور	نما انور	۱۵	۱۶	مگرے	مگرے
۶۲	۷	سجود	سجود	۱۱	۱	البرق	البرق
۶۷	۱۳	الاستفراق	الاستفراق	۷	۱	فاق	فاق
۶۸	۱۱	ملا یانیا	ملا یانیا	۷	۱۷	انخاف	انخاف
۶۹	۱۰	او یوق	او یوق	۹۱	۱۳	ارضیا	ارضیا

## خط نامه

باعث کثرت اعلاط این است که مصنف کتاب در اکثر سال گذشته یعنی ۱۳۸۵م چنان تبدلی  
مرض شدید بود که او را زنده نمی پنداشتند تا اینکه بعضی اخبار بخاران دروغ بخار خیر گشتن بخاشتند  
و آنرا که در ایام پیشین بخار کتب پرده خستند بیاقت مقابله نداشتند چه چه توان کرد مردمان بینند  
علاوه از این سنگ ساز هم سنگ سازی خوب نینداند و اصلاح خاصه بخوبی نمیتواند

نیمه	ح	ع	ح	ع	ح	ع	ح
۴	۱۱	هذال ترکیب	۲۳	۱۲	بگری	بگری	بگری
۵	۱۱	الی معنی لغاء	۲۴	۱۵	اپنے	اپنے	اپنے
۵	۱۳	هذه المعنى	۲۵	۵	المجوعها	المجوعها	المجوعها
۶	۱۴	نیت	۲۶	۱۲	بستقت	بستقت	بستقت
۶	۷	پیلون	۲۸	۱۶	و یقول	و یقول	و یقول
۷	۱۳	جمع مکسر	۲۹	۱۴	پاس	پاس	پاس
۱۱	۳	یراد	۳۱	۶	الرجال	الرجال	الرجال
۱۶	۱	سبل	۳۲	۱۲	لدنه	لدنه	لدنه
۱۷	-	تکی	۳۶	۱۲	دکھانی	دکھانی	دکھانی
۲۱	۱۳	تقصوعا و تصوع	۳۷	۱۲	درا الهندية	درا الهندية	درا الهندية



بقایا بجز بلا و یقال ایسے فلاں بلا آجسنا تجھ لا اذ قاتل قتلا شیدا واللام فیہ عو من عن  
 المصنوع الیہ و تکلیف انبلا والشک فی التقطیم والعلیہ بالیہ اقول وجو الالک لارتاب والشہید علم مکر  
 یوم الخیارین و تدکان بلارہ بلا عظیماً مسیگوید کہ این بادشاہ و یا چار و مندین ما اسما  
 مالک و دیلے راست و حال زور موضع حیدرین بخوبی میدانند و حال این پو کہ بلا او آنروز  
 بلا عظیم بود و ماوران رود قائم و ثابت بماندیم یعنی یہ بادشاہ یا اسکا باپ مالک اور  
 یہاں اور موضع حیدرین کے دور کی حقیقت سے بخوبی واقف ہو جب کہ حال یہ تھا کہ قتال  
 اسکا سخت اور اتقان اسکا نہایت دشوار تھا گو وہ ہم یہی ہے کہ ایسے وقت میں بخوبی  
 الحمد و الثناء للہ علی ان وفقہ لتبشر ہذہ القصایہ کانت مفضلہ شہیدۃ

الاعمال و اسے اعظم انجست سے کشف مبانیہا و معاینہا لے ان ظفرت

بجارت بتوفیقہ و زجر جل و ہو المستعان علی ما یریدہ الانسان کذا

اور حقیر او عظیم و قد تم و بلغ الثانیہ یوم الاحد رابع عشر من جمادی  
 الاولی سنۃ الف و مائت و سبع و تسین علی بن علی الخاسر النعمین

افراستہ الف و مائت و تسین و تمانین و مائت و تسین بلارہ لا ہور کیا کنتا

ما زان فی سیتہ اللہ و فجاب لک کتبہ الہیجا و

حماہی عنہ انک تارنی بہ فاللہ اعلم

والاعمال من الذین

فیظروا فیہ ولا یمل الا عفو ان کانہ زلل رسول

یعنی تہار و بعض بہائی بندوں پر بنے تیم کے استی سواروں نے دھڑا مارا جس کے بہتوں  
 میں ایسے پہلے تھے جنکی بہالین موت یقیناً یا حکم قطع تہین اور تم سے کچھ نہ ہو سکا قال  
 تر کو ہم تجھ میں و ابوابہا یصم منھا الحداد و السبازل رفوع للثامین و انصبوا  
 لمن غر و علیہم لافادۃ المقام و الحمد بیان و استیناف و یقال لمحہ بالسیف مخففا و شد و اذوا  
 خمر بہ بضر یا شہید اذ یقال صر محب و الادب الرجوع و البیاد للہلاکستہ و الہنا بجمع نہست  
 ہونہ غنیمت و ارادہا بالابل یقرینہا کھاد و اصمہ جملہ اصم اسے لایسب شیا و منہ جبکہ شئی لئی  
 یصم اسے لایستہ غریب و لایسب اقبال نسیم الحداد بالضم و الکسر صوت الحداد ہی دغا و  
 و ہون بحد و الابل علیہ الثناء و لافادۃ سمیتہ لایفہم دکنے یا صام الحداد عن کثرۃ الابل و الحدادۃ  
 یقول تر کو ہم مقتولین تہا شہید و رجوع الغنائیم ابل لقیم الاذان حداد و انہا من کثرۃ  
 لہم تاخذ و ابناہم میگویند کہ انقوم و ابکشتند و بکذا کشتند و چندین شتر غنیمت  
 بردار کہ حدادی خوانان انہا کو ہمشہار کر کے کر و از دست شہا بچ نکش و  
 یعنی اوہوں نے تہار و بہائی بندوں کو جان سے مارا و دیسچو چوہ گنگہ اور  
 اتنی غنیمت لیگی کہ انکے حدادی خواننکے آوازیں کانوں کو بہا کر تہ تہین اور تم  
 کان و باوینٹے ہی قال لہم تہیلو بنے رزاج بہر قاولطاع لہم علیہم و عمل  
 یقال عمل المکان و بہا و انزل بکون و احد المکان و بہا و انزل لہ غنیہ و اسکنہ و اہرق و  
 الارض اتے تہا کون تہا حجارۃ و نزل و طین و لطاع بالنون فایہلین کقطاع و کتاب تیر  
 بالجزئی لہ رزاج تہم لطن من تہذب و المجرور فی لہم یعنی رزاج و فی علیہم لہ تہیلن لہ کثرۃ



الهاء الفع الزموج والضمير المجزور لیس قضاة والقسم بالقاف فالصبا والهمزة الكسرة والفتح  
 وناصية الظهيرة عن الآلة الشديدة التي تكسر الظهور وتدها والجاء المجزور في محل الضم على  
 الحال من الضمير في فاء واو اليا واللام البسته والابراء التكوين بالبرود والفعل بالجملة العطر  
 وحرارة الجوت واللام عوض عن المضاف اليه والجملة عطف على الجارود المجزور من حيث انما  
 يقول ثم رجعتهم تلبيس بمصيبة تكسر الظهيرة وتدها ولم يكن الا لا يمكن فليس صدورهم  
 مسيكون يدرك بعد اذان الیشان بافتة مصيبة بازك تنكره كمرح شكست تشنگی  
 آنان آب سرد از سردی خود فروخته گرد یعنی پهلو و بان سے ایسی مصیبت لیکر  
 پرے جو کر کو توڑتے تھے اور ٹھنڈا پانی اونکی پیاس کو نہیں چھاتا تھا۔ قال  
 وثمانون من تمیم باید یحکم راج صدور و ثمن القضاء و رفع ثمانون علی انه قال  
 فعل مخذوف والظرف الاول لغت الاول والثانی لغت الثانی و صدور راجح سنانة و الثمانون  
 الموت والحکم القاطع والجملة لغت راج ومن حدیثه ان عمر بن عمر والقیس السجدي خرج مع  
 ثمانین رجلاً من تمیم فاغار علی بنی قطن من تغلب یقال لهم بنو راج بتقدیم المجهول علی الجاهل  
 وكانوا یسكنون ارضاً یقال لها اطراف و هی فی البحرین فقتل منهم کثیراً ولم یوجد منهم  
 فیسمه لقیول عمر بن كلثوم التغلبي بیستان الها جال القریب ابن عمر و خذاة نطاع تصدیر  
 یقول و غر الغنایم ثمانون فارحاً من تمیم كانت فی ایدیم راج استنها الموت القاطع  
 الفاصل مسیكون يدرك بر تو سے از شما شهابا و مولان نبی تمیم کہ چنین نیز بایدست خود و  
 سناہما سے تابش مرگ قطعی و یا حکم فاصل بود دست عارت بکشتا و ندو بود را کہ

التوا بالوقوفاتہ ولعل مصدر التواہ اللہ ہلکہ یقول اثم علینا جنایۃ بنی قضاۃ من انہم اغاروا  
 علیکم وقتلوا منکم ونبوا ما کان لکم بل لیسنا فیما اجر مو علیکم او فی اجر اہم علیکم شئ  
 من التواو شئ من الابلک میگوید کہ آیا بر ما جریمہ بنی قضاۃ کہ شمار یا مال غارت  
 و غلبہ تیغ جلالت گردانیدند لازم ہے آید بلکہ دامن ما از داغ جرایم آنان پاک و صاف  
 است و در انحصار ہلاک ما مقصور نیست یعنی کیا بنی قضاۃ کا یہ جرم کہ انہوں نے  
 نے تمکو تباہ کیا ہم پر عاید ہوتا ہے یہ غلبہ ہی بلکہ ہم کو اونکے کو تمکون کا کوئے  
 و ہیا نہیں لگتا اور نہ وہ ہماری ہلاک کے باعث پڑ سکتے ہیں۔ قال ثم جاوروا  
 ایسترجعون فلم ترجع لہم شامۃ ولا زہراء الضمیر المرفوع للذین اغارت علیہم  
 قضاۃ و کانوا من اغلب والاسترجاع الاستمرار و الجملة حال من الضمیر المرفوع فی جاءوا  
 و مفعول الاسترجاع محذوف و ترجع تحیل المجهول والمعرف والشامۃ الناقۃ السوداء والزہراء  
 الناقۃ البیضاء لبقال مالہ شامۃ ولا زہراء اذا کان فقیراً ثمراً والغرض تعییر بنی اغلب بالانکار  
 ثم بالجرمان یقول ثم جاء الذین اغیر علیہم منکم بنی قضاۃ الغیرین لیسترون بنہم ما فہم  
 من الاسوال فلم ترد لہم ناقۃ سوداء ولا ناقۃ بیضاء فترجعوا فی امین خاصین میگوید  
 کہ بعد آزان انقوم لغارت بر وہ پیش قضاۃ آمدند و مال خود غارتند مگر قضاۃ جواب  
 صاف دادند چنانچہ از شتر ماوگان سیاہ و سفید و پس کروہ نشد یعنی بہر وہ پست  
 کے مارے قضاۃ کے سامنے کھڑا ہے اور مال اپنا چاہا مگر وہ نہ پس چاہا چاہو  
 کالے کو ہی واپس دے قال ثم فاءوا و انہم لبقاصۃ الفطر ولا یبر العلیل

بیکار رفت از مال بود و اند بلکہ از شما بود و اند یعنی جن لوگون نے سکو مارا و ہاڑا و  
 ہم میں سے ہنیں بن اور نہ قیس اور جنبل اور خدا و تمہاری لوٹنے والے ہیں سے  
 ہیں یا وہ لوگ جو مارے گئے اور قیس اور جنبل اور خدا و چون ہی اکارت گئے ہم میں سے  
 تھے بلکہ وہ تمہیں سے تھے قال ام جنابا بنی عقیق فاما منکم ان عذر تم بڑا و دروئی نہیں  
 لیند فاما من خرم بڑا و انجنایا جمع جنیتہ وہی البرمیتہ مرفوع علی الابتداء و خبرہ محذوف و  
 بقیۃ لا الہ الا ہم و لا نعبد الا انہم و لا نعبد الا انہم و لا نعبد الا انہم و لا نعبد الا انہم و لا نعبد الا انہم  
 عظم و دروئی من قبر ہم و الضمیر المجرور للموصول اعتبارا للنفی و ذواللفظ و البرا جمع بری یقول  
 ام علینا جرایم بنے عقیق لا فاما بریون منکم ان عذر تم و من جنس کل من لیند و قسیرہ  
 میگوید کہ آیا گناہان بنے عقیق پر لازم ہے آید و این نے شو و چہ ما از شما  
 اگر عہد شکنید ہم کو کہ وہ عہد شکنان و قرب الشان سخت نیز ایم یعنی کیا ہم پر بنے  
 عقیق کے بڑے کو تک پڑینگے غلط ہم لوگ تم سے اگر تم بیوفائی کرو اور سارے  
 بیوفان کے جماعت اور انکے پاس پڑوس سے بہت نیرا بن قال ام علینا  
 جرّمی قضاعۃ ام علیس فیما جنوا اندا و الجوی الجنایۃ و قضاعۃ  
 عظیم من احیا الیمن و مرثی من بیانہ فی القصیدۃ الخامسة تام الثانیہ بمعہ بل و خدا  
 و جنی العیسیٰ از الجرم و ما موصولہ او مصدریۃ و الضمیر لقضاعۃ و حدیث جنایت ہم انہم کا نوات  
 افکارا علی تنقلب نفسک اور نہ او با یکدیگر نفسا ہم ما فعلت ہم کندۃ نفس علیہ فی الاغلا  
 و الانداج جمع ندی و ہوشی من البتۃ و ہو کما تہ عن قلیل من التلوٹ و فی الاغلا



والجوز الوسط والمحل اسم مفعول البعير الذي حمل ثقله والاعباء جمع عبء وهو الثقل ونفي  
التشبيه اشعار بان بنی اقلب قالوا علی بکر اقوالا شتی وندامنہا ليقول اسم علیا جنابة  
ایاوبن نزارمن انهم اغاروا علیکم وذهبتوا باسواکم فعلق بنا کالیعلق الاتصال بوسط البعیر  
المحل لے فقیل علینا مع اقوال اخر میگوید کہ آیا این جرم آیاوبن نزار کہ دست غارت  
بر شما کشادند و مال و متاع شما بشارت پر دزد بر ما عاید گشته و چنان سبابه شدہ کہ بار بار  
دیگر یک شتر بار کر وہ مے بندند یعنی کیا یہ گناہ آیاوبن نزار کا کہ او ہنوں نے ستمو  
مارا و ہار ہم پر باندھا گیا جیسے کہ اسے اونٹ پر اور بوجھ رکھا جاوے۔ قال لعین الکفر  
والاقیس والجنل ولا حذوا یقال ضربہ سیف مخففا وشدوا بالجمع یقین ان یکون  
جمع مفعول اسم فاعل وان یکون جمع مفعول فان کان الاول فالاسماء الثلثۃ  
یعنی بہا قیاً و جنلاً و حذاً اسماء رجال اغاروا علی غلب و قتلوا انہم ولیسوا من بکر او من  
یشکر و فیہ ابراء لانفسہم وان کان الثانی فی اسماء رجال قتلوا من بنی غلب ولم یخذ  
بشارہم و فیہ تعبیر لہم والاول النسب بالمقام یقول لیس سنا بنی بکر او بنی لیس بن ضرہ لکم  
بالیوف و لیس بن اغاروا علیکم و ہم قیس و جنل و حذاً حقے نوخذ بافعالہم اولیس سنا من  
ضرہ لیس بن یوسف و لاقیس و جنل و حذاً مقتولون و قد ہرت و ما ہو ہم بل کلہم منکم  
میگوید کہ اگر شمار خوب زدند و کشتند از ما نیستند و نہ قیس و جنل و حذاً  
کہ بہ شما غارت انداختند از ما بودہ اند پس سچ از افعال اینان بر ما لازم نمی آید  
یا این کہ انان کہ زدہ و کشتہ شدند از ما نیستند و نہ قیس و جنل و حذاً کہ خون ایشان

فذاک انہ بنی لیس  
اغاروا علی نفسہم



ہذا لے المنذر لیسالہ الامان۔ علی ان یخرج لہ من ملکہ رکن المنذر للیہ واقام النہمان معہ  
 فقتلہ شمر علیہ فقتلہ من کان مع المنذر وانما اسند فعلہ لے کل بنی حنیفہ اشعار بابا ہم  
 کاواراضین بہ علی انہم کانوا یبغونہم فذلک من القوم الیہم یبغونہم قولہ لے فقتلہ و باع  
 ان العاقبہ کان ہو قد ابن سالف رقیہ تعمیر لے ثعلب بہا صدر عن حلفاء ام و کانت العت  
 یغیرون بفعل الحلفاء و اعراضہم و بن ہند علی بنے ثعلب و ما موصو لہ عطف علی حنیفہ و  
 ضمیر المفعول محذوف و من بیانیہ و محارب بن دویقہ بن لکینہ باللام فالکان فالرا الموصو  
 بن افعیہ لطن من عبد القیس و ہم من ربیئہ و کانوا قد اجتمعوا علی غزوہ فسا و غارت علی بنی ثعلب و عذرا  
 قریہ بلیاتہ یقول ام علینا جلیاتہ بنی حنیفہ احوالکم من قبلہم المتذرعیدہ ام علینا چہا قین جہتہ  
 غیر اس بنے محارب جہت کانوا قد اجتمعوا علی فسا و فسا کی دیکر آیا برماست ابن گناہ  
 بنے حنیفہ احوال شہادہ شمر بن عمرو حنیفہ مندر بن باہ السماء پدرا بن ملک راتر و و غلختہ  
 یقتل رسائید و مال و متا فشر را و استمال غارت گردانید و یا بر ما گناہ بنے محارب است  
 کہ در قمریہ فسا را فرما ہم آدہ بود و ند و عزم فسا و فسا را شند یعنی کہا میکہ گناہ بنے حنیفہ  
 فہا راے حلیفون کا کہ او ہون لے مندر بن السماء اس با و شاہ کے باپ کو دہو کہ  
 سے مارا ہم پر پڑتا ہے یا کیا یہ گناہ بنے محارب کا جو غیر اہل کانوین بڑے ارادہ پر اکھٹے  
 ہوئے ہمارے دہ پر ڈالا جاوے گا قال ام علینا جہتہ ایا و کان یطہر بجز الحمل الاعبا  
 آیا و بن ترا بن ہند سے عظیم کانوا لیسکون بخلا و العراق و قد کانوا غاروا علی بنے ثعلب  
 تعمیر ہم و والنوط التلیق فافعل مجہول و الما فی بعض المصارع و الشہ محذوف بدل علی السباق

لقب ثور بن عوف و لقب به لانه كان كاهن الكعبة و غنى بالقبيصة و هو ابوهم ولذا منع عن  
 وهو معروف بهم امر القيس الشاعر و امر القيس بن غالب الصنعاني رضر و ان ليغم بل  
 احتمال منه و غم الرجل اذا غلب بشي من دون جهد و مشقة و حصل له الغي و غزا الرجل اذا سار لقتال  
 العدو و من الجرا عطف على علينا و من حديث علي مالمقل في الاغانى عن غير الصحف  
 ان كنده كانت قد غرت بني تغلب فتكلمت بهم كثير و سبت لسنة منهم و اساقطت لهم فلم  
 تدرك بنو تغلب ثارهم ولم يغيروا على كنده في شئ و صبروا على ما صابهم فالشاعر  
 يعيهم بذلك و يقول بل اعلينا جناح ان يغزوكم غازي كنده و ليغم مالكم و منا مجازاة  
 ما فعلوا بكم اے لا يغني ان يكون الامر كذلك مے گوید کہ بلکه آیا گناه تاراج بنو كنده  
 که غازي آنان بر شما دست انگنده بود بر ما عاید مے گردد و از ما پاداش اند گرفت مے  
 شود یعنی بلکه کیا گناه مے كنده کا جنهنون نے مکتو لو ما گھسٹا تھا ہم پر لازم تلب  
 اور ہم سے اسکا بدلایا جاوے گا و اہ یہ ہے خوب ہوئی کوئی کرے کوئی بہرے  
 قال ام علينا جبرني خيفة ام ما جمعت من محارب عجم اولده ايضا منقطعة كان في

قوله تعالى ام لهم امين يصرون بها ام لهم آذان ليعنون بها و البحرى بالجم مفتوحة و الراء  
 مشددة مقصورة و الكتابية و بنو خنيفة بن لحيمة باللام بالجم مصر ابن صعب بن علي بن بكر بن  
 من بكر و كانوا خلفا بنو تغلب و بنو بكر و لذكاب لم يشاءوا و هم في حرمهم و عن بنو لحيمة  
 ما فعله شمر بن عمر و بنو خلف بالندرين و السما و من حديث علي مالم في الاغانى ان المنذر  
 بن نوا و السما و الحارث بن جبلة انما مات تحت لواء شمر

راہ سے الگ جا پڑا اور نفسا نے خواہشیں لکھی ہوئی عبدون کو توڑ بہنیں سکیتے تھے  
 غنما باطلاً وظلماً کما تعثر عن حجرۃ الریاض الطیاء الغنم مصدر عن الرجل اذا  
 اعترض امامک وسدک والظلم وضع الشے فی غیر محلہ کما ہما مصدر عن غنم وغنم مصدر  
 ینہا فوائید الیخ ومنہ العقیرة وحی الشاة النی کا الزاید نحو ہذا البقم والفعل مجہول وعن المعاصی  
 والحجرۃ بفہم الہمال المتقدت علی الخیم الخیطرة وهو ما ینصب حول ملین الغنم من دقاق الحطب وهو  
 مقحم فائدہ اراؤ فی الریض والریض الغنم سے رعایتا اذا احتجت فی الضیاعا وحمل الزاید ہا نفس الغنم  
 والطیاء جمع طیء معروف دکانت العرب فی الحامیۃ تنذ فیقول اجل ان بلغت غنمہ فایہ تعلیمہ اور  
 ینح شاة منہا علی الاصنام فاذا بلغت ماتہ فیکم طیاراً و طیتہ بدلا ہا سے استعمل ہذا الفعل فی ہند  
 ونقص الہند قال کعب بن زبیر عن فاعلہ الطیارا کعب انما نقص الہندیہم لبقول غنتم لہا غنما ہا طیاراً  
 وظلمتہا ظلماً فاحشاً حیث افترقیم علینا ووشیم بنا عنہم بن ہند فہذا وحیہ او سے ان  
 ندج کا ینح الظی بلاء عن الشاة المتذرة من غیر جرم ہما والتزام من النادر مسیگوں کہ  
 شہادہ وجہ باطل معارض ماسدید وستم ناس برماستم کرویدہ وجہ ہما تہمت لبتید و عمر بن ہند  
 بنجتم اور دید چاہی حال با بحال ان آہوان سے ماند کہ بجای نبادگان نذر کردہ کشتہ سے  
 گرد و چنانکہ درامثال شہا جاری است لیکن تم بلا وجہ ہماری اڑے آؤ اور تم نے ناحق  
 ہم کو ستایا کہ ہم پر چبٹا جوڑا اور عمر بن ہند کو ٹہر کا یا سواب ہم ایسے مار گئے یا  
 جاوینگے جیسے جنگل کے ہن ہرنیان ہانے ہوئی بکریوں کے بدلہ میں ماری جاتے ہیں  
 قال ام علیا جناح کمدۃ ان لغیم غازیہم ومنہ الخیر اوام منقطۃ والجنح الذنب کو



درو حلف ذی الجہار و ذی الجہار کا تہ سرقا ہم تقام سے بھی ملیے علیٰ فرسخ من عرقہ بنا حیکہ کبک  
 و کان عمر بن ہنداد ابوہ المندرا صلح فیما بین بکر و تغلب و اخذ العہود و الکفلاء و من کل  
 شامین غلاما علیٰ سبیل الرین و قدم مجہول و عطف ما قدم علی العہد و الکفلاء و جمع کفیس  
 بمض الضامن عطف علی العہد و لبقول و اذکر و العہد الذی اخذنا و منکم فی ذی الجہار یوم  
 الاختلاف و اذکر و ما قدم فیہ المواثیق و الکفلاء و من الفریقین و لا تعد و اعما التزم میگوید  
 کہ انچہ کہ انجہد و بیان وضاعت فصل ضامنان فیریقین در موضع ذی الجہار واقع شدہ انرا یا کہ کینہ  
 بران قایم باشد یعنی تم ادن قول قسموں اور فصل ضامنوں کے ضمانتوں کو یاد کرو جو ذی الجہار میں  
 آدمی بہین اور اوپر جے رہو قال حذر الجور و التعدی و بل نیقض ما فی المہارق

الامہر و الخذر الخا ذہ منسوب علی آہ مفعول کہ کہ فی قولہ تعالیٰ خذ الموت و الجور التجا و زغن الطراط  
 السوی و بالجمہ قولہ یقض القضاہو التوسط و بل للاستفہام الامکاری و النقص نقیض الامکار  
 و المہارق مع محرق معرب مہرہ و یعنی ہر القطعہ من الشرب الی کانوا لعیقلہا بالمہرق و  
 لیکون فیہا العہود و المواثیق و یستعمل فی صلیف العہود و قال الطامع فی غیرہ و سوطہن مہار قہ و  
 الامہر و جمع الجہوی لبقول و اذکر و اولک مما نہ ان لیسید عسک الجور و التعدی و لا ینقض الاسرار انفسا  
 ما یکتب فی الصلیف من العہود و المواثیق میگوید کہ عہد و بیان موضع ذی الجہار انین  
 اندیشہ یا کہ کینہ کہ جو رتہ ذی ازوات شہا صا در کز و و آنچه کہ انجہد و و شہر الی و عہد نامہ ہا  
 مے کرد و ہوا و نفسا نے این و آن آنرا نے سکند یعنی ذی الجہار کے قول قسموں کو  
 اس اندیشہ سے یاد کرو کہ مبادا تم سے کوئی کہوٹے بات ظہور میں آے اور سید ہی



کے خیر خواہ اور غرض میں اور سہارا دینے درمیان میں ایک طرہ و حفظ ہے جو کہ درجہ اور بطور  
 واسطے میں قال فانت کو الایطع والتعدي واما تعاشوا ففی التعاشی الداء الخاء  
 للتعشيب والخطاب یعنی تعلب والیطع بالمہملہ المکسورۃ فالتعاشیہ فالجمعۃ التکثیر لالاستہاک فیہ  
 ولم یصب التعدی للضرورة مع کونہ منفعلا لاہ واصل اما ان ما فان شرطیت ومارتدہ واللعاش  
 التعاشی والتعابل والداء المرض یقول واذا کان الامر کما قلنا وقد سقیم ذلک یابنی تعلب فانت کو  
 التکثیر والتعابل وزعمہ بعد ان تعامد اعنہ نقی التعاشی وادہاک مسیگ کو یہ کہ چون حقیقت محل  
 این است کہ بیان کر دیم و شہادت بنیدید پس است جو تعلب غرور و تعدی را بگذارد و اگر دیدہ و  
 والتہ چشم پوشید و حق نہ بیند پس دران مرتبہ است کہ شہادت را با بغضیت خد کر دے یعنی  
 جب کہ بات یوں ہے جو کہ ہم کہہ بیان کئے گئے اور تم نے اپنے کانوں سے سنی تو ای تغلبیہ بہت نہ  
 او چہلو اور بہت طرہ کر کہ اور اگر جان بوجہ کہ تم نہ دیکھو اور حق کو چھپاؤ تو اس میں وہ بہار  
 ہے جو حکمرانوں کے کہے۔ قال واعلموا اننا وایاکم فیما اشرطنا یوم احلفنا سواؤ۔  
 السوا وصدور یعنی لا سوا واطلاق علی الاستین والجمع و بالحق اقیقہ التعدی و یقول واعلموا انما دکر سوا انما  
 انما وناہ من الشر وایوم تکلف نے ذی الجواز فلا یسئل لئان تتما وراہ لاکم ان تتجا وراہی کو یہ  
 کہ بنیدیدین کہ باو شہار و دوران برابر ہستیم کہ روز عہد پریمان بجز ولازم گرفتہ ایم کسی را از ما شہار  
 مجال تکا ورتہ دی ہستے نماندہ یعنی یہ خوب سمجھو کہ ہم تم دونوں میں شرطوں میں برابر ہیں  
 جو قول قسم کے دن باہم ٹہرے کیئن اور التزام اور کیا کیا کسی کو ہم تم سے مخالفت کی مجال  
 نہیں قال واذا کروا عہد ذی الجواز و ما قدم فیہ العہود و الکف لا

اکبر و قریب بنت زسار و غنی بالجاء المحرم و لعل السی الاصل للصلیة التي تكون بلا جزاء  
 و لاس و فیه اشعار بان ام ایس لم کن من السبایا القیل و ولدنا عمرو بن ام ایس بنت محلم الشیلانی الذی  
 بہو حال ہذا لکن من زمان قریب عین اتانامہر با حث کانت سکاوتہ نکاحا صحیحی فخر اناب ہذا لکن من  
 جہۃ امہ سے گوید کہ چند سے گزرد کہ ما عمرو بن ام ایس شیلیانیدہ از اسیدہ ام چہ ام ایس  
 دختر شیعیان برادران بالود و بطور نکاح صحیح در خانہ حارت گذری کہ بعد فسادین ماک بود و زمان  
 بود و او کا بن او اکر وہ و ہار سیدہ یعنی بنی عمرو بن ام ایس شیلیانہ کو جب جب پسر  
 عمرہ گذار وہ اس باوشہ کا ماسون تھا و ام ایس حارت گذری اس باوشہ کے ماسکے کہ  
 میں بطور نکاح داخل ہوئے اور مہر اسکا پورا پورا بنک و وصول ہوا غرض کہ اس باوشہ کا ماسک  
 ہمارا نسا تھا۔ قال مشکھا منہم النقص للقوم فلا تم من و و منها افلا الضمیر المحرور و لقوت  
 الاستفادة من تولد و ولدنا و یخرج مضارع معروف من الافراج و الضمیر المخلص و ارا و غیر لعل  
 بنفسہ و لا لام تعالی الضمیر و لعل قال لعل اذ الضمیر المد و رسولہ و اللام فی النقص لعل ہا سے  
 عمرو بن ہند و اخوانہ و الفلاۃ الضمیر انواسہ ہند و مخدوف الضمیر عمر و ولد و اللام و جمع فلان  
 جمع فلاة و قد استیعبت الفلاة للقرابة المستعمیة لقول مثل ہندہ فقد یخرج من الخلو و ارا و الخیر  
 عمرو بن ہند و اخوانہ وہی واسطہ و در ہا و سالیط مسیگوید کہ مثل قرابت مذکورہ چنان  
 اتفاقا ماسکند کہ مامض خالص و خیر خواہ عمرو بن ہند و برادران و نولینا شہ با شیم و در  
 او الشیمان و اسطاست فرخ کہ در او دیگر و سالیط فرخ واقع شدہ یعنی ایسی قرابت  
 جیسے بیہ بیان کی ہے اسبات کو ہم سے ظاہر کرتے ہو کہ ہر مطلق ہند و ارا و مسکی باسی





بر عن اشتداد الحرب ليقول ما جرت تحت الفبار شيئا من الخرج حين فزوا وجرنا عنا متفرقين وحين  
 اشتدت الحرب اشتدادا شديدا مے گوید کہ چون چون کندے وہمہ ہمارا ہائش پریشان و گرفتار  
 بگریمتند و آتش پیکار بسیار تیز و تابان گردید ما زیر گرد و غبار از حالے بجائی نگریدیم و رشتہ صبر از  
 دست ندادیم یعنی جب چون کندی اور ادسکے ہمارا ہی نوک دم ہیا گئے اور لڑائی بڑی گرم ہوئی  
 تو ہم گرد و غبار کے توجھے دیکھو اور ہرگز نہ گھبرائے قال و اقترابا رب غسان بالمنذر کمر  
 اولاً لکان الدما یقال اقادہ بہ اقترابا رب غسان ما بدل من الضمیر المنسوب بالکل  
 من الکمل او تینر فرفع البہام الضمیر لکدور کما فی قولہ علیہ السلام ویلمہ مسعر حرب و عینی رب غسان  
 ملک غسان و بما یلمہ کانت لقول ذلک قال الذبیانی فندی لک من رب طریقے و تالذی غسان  
 بالمعنی فالله علی المشدود ابن خدام بالہو بن شدک الدال فیسیلہ فہم ملک غسان و قیل ان غسان  
 ما من زید و سید فہم شہب من آل مازن بن الازد عند مسیحیم اے الشام سمو ابہ و ہم بنو  
 جفہ و بنو حارث و بنو ثعلبہ و بنو عوف و بنو مالک و بنو حارثہ و قد ملک الشام بنو جفہ و المنذر  
 بن ماء السماء و کان قد قتل یوم عین ایاع فی قتالہ ام حارث العنانی و امکمرہ خلان الرضا  
 و کان جمہول من کمال الشیء بالشیء اذ اسوی منہما بالکلیل و قاسمہ بہ و بالجملة لیسعمل فی التساوی یقال  
 ہما یکما یلان امی تیسما و یان ليقول و قتلنا ملک غسان بالمنذر علی ایاہ و خلان رضا و عین  
 لایساوی الدما من حیث لا یتقہ احد من احد ولا یقتل قاتل بمقتل مے گوید کہ بابا و شاہ  
 غسان و العوض من ذین ماء السماء بر خلان رضا و بکشتیم و حال ابن بود کہ باب معارضہ مسدود  
 بود و در اثمان مقتول انتقام گرفتند نئے تو اسند یعنی بنی شاہ غسان کو منذر بن ماء السماء

ان کلاما جاہ غسان  
 من زکات ۱۱



جون آل بنی الاوس غنمو وکانہ وفوا و الجون الثانی بدل من الاول کما فی قولہ تعالیٰ  
 لعلی یبلغ الاسباب اسباب السموات ولفظ الآل متعمم وذلک یعمد من قولہ تعالیٰ مما تکرر آل موسیٰ و آل  
 یارون قال فی الاغانی و جون بن الامین عم قیس بن معد یکرب و کان قد جاء له بمنع بنی اکل المرار  
 و معہ کثیر شتاء فجار به بنو بکر و بنو مویہ و لا کلمہ لم ینفین الاوس فان امرید به معا و یتبن حجر  
 اکل المرار الملقب بالجون لشدة سواده فلما لوی جده فی تمام نسبه اوس و العنود بالمیل یتبن بنو بنو  
 کعب بن السبیاء الکثیرۃ المطریق لقال بنی جاجہ غنمو و اذا کان کذلک و السبیاء یستعار للبحر اکثر قال الحما  
 غلما و نوا صلا فافرق جمع حاکمنا تندی اسرتهما و ما لیس حیثہما الذی لیمطر الدم و الدنوا  
 بالمال الیہد فالفاء العقاب یقال للبعج فی منقارہ و یشبہ بالرجل الشجاع و قد قال فی السابق کافهم  
 القاء اسع عقبان و الناسبۃ بین العقاب و السیابۃ ان العقاب اذا اصحابہ المطر یكون فی نشاط قال  
 یصف العقاب صائر غدا ینفض صیبان المطر و اخذ لبعفہم العنود من العناد و فسره الذموا جہا الغصبة  
 الممتدة و لا یساعده اللغۃ و لا اوس و النصف التام لیمول و کان مع الجون بنی الاوس و یتبن فاسیابۃ الکثیرۃ  
 اما اکا بہا عقاب واحدة فی وقوعہا و فعة واحدة و کان کل رجل من بنی اوس عقابا یمسک یمسک یمسک  
 جون بنی اوس شکر یمسک یمسک لبسان اربسیارک و مجمع او یارب و لا و چون عقاب شکار جو یسے  
 جلی بنی اوس کسندے کو سہا ہتہ ایک ایسا بڑا لشکر تھا جو بہر ہی بادلوں کی مانند ذرا بہر جان اوسکا  
 شکاری عقاب تھا۔ قال ما جرحنا تحت العجاہ او فلو اشتللا و افلظ الصلا و الجین  
 لقیض الصبر و العجاہ الغبار الذی یمیج الريح و افظ فیمہ و یقال و لاہ الدنوا و فلو انزلت تعالیٰ یوکرہم الا  
 ہذا و مثلاً حال معنی متفرقین و التلطفی الاستئصال الشدید و الصلح المانع و قد یکسہ النار و کسے

لک قطرات المطر

الماء والظلمی البیہ المطویۃ فارسیہ چاہ برآوردہ بقول قائلنا ہم روزنامہ و ہفتنامہ ہم علی  
 جب ہم طعن تحرک رماحہ فی منافذ ہا و مواضع ہا کہ تحرک الدلاء فی الماء الکثیر من البیہ المطویۃ  
 اور فی البیہ المطویۃ الکثیرۃ الماء سے گوید کہ آمانہ روگردان و پس پاہو گردانیدیم و یاہر  
 پیشانیہ ہا و ایشان ترویم بزنیہ ہا کہ در مواضع طعن چون دلو ہا چنبا ندہ سے سستہ در  
 آب فراوان چاہ برآوردہ چنبا ندہ سے شو و یعنی ہم اون سے ٹپے بہرہ اور اون کے  
 سونہ بہرہ و یا اون کے ماتھون پر وہ بہا لی لگائے جو اپنے گلے کے جلون میں ایسے ہائے  
 جاتے تھے جیسے ڈول او بہا رہی ہوئی کنوئیں کے گہری پائے میں خوب بہرے کی غرض سے  
 بلا وجہ جاتے ہیں۔ قال و فلکما غفل امر القیس عنہ بعد ما طال حبسہ و احتیاز الہولک قطع  
 و انکسر و لذک تنحصر القسیمۃ فیما و الفعل الطوق و یقال لہ بما معہ فارسیہ گردان بندہ و الجرد  
 عنہ لاسر القیس و العناء الحبس و الاسر و منہ العناء لاسیر و کالو الفخر و ن ابفک العناء و عنہ  
 البیت فی القسیم و منقہ علی عمر بن ہند و معنی باسر القیس بذال امر القیس بن المنذر اخا  
 عمر بن ہند و ذلک لانه کان قد اسر غسان بعد ما قتل ابوہ النذر یوم عین باغ فبقی اسیر  
 بممدۃ ثم افارت بکر علی بعض بوادی الشام و قتلوا الکامن ملک غسان و القند امر القیس  
 ہذا من سیر فیہ یقول و قطعنا غل امر القیس بن النذر عنہ فانجیہا بعد طول حبسہ و اسرہ  
 سے گوید کہ ماگردن بندہ امر القیس ازوی بریدیم و از قیدش رہائی دایم ابدانین  
 کہ مدت گرفتاریش بطول انجا سیدہ ہو و یعنی ہم نے امر القیس بن منذر کا کل پھوٹایا  
 اور غسانوں کے قید سے نکالا بعد اسکے کہ اسکی تہیہ پر عرصہ گزرتا تھا۔ قال و مع جواد

جمع شبل و مہو ولد الاسد و الاسد ادا کان لہ اشبال بدوم غضبان مسکینے بدعن و وام  
 غضبہ و شدتہ و عنہ بالربیع ربیع الانیسۃ الذی باقی فیہ النور و یتقریب الارض  
 و یتقریب الشجار و ہوشیہ و وف عندہم قال السانۃ بیت فان یہلک اوقا بوس یہلک -  
 ربیع الناس و الشہد احرام و شمرت فانتہ شمرۃ عن الساق اسے استندت و شفت  
 اذا کثرت شبا عتبا الغیر اے ستہ الفظ لوجود الغبار و کثرتہ فیہا الصیف حجر بالشیخ و السخا و  
 اشعار اسبیب اجتماع الناس علیہ و بعض لغز و مند فانہ لم یکن شیخا و لاسیما فستقول ہوا سد  
 فی مہرۃ القتال من اشدا صناف الاسد و روسہ اللون کسار لافراسیہ شدید الغضب کما یکن  
 عندہما یکن لہ اشبال و ربیع للناس حین تقوم شتۃ الغیر اے متعدۃ و کثرت شنا عتبا -  
 مے گوید کہ او و میدان جنگ شیر گلابے رنگ است کہ بسیار توحی دز و آ و رمے باشند و  
 شکار ہارے شکنند و در غیظ و غضب مے ماند کہ گویا بچہ ہا دار و اگر سال خط کہر بستہ بر خیزد  
 در شتی اور بسیار گرد و در حق مردمان ابر بہار مے شود و موسم ربیع مے گرد و لیغے وہ  
 میدان کا شہزادہ شیر و نین سے در و لیغے گلابے رنگ ہے جو بڑا ویر و ولا و ہوتا  
 اور شکار و کھو توڑا ہے اور رات دن برابر ہنکتا غرات ہتا ہے اور جب کال کے  
 برسے دن زور پرا دین اور برائی اونکے حد سے بڑھ جاوے تو ابر بہار کے طرح ہے  
 اور بہار کا مہینا ہو جاوے - قال جھبہا ہم لطنین کما شہزادہ فی جمۃ الطومی الدلا و عطفہ  
 علی الخدوف الذکور و الجعبہ الروع و الفربط الجعبۃ و نہر الدنوب بالذنون فالہا و النابجۃ  
 و احرکہا فی البیت من الار و الفعل مجہول و الجعبہ بالجیم المنفوخۃ الماکثر و البیر الکثیرۃ



السرو ای الدرغ الفارسیة المنسوبة ومعنی خضره الدرغ اجتماع الصدر والوسع علیها لدوم  
 اللبس ولا یبعد ان یراد بها الکتیبة الفارسیة ومعنی خضره تا کثرتها فانه یقال کتیتة خضر اذا  
 كانت عظیمة کثیرة صحیح به فی القاموس والجملة الطرفیت حال من حجر ومن حدیثه علی  
 ما فی الاغانی ان حجر بن امیام قدام کان قد غزا المرزبان الفی لنجی بعد عمرو بن هند فی جمیع کثیر من کنده  
 و غیرهم کان یوکر مع المرزبان فکانوا عندهم حجرا و دوة خائیا خاسرا یقول ثم قالنا من  
 جده الملك حجر بن امیام قدام الکندی وقد کان له دروع فارسیة علها الوسخ والصدء  
 او کتیبة فارسیة کثیرة مع گوید که بعد از ان بحایت حداین پادشاه بجانب حجر بن امیام قدام  
 الکندی گردیدیم و چنان کردیم که او را پس پائے گردانیدیم و حال این بود که رزه های فارسی  
 رنگ آوده و یا لشکر عظیم همراه خود داشت یعنی پیر هم اس پادشاه کی و او سے  
 کے طرف ہو کر حجر بن امیام قدام کندی سے لڑے پڑے اور او کو مار کر بہ کجا یا اور حال  
 یہ تھا کہ فارس کے رزه بگریے کچھیلے یا فارس کا ایک بڑا لشکر ہمراہ او سے تھا قال اسد  
 فی القواء و ربه موس و ربيع ان شمر بن عتبارة و فی الاغانی بیت اسد فی  
 القواء و انشال و ربيع ان شغت عجزا و رفع اسد علی الحنبریة و هو تشبیه بلوغ حیث حمل  
 المشبه علی المشبه و القواء کنایة عن القتال والورد نوع من الاسد یقال له ذلک تشبیها له  
 بلون الورد و تشبیه به الرجل الشجاع لکنه شمد و قال عیث و رد علی اسعد بن حدیث انساب  
 بین ضراغمة عشرة القراغمة الاسود القویة و العشر بالضم جمع الا عشر بالفتح فالثمة فالثمة الاسد  
 الاغبر و الهوس فقول من الهوس و هو الکسر یوصف به الاسد لانه کثیر الصید و الانشال



پر گندہ و رگھای پالے ایشان مجب خون گندہ بود یعنی تنے او کو کوہ شہان کی چوٹے  
 پر چڑھایا اور حال او کا یہ تھا کہ وہ الگ الگ تفرق تھے اور وہاں تک رگین لہو سے بہر گئی تھیں قال و فعلنا ہم  
 کما علم اللہ و ما ان الخیاسین و ماء الفعل و ما شتیق منہ اذا عدسے بالباء کان بمعنی  
 الاسارة و افاعا سے بلی کان معنی الاحسان قال کذک فعل بالجزمین و قال ہل علمتم ما فعلتم  
 بیوسف و خیب و قال الا ان تغفلوا الی اولیاءکم و قولہ کما علم اللہ تاکید مثل تھا و غیر شک فان  
 ما علمہ اللہ کیون واقعا و کلمہ ان نسبت زایدہ و انما بن من جان اذا ملک و کل من لم یوقی للکث و فہو  
 خان و الدم قدیرا و البشار و قدیرا و بد اللہیہ و سنہ قولہم لم علی و م یقول و اسانا ہم کما علمہ اللہ  
 اسے خاص غیر ملک لبس للذین لم یفسقوا للصدق و الرشاد و ملکوا علی صلاہم دیات و لا نارات  
 مے گوید کہ ماہر بیان بد جہنیم و سیک نہ ختم چنانچہ خداے تعالیٰ بخوبی میداند و برائے  
 کہ نیچہ کی توفیق باشند و بجرکات ناشائستہ خود ہلاک شوند بدل و خونہائیت یعنی ہم او  
 بری طرح چھپیں ایسی جہاں کہ خدا خوب جانتا ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جبکہ ہلائے کے توفیق  
 نہ ہے گے اور وہ اپنے کو گن سے تباہ ہوئے نہ بد لایے نہ خنہا ہے قال ثم حجر الحسن

ابن ام قظام و ہ فارسیہ حضرت اثم للذین فی الذکر او فی الواسع و عی بحجر ہذا حجر  
 بن الحارث بن عسر و الکندے ابا امر القیس اشعر فان ام حجر ہذا ام قظام بالقاف بنت  
 القینبہ وید علی قول امر القیس عم و ابی ابو حجر بن قظام قال شایح دیوانہ و کلمہ ابو زلیخہ  
 و انما قال الحسن بن یزید بن حجر بن معاویہ فانہ جد الحجر المدکور و لقب حجر الفیل محذوف و الواد  
 حالہ و الفارسیہ الدروع الفارسیہ کلمہ فی قول درید بن جہتہ عسر اہم فی الفارسیہ

الفیثیہ لکنتہ لکنتہ  
 اسد دہم قوم من ہمتہ

سوی کوئے ہا بنین سکتا تھا جب میں چکتے نہ رہیں اور چھلکتی ہو دین ہو میں اور پنجام  
 سے نہڑے اور بہت چلا چکا ہو وہ سے کہتا ہوا تھا قال فرد و ما حسم بطعن کما یخرج  
 من خربة المراد الماء عطف علی غرض و البشیر فخرنا و الخربة بالمعجزة فالمراد کشفه عرصة المراد  
 او اذنها و کل ثقب مستدیر و المراد بالمعجزة فالمراد بجمع مرادة و هی الرزق المملوس الماء و تشبیه  
 بہ معروف عند ہم قال الرمانی بیت و طعن کفم الرزق غدا الرزق ملار ان و من اخذه یعنی المراد تشبیه  
 توشہ وان فقد اخطا بقول قالنا ہم فرو باہم عن انما و الملك بطعن نافذ یخرج الدم من منفذہ کما  
 یخرج الماء من عرصة الرزق المملوس گوید کہ ما بعد لغت ایشان کو شدید چنانچہ از صیرم این <sup>پادشاہ</sup>  
 انما بطعن کر و اندیم کہ خون از منفذ ایشان میرفت کہ آب از دلہ و یا گوشہ مشک لبیر  
 میر و دھینے ہم نے او کو لایا یا اور ایسے مار سے نیزہ کے بھکایا جبکہ منفذ سے یون لموجا آتا تھا

جیسے برہو پہال کے بہری یا او کو ٹھوٹھو گھاس پانی جاتا ہے قال و حملنا ہم علی خرم شہلان  
 شلا لا و دمی الان اریقال حملہ علی الامراء اغراء علی غلہ و حملہ علی الفیس اذا اکرہ  
 و الخرم بالمعجزة فالمراد منقوضا الف بحبل فارسی یعنی کوہ و شہلان بالمشہ جبل مخضوف و الشلال  
 کعبہ المعجزة معناه مستغرقین حال یتقال جاؤا شلا لا و دمی مجبول سن و ماہ اذا ملارہ من الدم و الانسار  
 جمع ساء محرکہ و موعرق فی الغزو من ابتلی بقلیہ و جسم کشتی تغیر علیہ المشی و اللام نمیسہ  
 عوض عن المضاف الیہ بقول حملنا ہم علی الف بحبل شہلان بان اقتصرنا ہم الی ان صعود  
 الی الف پہا بحبل و قد کانوا مستغرقین و دہیت ان ہم من الصعود گوید کہ برہمنی کوہ  
 شہلان انان اسوار گر و اندیم چہ برہمن حضرت شہنشاہ کہ برہمنی او برائید و حال ابن بود کہ خود پڑشاہ

المسدود بهی بران به الحلو و دکنی بالقرط عن الیهانی فان القراط لا یكون الا سنا یقال کثیر  
 ای یافی صرح به فی القانوس و غیره بقیا المذکور علی سبیل التجوید و لیس بدار بالبقا فالحوزة  
 العفوة الصنعة و العرب تشبه الجلید الشدید بالبحر الصلب یقول اجتماع حول تیس بن معد یکرب  
 لاسین و روعا لاسین بسید یافی جدید شید کانه بحر صلب **ح** گوید که گرد تیس بن معد یکرب  
 فرام آمد و همه زره پوش و همراه آن سالار یافی بودند که ورشدت و صلابت بسیار  
**ح** ماند عیس تیس بن معد یکرب کندی کی گردا کپی موسی از حال او خایه تھا کہ زره و گتیر  
 پوشی اور ایک ایسی نیشی ریس کی همراه تھی جو کڑی تیر کے مانند تھا قال وصفت من العوام  
 لاسنماہ الا بصیفة عملاء القیتب بالمعز فاعوانیقین کا مسبب الجحود و رفعة علی الانتیاد  
 و تکیہ للتعظیم **ل** لشکر و العواکب جمع عاکی من عسک المردة علی زوجا و اولاد و حضرت امره  
 و یکنے بر عن الحق الکریه و یکنے باین العاکب عن الکبری الشیخ کا کینے عن باین حرة و هو بقدر الصفا  
 و المعنی المنع و بالحق القیتب انصاف المصوب للصفیت و البیضة نعت کیتبه و معنی البیضا الکلیب ان یكون ذات  
 و روی معافیة و بیضات لاسنہ و الرعداء بالجلتین تانیث الارسل و هو الاحق و اعلیٰ کہے بہا  
 من القیتب اننی لانیض العواکب و ہوسن لوانیم شجاعة و مسنہ تولد تعالیٰ و لا یخاف عجباً اسے  
 عقیقہ در دستہ و تیس بن معاذ الممدہ کطوق سے گوید کہ مجھ آہا این امنہ کہ گرد و جھٹیم از کبر  
 زمانہ کریم کہ با صفت او بجز شکر سے توانست کہ ذکر و عزہ ہی خشان و خوش و اسے تابان  
 و شستہ باش و از انجام کار نیند شد و ترازو بسیار باشد بعم فاسد فرام آمد سیعنے  
 او بن سے ایک یہ ہے کہ ایک بڑا غول اچھو گا یون کی پوتون کا حکو ایسے لشکر کی





منبغہ فلا یوجد فی الکتاب کتب تتبعی ما صرحت به تعقب بین علی عمرو بن ہند منقول اذکر و اذا نزل  
 بذا الملک و اخو النعمان قریبہ لیونب ملک عسان فی الارض العالیۃ و المکان العاکمان اقرب  
 دیار نزولها موضع الاعوص مے گوید کہ یا کوسید آن روز کہ خود این پادشاہ دیار و غریب را  
 نعمان قریب میون و خستہ شاہ عسان را بر یک ن لبب رفرو و او را پس اقرب مقامات نزول او موضع  
 اعوص بود یعنی ترجمہ کبات یاد کرد کہ آپ اس پادشاہ نے یا اذکے بہائی نعمان نے شاہ عسان  
 کے بیسیون کا وٹولا ایک اونچی جگہ پر اوتا رہا پس بجا نونے بہت قریب موضع اعوص تھا قال  
 فمات لہ قراضۃ من کل حی کاہنم القار التاوسۃ الاجتماع ومنہ تاوت الطیر اذا  
 اجتمعت والنفیر الحبر ولسن المستحق فی اہل والقراضۃ جمع قراضات بالقاف فالجملۃ فالجملۃ  
 فالجملۃ القاضی الغفیر ولسن القوم والضامیر المضموب للقراضۃ القار جمع لقوة وھی القاب  
 و هو طایر معروف بصید الارانب و نحو ما وینہ وین البازی عداوۃ وکیون کہ بر منہ و قیل فافیت  
 شامین ولسن ذاک جملۃ شیینت قراضۃ بقول فاجتمعت لصوص من کل قوم کاہنم عقبا  
 تطلب الصيد مے گوید کہ پس از برائے اواز ہر گروہ این چنین غار گران گرسنہ چشم فراہم  
 آمدند کہ بسان عقبا ن شکار جو بودند یعنی ہر خاص او کے لئے ادھر او دوسرے ہر قوم کے  
 نہ ہو کہ لیری لیری ہوئے جو عقبا ہون کے مانند تہی قال فہذا ہم بالاسویون المرسلین  
 بہ الاستقیار یقال ہا ہم اذا تقدمہم موت الہادے و یجوز ان یكون معینہ ارسلہم و الاسود  
 المار و التمر و النطف حال لہا یبلغ بالفتح البالغ النافذ لاسنیعہ شے و شقی بد کر ضعی حزن بہ  
 و سخت طاہر بقول تقدمہم و ارسلہم بالماء و التمر و امر اللہ بالغ نافذ لاسنیعہ مانع و نفاظ طابہ الذین

منہ ثار و ولایت و ہدایت حق القاتل و ذلک فی حق القاتل نہ اوجب فی بعض النسخ من مطلق  
 علیہ خطا فانما لا یستغیرح کیونکہ قاتلہا مقتولہ اذیب مجہول ہوا صیاد ادا وادہ قال تعالیٰ حیث اصاب  
 اسے ادا وینے الاغانی توالی العفاء و العفاء ملحد و سس و شش نہ عفاء الکلام و مکیں بالذات يقال  
 الکلام ذلک خذتہ دیا بتا قال زبیرح تعفی الکلام بالمبین ما صحت و اما عیجہم لان ہر دم مقتول  
 کان اشد عار عند ہم تعقیل و قتلہ من تعیلہ فہو مطلق علیہم حیث لایحذر بارہ و لا بدتیہ میں ارید تعفی الکلام  
 بالذات و توالی العفاء سے گوید کہ ہر کہ ازینہ قلب بدست ایشان شہد خون و باطل شد و قتلہ  
 کہ زخم ہما ہر نہ و کم ہا داسے خوشی سے آہنا برا بر نیست و نا بود و شہد خون ہایش ہم گرفتہ شدہ بیستہ  
 تعفیل میں سے جو کہ اسے اوکے ہاتھ سے مار گیا تو خون او کا ضایع گیا اور جب کہ نبی پرانے  
 زخم خون ہما و ن کے سینے سے برا بر پاشی جاتے تھے تو کسی نے بات او کے پوچھی قال اذ اصل  
 العلیا قبة مسیون فادسے و یار ما العوصا و منصوب بغفل محذوف و اصل  
 معناه انزلہ من سکن و المسکن فی لغو بن مند علی ما نقل فی الاغانی من انہ اغارت بخو کچھ علی  
 بعض ہوا سے الشام فقتلوا ملکاً من ملوک عمان و القذوا امرؤا تیس بن المنذر و اخذ عمرو بن منذر  
 قتلاً ذک الملک يقال لما مسیون و لا تحسب نعمان بن المنذر علی قول بعضهم حیث قال و جہ عمرو بن منذر  
 احاط نعمان الی الشام بعد قتل ابی المنذر و یا یحکمہ کان ذلک باعاً من کبر و علیہ الارض العالیہ و  
 اس الجبل منصوب علی الظرفیۃ يقال حل السبل و حل السبل و منہ قولہ تعالیٰ و احلوا دار المقامہ و قتلہ  
 النہار المنذر و یہ تنبیخ منصوب علی لغو تولیہ و القاء للترتیب و الادنے الاقرب و الذی یار جمیع دار  
 و المحجور لمسیون و العوصا را بہمتیں علماء را و بہ الاوص و ہو موضع فی بلاد بابل و اما العوصا





الذی فیہ ثلثا من عظیم ولا ارض خشبہ ذات حجارۃ مے گوید کہ ہر کہ از ما بگریزد و مگر کہ  
 بلندوزین سنگلاخ اور انجنت نمی دہد یعنی جو کسے ہم سے جان انجی بجا کر بجائی تو بے پھار کے  
 چوٹی اوپر پلے زمین او کو بچہ نہیں سکتے قال ملک اضرع لبزنیہ لایوجہ فیہا لایما  
 لدیہ کفی امر فرغ علی الحبزنیہ من مجدوف و ہوا ما ضعیف و اسما اشارۃ والمرجع والمشار الیہ  
 حمر بن ہند اضرع اذ لہ وروئے صنل لبزنیہ و ہوا فعل صفتہ من ضلع اذ اشارۃ و تواسے خبر مجدوف  
 و انجدت ملک و البریۃ تخفیفہ فعیلہ من برء اللہ اذ خلق و المجرور فیہ نالہ و الکفا کسب المثل  
 الماوی یقال عذاب کفارہ و کفر و ہ و عنہ بالریۃ الشدۃ و الجلاۃ فانہ کان شدیداً جلید اولہ القاب  
 بمضطرط الحارۃ یقول ہا نک اذ کل الخدائق فقیرہ و قسہ او ہوا قوام و شہم لایوجہ فی الخدائق مثل لیا  
 لدیہ من الشدۃ و الجلاۃ مے گوید کہ عمر بن ہند پادشاہی است کہ ہم خدائق را منقاد و مطیع خود  
 گردانیدہ و یا او قسے و شدہ دنیا است و در تمام دنیا مثل قوت و جلالت و یافتنی شود  
 بیغیرہ پادشاہ ہے جسے سارے خدائی کو مطیع اپنا بنایا و ہ سارے دنیا سے بڑا

زبردست ہے اور جو بات اس میں ہے وہ کہیں پائے نہیں جاتے قال کتھا لیف قوسا

اذا عوا المنذر لعل یکن لابن منہ رعاء الکاف اسمیۃ و محمد بن النضیب علی المقولیۃ  
 و الظاہر انہ اراد بقومہ بنی شیکر بن بکر و یحوز انہ یکن مرادہ اکثر بنی بکر فان بعضہم کہنی حنیفۃ  
 لم یکنوا مع المنذر و انہ اراد بالسنذرین ماہ السمار و اباعمر بن ہند و لا یبعد ان مراد بالمنذر  
 ماہ صفر بن المنذر بن ماہ السمار او عمرو بن ہند و کان طبقاً لاسود و ذلک لان کلامہا کان  
 قد صار لفظاً للاحارث الاعرج الغسانی ملک لثام الا ان ہذا المنذر سار بعد ما قتل ابوہ فی

الحرم وہی شوال و ذوالقعدة و ذوالحجہ و المحرم قال تعالى و منها اربعه حرم و كانت العرب لا یغزون و لا یقاتون نسجھا و نبات مرسانہ تمیم فانه تمیم بن مرز و الجملہ حال من ضمیر لم یسکم نے احرمنا بقول ثم اعزنا علی بنی تمیم فخلنا فی الاشہر الحرم و قد كانت نبات مرز و ای سنا تمیم اما بنی سنا مے گوید کہ عبدالران بن بنی تمیم فاقویم و دست غارت یکشاویم و دجل شہور حرام و شتی گردیم کہ زبان بنی تمیم در بیان مالکیرگان بود یعنی ہر ہم بنی تمیم ہر پیلہ اور بڑے گھر سے ہاتھ مارے پھر حرام ہونوں میں ایسے حال میں داخل ہوئے کہ بنی تمیم کے عورتیں ہمارے لونڈیاں تھیں قال

لا یقیم العزیز بالبلد السہل ولا یسفع الذیل النجاء الا قامتہ اکون یقال اقام بالمكان اذا سکن فیہ و دام و البلد القطعة من الارض و منہ خیر السبل و المسجد و اکثر ما یسفع فیما کان منہا معموراً و نہ نکس یقال للدار و المصرو القرية و العزیز یقتضی الذیل معروف و السہل اللین الضعیف و النجاء الہرب و الاسراع فیہ و یسیت خرج مخرج المثل یقول لا یسکن العزیز من الرجال فی البلد السہل الذی لا یلایم شأنہ و لا ینفع الہرب الذیل فانه ذیل حیث یکون مے گوید کہ مرد عزیز در مقام ذیل اقامت نہ کند و مرد ذیل اگر بخیت ہو سے نیکدہ یعنی عزیز آدمی ذیل یکہ میں نہیں ہر تہا سے اور ذلیل آدمی کو ہاگت نفع نہیں دیتا ہے قال پس نجی الذی یو امل منا

اس طلوع و و حرة و حبلہ کلکس ہا یعنی ما و لا و نجی من الانجاد و و دل و و اول فرو منہ الخ و عل معناه المنقر قال تعلق لیس یجید و اسن و و نہ و ملا و اس الشی اعلاہ مرفوع علی تانہ فاعل الفعل انجی و الطویل الجبل العظیم و اشجرة بالفتح الارض الفعیطة الرحباء بالفتح فالحجیر الارض الخشنة الکثیرۃ اصحابہ و خصھا بالذکر لان اسس الجبل لا یصعد الیہ و الارض ذات الحجارة تیغہ قطعہا یقول لا نجی



لبائیں گیا اور مردی پڑے ہیں اور وہ تم میں جو ہیں اور بہت سے شتی ایسے ہیں  
 جن کا بدلہ لیا گیا اور وہ زندہ ہیں اور وہ تم میں سے ہیں قال او قسم فانتم کثیر شتم  
 الناس وفيه الاستقام والابراء عطف علی شتم و انتم کثیر شتم فی الاصل اخرج  
 الشوک من الرجل ونحو ما و متغیر لغاتہ البحت فان الشوک لا یخرج بسہولۃ وحتم الامر نکلہ  
 علی جہد و شتہ و الاستقام والابراء یحتمل ان ان یو نامصدرین وان یو نا جمعین و مفرد الاول  
 سقم والثانی برع و الاستقام مصدر اقلیل قال فی الصراح و سقمہ اللہ والحمدہ الطرقتہ حال  
 من الضمیر المنصوب بقول او ان یستیم غایۃ البحت عما فذلک امر صعب یتکلف الناس  
 وفيه استقام لبعض و ہومن یو ن علی البحت و ابرا والبعض و ہومن یو ن ہولہ فلا تجتوا عن  
 مے گوید کہ اگر تفتیش و تفحص کنند پس او دشوار است چہ مردمان تکلیف تفحص مے  
 کنند و در ان برائے کی ضرر است و برائے کی منفعت چہ کی شکایت و دیگرے شادان  
 مے گرد و یعنی اگر تم بہت سی چھان بین کرو تو بہت مشکل ہوگی اسلئے کہ وہی بہت سی چھان بین  
 میں تکلیف اور ہٹاتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ان میں لفظ لایخرج اور لفظ لایخرج و لفظ لایخرج و لفظ لایخرج  
 لمن اعترض عینا في جنبها الاقذار يقال سكت عنه اذا لم یبحث عنه حالہ  
 و اعترض عنه بالکوت و الانحاض معروف و المعترض عطاء العین من اعلی و اسفل فارت  
 پر وہ چشم بند یہ پوٹا و الاقذار جمع قدسے فارسیہ خاشاک منہ دیتہ نکلا و الحمدہ  
 الطرقتہ لغت عینا بقول او ان لم تجتوا عن و سکتہ فی انفسکم فلما کم مثل حبل  
 اعترض عینا فی عطاء اقذار تیا فے بہا سے لایذہب مافی صدورنا من العداوۃ

ولیس امن الموضع آتے وقت الحرب میں ہا بین بکبر و تغلب نا ہا حسن لا غیر غیرہ تصدیر  
کچھ نہیں دیکھیں یوحنا الاحد منهم و آردات و کان یومہ تغلب علی بکر و جنو بالہفتہ فالنون بالکسر  
و کان لبسبى ثعلبہ بن حکامہ بن بکر علی تغلب و طین السرد و قیال لہ الفضیزہ و العقیضات  
مصرعین و کان تغلب علی بکر و قضیۃ بالحقاف فالعجۃ المشدودہ بالکسر و قیال لیومہ یوم  
و کان لبکر علی تغلب و لعلہا موضعان و قعت بینہما الحرب بین بکر و تغلب و بین زمرین بن جباب  
الکلیب و کثرت القتل فی تغلب و ذہب و ما ہم ہر ا حث لم یوخذ شبارہم ولا بد باتہم و القاف  
فیہ بمعنی الی و قد صرح بہا فی حدیث حرام مابین عمیر الی ثور و المجرور فی فیہ للوصول و لفظ  
جزء مقدم و الحجة خبر الشرط و الاصل ففیہ الاموات و لکن حذف الفاء ضرورة کما فی  
قول البہدلی عم مطیعہ من ہا ہا لا یضیر ہا اے فلا یضیر ہا و غنیہ بالاموات  
القتل الذین لم یوخذ شبارہم و بالاحیاء القتلى الذین اخذ شبارہم فانہم کانوا یزعمون  
ان القتلى الذین یوخذ شبارہم یكون حیا و فی قبرہ نور الذی لا یوخذ شبارہم فہو  
سیت و فی قبرہ ظلمۃ یقول ان کشفتم عما بین لمحہ الی الصاقب من الارض فیوجد فیہ موت  
من القتلى الذین لم یوخذ شبارہم و ہم منکم و احیا من القتلى الذین اخذ شبارہم و ہم  
مننا حے کویدکہ اگر شما ہمہ زمین از وادی لمحہ تا کوہ صاقب بکشاید پس در آن مکان  
ہستند کہ عوض ایشان گرفتہ شد و آمان از شما ہستند و گنگا یدکہ عوض ایشان گرفتہ  
شدہ زمرہ ہستند و آمان از ما ہستند یعنی اگر تم وادی لمحہ سے لیکر کوہ صاقب تک  
گر ٹھی مردی او کہا رو تو بہت سے کشتی او سمین ایسے ہیں جبکہ خون کا عوض نہیں

منقطع و افضل من شمس و من دون مالدیه الشما المقسط العادل بقول ملک  
 عادل و افضل من شمس علی الارض و فیض الشما مالدیه من الحفعال الحمیة میگوید که  
 بن پادشاه دادگستر و بهترین جسم مردمان است و آنچه که باوازا کالات و محامد است  
 ثانی کسی بداهت را رسد عینیت به پادشاه مصطفی اور سارم آرمیون اچا ہے اور  
 کوے آدمی اوسکے کانون کی موافق اوسکو سراہ نہیں سکتا ہے قال ایما خطہ ار و تم فادو  
 الیما شمس فی الاملا رتیا مضروب علی بنی کن مفعول ارد تم او مفعول علی اسکیون الضمیر المفعول  
 اخذ و فادو کلثہ ما زیدہ و الخطہ بالضم الامر و شبه العفة و اوسے الشی الیہ اذا قالہ لہ افضلہ بہ  
 علی تم و جہ و شمس علی صنیعۃ المونث الغیب مجہولاً و رفعة علی الاستیفاء کما یتقال تم بدو کہ  
 الامیر کا نہ جواب و سوال و الاملا ر جمع ملازم اشراف القوم و کنے شفاء ہم عن زوال شکوہ  
 فان الشک مرض یخاطب الارام علی سبیل الالفاظ من الغیبۃ الی الخطاب و بقول اتی  
 امر ارد تم اوسے امر ارد تم اداءہ فادوہ لہینا شمس بہ اشراف القوم من مرض الشک میگوید کہ  
 ہمارے کہ شما بخوابید و پیش کردن او شما منظور باشد بر ما پیش کنید حاضران مجلس  
 کہ اشراف و کرام مستند بآن شفای کامل خواہند یافت و شکوک و شبہات ایشان زایل خواہند  
 یعنی جو بات تم چاہو وہ بلا شک ہمارے سامنے پیش کرو پہلے آدمیوں کی شک و شبہ  
 جاتی نہیں کہ قال ان شمس تم باہین تلجہ فالصائب فیہ الاموات و الاحیاء  
 انش تقییم النون علی الموحدة فالوجه کشف القبور و البحث عن المستور و موصو لہ و تلجہ  
 بالکسر غیر مضروف و ادو الصائب بالفتح فالوجه قاف فالوحدة جبل معروف کانستہ یا تلجہ



او التفریق علی ان کیون مصدر مجهول و کیون مرفوعاً علی الاستدعاء و الطرف حسیہ لہجہ  
 و الہجہ انشائیہ علی ان کیون و عار الخلیل و ان کن فی تالی الخلیل و مقصورہ مخدوف و لا یبد  
 ان یراد بالتعذر المعروف و کیون فاعل ثانی و تانیثہ علی ان المصدر یوث و یدکر  
 اسے و تالی الاجلار اسے الاستخراج عن لبد اس کیون لخصمها فلا کیون قاورا علی ان یخرج  
 مالکها عن بلده و قال فی الشرح مشبہ ان یحول الخلیل و ان تانی لخصمها ان یحیل صاحبها  
 او طارہ اقول ان ہذا تانیثہ اذا کان الاجلار معنول تانی ورح لا کیون الاستمضابا علی المعنویۃ  
 و مرفوع یقول ان ہذا ملک اسے المنب قدیم بحسب مشبہ یحول الخلیل فی الغزوات و  
 الغارات و تالی ان تقصر ما و تطیع غیرہ لخصمها الاجلار عن بلده او تالی الاجلار اسے الانخراج  
 عن الوطن اس کیون لخصمها فیخرج صاحبها عن بلده — گویکہ امین یا و شاہ از منسل ام  
 بن سام قدیم السطت است و ہما ہے این چنین شاہ اسپان در معارک غزوات و غارات  
 سے دوندہ و از کسے کو تباہی و از فرمانبردار سے غیر ابا سے گفتہ کہ کہ خصم آہنا باشد تاکہ  
 او خانان خود دور افتادہ یا دویا اس کہ خود خارج از خانان کردن ازین ابا سے کند کہ برآ  
 خصم آہنا باشد تاکہ مالک آخارا از خانانش ہیردن کند معینہ ہیر پا و شاہ ارم بن سام  
 کے اولاد اور قدیم سے خاندانی ہے اور ایسے ہی گھوڑے دوڑتی مین اور کی کو تباہی  
 بہین کرتے اور دوسری کے بہین مانتے اس کے بدخواہوں کا خانہ حزاب اور وہ اپنے  
 یار و دیار سے باہر ہوں یا خود جبلا وطن کرنا اسباب سے انکار کرتا ہے کہ وہ  
 او کو دشمنوں کے لئے ہوتا کہ وہ اس کے مالکوں کو گھر سے باہر نکالین قال ملک

ورتاه بالهتله فالقوتانية اوله وارجاه والمويكيسن الامر العظيم والتهسية والصغار الشديدة  
 سميت به لانه لا تنفع وعاز من تقصيصه او لا يسمع فيها بعضهم بعضاً والجبار والمجور مستحق <sup>بالفعل</sup>  
 فانه يقال ذل له اوله له ولا يبعد ان يكون حالاً من مويكيسن فان حال السكرة الموصوفة قد تقدم  
 قال علمية موحشاً طلل قديم يقول عبداً شديداً الغضب على الحوادث لا ترجيه للدهر ذلة  
 شديدة فلا يذل له ويبقى على جلالته مكي كويدك بر حوادث زمانه حتمين وسجاسة خود  
 ترشروى وچنين خبرى وقوى كسج آفت سخت اورا مطيع ومنقاد زمانه نمى گردد  
 يعنى بر ابد مزاج اور عادتون پر چنجانى والاسكو كوسى سخت آفت زمانه كا دليل نه بنا  
 قال ارمي بمشكلة جالت كحسيل وتاجي لخصمها الاجلار الارمى نسبة الى ارم بن  
 سام بن نوح عليه السلام واراد به عمرو بن مهند اللخمي فانه من آل نضر بن ربيعة بن الحارث  
 بن مسعود بن مالك بن غنم كصرد بن نارة كتمانته بن لخم بالمعجزة بن عدس بن الحارث  
 بن مرة بن ادو بالدين كصرد بن شيب بن عريب بن زيد بن كهلان بن سباب بن شيب  
 بن يرب بن قحطان بن هو علب السلام بن عبد الله بن رباح بن حبيلوز كصور بن عاد  
 وقيل رباح بن عاون بن عوص بن ارم بن سام بن نوح عليه السلام وكسبه عن شرافة  
 نسبة وقدم ياسته والبار للملازمة وجالت من الجولان والمماضى معبنة المضارع لبديل  
 تأتى على ان المقام مقام المرح وحبلا القدم عن الموضع حبلاً واحلو اجلا تفرقوا منه و  
 قد يفرق بانه يقال حبلا اذا تفرقوا من الخوف واحلو اذا تفرقوا من القحط ويقال اجلا هم  
 اذا اخرجهم عن بلدكم بالحكمة انه لازم معتقد الظاهر ان المراد به التفرق عن البلد او

سکے اور حال پختہ نہا کر اوہیں خود مینے اور خود نامی سمائی ہوئی تھے قال مکان  
 السون مرقومے بنا ارعن جونا بنیاب عنہ العمار الفار للثقیب والنون البیر  
 ومنہ ریب المنون اسے خواہ وہ تر دے من ردے کچھ کرے اذ اسے بہ والا رعن  
 الجبل المرفع الذی لانیف تقدم سيقا للبحث عنہم قال الحاسی عم الی میا و ارعن بکفر  
 قال خدا بن زبیر عم و ہامہم بارعن مکفر مفسوب علیا نہ حال من الضمیر المجرور نے  
 بنا و الجون لفتح الجیم قیال للامین و الاسود و حبش بوصف بکلیہا قیال کتیبہ خضر و جاد  
 اذ اکانت ذات استحد و صید و کثرہ کثرہ و قیال کتیبہ شہباز اذ اکانت ذات درو  
 لامعہ و ہستہ حیدرہ و سیوف صقیبہ و الانجیاب الانشاق و العمار السحاب المرفع و کتہ  
 بانشق السحاب عنہ عن ارتفاعہ بحیث یخرج راسہ منہ و قیال و انشق عن الارض  
 اذ اخرج منها یقول مکان الدھریۃ الناس بنا و نحن حبش کجبل مرفع امیر و اسود  
 نیشق عنہ السحاب المرفع فیخرج راسہ منہ مسمی کو پد کہ پس گویا کہ زمانہ مردمان را جانیند  
 و حال این است کہ مائل کو می ہستم کہ سفید و یا سیاہ است و چند ان سر کشیدہ کہ  
 ابر بند از و شکافہ میوہ عینے پر گویا زمانہ کو گون کو ہمارے ساتھ مارتا ہے اور حال  
 یہ ہے کہ ہم ایک ایسے اونچی کالی یا وہو ہمارے مانند ہیں سکی چوٹے بڑے اونچی باد لون  
 کو چیر کر باہر نکل گئے ہے قال مکفر اسے علی الحواش لا ترق و لد ہر مویہ صماء  
 الکعبہ الشدید العیوب الغضبان و ہومن صفات اشبہاے الحبش و اکثر ما سئل  
 مع الارعن المادۃ الحبش کما فی المصدر عن المذکورین وعدے بعلی لقصہ معنی الغضب



حکم لا یوصل الی جوفہ والعقلاء بالقاف فالملطین فغلاء من انفس وھو حسن روح الصدر وروح  
 النظر ویکینہ عن الابرار لیسکبر والحجۃ لفعلیۃ حال یقول فمقینا مع ویشہم بنا وتقولہم علیہم  
 لکننا من بغضہم وعداوتہم نرفعنا الی المکارم والمعالی حصون منیعہ وغرہ ابیتہم گوید کہ  
 پس باوصف بگوئی عجیب جوئی ایشان برہمان بغض وعداوت کہ میان ما وایشان بود  
 فایم وثابت مانیم وحال این بود کہ جاہے استوار و آبروی نخوت شعار مادم بدم مارا بلند  
 یعنی پریم باوجود آنکہ جوڑوں کی اوسی عداوت پر جمی رہے جو ہمارے اوکلی چلی آتی تھی  
 اور حال یہ تھا کہ ہمارے کوٹ اور گڑھ اور ہمارے بڑے بات بھکودم بدم بڑیاتی تھے  
 قال قبل ما لیوم بمضیت بعیون الناس فیھا الغیظ وایام کلمہ ما زایدہ فحمت  
 بین المضاف والمضاف الیہ وبعین متعد بنفید فالبارد خستہ علی المفعول زایدہ وکنے  
 لیس فیض العیون عن الاعمار فان البیاض العین کنا تہ عن العمی قال تعالی واسمیت عیناہ اعی  
 ثم قال فارتد بصیرہ لمسکن فی الفعل والمجرور فی فیھا اللغزۃ والتعطیط بالملطین نیما تھانیۃ  
 ان یکون الانسان طویل العنق ویکینہ عن التکبر فان التکبر عین سفہ وبقیال غرہ عیظ اذا  
 کان انیا مدیعا والاباء الکراۃ والعصیان والحجۃ الطرفیۃ حال من لمسکن فی مضیت  
 یقول قبل ما لیوم امت غرنا عیون الناس حیث لایطیعون ان ینظروا الیہنا وقد  
 کان فیہا تکبر وبارے گوید کہ پیش از امروز آبروے ما آب و تاب با چشمہاے مردمان  
 کو گردانید چنانچہ گزشتن مانی تو استند و حال این بود کہ خود او تکبری و عصیان فی داشت یعنی  
 آج سے پہلے ہمارے چپکے دھپکتے غرت فری لوگوں کو انہوں کو اندھا کیا چنانچہ وہ بھکودیکہ

عمرو بن کثوم التمیمی فانه کان دشمنی ہم عند عمرو بن ہند و لہذا عند عمرو بن ہند و مل لا استقام  
 و معناه النفی و الخیار و غرضہ بین المذنب و المقتضو و بالذکر ہونی لہیت الاتی نقول یا ایہا الذی سلیق بالوشے  
 عند عمرو بن ہند و بلکہ غنا بالفرش و لیس لہ بقا فان الکذب لا یبقی و لا یدوم مے گوید کہ اسے  
 انکہ عمرو بن ہند اہلکات و دروغ آراستہ پیراستہ میرساند و این را بقاسی نیست چہ دروغ از  
 خود مے کشاید یعنی اسی وہ کہ عمرو بن ہند کے کانوں میں ہمارے طرف سے پہونکتا ہے اور چوٹی  
 چوٹی باتیں بڑے ٹپ ٹاپ دیکر سناتا ہے اور چوٹی کی پانویں تہائی قال لا تخلفنا علی غرامک  
 انا طالمنا قد و شے بنا الاعذار خالہ حسب و طنے حذف مفعول الشانی و لا یحذف الاعل  
 قلة نض عبد الرضی و الغرار بالفتح اسم الاعذار و ہو الحث علی الضرر و الا ایلام و اما بالضب  
 تقدر اللام و بالکسر علی الاستیفاء و بنا مستحق بوشے فان الوشے متبدرے بالبار نقول  
 لا تخلفنا شیعین اذ لہ علی اعزامک عمرو بن ہند علینا بالوشی و القول الباطل لانا و افان و  
 بنا اعداؤنا قبلک فمختص لہم شیا مے گوید کہ تو این کجاں مہرب کہ ماہر انخوا مے  
 و انخوا مے تو کہ بخیرت عمرو بن ہند آما کجا مری برے سر فرود آویم و دست رازے پیش  
 ہچو تو سی بدایم چہ پیش ازین ہم بدخو امان ما غمارے کردہ اند و باہان شان و شوکت  
 خود بودہ ایم یعنی تو یہ نہ بھنا کہ ہم تیرے ان باتوں سے کہ آج کل تو عمرو بن ہند کی کان  
 بہر رہا ہی تو تڑپے بہت دب جائیگ چنانچہ پہلے اس سے ہمارے پیری بر اچانی والوں  
 نے یاد شاہ کے کان پرے مگر ہم ویسی ہی ٹکری رہے قال فبقینا علی الشارة فبقینا  
 حصون و عثرة نقار الشارة المنفض و العداوہ و نماہ رنہ و الحصن کل موضع

يقال اجمع امره اذا غرغ عليه قال تعالى اذا جمعوا امرهم وملتسبين بمعني الاطباق كما توهمه  
 بعضهم فانه يحسن على والعشار بالكسر محدودا بين المغرب والعتمة وقيل انه سوز و  
 الشمس الى طلوع الفجر وصبح الرجل اذا دخل في الصبح والضموض بالفتحين كثرة الاصوات  
 ولهم حال منه يقول غرغوا على امرهم المقدرة في انفسهم عشا فلما دخلوا في الصبح دخلت فيهم  
 كثرة الاصوات فحققت اشارة بالاجتماع مع كويد كه منكم عشا غرغ من مقصود كروند  
 وفتي كه داخل بامداد شدند شعور عظيم ايشان هم وحسنل بامداد كويد يعني رات كه وقت  
 ايك بات او نهون نے جي مين ٻيا في اور جب ترگا هو او تو ه الكهي هو سے اور مست بڑا  
 شور مچا يا - قال من مناد ومن مجيب ومن اصرهال حبيل خلال ذاك الرغا  
 من بيان الضوضاء ومناد مجيب كلاهما تقدير المضاف والمضمار صوت  
 الفرس وخلال الشيء بالكسر وسطه ومنه خلال الديار وذاك اشارة الى مجموع الاصوات و  
 الرغا بالراء المعجمة والعين المعجمة كغراب صوت الابل ومن قولهم لا راغيت فيها ولا ثاغية  
 يقول اصبح لهم ضوضاء من صوت مناد وصوت مجيب وصوت فرس فيها صوت  
 الابل مع كويد كه شور ايشان از بانگ آواز كنده و بانگ جواب دهنده و بانگ ايلان  
 كه دران بانگ شران و بوجملوط و مولف بود يعني صبح هوقتي سے شور او نكا او ٻيا  
 جبين بچار نے والون اور جواب دينے والون کی آواز پر اور گهورون کا ہنہانا اور اونٹون  
 کا بڑانا تھا قال ايها الناطق المرقش عنا عند عمرو و هل لذك انباء النطق هو التكلم بما  
 يفيد في الحق و قرش الكلام زينة و زخرف و عدا عن انقضه معني التبليغ و عن به



منادی الذنب ولا یسمع الخجل الخلاء هذه الخجلة بیان لقوله یعلون علینا والخی  
 البری من الذنب والخجل والبرادة منه والخجلة اعتراض علی مذنب المختصر یقول یخجلون الذنب  
 ہو بے من الذنب منام من ہو مذنب من غیر نام ولا یسمع البراءة البری اذا سمع قول الوشاة وعمل به  
 وفیه تعریف بعد وبن مندفان کان یسمع قول بنی تغلب و یوشم علی بنی مکرع گوید کہ یگیا ہاں  
 مارا بیان گنہگار ہے آئینہ زد کہ ازماستید مکر یگیا ہی یگیا ہاں اسودے منید ہد قول مخالفان  
 شفیہہ شیوہ بان کارستہ نہ گردو معینے وہ ہمارے یگیا ہوں کو پر اسی گنہ کاروں سے ملتا  
 ہیں مگر جہاں لگائی بجائی والو کے سنی جاتی ہیں وہاں بھی گنہگار کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا ہے  
 زعموا ان کل من ضرب العیر موال لہ واما الولاء فختلف فی معنی قولہ من  
 ضرب العیر بحسب اختلاف معنی العیر فقیل ان من کان یعرف ہذا البیت قد ضرب <sup>بغیر</sup> العیر  
 لیتقاد من العاصموس ان من ضرب العیر کنایۃ عن الناس حیث قال وما ادرے اتے من  
 ضرب العیر موال ای ایسے الناس ہوا انتہی اقول اما ارادہ العرب الناس لان اکثرہم کانوا مل  
 الوہر فیضون او اما الخبیام ایضا کانوا <sup>معیشت</sup> اوحشی وعینہ بالموالی الا حلاف ووالی الموالات  
 والولاء بالفتح الموالون قال فی الصراح و یقال وہم ولا رفلان اسے موالون کہتے ہیں قول قالوا  
 ان کل الناس موالون ہم فیدرنا جہم ہے گوید کہ آناں چہیں مکان پر مذکہ ہمہ مردمان حلفاء  
 ماستہند وما حلفاء ایشان شہیم وچرکنا ہیچہ از ایشان جدا رہے گردو بہ مالازم ہے آید یعنی  
 اوہوں نے بھیہ برا لگایا ہے کہ ہمارے لوگ ہمارے ہم ہو گئے ہیں اور ہم اس کے ہو گئے ہیں  
 اور جو وہ کر میں وہ ہم ہیں قال اجمعوا امرہم عشا و فلما صبحوا اصحبت لہم نضیا

فیوماً والانباء جمع بناء وهو الحسب العظیم والحطب الامر العظیم وعناه اذا جمعه وادناه ساره  
 خزنه ضد سره وكلما الفعلین مجهول والخمسة نعت خطب والضمیر المجرور لبقول وانا امر عظیم من  
 الاخبار والحوادث یو دنیا وخرناسے گوید کہ منجہ اخبار وحوادث بما امرے رسیدہ کہ بدن  
 محکمین وگران خاطرے گردیم یعنی منجہ حادثوں اور خبروں کے وہ بات حکم پہنچی جسے  
 حکم ستایا اور ہمارے ہی کو کہایا قال ان اخوانا الاراقم یعلون علینا فی قیلنا  
 نفتح ان علی ان الخمسة بدل من خطب کما فی قوله تعالی وتضینا الیہ ذلک الامر ان دابر ہوا  
 مقطوع وبالکسر علی الاستیفاء کما ان سائل عن ذلک الامر فقال والاراقم نقب آل شہم  
 بن کبر وخوانہ معاویہ وحات و عمرو بنی کبر بن حبیب صفوان بن عمرو بن غنم بن نقب وقد قال  
 انہم آل ارقم بن عدس بن معاویہ بن نقب قیل انہم آل ارقم بن کبر بن حبیب المذكور وقد قالہم  
 الاراقم کما قیل لآل اوص بن جعبہ الاحوص والاول اشہر وسموہ لان عیونہم کانت اشہر  
 یعلون الاراقم وهو عطف بیان لاخواننا وعلما علیہ یفہ علیہ وقد سئل قال تعالی ولعلنا یفہم  
 علی بعض النقیل اسم القول کالقول ومن کثیر النقیل بالفعال والاحاء بالمعنی الاستقصاء فی  
 النزاع والكلام والمبالغة والخمسة ظرفیۃ حال من الضمیر فی یعلون وضمیم ہم قولہم ان بنے کبر  
 لم یستقوا شبان نقب فماتوا عشا قیل وذلک ان اخوانا بنے عمنا الاراقم یعلون علینا سبیل  
 کلام ہم سے گوید کہ ان بن است کہ برادران مارا قمر براتے سے مسکنہ و حال بن است  
 کہ در قول ایشان مبالغہ بر است یعنی وہ بات یہ ہے کہ ہمارے چچری ہمارے اراقم پر  
 نقد کرتے ہیں ایسے صورت میں کہ اس کے کہنے میں محض مبالغہ ہے قال تخلیفون لہم

فان روية اشع فرع وجوده والصحراء الارض المستوية في لبن غلظت والفضاء الخالي عن النبات  
 يقول وترى خلفها اقطار نخل من خلفها من اقطار نخل ساقيات اطهرتها الصحراء ورست بها  
 حمر كويدك توبد بالشر بارنا نخل بسيني كرسا نهارنا نخل دگير افتاده وروے  
 دشت آهنا ظاهر کرد اينده بعينه او او سکے چچی نعلو کے کڑے دیکھے خوشکے چچی اور کڑے  
 نعلو کے مین جو جگہ جگہ پڑے مین اور روی زمین نے او کو نمایاں کیا ہے قال انہی بہا  
 الہو اجرا ذلک ابن ہم بلدیہ عمیہا رتقال تلخ بہ اذ النخل لہو اجرجع باجرة و ہو نصف الہو  
 علی السوارستی بلان الناس حیر و ن شہا امور ہم منسوب علی الطرفیہ و حضہا بالذکر  
 لان العرب یفخرون لہم یم فیہا قال عیطوفون الصلانی کل باجرة و عنی یمن الہم الہام الماضی  
 فی الامور البلیتیہ ہی المناقہ الی تشد علی قسیر صاحبہا فتوت جو عا و عطشا و صفہا لہا انہم  
 کا نو اشد و ن عیلمہا علی اھا کانت تمی شدہ الجمع و تشبیہ فی العجز و السكون فی موضع  
 بقول العرب ہلک المناقہ فی قر الہو جب حین کیون کل ہام کا لبلیتیہ العیا و فلا یبرح صنہ  
 حمر کویدک من بدان شتر مادہ و عین چاشتنہاے گرم و قتی کہ ہر ذی حمت بحکم شدت  
 حرارت بدان شتر مادہ مے ماند کہ بر گور صاحب خود سنبہ مے گرد و دشنہ و گرسنہ می ہر  
 ہو و لعب مے کم لعینہ مین او س ساندنی پر نہ تا کہتا عین ٹہیک و نہ ہرون مین  
 او ہر او دہر پرتا ہون جبکہ بڑے بڑے حمت والے مثل اوں اوٹنے کے جوانی مالک کے  
 گور پرانہ ہی جو اوہ جو کے پیاسے مر گئے جگہ سے نہ مین قال و اما ما من الھو اذ  
 و الانبا و خطب نعنی بہ و لنا و الھو اذ جمع حادثہ و ہی اتلے نحدث یوما



خارج الکوة فی البیت عند وقوع الشمس علیها فارسیہ گرد هوا کہ نور آفتاب از روزن پیدا گشت  
و يقال المغرب الذی یقع علی الشیاب و کلها یجمع و جمیعہ خبر کان مع وحدۃ اسمها شمس  
عندہم و منہ قولہ تعالیٰ کانہ روس الشیاطین یقول اذا امرت ملک المناقب فی سیرہا مقرر  
یا مخاطب من سر عتیر یا و سوغ خطواتها خلفها غبارا و قیفا ضعیفا کانہا ریا و دفاق الریب  
الشی شتر علی وجہ الارض و تقع علی الشیاب سے گوید کہ چون آن شتر ماہ روان و دوا  
گرد و پس تو اسے مخاطب ببحث تیز و دین و کا حواسے منداخ نہا پیش در بنال شتر ملک غبار  
بر بینی کہ بان گرد هوا کہ نور آفتاب از روزن پیدا گرد و یا بر یک بار یک خاکے کہ بر جاہا سے  
می شنیدہ باشد یعنی جب وہ ساندہ فی چپٹ کر چلی تو اس کے تیر چلنے اور بڑے بڑے دکن  
کھنہ سے سچی اس کے ایک ایسا ملک غبار دیکھتے تو جیسے دھوپ کی پڑنے سے روزن پڑا  
پر کچھ گرد سے دکھائی دیتے ہے یا ویسے خاک سے جو کپڑوں پر پڑتی ہے قال طراف من خلفہ  
طراف ساقطات التوت بہا الصحراء الطراق بالمہملین فالقاف لکتاب القطعة  
من جلد الفعل فارسیہ پار فعل و فعل تعبیر کیوں من الجملہ بحث شید با سور علی الرسغ کما ان  
فعل الفرس و نحوہ کیوں من الحمد و یضرب بالسا میر معطوف علی منیا و من خاف من طرف فاعل  
طراق و الطرفیۃ لغت طراف و جمعیۃ الضمیر و الساقطات باعتبار ان کل خف طراف کیوں لغت  
وان کل طراف فی معنیہ الجمع باعتبار الابرار کما قالوا فی توجیہ قولہ تعالیٰ فسواہن سبع  
سموات ان السماء فی معنی الجمع و عنہ بالطراق اقطاعا کما تدل علیہ کلمۃ ساقطات و  
اوسے بر ماہ و اظھرہ و رفعہ و لا ینبغی ان یؤخذ بمعنی الافاق و الابطال فان قولہ فترس بہا

فالقارض من السقف محرکہ و هو الطول مع نوع النحر سے گوید کہ بر کام خود بچین شتر مادہ  
 یا سے بچیم کہ تیز رفتار باشد و آن شتر مرغ مادہ میاند کہ نوجوان دامدار و لاد صغیر و صغیرا پرور  
 و در قامت جنبی کورشت بودہ باشد یعنی اپنے مطلب پر ایسے ساند فی سب سے مدلیت باہون  
 جو بڑی تیز چینی والی اور ایسے شتر مرغ کی مانند ہو سکے جو اسچے جوان اور چھوٹی بچون کے مان  
 اور کھل کے پی ہوئے اور لاینبہ قد والے اور تھوڑے سے کبری ہی ہو سکے قال التست  
 نبأه و افرغها القصاص حصراً وقد دنا الاسرار من الصوت سمعہ و اور کہ اگر  
 من الفعل لاقت و لم بارة الصوت النحی و افرغها خافه و القصاص القاص من قصه و افرغها  
 و العصر الغشی الى احمرار الشمس طرف والدنو القرب والامر والدخول في المسار و کل البیت  
 نقله و صفها و لا یكونا مریال فان لم یصبیان تریان تلی و لا و لا اسرع مایکون و صفها بان  
 سمعت صوتاً خفياً و افرغها الصیاد وقت العصر و قد قرب ان تدخل في المسار فاستعت فی السیر  
 علی قدر قوتها سے گوید کہ اگر گاؤں کے شبنید و مہنگام عصر اور صیادی تیر سانبید و قریب  
 بود اید ظلمت شام و اخل گرد و پس دتیز رفتاری سعی یلین لکابر برد یعنی او سنے آوے کہ  
 بہانے اور شکاری کی چوکانی سے چوگئے ہوئی جب کہ عصر کا وقت آخر تھا اور شام ہی  
 الکی تھی ہوا سنے بڑے دور کی تاکہ جان او سکے بچی اور شام سے چلے چلے بچون کو جا دیکھو قال  
 فترس خلفها من الوقوع والربع منبجیا کانه اسرار الف الف التفتیب و الخطاب لکل  
 من تیا تیا فی الرقیۃ و الغیر الحور و النافہ و کلمہ من البیت و الوقت سیرۃ السیر و الرجوع سیرۃ  
 الخلو و البین البین و البین البین الخیر و البین البین الخیر و البین البین الخیر و البین البین الخیر





راس الجبل قراہن میں بیدارے گوید کہ ہندیش چٹان تو در آخر روز آتش برافروختہ چٹان  
 سرکہ آرا بلند سے کندھے نمایاں ہندیش نے تیرے آنکھوں کے سامنے دن کے دہشتہ  
 آگ جلائی چٹان پہاڑ کے چوٹی اور کوہ بھارتی ہے اور گہلا دکھاتی ہے قال فقہور  
 نارہا من بعد نجرار سے پہاڑات منک الصلاء یقول تو انرا اذارا  
 من مکان بعد و الخزانہ بالجمعات الثلث کہاں جیل معروف کا نو فو قدون النار علیہ عند  
 حدوث امر متبعون علیہ والبار معین علی وہیات اسم فعل ماض معینے بعد اشد البعد و الصلاء  
 بالفتح مصدر صلی بالنار اذا اصاب فیہ و بالکسر النار و کلاہا محتمل بقول فرات نارہا من  
 مکان بید علی راس جبل خزارے بعد منک الا اصطلاحا ہا اولک النار اشد البعد سے گوید  
 آتش اور بر سر کوہ خزارے از دور دیدے مگر انتقل تو بدان آتش و یا خو و او از نو بیدار و در است  
 یعنی پہر تو نے اس کے آگ کو خزارے پہاڑ کے چوٹی پر دور سے دیکھا مگر تیرا پنا او سے  
 یادہ آگ آپ ہی تہم سے بہت دور ہے قال او قد تھا بین العقیق شخصین بعد و حکما  
 یلوح الضیاء المستکبر فی الصل لبند و ہذا الایقا و غیر الایقا و الاول لاختلاف الموضع  
 و العقیق موضع بنید و شخصان موضع آخر وضع اسمہ علی صنیعۃ اثیہ کالجریں و الفانیہ  
 الی وقد مر فی البحث فی اول القصیدۃ الاولی و العود و الخشب و تنکیرہ للکثیر و الباء للاستفانۃ  
 و لاج الشیء طرہ و لمع و لصیار الصغیر و ہوا قوس من النور و کذلک قال تعالیٰ جعل الشمس  
 ضیاء و القمر نور و اواراد چنیہ الفجر فان العرب تشبہ النار بالفجر قال الحماسی بیت و منبح بعد  
 دعوتہ بشقرا مثل الفجر ذاک و قد دہا اسے دعوتہ بنار شقرا و نموت کا فجر بقول وقت

پس واوے شہید است پس موضع شغبان است پس ابلا است یعنی ہر سب سے  
نزدیک روض القضا ہے پھر موضع شرب کی واوے پر شغبان ہے پھر ابلا ہے قال

الما اری من عہد فیہا فاکب الیوم ولہا و ما حییہ البکاء الطرف اغنی

فیہا یحیی ان تغین باوے وان تغین بعدت الدلہ بالذلالمختلہ فاللام بالفتح والتحریک ذاب

القلب من الغم والفعل کفرج فقیال دلہ اذا تجرجن جہا منصوب علی آتہ مفعول لہ او حال تباویل

المشتق وما ناتیہ او استہناستہ کما فی قول الرزیدے رض عم و ما یرد بکای زندا و الا حارۃ

المرود منہ قولہ طحت فاحارت شیئا اسے قماروت شیئا و ما احاجوا با مار دہ لبقول لمارے

الیوم فیہا من عہد بہا و لا ارے الیوم من عہد نہ فیہا فاکب الیوم من دلہ او الہا و ما یرد بکای

مے گوید کہ من در موضع مذکورہ امروز آئے نامے بنیم کہ در آہنا بد و ملائے شدہ بود پس امروز

از در غم مے نالم و مے گریم و حال آنکہ گریہ پرچ سودنے دہد چہ بر من چیزے روئے کند و یا چہ

رد خواہد کہ یعنی وہ مکان آج سوئے پڑے ہیں اور جن لوگوں سے وہاں کہنے ملاقات ہوئی

وہ وہاں نہیں میں سو غم الم سے روتا ہوں اور رونا کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے یا کیا فائدہ آویگا قال

ولعینک او قدرت منہن النساء صبیلا ملوے یجھا العلیاء البالیات

ادخلت علی مشتی العین اے ملائمہ بھدراک و حضورک و اطہرت فون تو بن ہند لافضا

والاصیل آخر الیوم و روئے حنیہ او ہو الآخر نقیض الاول و اراد بہ آخر الیوم و المنصب

علی الطرفیۃ فی کل منہا و الوصیہ بہ رفعہ و اراد بالعلیاء اس الجبل لیسیل قولہ لاتے خبر از

و ہو جبل معروف بنی طہ بنفہ و لبقول او قدرت منہ بھدراک النساء فی آخر الیوم یہ فیہا

کہ سیرۃ شمار میں ملا تھے جو سی فراق کے خبر سنائی اور بعد کے اوسکے مقاموں میں سے  
 بہت نزدیک موضع خلساے جو دھار بلاؤتیم میں واقع ہے قال فالحمیة فالصفا  
 فالعناق ففراق فغارب فالوفاء والحیة بالمہجۃ فالنہایتۃ الشدۃ موضع قال  
 امر رئیس عم بجزع حیۃ کان لم یتیم بہا والصفاح بالمہجۃ میں مینہا الفار کتباب جہاں بقرب  
 وادری نعمان والاعناق جنم عشق وعشق انجیل باعلامہ وفاق الفار فالنہایتۃ فاف  
 کتباب جبل والاعاق بالمہجۃ فالذال المعجۃ فالموحدۃ موضع حبیل فان ارید بہ الموضع فهو  
 مرفوع عطفا علی الاعناق وان ارید بہ حبیل فهو مجرور عطفا علی فراق والونی مقصور موضع  
 ولاکنہ تدریسہ ورتہ بقول فاقربہا بعد الخصال والحیۃ فالصفاح فعوالی ففراق فغارب فالوفاء  
 سے گوید کہ بعد از ان اقرب مقامات ملاقات او موضع حیۃ است پس صفاح است پس  
 موضع بلند کو وفاق پس غارب پس وفا است یعنی کہ بعد اوسکے ملاقات کے سب مقامات  
 میں سے بہت نزدیک موضع حیۃ ہی پر صفاح ہے پھر کوہ فراق کے پوچی مکان ہیں پھر غارب ہے  
 پھر وفاء ہے قال فرباض القطاف ووتیہ الشربہ والشعبان فالابار ورض القطاف  
 وقد یقال لہ رباض القطاف موضع والادویۃ جمع واد وادہا الواو سے وانما جمیعہ باعتبار  
 الامزاج وکان کل ہمزوسنہ واد مستقل والشربہ بالمہجۃ فالوحدۃ تین کفۃ موضع قال علقمہ  
 عم حبیل باریاد بانحاف شربہ والشعبان اکثہ وضع اسمہا علی صیفۃ التشیۃ کا لہجہ میں و  
 الاحباد میں والابار فالوحدۃ کا لہجہ موضع وہذا بعد الموضع المذکورۃ بقول فاقربہا رباض  
 القطاف وادی شربہ والشعبان فالابار سے گوید کہ بعد از ان موضع رباض القطاف



المشوا وبقول حسب تنی اسماء فراقه ولا عذر له ذاك فانه كمن ثاويل من الثوار - مے گوید كه  
 ما را اسماء از فراق خویش گاهی تشبیه و این مضامین در وچشمه قلمت گاهی میرسد و تشبیه فی آید  
 یعنی اسماء میگوید ستمه كه آب هم حلقه من اوراب هماره اونها از فراق سیم سیمیه بات اچھی بات  
 اسكه كه بهت سدر سنی و اله ربی رسته او كذا جاسته من قال او كذا اینها هم دولت است ستمه  
 منی كیون القاء رقیال و لاه دبره اذ ادر عمنه و لشعره كذا الاطلاع و حقل الاستقامه مفعوله و غیره  
 خود و مكان تانیه بقول اخر تنه فراقها هم و مستند بر ما فاق و برت غنا و لیت اطلاعی بانه من  
 یوجد القاء بعده حاصل مے گوید كه بیشتر از فراق خویش آگاهی داد و بعد از آن  
 كرد آئینه راه خود گرفت و كاشش كه این میدانم كه باز كه ملاقات خواهم شد بغیر پیله  
 جایی سناهی پر پیله پر پیله چینی موئی او كیا اچھی بات مونی كه پر پیله كاتیا محكوك جاتا قال  
 بعد عهد لنا برقه شمار فاق و یار یا انحصار الطرف متعلق بآذنت فهو ظرف  
 الايدان و العهد القاء و الباء للظرفیه و البرقه بالضم الارض الخلیفه و بركات العرب كثیره  
 منها برقه شمار و قال فی القاموس برقه شمار جبل معروف و قد عدنا من البرقات حیث عد  
 البرقات و القاء للترقیب و الاو نه الاقرب من الدنو و هو القرب و الترتیب بحسب و الدیك  
 جمع دار الضمیر المحرور و للاسماء انحصار بالمعجزة فاللام فالمعجزة كحار موضع بالدمنا یعنی تنیم  
 بقول اخر تنه فراقها بعد عهدنا بها برقه شمار فاق و یار یا انحصار مے گوید كه اسماء  
 فراق خویشین بعد ازین حسب و ادكه برقه شمار ملا تے گردید و بعد ازین موضع اقرب معانی  
 ملاقاتش زمین خلاصه است كه در و منها برقه شمار است یعنی اسماء نے بعد اسكه كه

الكبرياء شيئا في ثم انذروا الشراف من الغريقين وبعث بهم الى مكة للحجاء وبعث معهم الغلظ  
 بالبحر المتين وفي ذلك يقول الحارث بن اعين فبلا سمعت لصاح الصديق كصلح ابن مارية الا خضم  
 وقبس تدارك كبر العراق وتغلب من شدة الاعظم عني ابن مارية بنت الصباغ الغلاق وهو  
 يقول في فقه الغلاق بنهم سعي حبيب كاذب شيمه فليشوا على ذلك ما شاء الله ثم سرح النعمان  
 بن المنذر المذكور كبا من بني تغلب الى جبل طي فزولوا به صانع كان لبني شيان وتيم الملكات من  
 كبر فذكر كبر تغلب انهم اخروا من الماء الى المفازة فمات القوم عطشا فانت بنو تغلب عمرو بن  
 مهند واستقروا على كبر وقالوا لبيكرت غدرتم ونقضتم العهد فقاتلهم كبر انتم الذين فعلوا ذلك  
 وادعيتهم اليك على ما وعدتمهم فادروا وحملهم على الطريق اذ اخرجوا فمات علي بن ابي  
 اسيل وانشد الحارث بن العقيصة يذكر فيها عدة ايام الحرب بعير بن تغلب بعضها بقصر حيا  
 وبعضها بقرانيا بعد يومين من ذلك بانه لا يلزم كبر ما حدث ثم تفرقوا على هذه الحال ولم يزل في  
 نفسه من ذلك شيء حتى امس ام عمرو بن كلثوم فوقع ما ذكر في ترجمته عمرو بن كلثوم  
 قال ابو عمرو الشيباني لو قال الحارث بن العقيصة في حبل كامل لم يكن ملوما وقد قالها على الاشكال  
 وقال الاصمعي لما انشد الحارث بن العقيصة مرتجلا من عمرو بن مهند قام عمرو بن كلثوم واثر  
 قصيدة النونية اے المذكورة قال الشيباني انشد الحارث بن مهندا على قوسه لا تشعرا  
 يشع من شدة الغضب هذا حقيقة العلم عند الله قال اذ فتنا بينهما اسماء ربنا ومثل  
 منه التواء من الخفيف والقاسية متواتر يقال آذن به اذا خشي به البين الفراق والنوار  
 بالفتح السكون والاقامة وسنا والملال اسير على القلب فان الملال من صفات المدرك ولا ادر

الحارث بن العقيصة  
 بن عمرو بن مهند

منہ بے سبب و کلمہ کل مجرورۃ عطفاً علی اسباع او علی جامعۃ والنسر طایر معروف یا کل البیض فایسب  
 اگر کسی و منہ بیدگ با کاف الفارسیہ کسور او تشعیر بالمختصین فالمتہ النسر الحسن بقول ان نعیداً فیعلان  
 بنی من السب و شتم فلہا عدہ فانی واللہ فقد ترکت ابایہا صغفا طعمۃ لاسباع او کل صبیح و کل نسر  
 حسن لا فیدر علی الکب سے گوید کہ اگر کسی ان صغفم را بد گویند و دشنام ہا بد ہند حتی بپایان  
 ایشان و معذورانہ چہ من پر ایشانرا بکشتہ و خورش و زندگان و یا فقار ان و کرگان سالخوردہ  
 منوہم یعنی اگر وہ دو نو چھکورا کہین اور میرے آبرو و گارٹین تو وہ معذور ہیں اسلئے کہ میں نے  
 او کی باب کو در زندون یا بجنون اور پرانہ گدون کے لئے چوڑا و اعلم انی قد اتبعت فی شرح ہذہ  
 القصیدۃ ما کان مذکور اسے و پوز و ترکت ماسکد صاحب العقد الثمین فی سلک المخولات و ان  
 کان قد ذکر بعض الشراح بعضاً منہا و لکنی اوقت تحقیق صاحب العقد الثمین ہذا و اعلم عن اللہ

## القصیدۃ السابغۃ

مدۃ الحارث بن حمزہ کبیر الحارثی المحدث و شدید اللام فالمحدث بن مکروہ بن یزید بن عبد اللہ بن مکہ  
 بن عبد بن سعد بن جثم کسر و بن عاصم بن ذبیان بن کنانہ بن شکر بن کبر بن وایل الی آخر  
 السبب الذکور فی ترجمۃ طوق من حدیث ہذہ القصیدۃ علی ماروس عن ابن الکلبی ان المنذر  
 بن مارہم اصحاب بن کبر و ثعلب و شرط علی النسر یقین ان اسے قسبیل و جد نے قوم منہم فہم من  
 لدہ و ان وجہ بنی مجتہدین قسبیں منہا ففیظرا قریباً الیہ و قد توفی ہذا الامام قسب بن شہر حیل بن



خنضم بمجموعین کز زم بن خنضم واحا حصین بن خنضم الذی انین بن بنی مره بن عوف بن سعد  
 بن ذبیان بقول و قد اثنی فی ذلک ان الموت والاکون ولا ندور حاشا الکربا ورحی الکرب علی ابنه  
 خنضم سے گوید کہ تم مجھ کے مرنے کے بعد میری جگہ پر جاؤ گے اور حاشا الکربا ورحی الکرب علی ابنه  
 پکار کر میرے پرانے خنضم کو دیکھو یعنی خدا کی قسم کہ میں بہت سے جہنم درگاہوں کے مرنے کے بعد  
 اور لڑائی کا وقت یا لڑائی کی جگہ پر بھی خنضم کی دو بیٹیوں کے سر پر نہ چلے گا لڑائی عرصی ولم  
 اشتہا والنا ذرین اذالم القہا علی اشم الخنص والخص بالکسہ جانب الرجل من نفسه وجہ  
 بچھڑنے سے نقص و مٹش ایضا و اضافۃ الشانین السبہ علی قصد الاستمرار والماضی لیسکون الا  
 صدقہ و بیعہ ان یفیع نقلا لیس خنضم المعروف والنا ذرین اذالم القہا علی اشم الخنص والخص بالکسہ جانب الرجل من نفسه و بیعہ  
 علیہ بالانرا م و لقیث حرکۃ الخیر فی الم القہا علی المیم کا یہاں سے قائل بقول الذین کہیں ان عرصہ و نقصان  
 منی علی الدوام و غلا و کف فی الماضی ولم اشتہا نقطہ و نذران قتل اذالم القہا اسے بنی عینتی مسکویہ کہ  
 آنا کہ پیستہ بروی میں کشند و مراوشام میدهند و من بدشنام انیان پزواختام و وقعیہ مرا  
 نمی بنیدند خون من سے کشند یعنی وہ کہ سدا محکوکا لیان و قی میں اور میں نے کہی اور کو  
 گالی نہیں دے ہے اور میرا و نکا آتنا سامنا نہیں ہوتا ہے تو وہ میرے مارنے کے  
 تیر میں کہتے ہیں اور اپنے ذمہ پر واجب تھراقی ہیں قال ان لیلنا فلقند ترکہ  
 اباجا جزر السباع و کل لشر شمع جزا الشرط محذوف اقسام سبہ  
 مقامہ و الجزر محذوف کہ الطعمہ و السباع سبع سبع و ہو کل  
 مقترن من الحیوان و فی دیوان جزا لجماعہ و ہو لجماعہ فالجماعہ الصبیغ فارسیہ کہتا و

وغنی بکمل فرسان طی فافهم قد کانوا قد افاروا علی ابل بنی عبس وقد کانوا خلقوا فافهم  
 عنترۃ ذلک فکر وحده علیهم وانقد الابل من ایدیم وحذیم بالمہلۃ فالذل المعجمۃ فالتعانیۃ  
 کثیر علم وفی بعض النسخ قد لم بالمہلۃ فالمعجمۃ فاللام کحجر نقول لیلۃ عطفنا ما وحده فرس  
 علی الذین کانوا قد افاروا علی الابل من فرسان طی وقد کان الابل لیل من صدرہ  
 حتی یصلو لیلۃ حذیم بنیۃ وینہم وھاذا منی بہا وترکوا الابل سے گوید کہ سو گند بخدا کہ من  
 اوہم اپ جو رابر خار نگران بنی طی کہ بر شتران مادت عارت کش وہ بودند برا فکندم  
 وصال بن بود کہ خون ارسیندا ویرفت تا ہیکن آن سواران دو پیران حذیم اسپر خود گرد آید  
 و شتران ما گنبد شد یعنی خد کے قسم کہ خاص میں نے اپنے گھوڑے کو بنی طی کے اون  
 لیٹرون پروڈالاجہون نے ہمارے اونٹن پروڈا مارا تھا اور جیل ہنہا کہ گھوڑے کی چاتی ہو ہان جو  
 رہی تھے یہاں تک کہ اون سواروں نے حذیم کے دو بیٹوں کو مجھے پھینکے کے لئے ڈال دیے  
 بنایا اور اونٹوں کو چوڑ کر ہانگ گئے قال ولقد خشیت بان اموت ولم تکن للحرب  
 دایرة علی ابنی صمضم اللام مویبہ للقم وقد للتحقیق والماضی معنی الحال وقد جو زوا  
 وقوع جو بالقم بلا تا کی دایفا نص علیہ الرضی والباء وحده علی المعول زاید فان  
 اثنیۃ تعد غنیۃ ذلک مثل قول الراسۃ نصرب باسیف ورجو بالفرج اے زرجو بالفرج ولم تکن معنی لا تکن  
 وئے دیوانہ ولم تدرس وایدورو ہو معنی لاتدرو والدایرة الحادۃ العالمۃ ومنہ تر بص بک الدوا بر  
 ای الحوادث ویجوز ان کیون صفت تلخ و ف و ہور سے و ہذا اقرب قال ۱۶ اذا دارت رسی  
 الحرب الزبون وایجار والجر وراعیۃ للحرب حال من دایرة مقدمہ علیہا کو ہانکرۃ محضہ و معنی با

کہ جو توجہ جانتے ہیں اس پر سمجھ رہے اور جو نہیں جانتے اس سے واقف ہو قال حالت رح  
 نبی بغیض دو کلم وزوت جوانی الحرب من لم یحرم یتقال حال اثنے دؤ  
 اذا وقع صاحبہ ذونہ اے فتامہ وغنی نبی بغیض عیسا و ذبیان فالحکم بنو بغیض بن  
 ریش حکام غیر مرتہ و ضمیر جمع المذکر المفرد الموش فی الخطاب شایع عند جم قد ذکرته فی مواضع  
 عدیدہ مع الشواہد وزواہ بالمعجۃ فالواو فارقدوسہ الزاویۃ والجوانے جمع بنے من خزانہ  
 علیہ اذا جرحہ بکیت لم یضہ غمرہ وغنی بہا النفس التي هیئت الحرب علی عیسی و ذبیان کتیسین  
 زبیر عیسی و حذیقہ بن ہرمن ذبیان و جسم الذنب اذا جرحہ کسبہ وغنی بہ من لم یکب  
 الحرب وقد استلہ بر کسب بن زیاد و شداد بن معاویہ و لذلك قال رسیع ہذا بیت حرق علی  
 البلاء و حتی صطرت اجذہمیتہ حرب جباہا فمات فرج عنہ و ما اسما یقول حالت رح عیسی  
 و ذبیان قد اکلم و ہرے بالغتہ اشد المنع و فارق الذین جباہ الحرب الذین لم یکسبوا -  
 مے گوید کہ جنگ عیسی و ذبیان و میان ما حائل گردید و کینچہ باعث جنگ بود  
 از کھانی کنارہ کردند کہ ہرچ خسل ایشان در و نبود و بی گناہ گرفتار بلا گردیدند یعنی  
 عیسی اور ذبیان کھارے تمہارے تو مون میں لڑائے قائم ہوئے اور یہہ بڑا پردہ حائل ہوا  
 اور لڑائی کے اوٹھانے بہر کانے والے الگ ہو گئے اور کینچہ آفت میں پڑ گئے قال  
 ولقد کررت الہریتہ مہمخہ ختہ قحتی الخیل با بنہ حذیم الام موطیہ ملقہم  
 والکرا العطف والمہر بالغنم ولقد افرس ذکر اذا قوس و ارادہ فرسہ او ہم دو  
 کر ختہ اذا مخرج منہ الدم و سال و الفخر الصدر و المعجۃ حال من المہر و اتقی جعلہا خرا و خیرہ



التي تركب في ديوانه جالي وجوب جمع حمل والعرب تستخر بالقبيل وركابهم وكميون بهما عن سيم  
 حيث يشاء وان معانهم فيه والمشايع المنيق الصاحب الذس ثيلعك واللب العقل  
 والحنة الاستية حال الحزم بالهنة فالقاء الذس والضمير المنسوب للعب والراى النظر باللقب  
 وروى بالمراد لب الحزم لفظا ومعنى يقول ان ركابي متفادى الى وتطيق تسيير حتى حيث اشاء من السبل  
 يكون عني عقل وادفعه براسه او باجرم مے گوید که شتران سوارے من مطيع و متقادوم بوده  
 چنانچه بر با منے که خواهم سیر دم و عقل سليم من رستين است و براسے و يا بارے که استوار  
 و علم بشدا و اميد نام يعنى ميرى سواريان ميرے کنين من مين جهان چاهتا ہوں و لان  
 جاتا ہوں اور ميرے عقل ميرے ساتھ رہتی ہے کسی سچے کي بات پرا سو کو تخليف و نيا ہوں قال  
 اني عدائي ان افورك فاعلى ما قد علمت و بعض مالم تعلمه يقال عداہ اذا جاوزہ  
 و كاف الخطاب كمسورة و فاعلى جميع بين الحقيقة و المجاز فان معناه فاستقي على علم  
 ما قد علمت و اعلى بعض مالم تعلم على ان بعض مالم تعلمه عطف على ما قد علمت و يجوز ان يكون فاعلى  
 بعضه مستقيم على علمه و يكون حامل بعض مالم تعلمه محذوف فاجاب طب عبدہ في تصويره و يقول اني باور  
 ان از نورک يا عبدہ لو توقع الحرب بيننا و بين قومک فاستقي على علم ما قد علمت من جے  
 و شقی و اعلى بعض مالم تعلمه من متعالتے شدايد الفراق مے گوید کہ اے عبدہ از من  
 بفرست گما و در افتاد کہ چشم شتاق را بنور جمال تو برافروزم پس اکنون مي بايد کہ آنچه  
 تو از من مي داني بيان مستقيم و قائم باشے و آنچه کہ نسي دانے از و آگاه شوے يعنى  
 او عبدہ یہ بات اب کو سون جا پڑے کہ من تجھ کو انکھ پرکے دیکھوں پس اب یہی مناسب ہے

بیکن و شنت یک لجاو ذوال کثیر فی محبوبہ شبنم محی اللہ فی خمسی شبنم یا لعدی و غنم ترخ  
 غنم و ہوناوی حذف منہ حرف اللہ بقول اللہ شقی نفسی ما کان بہا من الداء و ابرہ  
 سقمہا الذی بعرضہا من قولہم فی قول النوارس من قومے و یک یا غنمۃ اقدم علی الاعداء  
 مے گوید کہ قسم بخدا این قول سواران کہ اے کنج غنمۃ پیش برو برو دشمنان حملہ کن جانم را  
 شفاء کلی خشید و مرضی کہ لاحق حال ادب و یک قلم نایل گردانید یعنی خدا کے قسم کہ سوار و کلا  
 کنجے کی او کنجی کے مارے غنمۃ اگی برہ اور دشمنوں پر حملہ کرے جان کو بڑے راحت  
 اور میرے مرض کو بالکل بویا قال و الخلیل یقحم الجبار عوا ب من بن شیطنۃ و آخرتہ  
 الواو حالیہ و الحجة حال من فاعل شفی و ہوا العال منہا و الاقام الدخول بالمرویۃ و فکر و نجبا  
 بالغنمۃ فالوحدة فالہکے کسباب بالان من الارض و العواہس جمع عاہس و ہوتغیر الوجه مضروب  
 علی الحانیۃ و الشیطان المجمعین منہا تحانیۃ یصیق الفرس الطویل الذکر و الشیطانہ موشہ و الاجر و ما کان  
 من الفرس قصیر اشعر و الجبار و المجرور حال یقول و لقد شفی نفسی قولہم ذلک و قد کان الخیر  
 تدخل الارض اللبنة و من عواہس الوجه من بین فرس طویۃ و فرس طویل قصیر اشعر مسکویہ کہ  
 حال این بود کہ پائے ستوران در زمین نرم و گردناک فرو مے شد و ہمہ ترش روے و در میان  
 اسپ مادہ کلان داسپ کلان و کم موے بود و بعینے حال یہ تھا کہ بڑے بڑے کہوڑے  
 کم بالون والے اور اچھی اچھی گھوڑیاں لائے گئے کہ نرم زمین دھنسی جاتی تھیں اور چہرے اونکے  
 جگر رہتی تھیں قال ذلل رکابی حیث شئت شایعی لہی و حفرة براے مہرم  
 الذلل جمع ذلول و ہوا ضد الصعب یقال صعبت علیہ و آتہ اذا عصت علیہ و الرکاب الابل

و شکایت آنها باشد روان و بانگ نرم که از صہیل کم می باشد من نمود یعنی پیراوست  
 اپنے چہاتی کو تیرون کی مار مار سے پیرا اور بہتے آنسوؤں اور چوٹی آواز سے ادنی ترخون  
 کی شکایت مجہ سے کی قال لو کان بیدرے ما المحاورۃ اشکے و لکان لو علم  
 الکلام حکمی با استفہامیہ کما فی قولہ تعالیٰ ما کنت ندرے ما الکتاب و المحاورۃ مر جہ  
 الکلام بین المحیطین قال تعالیٰ فقال لصاحبہ وہو یجادرہ و یکلمہ خبر کان و فی دیوانہ  
 ہر او کان بیدرے ما جواب نظم بقول لو کان بیدرے ما الفرس ما راجعۃ الکلام بینہ و بین  
 صاحبہ لا شکے الی بالسان و لکان حکمی و علم الکلام مے گوید کہ اگر آن اسپ صفت  
 گسکوہ باہمی مے دانت بزبان خود شکایت میکرد و اگر گفتگو کردن میدانست من  
 گفتگو مے نمود یعنی اگر وہ گویا بات چیت کرنا جانتا تو زبان سے گتوہ ادا کرتا  
 اور اگر وہ بولنا جانتا تو مجہ سے بولت قال و لقد شفنی نفسی و ابرہہ سقمہا قیل القوار  
 و یک عشر اقدم اللام موطنہ للقم و السقم بالضم المرض و اراہ سقم النفس العار الذی  
 کان لمحیۃ من قولہ انہ عبد ابن سوداء و کثر ما یقول ہذہ الکلمۃ فیہ تیس بن زہیر و عمار  
 بن زبایہ بن عبس و قد کان بینہ و بین عمارۃ عداوۃ و محابۃ و قیل فی الاصل ماض  
 مجہول ثم نقل الی الاسمیۃ بمعنی المقولۃ فاصنیف اصناف الاسم و منہ قولہ تعالیٰ و قیلہ یارب  
 ان ہولاء و وی کلمۃ تعجب فیقال و یک و قد کنی بہا عن الویل فی کون بمعنی و یک و ہ  
 کلمۃ یسے بہا علی المخالف و قد استعملت ہمنما لوافق اشعار ابانہ کالمخالف حیث لا یقدم علی ہم  
 قد یستعمل کلمۃ اشترک الغرض فی موضع الخیر و الحب کما یقال لا اباک و لا اخاک و تربت



والبيرة دخل فيها وتخرج منها مع كوكب كد عنترة رادرين حال ميخا مذك نيزه هاس دشمنان  
 در سينه ادم اسپ اديان رسنه هاس چاه در سينه و برے شديسيه ده لوگ عنترة كوا سينه  
 حال مين پكار قتي تے كه دشمنون كے بهالي گھوڑے ادم كی چاقي مين گھستے اور نكلتے تھي صبي  
 كھوتين كے رسيان كھوتين مين جائے نكلتے مين قال ماركت ارميم شجرة نخره و لبانه  
 حتى تسربل بالدم الشجرة بالثقة فالتفت بالضم ما فوق صدر الفرس و نخر الفرس  
 صدره و اللبان بالفتح صدر كل دے حاف عطف على الشجرة و المجر و ران لادهم  
 و تسربل ليس السربال يقول لانت ارحم الاعداد و اوفتم شجرة صدره و صدره حتى تسربل  
 صدره و لفته بالدم لے ليس سربال الدم مع كوكب كد پوسنه سينه آن اسپ اديان  
 پس پاكے كردم و در تير و سنان اواسه اشك كدم تا سينه سينه او و يا خود او جام خون پر شيه  
 يعني مين گھوڑے پھراتا اور اوسكے چاقي كے كھيل سے دشمنو كھوٹا: بيان كك كه  
 بهالون كی طر اسے ده ياد كك اكا بهو لھان ہوگيا قال فاز و رعن و وقع القنا  
 بلبانه و شككا الي تعبيرة و تخم الماز و الارا خراف و الوقع الضرب بالشي و لفتنا  
 الرياح و البال و التعدي و اللبلا سته و اللبان صدر الفرس و غيره من ذوات الحوافر  
 و العبيرة الدمع و تخم صوت الفرس و دن الصهيل قال ع كوكب ديسنه و تخم و الصهيل و فني  
 الصلح تخم با كك كرون اسپ بر علف و بالجد موخير الصهيل يقول فصرف صدره او  
 فالصرف بصدره عن و فقات الرياح و شكاهن الي بدمع سابل و صوت  
 دون الصهيل مع كوكب كد پس سينه خود را از صدمات نيزه هاس دشمنان بگردانيد

المعجزة ان يحث بعضهم بعضاً على الاقتداء ولا يقتد منهم احد والحجة حال والكر العطف والمنهم  
 كعظم المذموم جداً وتيقاً بله محمد وعنى بغير مذموم غير مذموم فان المقام مقام الملح وفي مثله  
 يعقبرنى الاصل لانفى المبالغة والزائدة وغير مذموم منصوب على انه حال من ضمير المتكلم يكر  
 فيه ما صدر عنه وحده يوم اغارطى على عيس وذهبوا بالهم حيث كره عليهم وحده واستغذ الابر  
 من ايديهم ونحو عيس ينظرون فيقول لما ريت بنى عيس اقبل جميعهم بحيث بعضهم بعضاً على  
 قتال العدو ولا يخبر احد منهم كهم رت على الاعداء غيب مذموم والفتة الغشمية من ايديهم  
 حى كويدك چون قوم خود رايد بخالت ديدم كه همه كيد كير را بر جنگ دشمنان مى انگيرند و  
 كس نميخيزد خود را سپ خود را گردانيدم و بر دشمنان افتادم و حال اين بود كه قابل تحمين و آفرين  
 بودم و بجز آفرين گاهي نشيدم يعني جب مين گاهي كه سارے قوم اسپين ايك دوسرے  
 كو او بهارتي ہے اور كوے مرد او بہر تانہين تو مين هي لوتا اور دشمنوں پہ ٹوٹ کر گرا اور حال تيا  
 كه تحمين و آفرين كا قابل تھا اور واہ واہ كى سولے كہي كچ اور مين سنا قال يدعون عنتر  
 والراح كا ہنا الاسطان مير في لبان الادھم الصمير في الفعل بسني عيس  
 وعنت ترخيم عنتر في غير موضع السداء ضرورة منصوب على انه مفعول وروے عنتر  
 بالرفع على ان يدعون بمعني يقولون وهو منادى والاصل يقولون يعنتر والواو حالية و  
 الاسطان جمع شطن المعجزة فالمعجزة المحسب الطويل قيل مطلقاً وتشبيه في الطول والحركة  
 واللبان صدر الفرس والادھم علم فرس نص عليه في القاموس واللام زائدة فيقول  
 يدعون عنترۃ باعلى اصواتهم حين تدخل الراح في صدر فرس ادھم وتخرج منه كمان شطن

بہادر ایسے ہوا ان سے کرتی تھے جس کے معنی سمجھی نہیں جاتے تھی یا ماری مرنے کی بوقت  
 ایک اور آدمی انہوں سے نکلے تھے اپنے چچا جان کی وصیت کو نہیں بولا قال اذ یقیون فی الایام  
 لم احم عنہا ولولائی لضائق مقدھے الطرف ابدال من الاول ولم احم بیان بحجۃ حفظت  
 اذ یعلق بقولہم طرف لہو یقال انما ہذا جلد بینہ و بین عدوہ کالجنتہ والصغیر فی الفعل  
 لہی بس فان عثرۃ کان یون وتدلہم فی الحرب وقد قال فی موضع ۴ ولقد غدوت  
 امام رایتہ غالب اسے بنی غالب بن عبس وہم رطہ وخام عنہ بالمعجۃ اذ انکض عنہ علی عقبہ  
 والصغیر المحرور الاستہ وقضائی الامر اذ اصاب شدیدا و ہذا التفاعل للبالغة کالتبارک والتعالی  
 ومنہ تبارک الذی وتعالی شأنہ والمقدم موضع الاقدام والحجۃ متصدۃ بقول حفظت وصیۃ علی  
 اذ کان یحیی بنو عبس حبۃ نہیں و بین سنتہ اعداء ہم سلم تاخر عنہا اولم اتاخر عن الاستہ  
 اذ یقیون بل ایامہ ولو کان موضع اقدامی ضیقاً شدید الضیق مے گوید کہ وصیت عمر گویا  
 خود اوقتی فراموش کر دہم کہ قوم من مرا سپر سنا ہمارے کر دہم کہ سپر پاشم دیام من سپر  
 شدہم دقتی کہ قوم من مرا سپر سنا ہمارے موزر اگرچہ بیاعت تنگی موضع اقدام پس ہم نرم  
 یعنی میں اپنے چچا کے وصیت کو ایسے وقت میں نہ بولا جبکہ ہا ہی بند اپنے میرے پناہ  
 میں تھی اور میں انکی سپر تھا کہ چچی نہ مٹا میں یا یہ کہ میں چچی نہ مٹا ایسے کڑے وقت میں  
 جب کہ میں اپنے قوم کے ڈال رہا اگرچہ تنگی مکان کی ضرورت سے اگی ہو نہ غیظ قال لما  
 رایت القوم امین جمعہم تھامرون کر رست غیر مذموم عنہ بالقوم قومہ بنے  
 عنس امیر رطہ بنے غالب بن عبس والاقبال التوجہ بالیسیل والیحین الحیین والتذام بالنداء

نہایت حقیر  
 ان کیوں ظن  
 شکیلا فضل  
 ہی یقین



الشفتین عن الاسنان کنایہ عن الخوف والفرح لا ہتبد وعنده نقول واللہ لقد ذكرت  
 وصیۃ عمی فی ذلک الضحیٰ اوست الحرب حين تغد الشفتان عن الاسنان فخرج عنده  
 خوفا وفرحاً مے گوید کہ قسم بخدا کہ من وصیت عم بزرگوار خود را در عین چاشت بر زو رجب  
اندر ان ساعت کہ از غایت بیم جان بہا سے مردان کارزار از ملک و دنا ہما سے بر طرف میگرفتہ  
فراموش ساختم و بران کار نداشتیم یعنی خدا کی قسم کہ میں لڑائی کی دن ہیگ و دپہر سے بین  
جب کہ ڈسکے مارے وانت لکھی پڑے تھی اپنے چچی وصیت کو نہ ہو لا قال فی حوتہ الحرب  
التي لا شيكي غماتها الا بطل غير نعم بالموت الشئ بالمتة معطه والطرف بدل من الما  
 ويجوز ان يكون ظرا فالقوس شفتين و في ديوانه في حوتہ الموت والمراد بالحرب فامعنا محله و لغمة  
 بالمعجزة فامعنا الشدة والجبر وعسلى رواية الكتاب للحرب او للموتة وعلى رواية الديوان للموتة والابطال  
 الشجعان فاعل الشجعان يستعملون المعجزة بصوت الابطال عند القتال وتكلم بكلام لا يفهم معناه  
 والاستثناء على المعنى الاول منقطع وعلى الثاني متصل فان الاستثناء يكون بالكلام فلا يخل في صيغة  
 الابطال عند القتال وانما يخل فيه الكلام الذی لا يفهم معناه نقول ذكرت وصیۃ عمی فی معظم  
 الحرب التي لا شيكي الشجعان شاید بالكلام لا يفهم معناه لعروض القاساة والمعاناة  
 او ولاكن كان لهم صوت عند القتال مے گوید کہ در عین جوش جنگ کہ بہا دیران  
و لا در شکایت سختیہا سے او بغیر از کلامی نمی کر و نہ کہ معنی او فہیدہ سے شد یا مگر  
از دوان ایشان بر سے آمد کہ ہنگام کشتن و زدن از انان شنیدہ سے گشت وصیت عم بزرگوار  
خود را بدو شتم یعنی لڑائی کے ایسے وقت میں جسکی سختیوں کے شکایت بڑے پڑے

کہ خبیث تو ہے و سفید رنگ و با مہنی و لب سفید باشد و ہمراہ مادر خود روان میگردد و بچہ  
 میں سنتی سے چیدیا اور اس کو کچی ٹہب سے خبر ہو گئی چنانچہ اس نے میرے طرف ایسے  
 گردن کو اوہار کر دیکھا جو اوس ہر نوٹ کے گردن کے مانند تھے کہ وہ اپنے مان کے ساتھ  
 چلتا ہو وے اور رنگ اس کا گورا اور اسکے ناک اور مونٹ پر سفیدی کا دہہا مو وے قال  
 ثبت عمر و اغیث اگر نعمتی و الکفر محبتہ لنفس النعم منی الرجل مجہول اذا  
 اعلم نفعہ الی مثله تعیل مفعولہ الاول صغیر المستکم والثانی عمر و الثالث غیر شکر عمر و علم  
 ابن عمر نہ و شکر فی الاصل اطباء النعمۃ بالسان و القلب و الجوارح و الکفر اخرا و وجدنا و الخبیثہ  
 سبب الخبث کا یہاں نخبہ و محبت سے سبب الحبین و الخبیل یقول حبسہ فی الناس ان عمر و الاشک  
 نفعہ علیہ و الکفر ان سبب بحث لنفس النعم فلا یمنع بعد ذلک میگوید کہ من شنیہ ام  
 کہ عمر و شکر میں نے آرد و حال این است کہ کفر ان نعمت طبیعت منعم را خراب میگرداند یعنی  
 میں نے سنا ہے کہ عمر و احسان یہاں نہیں مانتا ہے اور بات یوں ہے کہ احسان کے مانع سے  
 محسن کا بے برا ہو جاتا ہے پھر وہ رک جاتا ہے قال و لقد حفظت وصاۃ عمی بالضحی  
 او قلض الشفقتان عن وضع الفم الاہم موطنہ للقم دارا و بالحفظ الذکر و عدم لسان  
 و الوصاۃ الوصیۃ و العلم معروف و لا یبعد ان یکون المراد بہ اللاب و الضحی فوق الضحۃ و ہو  
 ارتفاع النهار و اللام منی للبعد و روئے فی الوعی و الطرف علی کلا التقدرین طرف حفظت  
 و ذیل من الطرف و قلضت لشفق اذا التفتت و تحفت و تشجت و الوضع محرک البیان و وضع  
 العلم کما ین فی الاسنان و لذلک یقال الوضو لا یسان لکن تبتدع عند الضحک و تمنی

ان ارید بہا عبدہ المخبس والکلام ح خارج مخبر لشل و موشع بالحث و التخصیص یقل  
 له و لک اذا کان علی قرب الحصول له و الارتقاء الرست و المراما یقول قد میت تحت حبت  
 فقلت انی رایت غفلة من الاعادے الذین ہم اقا ربہم فمات و باور فان الطبیة مکتنة  
 لمن مویری ویرانی مے گوید کہ چنانچہ آن کسینک کہ تحت رستہ بجانب او شافت و  
 بعد از تقشیر و تقص بسیار ایخیرین آو رو کہ دشمنان را درین وقت غافل یافتہ ام پس برخیز و  
 معشوقہ خود بمرت آریچہ آو مادہ شکار آن کس سیرگد و کہ تیر بر وقت میرند یعنی  
 پروہ لوڈی کہتی ہے او و ہر کو چلتی ہوئے اور بہت سے چہان بین کہ بعد ہیخہ رلائے  
 کہ میں نے دشمنوں کو غافل پایا اگر بن پر سے تو ابھی اوٹھ چل اور اپنے پایسے پر قبضہ کر  
 اسلئے کہ ہر فی شکار اسکا ہے چونکہ پر تیر مارے قال فکنا انما التفت بحید جدا  
 رشا من الغزالان حرار ثم ہذہ الغار نصیجہ تدل علی مخدوف و تقض عنہ فابندل علی  
 ذنابہ الیہا خفیة و املا عی علیہ و التفاتھا الیہ و فیہ اشعار شیخا عند حیث فیہ الیہا فی  
 الاعداء و الحیی یعرف و الجدا یکتب الجسیم فاللال المخلہ الغزال و الرشاء بالمتہ فالعجہ ہمز  
 اللام محو و کذ الطبیة او اتومی و شے و الحرا الیہ الیہ اللون من اولاد الطبی و الارثم بالمتہ  
 فالشدة افضل صفۃ من ثم کفرح اذا ابیض انھہ و شفتہ یقول قد میت الیہا خفیة فاطلعت  
 علی فالتفت الی بعضی شہ حقی ولد من اولاد الطبیة فو شیشی مع امہ ابیض اللون فی الخبۃ  
 ابیض الانف و شفتہ مے گوید کہ بجز دشمنین ایخیر راہ معشوقہ برد شتم پر و اسے  
 دشمنان مکر دم چنانچہ حکم اثر محبت بجانب من گبر و نے فالتفت شد کہ گردن آن آو بر نہاند



بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله الذي هدانا لهذا  
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

طبیعیہ عبیدہ حاصلہ لمن جلت ہی اہ حرمت علی او و حرمت علی او و قد حرمت علی بان تزوج  
من بعد او بان وقت الحرب بین قومی بنی عبس و قومی بنی دینان و لیتہا لم تحرم علی بان لم تزوج  
او لم تنفع الحرب بینہما مے گوید کہ اسے مردمان بنی بنیہ آن آموادہ شکار یعنی عبیدہ را کہ او  
در تنقیہ کسی است کہ در حق او جلال است و بر من بدینوجہ حرام است کہ او شوہر کردہ و یا در میان  
قوم من بنی عبس و قوم او بنی دینان جنگ عظیم افتادہ و اسے کاش کہ او بر من حرام نہ شدہ  
کہ او شوہر نہ کردہ و یا جنگ واقع گشتی یعنی اسے لوگوں دیکھو او س شکار کے ہرنے  
یعنی عبیدہ کو جو اس قبض و تصرف میں ہے جسکے لئے وہ مباح ہے او مجھے پراسلمی حرام کہ  
اوسنے خاوند کر لیا یا اسلکے ہمارے قوم او را اسکے قوم میں لڑائی پڑے اور کیا اچھی بات ہوتے  
کہ وہ خاوند نہ کرتے یا مجھے لڑائی نہ پڑتے قال فبعثت جاریتی فقلت لہا اذہبی فختبئی  
اخباری و اعلمی الغاء للترتب علی ما ہو صلیہ و البعث الارسل و تحتس بالجیم  
الاخبار و بالقاء المہذہ طلب خبر الخیر و لذلک قال فختسو من یوسف و اخیه و یقال و علم  
اسے کہ بنی عبس علم و تحقیقین فی غزائہم بقول مشقت الیہا فبعثت جاریتی الی و ارا فقلت لہا اذ  
الیرا فختفنی الی اخباری و کو فی منہا علی علم و تحقیقین مے گوید کہ مشتاق خبر او گردیدم چنانچہ  
فرید کہ خود را بجایانہ او فرستاد و مگھتم کہ بہرہ و براسے من اخبار تو بگو و امرتینہ بگو یعنی  
میں مشتاق اسکے خبر ہوا سو میں نے اپنے لونڈی کو او پر حلیت کیا اور یہ کہ کہ اسکے خبر دن کا  
ہیں ٹہیک تیا لگنا قال راست من الاعداء غی و الشاة فمکنہ لمن  
او مہر کم ہذا الکلام یدل علی محمد وف و العزۃ العفۃ و عنہ بالشاء الطبیۃ و اللام فی المعہ

بن مروان المجید فی الحسنہ عہدے یک مرتفع علی التبداء حسنہ محمد و فناء فیہ  
 مقامہ و دلہا ارتفاع و فی دیوانہ نہاد و ہونے معانہ و کلاہہ صدر و یار و الوقت  
 فی قولہ ایک حق النجم اے وقت حقوق و خضیب مجہول و السبنان جمع نباتہ و اللام بدل  
 المضاف الیہ و فی دیوانہ اللہان و مہو بالفتح الصدر و ما بین الشدین و الروایۃ الاول  
 احو و فان اللہان اکثر المستعمل فی صدر الفرس علی الخضم کا نو اضر بون علی الروس  
 و اللہان و منہ قولہ تعالیٰ فاضر بوا فوق الاعناق و اضر بونہم کل بنان و قال ع و فیہ  
 عند الکمر کل بنان و اعظم بالمہذ فالخجہ کمر بصر عصارہ شجر یصنع عجا و قال فی العصار  
 نیل و سر تقیول عہدے بر و لقاس ایاہ کان حاصل و وقت ارتفاع النہار فضریت علی  
 رائد و نباتہ فخصبا بم غلیظ شیبہ العظم فی اللون و القیام مے گوید کہ بہم بلند شدن روز  
 با و مقابل شد چنانچہ بر سر و گشتا ش نردوم و ہر دو بخہ فی رنگین شدن کہ نیل و سمہ سیاہ  
 یعنی میرا و سکا مقابلہ دن چہرے ہوا اور میں نے اوسپر دار کیا چنانچہ سر اور انگلیان و  
 لہو لہان ہو گئیں اور ایسے لہو میں و دو بین جو نیل و سہ کی مانند تھا قال یا شاة ما نقص  
 لمن جلتہ حرمت علی و لیستہا لم تحرم بنا دے البذا محمد و ف و الشاة  
 مستغوب بغیر محمد و ف و عنہا البیتہ و استعار بالعبقہ و کلمہ مازایہ ادخلت بین المضاف  
 و المضاف الیہ و مثله فی حذف المناوے و زیادہ کلمہ ما بین المضاف و المضاف الیہ  
 قول الخامس بیت یا طغیة ما شیخ کبیر یعنی الببال و انقص محرقة العید و الطرف لغت شاة و تحمیر  
 مستانہ او معطوفہ مستغوب العاطف او حال بتبذیر وقت من شتن فی حلت بقول ایہا الناس انظر

و یقال ارادوا ان یخرجوا ملکاً و منعه سب ابابکر و عمر ید الاسلام و الخیر حال و الا بدار الایمان  
 و النواجذ الی غراس و الا نیاب من یخذه بالحسین فایعجزه اذا عضه جمعاً جذ و یکنی بابا و النواجذ  
 عن الخوف و الفرز و تغیر الوجد قال : لم یسقط ما دس النواجذ کالج و لما کان قد استقیل هذا  
 فی النجف انما یقال ان صحیحاً حتی بدت نواجذ قال بغیر شیم یقول لما رانی قد نزلت فی  
 سکره الحرب اوعن فرسه اریته فاف علی غف حتی کثر سنان من غیر صحیح و تبسم مسکبک  
 چون مرادیک در سیران جنگ و یا از پشت اسب فرو آمد و نقد و نمودم بر خود بترید  
 دندان بر آورد یعنی جب او سینه و یکبار که من میدان بین او ترا یا گوهری سے زمین پر  
 آیا اور اسکے طرف کو چلا تو اسنے ڈر کی مارے دانت اپنی نکالی اور گر گرنے لگا قال  
 بالرحم ثم علوه مہند صافی الحدیدۃ محمد بن قتال علاہ السیف اذا اتی علیہ من فوقہ  
 بالسیف او ضرب علی راسہ و المہن اسم مفعول من مہند السیف او شحذہ و مہند السیف اسم  
 و الخیر بالمعجزین کثیر القاطع یقول قطعنتہ بالرحم ثم اتیتہ من جانب فوقہ و ضربت علی راسہ  
 سیف شنی صدف الحدیدۃ قاطع شدید القطع مے گوید کہ بعد از ان بنوک نیزہ اش  
 فرو و ختم پس از ان قدری بالاشدہ بر سرش تعینی بزدم کہ بر سنگ نشان کشیدہ و آہن  
 صقیل نایفہ و بغایت بران بوز یعنی پیرمین نے او کو بہالی کی بہالی میں ببنید اور  
 پراوہر کر ایسی تلوار او کی سر پر لگائی جو سان پر چڑھے ہوئے اور پہل کی چکتے اور بڑے  
 کاٹنی والے تھی قال عہدی بہ مد النہار کا منا خضب البنان و رہہ باعظم  
 العہد اذا عدت بالبارکان یعنی بالمعروفۃ یقال عہد بہ اے لقیتمہ و منہ قول عبد الملک



والسرحۃ الشجرۃ العظیمۃ وکلمۃ فی معنی سنی کا فی قولہ تعالیٰ فی جذوع النخل وکنے کو کہتے ہیں  
 علی مرتضیٰ عن طول قامتہ کھ کھنے تا بطشہ قال بیت لغم فستی لغم کان رداہ علی  
 مرتضیٰ بن مرحوم ومرتضیٰ بن طول القامۃ مروج فی الرجال وخیرے مجول قیال حدیث الرجل  
 بالمعنیۃ فی المعنیۃ مجول اذا لم یسب الفعل کا معنی مجول لا یسب بالکسر کل جلد مروج مطلقا وبقیہ بالفتح  
 باللفظ خاصۃ فارسیہ چم پختہ وپختہ نہ نہ کہے وکنے یعنی التریاست فان اخیہم وادانہم کا  
 بیسوں کا۔ انفعال ولفظیل ابن عسکر ضرب الکتب تسبب النفعال استیثۃ اسے اتنی قلمبہا را تا  
 النعمم والتورم والدم من الحیوان مع غیرہ وکیوں صغیفۃ من الامسلاہ وبن جتہ الارماغ کھنے  
 بھی کو نہ تور ما عن قوتہ وشدتہ واما وصفہ بالصفات المذكورۃ لان سبب لغمۃ معنی وکان  
 ذلک من عادات العرب غالب یقول عن شجاع الایبالی بالبحرۃ است وخطیل عندہ واما  
 طویل القامۃ عیش نطن کان ثیابہ علی شجرۃ عظیمۃ سید القوم حیث یسب النفعال استیثۃ قوی  
 شد یہ حیث لم یکن تور ما مے گوید کہ ازخینین ہا در میب یا کہ پر و اسے زخمیہا نہ داشت خون  
 او را نہ نزدش باطل بود وچندان دراز قامت گو گو یا جامع ہشش بر درخت کلان است و  
 اسرار و لقمۃ بعلین چہرم بختہ ہو شد و نموند و توانا کہ از شکوہ و ہر بارہ بعینے ایسا سورا  
 چہ خون کو نہ فی اوراد کہے با بریون کا خون او سپرہ ضایع جاوے اور پڑا لانا حبیبہ گمان  
 ہو کہ کپڑے او کے اک برے وخت پر من اور پڑا توانا جو اپنے مان کی میٹ سے اکلیا پیدا  
 بہادہ اور نہ استر کہ جوتیان پنہ جہ کو سبب سنی میں قال لما رانی قد نزلت امیرہ  
 اہریسی نواجذہ بغیر سببم را بالانزال انزال سے میدان الحرب او انزال عن النکر

کے ذریعہ نفع  
 ووقتہ موضع را  
 قال ابن عربی  
 فی جملہ نفعہ

بضرب شیراز و لاور سے شکستہ کہ حامی سنگ تمام و صاحب نشان و عمارت ہو کہ برون  
 شاختہ می شد چنانچہ از ہم برید و تیغ بران افتاد و عیشیت بہت سے گئے گندہ ہی چوڑے چکنی رنگ  
 کی مخلوق کہ تواریکی داد سے کاش کہ ایک ایسی ہو یا سے الگ کہ جو بڑا سنگیلا اور ایسے  
 نشان پی والا تھ جس سے وہ لاکہ بن جین چھانا جاتا تھا قال رب بر بڑیہ ادم شستہ سنگیلا  
 التجار ملو م اور بگتف صفہ شہتہ مجرور علی آتہ جابر علی حامی الحقیقہ من ربیت یداد البص  
 اذ خنت بہا و کسے بہ عن البص الکرم و القراح سہام القار و شتا الرجل اذ دخل فی شتوہ اسے  
 اعطوا اللک الکک و العقیۃ الرایۃ و التجار البکر جمع تاجر عین التجار و مکان و اجماع اقامہ  
 و کان الخزانہ علیہ ایہ البعل النایس و معنیہ تک رائیہ الخمار ان شیری الخمر بحیث لا یقی فی  
 الخمارت ثقی من الخمر فیکر الخمارت و الملوکم سظم من یومہ الناس کثیرا علی نظامہ المال  
 بقولہ عن حماد بن ابی یونس سہام القار اذ دخل فی شتوہ شرب الخمر بحیث و انیت الخمر  
 یومہ الناس کثیر علی نظامہ المال سے گوید کہ از خیمین دلا و درو یاول کہ چون در شتوہ افتاد  
 و متشدد و اندین تیرا قمار سبکی لکبار ہو و چہ بیان سے حوزہ کہ رایات و و کماناے صفو  
 بہ من انگذہ چہ و کماناے شہابی باستے گندہ شتوہ و این و آن بر عدل و علامت و در حوزہ  
 بعینہ ایسے جو الخمر و کک کہ جبہاں پڑے تو دو نوازندہ اس کے حوزہ کی تیر و ن کو چٹ پٹ  
 و درادین اور اس قدر سنی والا ہمار کہ کاکون کی و ککون کی چند ٹے کہ او شہتہ کہ ان شراب  
 یونہی ہو چوٹا سے اندر لوگوں کی بڑے ہوتی ہستے قال البطل کان شیا بہ فی سرخہ بخند سے  
 فقال السبت لیس شہورم البطل الشجاع اللہ یطیل عمرہ و مارا لآخر ان مجرور کا کمانا

ما بین العقدین من القصب وکحو و فی دیوانه صدق القفۃ والقنۃ فغضب الرب  
 والمقوم کالمعظم من قومه اذا اراد سبیل و عوجۃ بقول منت علیک کفی بطبقة عالمیة متلبۃ  
 بمرجع مقوم حکم الکعب شد یا القنۃ سے گوید کہ دستم بحال چلائی بکار بروہ یک رنہ  
 بران احسان کرو کہ راست و درست وہم بند ہیش سخت و درشت عینے میری ہاتھ نہ رہے  
 پھر قی سے ایک ایسی پیالی کی باریے احسان او سپہ کیا جو پور امید ماسا دانا اور پروں کا گھسیلا  
 کچا ہوتا دل پر جنتیہ الطریقین بید سے جرمیما بالکلیل معکس السیاح الضرم العزمیۃ  
 بدل من عاجل طعنه یا عادیۃ الجار وقت مخدوف النفس من باغۃ نالہندۃ المسجۃ مخرج الماء من  
 الدلو و متغیر لخرج الدم من منقۃ الطنۃ و جسم من باخیر فاما ملقین مفتوحا و کسور الصوت فاعل ین  
 والعرب یظنوا بالطنۃ والضربۃ اذا کان لہا صوت یسمع من مکان بعید قال حسان ع لضراب  
 یا زان الخن لہ اسے سببۃ الخن من کما یضرب السبید و بالیسین طرف و معکس من لطیف بالکلیل  
 بید سے والضربۃ بالخن فاما ملقین مفتوحا و کسور الصوت فاعل ین  
 لطیفۃ و سببۃ الطریقین من منقۃ بید سے ہوتا اما لطیف بالکلیل من السیاح الخیاخ اسے  
 مظهر ہوا کیا کل منہ سے گوید کہ دستم بچین طعنہ بران احسان نمود کہ ہر دو جانب  
 منفذ او فرشتہ و کشادہ برو و با یک بندش شب گرد و درندگان گرسنہ و ظلمت شب سپہ  
 مظلونش راہ سے نہ وہ عینے میری ہاتھ نے پیالی کی ایک ایسے وار کے بابت او سپہ  
 احسان کیا ہوا او ہر سے او ہر کو کھل کیا او راو کے منفذ کے دو طرفین چوڑے چکی تیر  
 او جب وہ کھاتا ایسے او راو ہی جسے راست کی پہر نے والے درندے ہوئی کو اندر سے



عن فرسے و احار عک ثم استعانت استعمال الاسم باعتبار اللفظ الضعیف و استند  
 الیه قال زمیر عم و عیبت انزال و لرج فی الذعر و المنارۃ ان فیقال انزال انزل  
 و کراستہ کنایتہ عن کمال قوتہ و شجاعتہ و ہو معروف عند ہم قال امرؤ القیس ۴  
 و انما زل لطلال الکریہ نزالہ و لمعن اسم فاعل بن امعن فی الامر اذا مضی فیہ و توغل  
 مجرور علی انه لغت بیج کما فی قوله تعالی لا فارض ولا بغیرت بقرة و الہرب محرکۃ الفراء  
 مضوب نزع الخافض فان الامعان لیدے یعنی المستلم طالب سلم اے الصلح  
 بقول و رب رجل تام سلاح ستور بکرہ الشجاعان الذارعون قوله نزال لم کین معنای  
 الفراء و لا طالب الصلح لاعتماد علی قوتہ و بآلتہ مے گوید کہ بس دلاور سلاح پوش  
 کہ دلاوران سلاح نزال اور امکر وہ سیداشتند و بیج و جہ گریزان دشتے جو بیان نمود  
 یعنی بہت سے ایسے سوراخ چتیاروں کے پورے اور ہتیاروں میں چپی ہوئے  
 اور اسکے اس کہنے سے کہ کھڑے سے نیچی او تر اچھی اچھی بہادر ہتیاروں والے  
 بہت بگڑتی تھے اور نہ وہ لڑائے سے بہالتا تھا اور نہ وہ صلح چاہتا تھا قال جاد  
 یہ ای لہ لعل طعۃ متیق صدق الکعب مقوم ثقیل جاوہ و علیہ  
 ولہ اذا حسن الیہ و من علیہ و فیہ اشعار بان الطعن کا احسانا الیجیت نجاہ مز  
 مقاساۃ الشاید و الخجہ جواب رب والیہ و الیہ و یویدہ رواۃ ہاوت لہ کفے  
 و البار الادلے صلح الجوقانہ ثقیل جاوہ علیہ بہ و الیہ لکعب و اشفت اسم  
 مفعول من شفت اذا سواہ بالثقات صفتہ مخدوف و الصدق بالفتح الحکم و الکعب

غنم بچکر من مہندہ الحروب منہم بانے اجم علی الحرب واشتدنا علی سبل واعف عند  
 حضور الغنم وقتہم فذا غنم ولا اشتکر سے گوید کہ حال من از مردان پر سر حاضر  
 میدان جنگ ترازین جنب خواہند داد کہ من بجنگ سے آیم و رہنمیت نمی آیم یعنی  
 تو مردوں سے حال سیرا خوب و چہ فی سوجو کوک لڑائیوں میں حاضر ہوئے ہیں وہ  
 بچہ سے یہ کہیں گے کہ میں لڑائے میں جی جان سے آتا ہوں اور غنمیت سے بچتا ہوں قال  
 وید حج مکرمہ الکلماتہ لزالہ لا تمعن ہرباً ولا تستسلم الا واد رب والمہج  
 بالدار المہجہ فالجیمین کبیر الحجبیم الاولیٰ وفتحنا الغنم اسلحہ التورپہ واد بہ معاویہ بن  
 نزال الثمینی السعدی جد الاحنف بن قیس السعدی ومن حدیثہ ان نبی عیسیٰ لما خرجوا  
 من بنی ذبیان النفلۃ والہجہ فی سعد بن قیس فی الغنم وکانہم اجم خیل عتاق وابل  
 کرام فرغت نبو سعد فیہا وجمہان یقیدہم فغلب قیس بن زہیر بن عیس فلما کان للیل  
 سرح فی السحر وعلی علیہا الا واد سے ونبہا المار وامر الناس بالترخیل فارتحلوا وابت  
 نبو سعد یرون ناراً وسمیعون خبرہا فاعادہم سلماً صجوا نظر وافا ذابہم ساروا فاقبوا ہم  
 فادروہم بالسرو واد بین الیملہ والحجر بن قحافوہم فخر انہم نبو سعد وقل  
 غترہ معاویہ بن نزال ثم رجس نبو عیسیٰ الی بنی ذبیان واد صطو فادکرہ غترہ بہنہ  
 فی قصیدہ اخری ومن عادۃ العرب انہم مذکرون رجلاً معیناً الکلیۃ رب فی مقام المدح  
 واکماتہ جمع کئے من کے نفسہ اذا سترنا بالدرع البصیۃ فغناہ لابس الدرع والبصیۃ  
 و نزال کلمۃ معناه انزل انزل فاقبوا فارس ففارس سے انزل عن فرکس انزل

اور بڑے بڑے سور ماسپاہیوں نے اوسکو چاروں طرف سے گھیر کر بہا لیا ہے  
 کہاں کیسے قال طور ایجر واللطعان وتارة یا وے الی حصہ النفسی غیر مر  
 وے دیوانہ یعنی لفظ طعان یقال حسره لہ او غشیہ وخلصہ لہ و یقال عرضہ لہ اذا جعل عر  
 لہ و کما یقولون مجول والطعان مصدر واد سے الیہ مال و توجہ والخصد بالملکات الثلاث  
 الصلیب الحکم النفسی جمع قوس والا ضاق الیہ لفظیہ و معنی مخدوف والعزم بالملکات  
 حیث ان کل طبیعت لہ من المدکور و بیان لحال نفسہ بقول بعین ذلک النفس تارة  
 مطاعنہ الاعدا و تارة توجہ الی جمیع کثیر محکم النفس الماہرۃ المرجمۃ ایہ اطاعن و تارة  
 و اجمل بہ اخرے جسے گوید کہ گاہی برائے مطاعت اعدا و معین و خالص کردہ میشود  
 و گاہی بشکرے عیاضہ کہ بسیار بنوہ و سخت کما نہا می باشد یعنی کہی نیزہ باز و شمشیر  
 کے مقابلہ کے لئے معین کیا جاتا ہے اور کہی ایسے لشکر پر ٹوٹ کر گرتا ہے جو گنتی میں بیشمار  
 اور گرے کا خون والا ہوتا ہے قال یخبرک من شہد الوقایع لستے اعنتی الوجع  
 واعنف عند المعظم الفعل من الاخبار مجزوم علی انہ جواب یا سالت فانہا یجوز الی  
 قال الرضی و معنی فی المضارع الحضر علی الفعل والطلب لہ فی معنی الامر و کاف الخطا  
 المسورة والوقایع جمع و سید و ہون اسما الحرب و انتے بالفتح متقدیرا لبار الی نفس الیہ  
 معنی الاعلام والغشیان الهجوم یقال غشیہ اذا هجوم علیہم والوخی بالملہ والمغنیۃ لاصوت  
 المتجمد و یقال للحرب متجمع الاصوات وعنف الرجل غفہ وعففا وعففا اذا جہت غشیہ  
 من حیار او استفار و تنیل کف نفسہ عما لا یحیل ولا یحیل و المعظم النفسیہ بقول سلفیہ



ہلاک تھخصیض و الفعل الماضی معنی مستقبل فان العرب کانوا تخفیضونہ ہم علی السوم  
 عنہم فال علمین لطفیں بخاطب زوجہ بیت طلقثان لم تالی اے فارس حلیک  
 اذ لاقی صد ابو شعثا و عنی الجلیل الفرسان۔ عدنا قال الیایا بنت مالک لا یخضم کانوا یجاء  
 ازواجہما مثال ہذا الکلمہ قال حاتم یابنت عبداللہ و ابنت مالک و قال آخر ع  
 ماجری یابنت آل سعد و الجبل بعید بالبار و منقبہ یقول ہلات لیلین الفرسان عنہ  
 یابنت مالک ان کنت لا تعلمین اے فاسالیم ان کنت کذکاب مے گوید کہ اسی بنت  
 مالک اگر تو ماننے والے میں چہ را از حال میں میں پر سے عیسے اے بیٹی مالک کی الفرض  
 اگر نویسے خوبون سے و وقف بہن ہے تو بہر کہون پوچھ کچہ بہن کرتے قال اذ لا  
 ازال علی رحالہ سبح بخد ثعنا و رہ الکماۃ مکمل کما اذ طرف و الرحالہ نوع من  
 السبح یعنی من الجبل لکرض لا یکن منبہ شتی من الخشب و السباح الفرس الجواد الذی سیر  
 کان یسبح فی الماء و الہند بتقایم النون الخجیم الحسیم المشرف الصدر و البت عا و التداول و  
 الکماۃ جمع کے و ہوا الشجاع الفوس و مکمل المجر و یقول ہلات لیلین الفرسان عنہ اذ لا  
 علی رحالہ فرس جواد مشرف الصدر و ذوالہ الشہان بالطحان الکثیر مخرج شدید  
 الجراح مے گوید کہ تو چہ اپنے پر ہی حارث و قتی کہ بر زمین اسپ میا شتم نہ خو  
 و توانا و تو مند و مند سینہ است و بجا و دان دلیر اذ و در میان تیر و سنان گرفتہ و  
 بغایت پس گوید مے باشد عیسے تو سوار و ن سے جب کی باب کیون نہیں پوچھتی کہ  
 ایسے گورے کی کاٹھ پر ہونا ہوں جو چال ڈال کاٹھیک اڑا ہوں کاٹھ پورا ہے

میں نے پہچان کر چنانچہ خوف کے مارے لوگ نے شانوں کے گوشت ایسے پھرکتے تھے جیسے  
 کہہ دو کی باجہ پھرکتے تھے وہی قال عجبت یہ اس کے کہ بجا جلی طعنے اور شاش نافذ  
 انکوں العدم ورو سے سبقت لے لےجذہ السرخہ وبعیل کفرج لازم ولسبق متعدد الان میل  
 نہ وایہ لازم ویرے خیل امیون ششی الید مضافا وان کیون مفردا مضافا فان الید سے  
 کا لقمے فی منہ الید والعسل فقتضی الاصل من کل شے اصنیف اضاقۃ الصنعة الی الموضوع  
 وفی دیوانہ مارن طعنے والماران الرح المبین الصلیب اصنیف اضاقۃ الآلہ الے لعل فانه  
 آله الطحریان لما سبق ولذلک فصلت عن الاولی والمرشاش کسباب تاثیر شش من الدم  
 والجمع ونحوه مجرور عطفاً علی الاحصل والنافذہ نعت طعنے والطاهران ہذہ الطعنے غیر  
 الاولی فان السکرۃ اذا احدثت مرة کانت الثانیۃ غیر الاولی وفیہ تقریر بانہ عجلیہ  
 بطبعین منولینین والعدم دم الاخوین وقیل البقم والجار والمجرور خبر متبذرعذوف  
 والعجۃ نعت رشاش یقول عجبت لادسقت غیرے لہ یدائے لطفہ عاجلہ وبرشاش  
 من طعنے اخرے نافذہ لوندہ مثل لون العدم مے گوید کہ منہستی کبار بروم چنانچہ  
 وستم بحال چستی وچالا کے یک طعن شتابے ویک طعن دیگر کہ ازیک جانب ما  
 بجانب دیگر نافذ و رنگ خون منتشر برنگ دم الاخوین میانہ پیشش اومود یعنی  
 میرے ہاتھ نے بڑے پرتے سے ایک نیزہ بہت جلد او سپر چوڑا اور ایک دوسرا  
 ایسا لگایا جو آہ پار ہو گیا اور او سکے ہو کے رنگت دم الاخوین کے رنگت سے بہت ہو  
 ملتی تھے قال ہما سالت الحنیل یا اسبت مالک ان کنت جابلہ بما لم تعلم

شبنام و ان شامی و کمرے عن الادناس مشن علتہ سے گوید کہ چون بہوش می آیم  
 در بزل مال کو تا ہے نے کمر و عادات و کمر من ہمان است کہ سے وائے یعنی جب مجھ کو شو  
 آتا ہے اور شراب کا شاد و تر جاتا ہے تو دولت کی لٹا نے میں کو تا ہی نہیں کرتا ہوں اور  
 میرے خوب و بیسی سے جیسے کہ تو جانتے ہے قال و حلیل حقانیتہ ترکست مجد لا مگو  
 فرایضہ کشدق الاعلم الواو و اورب و حلیل الزوج و العاتوبہ الحمیدۃ اللہ تسنہ  
 حبہنا عن زوجا و عن الخیل و الترتین و ترکست مستقن لبعنے صیرت و ضمیر المفعول محذوف  
 و الخیل بالجم فامثلة کسظم اسم مفعول من جدلہ اذا صرح علی الجدلۃ اے الارض و کما  
 صفویہ و دینم ذلک اضطراب اشہد فی الحکمتہ بکاء الفریضہ عن اعطایا اللہ  
 تحہ تتعلق بالقلب و یکون فی الکابل تضطرب عند الخوف لتعلقها بالقلب و یکینہ باضطراب  
 عن عروض الخوف و الفزع و الحمیۃ بحث ہما الاجزاء و السندق جہت الفم فارسیہ  
 کنج و بان ہندیہ باچہ و الاعلم شقوق اشہد فارسیہ کفتہ لب ہندیہ کہند و بصیف نفسہ  
 بالشیخۃ بعد ما وصفہا بانسواء و بقول و رب زوج حمیدۃ غنیۃ عن الزوج او عن الخیل  
 بحسبہا ترکست مصرعاً علی الارض تضطرب فریضۃ خوفاً علی نفسہ کما تضطرب شوق حل  
 شقوق اشہد سے گوید کہ بسی شوہر این چنین زن خود کہ حسن و جمال خود پر دہ  
 شوہر و حاجت زیور نہ داشت بر بندش و انکند م و گوشت پازہ شانہ او بزرگ کنج و بان  
 کفتہ لب حمیہ چہ بر جان خود سے ترسید وینے بہت سے خاوند ایسے عورتوں کے  
 جو اپنے جوین کے بہر سے خاوندوں کی پروا اور زیوروں کے حاجت ترک ہتی تھیں زین



المصنفه فاعلم الابرار ان الله وضع عليه القدام اے المصنفه قال في القاموس وابرار  
 مصنفه كعظم وكرم عليه المصنفه وقال الله بن زيد وابرار عليهما قدم يقول فقد شرب من  
 الخمر نزل الدنيا رقيق من الرزاج مصنفه اللون فوے خطوط مستقیمه و دقیقہ کا بن الحسن  
 معروف بابرار اصیغ کا بن فی الشمال صلیہ مصنفه یمخرج منها المراح صافیه مصنفه  
 حے گوید کہ بام گلبینہ کہ زرگون و باخطوط باریک دور دست راست و قرین بربری  
 بود کہ سفید و تابان و دور دست چپ و با صافی و پاکیزہ بود یعنی کا بنج کے ایسے پیلے  
 میں جو رنگت کا پیلا اور سیدی طایرون والا اور وائیں ہاتھ میں الٹا ایسے چاگل کی ہاتھی  
 تہا جو صاف و تابان اور بائیں ہاتھ میں لے ہوے اور اوپر صافی پڑے ہوئے تھے  
 قال فاذا شرب فانت مستهلك مانی وعرضه ومنه لم يحكم الاستهلاك  
 الاملاک والاملاک المال کما یعن بدله والفاو ونب قوله تعالی اکلت مال السبا وافر العرض  
 وخرافا وازاد ووفره اذا اراده ولم یحکم مجهول من ملک اذا جرحه تقول فاذا شرب من الخمر  
 فانی الک مال غیر مبطل برفع عرضی غیر مجروح مے گوید کہ دستی کو جس می نوشم  
 مال خود را صرف می کنم و اگر بوسے من افزون میشود وریش منے گردد و بعد چوب  
 شرب پیتا ہوں تو مال اپنا کھاتا ہوں اور اگر بوسے میرے بڑھتی پڑھتی اور کوئی دہا نہیں کھاتا  
 صحیح فلا اقصر عن ندے و کما علمت شمایی و کترے الصحو نقیص لک  
 والندے الحجو و تکلیف العنسد الکاف بعتیه مرفوع علی الجنبہ تیہ و الشمایل جمع شمال  
 وهو الطبع و الحنق و الکترم و التندرہ نقیص اذا صححت عن لک فلا اقصر عن جنس الندر

عبیر سیبیر سے گوید کہ ہر کہ برتن ستم کند مرہ ستم او در حق او مکروہ و گنا  
 و بیان مرہ شریک تلخ و ناخوش باشد یعنی اگر کوئے محبوس تاوے تو میرے سنا  
 مرا اندازین کے پہل کے مرہ کے برابر ہو یعنی او کے حق میں اچھا ہو گا قال و لقد شتم  
 من المراتم بعد ما رکذ الہوجہ بالمشوف المعلم اللام مطبہ للنقسم والمدامہ  
 کا لدام لانیس شراب سیطاع شرہ وایا الایہ و ہی من الصفات الغالبہ والکوہ  
 القیام و سکون والہوجہ جمع ما جرة و هو نصف النهار من عذو والشمس الی  
 العصر سبی لان الناس سکنون فی بیوتہم کانہم ہما جروا المشوف الشین المعجہ اسم  
 منقول من شافہ افواجلاء قیال وینار شوف اسم محبوس و فیہ اشعار بالاستعمال والمزاوہ  
 ایضاً والمعلم اسم منقول المسکوک والظرف متعلق بشربت یقول والقد لشد شربت من الخ  
 بیدل الدینار المنقوی الصافی المضروب بعد ما سکن حر الہوجہ سے گوید کہ ستم  
 خدا کہ من بلاریب از باوہ صافی بیدل دینار نامندہ و نگارین بعد ازین کہ گرے  
 بیروز ما فرو نشید جاہا کشیدہ ام عینے خدا پاک کے قسم کہ میں نے بعد اسکے کہ وہ  
 ہندے پیرین کہے چکول خپ کر کے شرا میں پی بین قال بزجاہ صفر اذات  
 اسرہ قرنت بازہر فی الشمال مقدم البار للاستغاثہ والظرف متعلق بشربت  
 والزجاج فارسیہ الگینہ و شیشہ و سندیہ کاچ و کچ و الصفوہ حب الاوان عند العز  
 والاسرہ المخطوط المستقیمہ و عنے ہا القح من الزجاج و قرنت مجہول والا زہر الایض  
 الواضع لغت ابریق والشمال نعتیض البین والظرف نعت ازہر و مقدم بالغار قال

وکلمات التسمیہ  
 وادامہ وادامہ وادامہ  
 علیہا فیہ سبب جلاوہا

تو بہت نامناسب کیا اس لئے کہ میں سورما سپاہی چون اور زرہ بگڑتی تھی جو سوار کے  
 کپڑے بگڑنے میں پورے چار گنتہ رکات تھیں اور پردہ نامرد سے چاہی یا نہیں کہ میں بگڑو  
 نہ ہو کر چوٹ لگا اس لئے کہ سوار زرہ پوشش کی کپڑے میں بگڑو پر عہدات حاصل ہو پرتے  
 کیا حقیقت ہے قال اشنی علیہا علمت قاسم سے سہیل مخی لفتی اذالم ظلم نیال  
 اشنی علیہہ اذ اوکڑہ بہ وغلب فی ذکر القاقب ضمیر المفعول ویان المفعول کلاما محذوف  
 والصحیح اسہل اللین والحق القہ بالحق فاللام فالعاقب المعاشرة بالانطلاق الحسنہ و ظلم محذوف  
 بقول اشنی علیہا علمت من شایلی و افعالی فانہ سہیل معاشرتی بالانطلاق الحسنہ اذ  
 المظلمین معاشرۃ والاشک ان انھا الملت قب من المعاشرة بعد علمہا ظلم صریح مکتوب  
 کہ تائیں نہ بیان سکین کہ تو از انفال و شایلی من آرا سے دانے چہ حسن معاشرت من و  
 سہیل و آسان است کہ بر من ستم کردہ شود و درین ملک نیست کہ مناقب و مدایح کسے  
 پوشیدن ظلم صریح است یعنی جو اچھی اچھے باتیں میرے بگڑو معلوم ہیں تو او کو علم کہلا  
 بیان کرو اور ہرگز بچھا اس لئے کہ میرے ساتھ اچھی نظر سے رہنا سہنا جب تک ٹھیک ٹھاک  
 ہے کہ مجھ پر ستم نہ ہو وے اور یہ بات ظاہر سے کہ اچھی باتوں کا چھپانا برا ظلم ہے  
 قال فاذا ظلمت فان ظلمی باسل مراد اقدہ کطعم لعقم غلت ماض مجہول و  
 اضافہ الظلم اسے ضمیر الممتنع من افادۃ الصدر المتقدس الی المفعول والباصل الشیء  
 اکرمیہ والمذاقۃ الذوق واطعم بانفتح الذوق واطعم الخنظل وکل شے مرغیول  
 فاذا ظلمنی احد فان ظلمہ ایاکے کر یہ مرا مذاق مثل ظلم الخنظل وکطعم کاشے مرا



عرق غلیظ و کدہ کہ بر دوسے دروغین زیتون و یا قبا زان غلیظ کہ بگرد سب جو او آتش افروز  
 باشند از پس گوش چنبرین ناتم که تند خور و لیر و دلاور و نیک نژاد و خوشنژاد واقع شد و در سنان  
 بودہ کہ کریم و کریم و قوے محکم و فارغ از کشاکش سواری و بار بردارے باشد در آن سنگرد و  
 یعنی وہ کامر اسینا جو دروغین زیتون کے ٹھکڑے یا دوجوئے تیل کے مانند ہو چکے گریا کے اس سے  
 اگ جلائی گئے ایک ایسے اوشی کے کانوں کے پیچھے سے ہوتا ہے جو مزاج کی گرد سے اور کچھ  
 کہنے والے اور نسل کے سچی اور میک کٹ کے چنے والے اور بار و صف ان کھا لے ایک  
 ساندکے مانند ہے جو چوٹے کا پورا اور سوار سے بار بردارے کے فارما سے چوتھا ہے قال

ان تغد فی دونی القصل فاستطیع باخذ الفارس المستلم فقال اخذت فالت  
 قناجا بالعبین المعجی فالذل الہذ فالتا اذا ارسلت علی وجہا والخطاب فیہ لزوجة غیت  
 لان سار العرب کن بعیران کجین الارواح و تحقیق منضم شیا اذا لم یبصر شہم یا یو دے الی  
 الشیخ و القناع یکبر القاص الفارس یرامز و دانسے و با شام و منہدی اور شہد و جواب  
 امطر و مخدوف و اتیم مقام سببہ والطب بالفتح الحاذق امیدے بالباء و استلم اسم فاعل  
 من سلم الرجل اذا لبس اللاتہ اے الدرع یقول ان ترسل الفارس دے و تحقیق عنہ فلا یغنی  
 و کف فی حق فانی فارس شجاع حاذق مجرب باخذ الفارس الدراع و اما تحقیق عن الجبان  
 و قبل معناه و ان تحقیق عنی تو خدی لای الا فانی ما یر باخذ الفارس الدراع کف لا اکن میگوید کہ انت

مالک اگر پردہ بر روی خود کدے نہ کر و خود نہائی درختی چون نمی شاید یرم گویا سوار زہ  
 پوش مہارتے دارم و دیرود لا و ستم پردہ از نامرعی باید و یا ایک ترا ضرر و خواہم گرفت چون آ  
 زہ پوش یا بیکدام پس ترا کجا خواہم ثبت یعنی اگر تو نے اپنے گہڑی و زنی ڈالی اور جیسے یہ داسب

والبار للما لب والضمير المحرور للتحليل والفتب الجوانب على الطرفين والتمتع بالثابتين كبدية  
 انية معروفة ريشة النجوة الصغيرة تؤخذ من الخابس وينباع مضارع من الانبياء ان  
 قال في القاموس انباع العرق سال من قال ان اصله من فاشيع الفتح فصار عينا ففصل  
 واصل مرفوع على الحسنة من اسم كان والضمير لاحد ما لا على النعين والذفرى بالجمعة  
 فالفار في المعنى مقصودا بالكرم خلف اذن العبيد سبل منه العرق عند شدة الند وكثيرا قال كعب  
 ع من كل نضارة الذفرى اذا عرقت والعنوب الناف العجوس والحبرة الماضية كالمجتمعة  
 ومنه ديانة حرة والحرة الكريمة الاصل والزيادة المتخففة في المشى والغنى في الفار قالون  
 كشيقة الغفل الكريم والكرم عروف وروى بدله المكلم بالبدال الملقه ومعناه المعفض ويكنى  
 بعن الغنى القوس فان الضعيف لا يعي ولا يعي وفي ديانة المحرم وهو الغفل الذي  
 لا يكذب ولا يكيل عليه ومعنى بالناتة الموصوفة نفسها على التغير مدحها بيان العرق  
 من خلف اذنها وهو مدح في الناف ولا سيما اذا كان كثير قال كعب ع من كل نضارة  
 الذفرى اذا عرقت ثم شبه العرق اسيل ثقل الزيت والعطران في اللون والقوام و  
 هذا التسمية معروفة عندهم قال نجر بيت وتفتح ذفرنا يكون كانه عصيم كميل في المراحل  
 عقد اس و ترشح ذفرنا باعرق غليظ اسود كانه بقيه قطران معقد في العذو ويقول كان  
 ثقل زيت او قطران او قد به الوفو او قد به العبيد التي رخت غليظ واشتد وهو العرق  
 الغليظ الاسوديل من خلف اذني نافه منها عجوس ماضية في المبالك كريمة الاصل متخفة  
 في المشى شبيهة بالنعما الكبير القوس الفتحة الغير المذلل بالحمل والركوب ميگو بد ك





خفیظ و غنیمت سے اوس پر چلتے سے تو وہ بلا اوسکو موندہ سے کاتھیا اور پنجون سے نوجیا  
 قال ابقی لھا طول استقامت قد اسندوا مثل دعایم لم تخیم الا بقار معلوف  
 واللام علی حنا او عین من و اسفا بالکسر مصدر سا فر من عبدی بدلتی بالکسر فاعلمت فاعلم  
 اسم مفعول ما یجی بالکسر و الحجازہ قال نبار مقرر و اسندت کہ الحکم اسندت غنیمت الی بعض و اسندت  
 محبہ و الدعایم جمع دعوات و اسندت الاستطوات و اسندت لھا قواہم الطول و الدعایم جمع الدعایم  
 التماسیہ طرف من تخیم الخجل اذا خرب الخیمۃ و کسر باسند فاعلم منہ و اسندت الدعایم علی  
 الاول الا و فی ملائمتہ و ملائمتہ الی وجب من الشرف انما یوجد فی دیوانہ یقول ذہب طول السفر  
 بما کان زایدا فیموت ترک ہما و مہنا حبا و حکما خلیا مثل نبار مقرر و قواہم طویف مثل سہا طویف  
 موضع التخم اوسن تخیم سے کو یہ کہ چندان سفر کر دو بشکہ طول و امتداد و شل از و لا و لا  
 باقی کہ شہد کہ بان نبار سنگ خشت استوار و دست و پا شئی فرو ماندہ کہ چون ستون ہا  
 درخند و یافند زندہ و بندہ نمک باشد عین اوسنی اتنی بڑے بڑے سفر کی ہوں چلے  
 و رازمی نہ اسکے لئے یا اسکے ذیل و اول سے ایک ایسا بن باقی چوڑا جو اطمینان پزیر  
 کی عمارت کی ماندہ حکم او ایسے ہاتھ پاؤں باقی رکھی جو خوشیہ یا حیمہ وانی کے ستون کے برابر  
 ہیں قال برکت علی جنب الر داع کا نبار برکت علی نصب حشہ مہضم  
 انبر و جلوس الابل علی سیدہ و سجاد و جنب الجانب و الر داع بالہلات الشث کتابا و  
 و جنب موضع فی المین و یوید الاول ان فی دیوانہ فان فیہ علی ما و الر داع علی ان اضا  
 الماد الیہ من اضافۃ العام الی الخاص کما فی شجر الاراک و علی الشانیہ بغیر مع کما فی قول

فی العنق عند حصول الطعام عظیم الراس تیح الشکل اسے عن سنو نچی شبہا سے گوید کہ  
 از ضرب تازیانہ سے ترس و پہلو سے راست خود را چندان حیدر زد کہ گویا اوزان از آن دو دستہ کند  
 کہ در آخر روز قریب نان خوردن آواز دے کند و سر کان و شکل بدن او وار و یعنی از گرہ کہ کو  
 شتر از تریش سے گریز عین سے وہ کھوڑے کی مار سے ڈرتی ہے اور دامن جانب کو ایسے  
 دباتی ہے جیسے اس کو شام کو کہانے پر بولنے والے بڑے سر اور برے صورت یعنی بلی سے  
 بچاتی ہے جس سے اس کی نوع کو نفرت ہے اور خصوص جبکہ وہ نوچتا ہی ہو کہ قال جر جنب  
 کل عطف لہ غضبہ اتقا ما بالیدین وبالضم الہر بالکسر ذکر السنو مہر و  
 علی انہ عطف بیان لہزج نقشے و مرفوع علی روانۃ الدیوان علی انہ فاعل نیاسے و ہونیم  
 علی صنیعۃ الغایب المذکور و لمحیب المربوط الی المحیب و یویدہ قول امر و لقمیس عم ترے  
 عند ہرے انفسر ہر آشپز اسے مربوط و لطف لہیل و اللام یعنی الی و غضبی تا نیش الہ  
 حال میں بسکتنے عطف و اتقاہ جبکہ بینہ و بین عدوہ بسکتنے فی العفل لہر و لہر و لہر و لہر  
 للناقہ یقول عن ذکر سنو مہر و یچند ہا اوسق و سہا کل مالک السیم ملک المناقہ  
 سے حال غضبہا علیہ اتقاہ و لک الہر نچی شل الیدین و بعض الفم قریب سے تنقید و لک الجباب  
 و معنی لہتین علی ماسے دیوانہ انہا تنقید جاتی ہا الوشے مخافۃ السوط کا تا بعدہ بعد کبر مہما  
 و تنقید ذکر سنو کذا سے گوید کہ گویا اوزان تر کر بہ پہلو سے خود را دور سے کند کہ پہلویش  
 ستاند و ہر گاہی کہ در عین شمنائی بران تر کر بہ تنوچ کر د و مہر نش میگز و و بہ پنجہ اش شمشیر  
 یعنی گویا ایسے بلے سے پہلو دہاتے ہے جو اس کے پہلو سے مٹا ہو لہے اور جب کہہی دہ برکا

بجانب وبقا الوحش بعد تحييده وترغم يقال ناسا اذا بعد لازم وعدا بالبالا فله للنفذية ولقد  
 اخطأ من قال انها معنونة عن فان معناه حاتها بعد عن جانبها وهو كحائز والدف الجانب  
 واصافة الجانب اليمين من اصافة الشئ الى نفسه باختلاف العظمين وذلك جائز عندهم  
 قال الرضي والعرب يجوز اضافة الشئ الى نفسه او خالف للفظان والجانب الوحش من جانب  
 الدابة يمينها فانه لا ينزل منه ولا يركب فهو وحش والاشئ ميمها يسار بالانه ما نوس الركب  
 والارول ومن معنونة عن كانه في قوله تعالى ذلك ما كنت منه تحيد والهزج لكتف المعنى المصوت  
 والعشة آخر النهار وكان وقت اكلم غالباً وعليه قوله تعالى ولهم رزقهم فيها بكره عشي  
 والماء كعظم العظم الرأس ابيض السفل وعنه به السور بقوله في الآخرة حنيب اه فانه عطفها  
 له والعرب يذكرون تعلق السور بالثاق عند وصف سيرها كما ان الابل تكرر السور وتخاف  
 طبعاً قال امرئ القيس نصف انا قد عيت كان بها بر احصياً بحره لكل طريق صادقة مائة  
 والخذ الكبر والترغم التعصب قيل نصف مرحا ونشاطا في السير بحيث كانهما تبعها  
 الوحش من ستر مزبوطها قيل يصعبها بانها تحاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحش  
 عنه كان يراد شها فيه وهي تبعه عنم جانبها ذلك اقول هذا اقرب الى الصواب فان  
 تحنصير الجانب الوحش الذي هو جانب اليمين يقتضي ذلك لانه من ضرب السوط لا ترك  
 انهم يكونون ضرب الكبا والابل عن اسفروا فاما هو يعبر عن ضرب اليمين فان الكبد انما يكون  
 في جانب اليمين المتعبر في الشئ ونشاطا في السير فلا تحيق بالجانب الوحش كالاخيصة  
 يقول تحاف ضرب السوط فتبعد جانبها الوحش الى يمينها عنه حتى كانهما تبعه عن مصوت



کل یوم یضیف بکے عشیرۃ مثل العبداء و مثل العبداء و حال کونہ مثل العبد لابس الغزو  
 و لا یطی مقطوع الاذانین من الاصل میگوید کہ دراز قامت کہ ہر روز بضمہ ہائے خود را  
 در موضع دو عشیرہ می بیند اگرچہ دور فرتہ باشد و مثل غلامیکہ پوستین دراز پوشیدہ  
 و ہر دو گوش از بریرہ بعینہ لایستقہ کا جو اپنے اند کو موضع دو عشیرہ میں ہر روز دیکھتا  
 گو کہ مین چلا جاوے اور مثل ایسے غلام کی ہے جو بڑا پوستین پہنے ہوئی اور سچہ چہرہ کا چلا  
 جیسے قال شربت بہار الدھر صبی فاصبحت زورا عن حیاض الدیلم  
 الضمیر المتکثر فی الفعل للناقۃ و الباء فیلایدۃ و خذ علی العنق فان الشرب متبعہ  
 نفعہ و قبل یضیف من و الدھر صبی البہارات الثلث فالضاد و المعجۃ کتفہ و وسیع کسبع  
 ما ان مختلفان شاربہا الشارب علی التعلیب و ارا و ہما معاض علیہ فی القاموس و لیس فی  
 موضع کما تو ہمہ بعضهم و صبح یضیف صار و الزوراء المخرقۃ و الحیاض جمع حوض و الیلم  
 باللال المہک کصیل حیل معروف منہم و بین العرب عداوۃ حتی یکنے عہد الامداد و یقول شربت  
 ملک الناقۃ من ہا و حرض و وسیع و فہارت مخرقۃ نافسۃ عن حیاض الدیلم الثمین  
 ہم اعداء لکن شرب شیامہا — میگوید کہ آن شتر مادہ آب و حرض و وسیع  
 کہ مخرجا آہاے عرب است فرو کشیدہ چنانچہ ارا بکیر ہائے گروہ و یلم کہ اعداء ہستند متفق  
 گردیدہ بعینہ اوس ساندنی نے و حرض اور وسیع کا پایے جو عرب کی پانیوں میں  
 سے ہیں مودیل ہاے دشمنوں کی حوضوں سے کوسوں پہاگتے ہے قال و کما  
 تنامی بجانب و فہا الوحشۃ من مزج العشی ما و م و نے دیوان بیت و کما نمایا

او منوش این او ثوب صوف غلیظ بطرح علی و حج این غلیظ می گوید که آن شتر  
 مرغ وادگان جوان اتباع اعلا کی شترش می کند چنانچه هر کجا که او سیرد و همه پیش میرود  
 و هر کجا که او را پیچید بجا نهد و میرود و در حال این است که خدا او را سرنیزد و بگوارد و بخش  
 زنان می ماند که پوشیده باشد و یاران جاسپین مشابہ افتاد و که بگوارد و زنان می ماند  
 بقیه و ده جوان شتر مرغیان او که او پی سیر کی تا این بین می چکان و ده هاست و ده بان  
 باقی بین او جهان که بین او سکو دور می دیکته بین طرف او که دور قی بین او حال می به  
 که ده آپ یا او سکو دور قی که جبارزه گوارد به چو نیزد و نمایان می هاست یا  
 نوی شین کار که ایست گوارد پر پرتی که قال معل می و غیری العشرة بیه  
 کا العبد ذی القدر والطویل الاصل المصلی البهتین الطویل مجرور  
 علی از نعت قریب بین البهتین او مرفوع علی از نعت من محذوف و الاول اقرب  
 و بعد من عاد المرضی و ازاره و المضاع یل علی الاستمرار و ذو العشرة موضع البهتین  
 و البیض بافتح جمع بیض منقول به و نصب اشعار صبر و سیر فابن الطلیم تحت البیض  
 و لنداکت بانی البیض فاذا تکرر البیض و لنداکت کرون و کما بالبیض قال امرؤ القیس میت  
 علی تقن حین رد و العرب بمنفرد الوعد و البیض صیغ و العبد من تقابل البحر و البحار و البحر  
 فی محل الرضیع علی الحبثیه او فی محل البحر علی از نعت مصل او فی محل النصب علی ثم  
 حال من السکن فی یوم و الفرو ثوب معروف یقال له یوسن و الطویل نعت و الاصل  
 صنف من الصل و یقطع الاذان من الاصل نعت لعبد یقول طویل او موطویل یزور

يدل جرح البارز المرفوع في فم قبل لقص الغام وقته الرأس اعلاه ونحوه  
 المجرور المظلم المذكور والمنسوب له او لراسه والثاني ظاهر والجرح بالكسر وكيفية  
 التفتيشية المحقة والمحل وهو ما يحل على الشئ وظاهر كلام المعنيين لا يلزم الغش الا  
 تأويل بعيد فظاهر هو المخرج بمعنى ما يمنع على نفوس الناس من الخشب نص  
 على هذا المعنى في المحيط وقد استشهد بهذا البيت وهو الذي يقال له في بلادنا كبروا  
 على الاصل وكوارة على التحفيف وقد يطلق المخرج على خشبات يشد بعضها الى بعض  
 ويحبل فيها الميت وكلام المعنيين محتمل في رواية الديوان والزوج ثوب صوف غليظ  
 يطرح على الودج والغش سرير الميت اذا كان الميت عليه والميت المحمول عليه  
 وكلامنا يصح في البيت وقد يطلق على شبه محقة يكون شبكها ويطبق على المروءة اذا  
 صنعت على حنازتها صرح به في المحيط واللام في لهن للاختصاص والضمير لشار  
 فان ذلك يجعل على نفوس النساء خاصة والمجرور مفت مغش او مخرج و  
 الخنيم كعظم مناه العظمي باخذ من جسم الشئ اذا غطاه شئ يعيق نعت له مان وحلة  
 التشبيه باسم الحال وقال شارح لغش الشئ المرفوع والغش المغش والخنيم  
 المجلول خيم ثم قال شبه خلقه بركب من مراكب النساء جعل كالخيمة في مكان مرفوع  
 ولا يخفى ان كلاما من معنى الخنيم والغش لا يبعد اللقطة على انه لغزل عن  
 الشعر يقول تبع تلك القلص اعلى راسه فغير من حيث سار وبتين نحوه حيث كان ويرد  
 من يديه وهو كانه في ارتفاعه او كان راسه الاعلى ما يوضع من الغش فوق نطاشا

على الخنيم  
 بفتح الخاء  
 وضم النون



النعام ای تیسیرہ سے گوید کہ دسیر خود چنان باشد کہ گویا تودہ ہاے ریک  
 شتر مرغ سے نکند کہ خاصہ نوع او این است کہ وسط ہر دو پا قریب و چون بریدہ  
 گوش ہاے باشد یعنی چال او کے ایسے ہو کہ گویا ریت کے تھلون کے ساتھ ایک  
 شتر مرغ کے روندنی ہے جسکی پانچ آستین پاس میں اور اصل خلقت سے پوچھا  
 ہوتا ہے قال تاوی لہ قلع النعام کما اوت خرق یمانیہ لا اعجم  
 طمہ علم یقال تاوی السیہ اذا النعام الیہ قال تعالیٰ سادی الی حبیل وقال طرفہ  
 ویاوی الیہا لاشعث المتخرف - فاللام فیہ یعنی اسے والقلص لصفین جمع قلوص  
 وہی انتہ النعام ویکنی بہا عن فت یا تھا اوت ماض معینہ المضاع والخرق بالخطہ  
 فالخرقہ فالخاف کتیب جمع خرقة وہی الجماعۃ من الابل وخص الیمانیۃ بالذکر لان اغلب  
 رعاة الیمین من النحشہ تقریہم والاعجم من لا یقدر علی الکلام فیصع والطلم بالیمین کسم  
 من فی لسنہ عجمہ فارسیہ کنکلاج وسمند یہ تو تا و غنی بہ العبد الحبشی نقول تاوی الیہ  
 فقیات النعام کما تاوی جماعات اہل یمانیہ الی عبد جشہ یہ عا ہاے گوید کہ  
 سہ شتر مرغ او گان نوجوان بجانب او پان مسکرا نید کہ شتران ابن بجانب غلام  
 جشہ کہ راعی آہاے باشد جوق جوق سے آئید یعنی جو ان شتر مرغیان اور  
 پیاء میں آتی ہیں اور او سپر دہشتی میں جیسے میں کے اونٹ اونٹیاں اپنے چرواہے  
 جیسے غلام کے جانب کو دوڑتی ہیں قال متبعین قتلہ راسہ وکانہ حدج علی  
 فغش لہن مخیم وفس دیوانہ ع روج علی حرج لہن مخیم وفس الحبط حرج

من و شمه اذ اكره و دقه يقول ذات نشاط تقرب و غيرها حينما دشما لمن حرج  
 و نشاء بعد ما رست في الليل تنجرت في مشيها عاتية التجتر تقرب الاكام ضربا شديدا  
 و قد فدا و فافا حاشا لبقية خطوات من خف شديدا و طوى اوقات خف شديدا و طوى  
 اوكل خف كندك مے گوید که بعد از شب روزی که موجب شوق و کس بسیار شد و مژگون  
 اند و نور نشاط این بود که آنروز بنزد و سنگام رستن خزان خزان بود و در آنجا هاسه فرغ  
 خف شديدا و ضرب توده های رنگی بکند و بسیار عیسیت و جرات بهر چیدار و سنگ  
 بارے دم کو اهر او در بارے او جلنی بین بهر ہی مشکه چلی اور بر سرے ٹیڑھ کر کے  
 سے ریت کی تھلو تھلو قورٹی پھوڑے قال و کما تملطس الاكام شیشه تقرب  
 بین المشرقین و سلم و فی دیوانه و کما تملطس الاكام علی صفت المشرقین و طلس و تقرب  
 کلاما قدر تفسیره انما العشیة آخر النهار و بالجملة بعد الزوال و عنی به عشیة سیرا  
 و البالد الاستعانة و السبعین العبدین شیین سلطانا صغیر السیم القریبیا صفاة لفظیة  
 فیه فی حکم المنکره و التسم بالنون فالمتحد کجاسر خف البعید و المستعانة و المعظم بالجملة  
 المعظم معطوع الاذین و کلاما و صفاة اللطیف من حیث النور فان کل قفاز  
 بلون بعد شیهات تریا و ذالمانے غایة المصغر بحیت کابها معطوع عمتان و بالجملة  
 سے فصل النام و العرب شیهة التواتر لبقیة بالظلم قال رسیب عیسیت کان الرجل منها  
 فون صعل من الظلمان جو و جواه هو او یقول و یكون فی سیرا کما تملطس الرمال  
 او او فافا و یها عشیة میرا مجا هو قریب الخفین معطوع الاذین سے بخل من

شیشه تقرب

معطوع الاذین  
 و المعظم بالجملة

موضع شدن سپین شتر ماده یا یکاشانه او مرابسا مذکر در حق او این دعا کرده  
 که گاه ای استن شد و در چنانچه گاهی استن نشد و پنداشتنش پست است از دولت  
 شیء محروم بماند غرضش که نتواند قوی باشد لعین می را بر ارمان بیہ ہے کہ  
 بین کہیں عید تک پہنچون بہر موضع شدن کے ساتھ بیہیون میں سے کوئی ایسے  
 سادہ بی ادیان تک پہنچا دے جسکی حق میں بیہ دعا مانگی گئے کہ وہ کہی گہان  
 ہنوی سے سو دہ کہی گہان ہنیں ہوئے اور تین اسکے دودہ سے ہمیشہ محروم  
 اور منقطع رہے غرض کہ قوی و توانا ہو وے قال حظارة ریاقة غلب الرش  
 نقس الاماکام بوحد خف میثم وے و لویانه نقض الاماکام  
 بکل خف میثم و وے بذات خف میثم الخطران ان یضرب البعیر ذنبه بمینا و ثمالا  
 و منه ناقة حظارة و یکنے بعن نشاطه و غلب الشئ بعدہ مصبوب علی الطرفین  
 و السری السری التلیل و خف بالذکر لانه یعرض لکسل و العقور بعدہ قال علیقة  
 یصف ناقة بعبیت و یصبح عن غلب الرش و کاهنا مولقة بنحش القنص شوب  
 و الریاقة بالوتمن زاف بالحمجة فالقار اذا تجتر فی المشی و الوطش بالواو  
 فالحمجین الضرب الشدید بالخف و الاماکام الرمال و الموحد بالواو فالحمجة فالحمجة  
 ستة المحطات و الخف معروف یقال لرحیل الابل و البعیر و فارسیہ  
 سحیل و الوقص مصدر و قض العرس الاماکام اذا وقفا و کسرنا فیه سبعة  
 لوطی الناقة الیاء و عنی بذات خف نفسها علی التثمیر و الخف التثیم شدید لوطی



موضع الحرام من الفرس يقول و فراسه اللین سرخ کیون علی فرس نعلن الا  
 برقع المراکل غلیظ الخف منحه گوید کہ سبز نرم من و زینی است کہ بر پشت آبی  
 باشد کہ افرا نش استوار و بر د و بیلوش بلند و موضع تنگس تازہ و فریبہ واقع  
 شدہ یعنی میرا گدا گدا یک ایسے کٹورے کے کاٹی ہے جہاں ہون کا نہ

پورا اور پل و ن کا اوہرا اور موضع تنگ کا چیرا چکلا ہے قال بل یبلغنی

دار الشدنیۃ لعنت بحجروم الشراب مصرم کلمۃ بل یبلغنی

والا بلاغ الاصال یبیدے الی مفعولین قال تعالیٰ ثم العینۃ ماسر والقفل لا وجہ

الموت و اعنت النون الخفیۃ فی فون الوفاۃ و مثله قول زہیر ع بل یبلغنی

دارم فقیس و القسم المحرور غیریۃ و الشدنیۃ نسبة الی شدن بالمعجۃ فالهتۃ محرکۃ

موضع بالین و تشیل کان یحسب من فحولہم و لعن مجہولا اذا دعی علیہ بالشر و

غنی بالشراب اللبن فانه یشرب و بحجروم الشراب عن الصرع الذی حرّم اللبن

و المصہ کہ معظم المقطوع المراد بالمقطوع عن اللبن و کسۃ لقطعه عن اللبن عن عفتہا

و عن قوتہا و جلاوتہا فان کلاما من الحبل و الوصنع و الارصناع یورث الصنف

و ہذہ الکناۃ معروۃ عنہم قال زہیر ع علی فرج محروم الشراب مجد و یتمنئ

و ضوئہ الی عبیدہ و یقول بل یصلی الی دارا ناقۃ شدنیۃ و عی علیہا بان لا تحبل

ابدا فاسجیب حتی کان ضرعہا محروم اللبن مغلوطا عنہ اسی لم تحبل فطافی

تقع و ترفع فتصیر ضعیفۃ مے گوید کہ آرزو دارم کہ منجدہ شتر مادگان

تام والصغير بينهما اليد فوق سمعته على الظهر انداسه والوجه والحشيش الفرس  
 المحشوب القطن ونحوها واسرارة الظهر والادوم الاسود ومن الحشيش وهو علم فرسه نص عليه  
 في القاموس والمجسم مفعول من الجم الفرس اذا لبس اللجام يقال تدخل حشيشه  
 في السواد الصلح على ظاهر فرشه لين تابع محشوباً لمعروف او القطن واما  
 البيت ليلتي على ظهر فرسه او تم لم لم لا يوضع عنه اللجام سمعته كغيره  
 صبح وشام يرتب نرم راحت وآرام ليسر يكتد ومن برشت ستور سياه كركام واداء  
 ميا شد همه شب مگر ارم لعينه حيله گدگدی گدی پر رات در پستی برشته  
 ہے او میں سارے رات ایک کالی کھڑی کے پیٹھ پر کاٹتا ہوں جیکے مونہ  
 بین الکام ہوتا ہے قال وحشيشي مخرج على عيني الشوي نهد مراكله  
 طيل المحرم العيل الضخم الغليظ من كل شيء والشوي الاطراف  
 وقف الراس والهند تقديم النون على الهاء المرتفع والمراكل جمع مركل من المركل  
 وهو ان تضرب الفرس برجلك لتسير في السير وقد استعمل الجمع فيها فوق  
 الواحد قال في الصراح مراكل البدابة وويلوي ستور كبروي كد زنت في  
 ارتفاع المراكل واسودادها. بعض في الفرس قال زبير غ وصابي وردة  
 نهد مراكلها وقال ايضا ع الى صوته سود المراكل ضمروا بالتحذف كناية عن كثرة  
 الركض المستندة لكثرة الركوب والسبيل تقديم النون على الموحدة الضخم السير  
 والمحرم تقديم الهاء على المحذف طرف من حرم الفرس اذا شاع عليه المحرم فهو

گا ہں پداست گرد و و حال این است کہ بان بجزا رہ نغمہ سہر الطیب خاطر  
 می سرا بدیعینے شہد کی نگہی جواچی بو پر مرقی ہے و ہاں مستغرق ہی کی گواہی  
 نہیں دیتے اور خود کسی دم نہیں ملتے اور حال اوسکا یہ ہے کہ متوالی گوئیہ کی طرح  
 اپنے موجود ہن کاتی رہتے ہے قال ہر جا بیک ذراعہ بذراعہ قدح  
 المکب علی الزنا والاحذم ونے دیوانہ عزدا ہن ذراعہ بذراعہ فصل المکب  
 علی المراد الاحذم المزج بالمختار الجیم لکشف المطرب المنعہ تاکید لغزو المکب مع  
 وسین من سن اسکین اذا حردہ و یزیدہ یکک والذراع البید وکنے بہ تنقیص  
 الذی یلین عند النساء والا طراب والقدح اخراج الشار من الزنا ومنسوب  
 علی المصدرین من غیلفطہ و یویدہ مانے دیوانہ کما مرو الزنا و جمع زند فارسیہ اسرتہ  
 والمستعمل فی الہندیہ خجاق و ہوتر کے فی الاصل والاحذم بالجیم المقتضی من ذہب  
 انما لغت المکب و ہو من اکب علی الشے اذا تلح علیہ ليقول لا يزال عیننی  
 و یصیق اسے یضرب بیدہ علی بیدہ کما فیصل القاصح المکب علی الزند الذاہب  
 الانال الخرج من النار ولا یغیفہ دلک مے گوید کہ پیوستہ میرا بدست  
 بدست میرا خیا کہ مر و بریدہ انگشت محنت خجاق می کشد و رونے گرداند  
 بیغہ وہ بھی گاتی ہے اور تالیان بجاتی ہے اور برابر بجای جاتی ہے جیسے  
 کمر و لکیر و لا خجاق پر برابر جاتا ہے اور تالیان نہیں ٹوٹتا قال مشی و تصحیح  
 فوق طہر شید و اسیت فوق سدا و ہم بلجم کلاا تفعیلر



وکوبها بخیری الما و فیها کل غشیة غیر منقطع مے گوید کہ ہر ابر بسیار بار  
 اندک و بسیار بران چرگاہ بارید چنانچہ ہر شام آب اندوچارے میماند و منقطع  
 نمی گردد یعنی بہری بہرے بادل تہورے بہت ہمیشہ او سپر بہرستہ  
 رہے یہاں تک کہ ہر شام او سمین پانی چلتا رہا اور کہی نہ تو تا قال و حلا  
 الغراب بہا فلپس ببارح عز و کفعل الشارب المترنم و فی یونہ  
 بیت قرع الذباب بہا یعنی وعدہ نہ جاکفعل الشارب المترنم یقال خلاہ  
 اذا تغرؤ بہ و عنی بالذباب الزنبور و هو ذباب العسل فامحجب الورد و الریحان  
 و تیلند بر و ایچھاقت ضمیرہ المتلسس بہ فی قولہ لیسف وادی العرض حیث  
 قال فذاک اوان العرض حی ذبابہ زنا بیرہ و الاررق المتلسس و الضمیر المحرور  
 للروضۃ و البارح الزایل المنفک و الغرؤ بالمعجزة فالمحلتین بالکسر و الحذف  
 المظرب رافع للصوت من عز و کفرح و یقال و استغزو الورد و اللیالی  
 اذا دغاه المارکان یغزو عنی لفعل الشارب المترنم تغریدہ و ترنمہ و کنی  
 تغرؤ الذباب عن حملوا عن عنیدہ و تغریدہ عن نشاط و نشاط عن کثرة  
 یا صین الروضۃ و حسنہا و طراوتہا کما کنی المتلسس سیموۃ الذباب عن  
 خصب وادی العرض یقول و تغرؤ بہا زنبور العسل فلا یفک عنہا و حیث یتم  
 من النشاط کما یترنم الشارب الخ المترنم مے گوید کہ کس شہد بیان  
 چرگاہ تازہ خلوت گزیدہ و دگیرے را دران نگذاشتہ چنانچہ اردے

سبیل برسون کا صامن ہوا اور گوبر کا نشان او سمین ہنہین یا یا گیا اور دردن  
 سے محفوظ رہے ایک خمین عورت کی پاس ہی جیکے بوباس اوسکے مونہ سے  
 بہا بہا آتی ہے قال جادوت علیہا کل بکر حرۃ قر کن کل فرارہ  
 کالذہم فقال جادولہ وجاد علیہ و جادہ اذا من علیہم وانعم والضمیر المجرید  
 للروضۃ والسکر بالکسر کل سحابة کثیرۃ الماء والحرة مشہد او بیہ دیوانہ کل عین  
 شہد والبعین السحاب الذی یأتی من جانب القبلة والنثرة بالثلاثۃ فالجہۃ المبتدؤ  
 النبیۃ کثیرۃ الماء والضمیر فی ترکن کل بکر من حیث المعنی دون اللفظ والقویدۃ  
 الارض المظلمۃ المستویۃ والتشبیہ بالذہم فی المعان یقول جادوت علی سکر النثرۃ  
 کل سحابة کثیرۃ الماء فرکت کل ارض منخفضة مستویۃ تلعب کالذہم  
 لما کان فیہا من الماء المحتبئ معہ گوید کہ ہر ابر بسیار بار بران چو آگاہ  
 چندان بارید کہ ہر خورد منای را چون دم سحابی تابان و در خشان گردانید لغیر  
 جو بادل یا فی سہ ہرے ہوئے تہے اوسیر اتنے برے کہ ہر چو ٹو کھڑے  
 کو رو پیہ کے مانند چکول کیا قال سحابة قسکا با قفل عشیۃ یجرہ  
 علیہا الماء لم یضرم السحاب وسیلان من فوق والسحاب مصدر  
 سکب الماء واداسعہ فالسحاب وکلاهما مفعول علی التمییز فحول الی الفاعل  
 وکل عشیۃ مفعول علی اللزاقیۃ والعشیۃ آخر النهار کالعشیۃ وعلی المعنی فی  
 والنظم الانقطاع والحجۃ سال من الماء یقول جاد علیہا سح کل سحابة کثیرۃ الماء

المرعى الطيب عطف على قارته والالف ضممتين تالم ترع من الرياض كانهما نعت  
 من ان ترعى قال طرفه ثم فالكسب مضبب الف وتضمنه كلفه والعيش المظفر الكثير  
 فيه ايزان بكثرة الكلام والرياحين وتكسب معبیه المعلوم كما في قول تالطشرا  
 ع قلیل التشكك لهم نصيبه وكان الاصل قلیب لانه من فخذ الت اقيام المضافه  
 مقام المحدث كما قالوا في اقام السنه او حمل الفعل معبیه الفاعل على الفعل  
 بمعنى المفعول فعمل به مفاعله او اول الروضه بالمرعى كما اول الارض بالمكان  
 في قول ابي انجم عروا الارض القبل انما لها فان الظاهر انقلب على ان ما نبت  
 الروضه لفظي والذين الترتيب ونسب اشعار لخواصه الراعيه وخلقوها عن نسبه  
 كمن العرقين والعلم موضع العلامة مطنه الوطی ونسب اياما الى سلاطه ما  
 من الغبات وكل ما بعده من الايات نعت لاروضه ليكون امر المشبه اتم  
 المحمل فان كتميل المشبه به المشبه به كقول الشاعر  
 علم برعداته طرقي السبات حيث تكفل نبت غيث كثير ليس فيه شجر من الرقيق  
 المند لطيب الرواح ولا هم منقته الوطی بحبيبه منها تاتي ريح الطيبة من قنبا صيغ  
 كرايو يار كاه تازه وپاكيزه كه باران بيار مستخلص گل ودر بيان او گشته كسو  
 اور انچريره و سرگين چاريايان نيا لوده وپا مال كسے مگر ویده بخوبی و زنی است  
 كه بوی مطر شر از تنه و نان او نے آید یعنی یا گویا ایسے ہرے ہرے  
 چرگا کہ جسکو کسی پرندے نے نہیں چرا اور ایک بڑا بہاری مینہ اوسکے



انہا بعتک من فہما قبل ان یفکت او قسمت مے گوید کہ بوی دمانش برزداشتا  
چنان خوش است کہ گویا نہ مشک عطاری بخوروزنی است کہ پیش از لہو رسک  
دندانش بوی شگین از دمانش تو رسیدہ غرضکہ بوسے دمانش بوی سنگ اذ فر  
مے ماند یعنی اسکے مونہ کے جوش ہناری نہا رایسے بجا کہ گویا مسک نازک عطر  
ایک حسین عورت کی پاس سے جبکی خوشبو اگلی دانتو کی دکانی دینے یعنی ہنسی کو

سنی پہلی اسکے مونہ سے بھگو ہو پختی ہے قال او عاتقا من اذ رعات متعقا  
حما تنقہ ملوک الاعجم یقال عتقت الخمر اذ امت وحنت فہی عاتق و ہر صفوب  
صحا علی غارۃ فہو اسم کان و لجنب ہو الطرف السابق اعنی مجید و کذا فی التبت  
الاقنی و الاذ رعات کعبۃ الہنرۃ و شہا بلدیہ نام معروف قوی منہ الخمر و المتعق اسم  
مفعول من اعتق الخمر اذ ترکھا مدۃ فی طرف کعتقا شد و ادا الاعجم صفة لمخدرات  
فانہ یقال جل الاعجم و قوم الاعجم و البیت انما یوجد فی دیوانہ و لم ارہ فی شرح بقول  
او کان خمرنا حقیقۃ من خمر اذ رعات متعقۃ من جموعت قہا ملوک الاعجم بحید منہا  
تاتی ریچما من فہا مے گوید کہ یا گویا شراب کہ نہ از شرابہای اذ رعات از  
شرابہای دیرینہ شالان عجم بخوروزنی است کہ بوی او از دمانش تو رسیدہ  
یعنی کوئی پرانی شراب اذ رعات شہر کی شہر بون مین سے جسکو شالان عجم نے  
پرانی کیا ایک حسین عورت کی پاس سے جبکی بوا اسکے مونہ سے برابر آتی ہو  
قال اور وضۃ انفا تضمن شہا عیش قلیل الدمن لیس معللم لرو

میٹی اور بہت مزوں کی تہ یعنی جب وہ تیری طرف سے دیکھ کر مسکراتی تہے قال  
 وکامنا نظرت لبعینی شادون رشاد من الغزلان لیس توام  
 الشادون الضبی الفسی والرشاد مہوز اللام محکہ معناه الشادون والغزلان جمع  
 غزال وهو والد الطیئ اذ انشے ووشب والتوام کل مولود مع غیرہ وکیون ضعیفاً  
 وکنے نفی کونہ تو اما عن قوتہ بقول وکامنا نظرت جین نظرت الیک بعینی  
 ولد طئی فنی قوتے من اولاد الطیئ اے نظرت الیک لکما یظرنوے مسکریو کہ  
 عید ورتوچان مے گزشت کہ گویا بچیمان آہو بچہ جوان مے مگرد و غرض کہ چٹا نشتر چٹا  
 مے ماند یعنی او سنی بچہ ایسے انہوں سے دیکھا جو ہر نوے جوان کی انہوں سے بہت

مشابہتیں قال وکانت فارة بالجر فبیت تسقت عوارضها الیک  
 من الغم الفارة ناقة المسک وعنه بالتاجر العطار وایع المسک وعتیة الجمیلة  
 من القناتہ وہی الحسن کالتسمة وعنه بہا عبتہ علی التجرید والجار والجرید  
 فی محل الرفع علی ازخیر کان ولسکن فی تسقت للفارة باعتبار الیج اولیجھا  
 علی الاستخدام والوارض جمع عارضة وہی السن التي یكون فی عرض الغم مفعول  
 تسقت للہام فی الغم بل من المضاف الیہ وهو الضییر صیف نکتہ فیہا والعرب  
 محبة اذا كانت طیبۃ علی الریق وتشبہا بریح الخمر والمسک والعود والحراسے  
 وکذا بقول ان ریح ہا طیبۃ علی الریق حتی کا تھا نا فحہ مسک من فواج خطا  
 مجیدہ منہا تسقت رائحہ کاف السافحہ عوارضها الیک من ہا علی معنی

چہ خوراک ایشان ہمراہ ایشان است و شتران سیاه صبر ریشگی ہے کہ سبھ بھینچو  
 اوزن لوٹھینوں بین یا لکھیں اونٹھیاں دودھ دینے والے اور کالی کوتے کے  
 درونی پروں کی سے کالی بین اور اس سے کہانا اونٹھا دیکھ سکتے ہی اور  
 اونٹھیاں پیاس کو بہت نہیں مانتے تو دوسری کر باونگی قال اوٹھنیک

بندی غروب واضح عذب مقبلہ لذیذ المطعم مضروب  
 لغبل محدود و مشتمل فی القرآن والاستبصار الایہ کالسی والغروب جحدۃ  
 الانسان ولعناہا والواضح الابيض الصافی و فی دیوانہ با صیلے ناعم والاصغر  
 الماصل فی الرجل المائس فی الامور واستقیر للصطر الحدید الثاقب فانیہ بالعام  
 الجید الحسن والاول اعرف قال الحماسی قلت بغاحم وندی عز و سبھ ما قتلوا احاک  
 وکل من ذی غروب و واضح لغت للشر فانیہ یوصف بالجدۃ والبیاض والمقبل  
 طرف مصدر مرفوع علی انه فاعل عذب والمطعم الطعم وعنه بہ طعم لقیمۃ  
 و فی البیت الثقات من المستحکم الی الخطاب فانیہ یخاطب نفسه و یقول او کراؤنگا  
 تا سرکہ عبلہ شہر حدید ابیض صاحب عذب المقبل اے جین تقسیم الیک  
 مے گوید کہ وقتی را یاد کن کہ عبلہ ترا سبک دنا نے اسیر ہو چکا  
 کہ تیز و باریک و سفید و تابان و شیرین و بھگاہ و خوش مزہ ہو و نہ بھینچو  
 در ورتو تقسیم ہو چکا ہے جب کی بابت یاد کر کہ وہ تنگوار سے دانتوں کی  
 لے دے دیکھا کہ پیاہشتی ہے جو تیز و باریک اور بہت ادھلی چکتے اور چو منہ بہ



واقار ش کر خاک کسے خیزند از قرب ارتحالش مرا نگاہی دادند و تیر سائید ندید  
 خاکش و قتی میخیزند که سیاه باقی نماند و چون گسیاه باقی نماند کوس رحلت نیو  
 بقیه حب میں نے یہ دیکھا کہ لاو و اوٹ اسکی بیاسی بندوں کی خوب کھان  
 کہا تو میں تو مجھ کو اس کے کوچ کرین کا کھٹا پیدا ہوا اسلئے کہ گہاس ہونے پر خوب  
 کھان دیا کرتے ہیں قال قیتما آستان وار یعون حلویہ سودا کخافیتہ  
 القرباب الماسحم الضئیر الحجر المحموتہ والحلوۃ النافذات المبن وسودا جمع سودا  
 والطاهر ان یاتے بہ حیرۃ الوقوع نعت ہمزہ ہوتیہ مانوف العشرۃ من العقود  
 لکنہ نظر الی جمعیۃ معنی من حیث وقوع تیز الغدوالکثیر کما قبل الدرہم البیض و  
 الیزار الصفر علی ان یکون الیلام شہیا للاستغراق علی ان حلویۃ الابل والبنم الی  
 منہ مضاعدا الض علیہ فی القاموس والحافیتہ واحد الخوافی وہی المراثی اکثر  
 تخفی عند الضیم الطایر جاجیہ واختلف فی عدد ما یقتیل سبع و تسیل عشر و تسیل  
 ہی الاربع الاولات فی العد المناکب والاسحم الشدید السواد ونسے فکر الحلوۃ اشعار  
 بان طعامہم معہم و نسے بالسواد اذ بان بانہم بیرعون فی اسیر فان سودا الی  
 تقبر علی العطش اکثر من غیرہا بقول فی ملک المحولات آستان وار یعون نافذ  
 حلوۃ شہ سواد بالسواد و نسے الغراب الشدید السواد فی الخولون ولا یکثیرن مکیو یک  
 ورن شتران بارکش چیل و دوشترادہ شیردار است سیاہ رنگ کہ بہ پر پائے  
 ورنی کلاغ سیاہ مے ماند پس ضرور است کہ دو منہ زل زامیک منزل خوانند کہو

محمودة وبالجملة جواب الشرط محذوف والمذكورة عنه لذلك المحذوف كما في قوله  
 تعالى ومن يتبع خطوات الشيطان فإنه يأمر بالفحشاء والمنكر لا يصلح فإنه يأمر  
 بكذا يقول ان كنت يا عبيد قد غرمت على الفراق فاني لا اشك فيه فان ركاكم قدرت  
 في ليل مظلم او لا يكون له عاقبة محمودة مے گوید که اے عبيد اگر بر فراق کمر بستہ  
 پس درین شک نمی کنم چه شتران سواری شما در شب تیره بهمار با سینه شده و یا خوب  
 نکردی چه اینجا مشیت بر نخواستند بعینه او عبيد اگر توفی خدا می پر کرد باند می تو بهین  
 سنگ و شبهه نهین اسلئے که تبارک سوار بان مہارون سے باندی گئین یا بهین  
 کیا اسلئے کہ اسجام اسکا بہتر ہے قال ما را عنی الامحولة اهلها وسط الديا  
 نصف حب النخم ميقال راجع افرغوا المحولة الابل اتے تحمل علیہا الوسط لیکن  
 الا وسط طرف ینصب علی الطرفینہ والدیار جمع الدار و سف البعرا کل البعرا  
 من العلف واسف ایادوا لفعل یتحمل لیکن من المجرود او المریدینہ والفرق انه  
 علی الشانی محمول وحب النخم معنوله الشانی وحب الاول معروف وحب النخم  
 معنوله والجملة حال من المحولة وحب النخم بالمجتبین المكسورین حب معروف یتقال  
 الحجة و خا کشته وحب کلان واما وجہ الروع فهو انهم كانوا اذا فتدوا کللاء  
 كانوا سیفون بالیم ایاہ ویرسلون الیم تحسب الماء والکللاء ثم یرتخسون علی حکم  
 یقول واما فوعی شئی من قسہ پار تحالبا الامحولات اهلها حین کن کسفینن او سفین  
 حب النخم فی الدیار التي كانت فیها مے گوید کہ شتران باربر و درویشان

بعینین و اولهما بالعین لم المراد الزیارة و تدرج الرجل اذا قام فی الموضع  
 و غیرتان بالمهجة فالنون فالمجیم فالقاف فاستتم مضغاً موضع وضع علی صلیبة  
 النسیة کالجرجین و الاحب دین و العین لم بالمجیم لکسفی موضع انصرافها یون  
 بقول کیف تصور زیارتها و قد اقام اولها فی الموضع بعینین و اقام الثانیة  
 بالعین و سببها یون بعید مے گوید کہ زیارت او چگونہ مستقور گردد و وحال  
 این است کہ اهل دور موسم سبب موضع بعینین رخت اقامت افکنند  
 و اهل دور مجیم موضع عین لم فروانده یعنی اب ملاقات ادسکی ایستد  
 کیسے ہو سکتے ہیں کہ ہاشمی اسکے بہار کی دفون میں موضع بعینین میں پہنچے  
 ہیں اور ہمارے لوگ اوہیں دفون میں موضع عین لم میں پھری ہوئے ہیں قال  
 ان کنت از معت الفراق فانما زمت رکاکم طبل مظلم  
 الارباع بالمجیم فالمجیم للعقد والافلام علی امر نقیال از منہ و علیہ و انما کاتہ  
 حصرت ثبت باید کرد بعد از تنفی ماسدہ و زمر البعیر شدہ بالزمان و العمل مجول  
 و المركاب المائل لکے یکہا اسم جمع و ضمیر جمیع المذکر الخاطیہ للخطاطیہ  
 و هو شایع عندہم قال و لا تحسب انی متعنت بعد کہ فقال ع فان شئت مخرج  
 النار سواکم قال تعالی سلام علیکم اہل البیت خطایا لارہ رض و اللیل المظلم  
 بیان المواقف و یجزا سبب یون زمر المركاب فی اللیل المظلم کثاہتہ عن کو نہ  
 مذموم العاقبہ فانہم كانوا یرعون ان کل امرکون فی اللیل لا یکن لہ عاقبہ



حال والوالقسم والحبس الکعبه عرف به فی تفریم وروسے لکھا ایک دوسرو  
 بالفتح فی القسم وکانت الجالیسہ تقسم باقسام شتی والمرغم المطمع والمبتکل  
 نے لیس المقدور حلقہ پسنی جواب القسم یقول تعلقت عبیدہ علی غیر فقه منقری رو  
 واقفل قومها طمعاً فیہا او طامعاً فیہا واقسم برب الکعبہ والعباسیک عبیدہ ان ما  
 قدرہ لیس مطمعاً ہے گوید کہ ناگاہ اور ادیم و فرقیہ اور ویدیم و برین زعم و  
 کہ ادبست من آید نوم اور اسے کشم و قسم برب الکعبہ علی جان پدر تو اگر این موضع  
 نیت یعنی اچانک گرفتار او سکا ہو گیا اور اس امید پر کہ وہ میری اہلہ آجائے  
 او سکی نوم کو مارا ہوں اور خدای کی قسم یا تیری باب کی جان کی سوگند کہ وہ  
 اسید کی جگہ نہیں غرضکہ اس طریقہ سے باتہ آتا اور سکا ممکن نہیں قال و قد ثبت  
 فلا یظنی عنسیر و منی بمنزلہ المحبب المکرم اللام لوطیہ لتقسم والضمیر المجرور  
 بالضمیر للنزول المستقام والفعل المتکلف کفیبہ المذکورۃ مفعول الظن الاول محذوف  
 قال الرضی ولا یظنی شیئاً غیر نزولک کذا والمحبب المکرم کلاهما اسم مفعول کما  
 علیہ علی الماتہ خاصتہ ویقول والذہ تقدیر لتقریبہ منی ویکرمۃ عنی بمنزلہ  
 المحبوب المکرم فلا یظنی شیئاً غیر نزولک کذا ہے گوید کہ قسم سجدہ اسے علیہ  
 یہ من چندان فرو دامت کہ محبوب و مکرم نہ دے آید پس بجز این فرو دامن  
 هیچ گمان نبری یعنی تو میرے جی میں ایسے بیٹہ لگی جیسے کوئے محبوب کم  
 ہوتا ہے سوا کے سوا کچھ اور گمان نہ کرنا قال کیف المزار وقد تربع اہلہا

مقابلہ والفظ البعد قال علقمہ لکفہ لیلی وقد شیط ولیمها والمراد مصدر  
 بمعنی التزیارۃ منصوب بنزع الخافض المضاف الی الفاعل ولم یضرب <sup>مخوف</sup> ولم یضرب  
 لکفہ العیبر حسبا صحیح والطلاب المطالبۃ فاعله وکاف الخطاب ماکسور <sup>مخوف</sup> والطلاب  
 ان یوتی بضمیر الغیب اسے طلبا ہذا لکفہ وحبب اللغات من الغیبۃ الی الخ  
 علی تصور حضور یا عنہ وخرم بالہتۃ فالمتحجۃ کہ خبر علم کفرام بقول حلت حبسہ فی رخص <sup>مخوف</sup> قال  
 من بنی ذبیان ولعبت عن زیارۃ الشاق وضارست عسیرا علی ان اظاہ لکب یا  
 محرم سے گوید کہ عسیرہ وزمین اعدا کہ بنویان اندرخت اقابست اندرخت و  
 ازین دورانہ کہ او عاشقان خود را بنمید و یا عاشقان اورا بنمید <sup>مخوف</sup> و  
 طلب وطلال تو اسے دختر محرم برین سخت و سوار گردید یعنی عید و شہوان کی  
 زمین برین جابسی اور عاشق تو کنی دیکھنے دکھانے سے وہ پر ہوا کی <sup>مخوف</sup> شہوان  
 کی تیرے طلب مجھ پر بہت تھارسی ہو گئی قال علقمہا عرضا و <sup>مخوف</sup> بہت تھارسی  
 ز عمار و رب البیت بس مہر جم <sup>مخوف</sup> قال علق فلان و فلانہ تجو لا اذ اتملا و  
 عشقہما والعرض مجرکہ ان یقینب شہیا من غیر قصد قال لاعنی یقینب علقہما عرضا  
 علقنت رجلا غیرتی و عسقی اخص غیر الرخل و عنی یقینب ہا سنی مرۃ بن عوف  
 بن سعد بن ذبیان واما قال قتل مریت لانه کان من فرسان حبس فی حرب عس  
 و ذبیان قال بن الخطاب <sup>مخوف</sup> کہ کتبتم فی حکم قال کتب الف فادرس <sup>مخوف</sup> فکون  
 فارسیا عشرۃ بخیل از اصل <sup>مخوف</sup> از اجم و انزع المطیع و <sup>مخوف</sup> کفری <sup>مخوف</sup> فکون <sup>مخوف</sup> فکون

ویکل اہنا بالحرمان فالتشلم مے گوید کہ عہدہ در موضع جوا و فروکش  
 بیشتر و خوش و اقارب مادر موضع قرن بنی یروع و بعد از ان در موضع صمان  
 و بعد در موضع تشلم نزدیمے آندند بعینہ وہ کیا دن ستے کہ عہدہ موضع جوا میں  
 ٹہرتی تھے اور ہمارے لوگ موضع نرمان میں پہر موضع صمان میں پہر موضع تشلم  
 میں چر قریب قریب واقع ہیں پراؤ ڈالتے تھے بل جیش من طلل تھا و ہم عہدہ  
 اقومی و افخر بعد ام البیشم الفعل مجہول من حیثاء اللہ اذا البقاء والحجۃ وکتاب  
 ومن تمیزتہ تبیین جنس الخاطب ویرفع الیہام الضمیر کانے قولہ ع فذیناک  
 من ریع و قولہ ع فیاک من لیل الخ و تعاد م الشی اذا قدم و اقوالہ المکان اذا  
 جلا من ایلہ کا فخر قال الاسدی ع اسفر من اللہ محبوب و ام البیشم کنیتہ عہدہ  
 بقول انک اللہ من طلل قدم عہدہ و خلا عن ایلہ بعد ما تملت عنہ ام البیشم  
 مے گوید کہ خدا ترانایم و ولیم دارا کہ توں اس خانہ ہستی کہ کنیتہ و دیرینہ و  
 بعد از رفتن ام البیشم خراب شد ویران گشتہ بعینہ خدا بچکو و برکت قائم کہو  
 چچہ خودہ پرانا کنہد ہی حیر ایک زمانہ گذر گیا اور ام البیشم کی جائے چچی مینا  
 پر اہے قال حلت بارض الزائرین فاصححت عسرا علی طلاک  
 انبت محرم و سنے دیوانہ شطت مزار العاشقین فاصححت الزائرین زائر  
 الاسد جہوز العین زائر اذا صابت من صدرہ تفلح لہ فی الفارسیہ غریبان  
 فی البندیہ دہر کن والاسم دہر وک وکینہ عن العدد فانہ یزید کا اظہار علی



فی الطول والارتفاع وحجمه التشبیہ حال اوصافه و اللام لام کی ولست کوم اسم فاعل  
 من تلوم اذ انکت وانتظر و عنی بنفسی علی التجرید او شبه حاجتہ بکاتہ الماکث  
 المستقر بقول عرضتها حق المعرفة فوقف فیہا ناسی و کانت عظیمۃ کالقصۃ الشیہ  
 لانقضی فیہا حاجتہ من کما یت و یتبطر فی امر منہ اوس من غیرہ سے گوید کہ بعد ازین  
 کہ آن خانہ را بجوئی شاتم سترا دو و دو کہ چون قصر حکم بند و ستار و دو باین نظر و را  
 امیادہ و شتم کہ حاجت مرتوقف بقدر ابرام لعین و بعدا کہ کہ مینے اوس گہو کو بخوبی  
 بخیمنا اپنے اوٹے کو جو ایک برے محل کے برابر نہیں اسنے وہاں گہو کیا کہ متوقف

فتقرئ حاجت کو پورا کروں ہاں دل کی ارمان نکھوں قال یحییٰ عسکریہ بالجواب  
 بالخرن فالضمان فالتشم الخول تغیر سے منقبہ و ربنا و اهل الرحیل عشرہ و اقاربہ  
 معطوف علی عسکریہ بالجواب قد مر بالخرن موضع السببی یہ یوم غیبہ رماض و اہنا و  
 الضمان موضع الج غیبہ حرارۃ و من قولہم من تربیع الخرن و تشتتی الضمان و  
 تعقیظ الشرف فقد احضب و الشرف جبل و التشم بالافو قانیۃ فالشکۃ یفتح اللام  
 ارض و الفاء للقریب و لعلہ ینکر العهد السابق فان خطابہ و اربعیدۃ الواقعة بالجاء  
 و وقعہ الناقۃ فیہا ثم خطا بالطلیل بقولہ ع حییت من طلل یدل علی ان عسکریہ لم تکن  
 قد و قت الخطاب و قولہ ع حلت بارض الزاہرین الخ و قولہ ع کیف المزار و قد مر  
 و یدل علی انہما لم یخسرا بالجاء فاعلم ان مراد الخطاب الہم الا ان مراد بالجاء  
 غیر الجوام المذکور فانہ مارکب من حضرتہ و داوود فی دایم عیس ایضاً بقول عسکریہ بالجاء

واقف است خوش و خرم و صالح و سالم باش عینی و عین کی منزل جو  
 موضع جابرین واقع ہے کچھ دہے سے بول اور مار و مارکی وقتوں میں خوش و خوش  
 اور وقتوں سے محفوظ رہے قال وار لانس غضبض طرفہا طوع العناق  
 لذیذہ المتقسم رفع دار علی الحبس تہ من مخدوف دالانسہ الجباریہ طیبہ نفس  
 و بعض الطرف تحفہ والطرف العین والغضبض فعل فی معنی المفعول و ہو  
 مرجع قال مع غضبض الطرف کحول وقد يقال لهذا الطرف الفاتر فارسیہ چشم نیم خواب  
 کما یستفاد من الصراح حیث قال الغض چشم فرو خواہا بنیدن والطوع الطبع المقاد  
 سیوی فیہ المذکر والمؤنث يقال ہو طوع الغضاض فی حدیث ام رزاع طوع ابیہا و  
 طوع اہلہا والعناق المعانقہ معنایہ سحہ المعانقہ بلا تکلف ولا مسجع والمتقسم موضع  
 التسم و ہو الشعر کما لم یسم بقول ہذہ وار الجباریہ طیب النفس لطیفہ الطبع فاترہ الطر  
 سہذہ العناق لذیذہ المقبل من الشعر مے گوید کہ این خانہ توصیف زنی است  
 کہ مزاجش پاکیزہ و طبعش لطیف و چشمش نجواب و در چہ پائیدن معذور و بیک گاہ  
 سلک و ذانش لذیذ و شیرین است یعنی یہ گھر ایک ایسے نوجوان کا ہے جو  
 ہنستی بونے اکھبوں کی شبیلی گلے لگائے پیر لگی ہوئی ہے اور اگلی دانت او کی  
 جو مسکرائی کی جگہ ہے جو منے چاہتے ہیں بڑے مزے کی میں قال وقفت فیہا  
 ناقصی و کما ہاقدن لا قضا حاجر المتلوم انفا و اللطف والجور للدار  
 والمضروب للثاق و الفدن محرکۃ الفکر المشید و العرب تشبہ الناقہ بالنعصر

والسبع الاثنتي عشرة والارواك الثوابت من كذا اثابت والجمع جمع جاثم من ختم  
 او الم كانه يقول والله لست بماتتني جسا طويلا او زمانا طويلا وانا اشكو  
 بئس وخرقي او وحيي بقوت صورته اے اثاث سو د ثابته فی مواضعها لازمه اما کهنه  
 مے گوید کہ قسم بخدا کہ من شتر ما ده خود را تا بد پرانجا نمیتا ده و هشتم و حال این بود  
 که بدیگیا به های سیاه و پای بر جای شکایت حال خود مے کروم و یا آن شتر ما ده  
 در آنها وید مے نالید یعنی قسم که اگر گهت امون که من نے اپنے او پیشه تو عرصه  
 و بان روکی رکها و در حال چه بها که دیکه یون کو دیکه که زار زار روتا و شتر شکایت

کر تا تا قال یا دار عبده بالجوار النظمی و عجمی فبأحد دار عبده و سلمی عبد  
 علم امرأة من بني مره بن عوف بن سعد بن ذبیان و کان تموا و اویت بهما و صغرا  
 موضع آخر نیش قال عجمیت عبید من فنی تبذل و لم کن بنت عها کما تو عجمه  
 فانه یقول عجمه قتها عرضا و قتل فوجها و علی هذا التفسیر فوجها هم قومه و لم کن زوجا فانه  
 یقال فحاطبا لها فی الامریته بیت و لرب الم مثل بعلک باذن ضخم علی طهر الجواد  
 مهبل غادرته متغفر او صاله و القوم بین حجر ح و مجبل و الجواء الجسیم فالوا و کتاب  
 موضع بالنضمان و الطرف حال بن الدار و عجم معناه انعم و قد مر تحقیقه فی شرح قول بدیهه  
 ع الا انعم صبا ایما الربع و حکم و ارجعه منضوب علی السند و نقل  
 یا دار عبده کما ید بالجوار النظمی و عجمی صبا یا دار عبده و حکم من الآفات میگوید  
 اے خانه عبده و در موضع جوام واقع است چیزی گو و سہنگام صباح که وقت غارت



برٹے سونج کے بعد چھ ماہ قال اعیانک رسم الدار لم یشکلم حتی تکلم کالام  
 الا تخم یقال اعیاء عنہ اذ اعجزہ قال عم اذا جانب اعیانک واعد لربان وحتی لغز  
 حال من الرسم وحتی غایۃ الاعیاء وجعل لستیک علی قسین متعارف ولفافہ  
 وغیر متعارف وثبت وعنی ہم سکوت فانہ نکلم الاصم الاحسم ومعناه حتی اجاب بان  
 کما قال الخاسی بیت فاسمنا بالصمت رجع جوابنا فالغیر من ماطق لم یجور و  
 الاصم الاصم رس وذا البیت انما یوجب رس فیو انہ یخاطب نفس وبقول اعجزک رسم  
 الدار عن معرفتہ حتی لم یشکلم تکلم متعارف عند السؤال عن اہلہا الی ان تکلم  
 تکلم غیر متعارف کما تکلم الاصم الاحسم سے الی ان اجابک بالکوت فخرجتہا  
 سے گوید کہ رسم کہنہ آن خانہ صرفی براند و جواب و سوال نداد ترا ارشاد متفق او  
 سنگ وناچار گردانا اینکہ برف کسی گو یا شد کہ گنگ وکر باشد یعنی بسکوت او بتنا  
 کہ خانہ خانہ یار مت یعنی او میں گھر کے پرانے نشان نے جب بات چیت کی اور  
 سوال کیا جواب نہ دیا تو اس کے چھپانے میں توجہ پڑی ہو یا یہاں تک کہ وہ جب گھٹنے

پہر دن کے طرح تو لا تو پہر تو نے پچھانا کہ یہ وہ ہے گھر ہے قال ولقد صحبت  
 بما طویلا ماتی اشکو الی سفیر وہ اکہ حشم الامام مظنیہ لقسیم ولبا  
 لظنیہ والجزیر الدار و طویلا نفث مصدر او طرف وجمہ اشکو حال من صلیہ لکلم ورو  
 نزف من ونا البغیہ اذ اصوات لصوتہ والجزیر حال من الساقۃ واما زید وید و زید و زید  
 حنت نامتی وکیت نامتی ویریدون جنینہم ویکادہم قال تخن الی اجبال تکہ نامتی

والا انکار و غادر منہ ترک و من الاستغراق النقی المستفاد کما فی قوله تعالی  
 بل تری من فطور اے لانترے شبیا من العطور و استردم بالبدل المہتد طرف  
 من تروم الثوب اذا اصلح و رقی و روی من ترم و ام معینے بل و حد ما وجود  
 حرف الاستفہام بعد ما قال الرضی وقت یجی معینے بل و حد و کذا اذا جارت  
 بعد اداة الاستفہام ثم ان کلمہ بل انکانت للاستفہام الانکاری فالاقرب عن  
 نفی الی نفی و البیت مثل قوله تعالی بل سبوی الاعی و البصیر ام بل سبوی الطل  
 والنور ان کانت بمعنی قد فهو احزاب عن النفی اے الاثبات و هذا اقرب  
 فی الجملة ثم انه ونب فیہ ینیب الاقتصاب و هو الانتقال الی الیایم و کانت الطیئة  
 و من یبیم یغیدون ذلک و لا یبعد ان یکون قوله تعالی افلا یفرون الی الابل کیف  
 صنعت خارجا مخرج الاقتصاب فانه الترم فی القرآن ما کان جارا یسمیہم  
 و یطیر ذلک عند التوغل فی القرآن و شعرا الجاہلیة یقول ما ترک لشعرا الاستغراق  
 من موضع اصلاح و ترمیم و موضع ترمیم بل ما عرفت و ارالمجبوتیة او قد غرت  
 بعد توہم مے گوید کہ شاعران معین موضع ترمیم و اصلاح و یا موقع ترمیم  
 باے تکرار شدہ اند کہ کسی بدستی پر داند و یا باقی بسر آید بلکہ خانہ دوست  
 بعد از توہم نشاء غفے یا شفاء غفے یعنی پہلی شاعرون نے کوے جگہ سے  
 نہیں مہو ہوئے مہین پیوند لگانے کی حاجت پرے مادہ بچہ گلشن میں کھی کر  
 ہون کہ کھیلا اسکو پورا کر میں بلکہ تو نے سوچنی کے بعد یار کی گہر نہ پچھانا

بن عمرو بن معاوية بن قراذ بالقاف فالمهملتين كغراب بن مخزوم بالمعجمين بن  
 ربيعة او بن عوف بن مالك بن قطيبة بالقاف فالمهملتين معمر بن بس بن انصر  
 كحريش بن ريث بن عطفان بالمعجمة فالمهملتان فالفاء كحريش بن سعد بن ثيس بن جيلان  
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الى آخر النسب المذكور في ترجمة طرقة و كانت  
 امه امة حبشية تسمى زينة وكان ابوها قهاه اولاً ثم اعترف به لما راى فيه من الحق  
 والشجاعة وكانوا يفعلون كذلك و يقال له عشرة افعلى وثقينة لثباعين سقينة و  
 بعد من اعزته الجاهلية وكفى له فخراً انه قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم يا وصف لي  
 اعرابي قطفا حببت ان اراه الا عشرة نقله في الاغانى وقتله وزير بن جابر الهذلي  
 وقيل مبار بالهار فالوجه كثر او بن عمرو الطاسي و لقب بالاسد المرصيص والكريد  
 الماخذ البشيد ومن حديث هذه القصيدة انه كان في مجلس بعد ما اعترف به  
 ابو هرة رجل من عيس وكرهه اده و امره بنه عشرة وفخر عليه فقال الرجل الماشع  
 منك فقال استعلم ذلك فاشد هذه القصيدة بذكر فيها ما يذكره شعراء الجاهلية  
 وبقية نقبل معاوية بن نزال السدي من سعدتيم ايام الغزو فبين وهو يوم معروف  
 قال هل غادر الشعراء من مبروم ام هل عرفت الدار بعد توهم  
 من اول الكامل والقافية متدارك اصل هل على ان الهزة للاستفهام  
 هل ميسر قد قد آتى بهما زيد الجنيلى الطاسي قال ع ايل رو ونا سفع القاع  
 ذى الاكم ثم حذف الهزة وانتميت بل مقامها ومنه للاستفهام منها انفس



قادرین حین تطیش سے گوید کہ دنیا و مہم اہل دنیا برای ماست وقتی کہ کسی را  
 می گیریم بقوت می گیریم و باز نمیکذاریم بعینے تہارے دنیا اور سارے دنیا  
 لوگ ہمارے ہیں اور جب کو ہم پکڑتے ہیں پھر نہیں چھوڑتے قال فسمی الطالمین  
 و ما ظننا ولا کنا نبغیہ الطالمینا ففعل عجول والا باذۃ الہلاک من  
 بادید اذا ہلک و فطیع فیول سببنا الناس ظالمین و ما ظننا احدا ولا کنا  
 ہنک الطالمین سے گوید کہ مردمان مارا سگر مینا مند و نابر کسی ستم  
 کردہ ایم نگر سگر ان را می کشیم بعینے لوگ سگو ظالم کہتے ہیں اور ہمنے کسی کو  
 نہیں ستایا ان رستاہ نو والون کو ہم مارتے ہیں و اعلم ان من البیتین لا  
 یومدان فی بعض الشرح ولا فی دیوانہ ولا کن وجہ فی الشرح الفارسی  
 و لا اثن بذلک علی ان التولید فیہا ظاہر و عسی ان یکون من الحاقات بعینہم ہذا  
 و تحقیقہ العظیم عند الہ و ہوا علم بحقیقہ کل شے ۔

## الفصیلة السادسة

بذہ عنترہ بن شداد و قیل بن عمرو بن شداد و قیل عنترہ بن شداد و

بہر روی زمین از سواران و پیادگان پر کردیم تا اسیریکه با وصف فراخی و کشادگی  
نمایان داشت در آب و ریاء و آگشتی های بسیار چندان پر کنیم که پوشید و بگرد  
یعنی ہم نے سارے زمین کو سواروں و پیادوں سے یہاں تک بہر دیا کہ وہ بیک

سمانیکے اور روی دریا کرشتیوں سے ہم پاٹ دیتی ہیں قال اذا بلغ النطاق

لما صبی تخیر له الجبابر یا جدیدیا النظام کتاب اسم من نظم الصبئی

لما قطع عن الرضاع ولما حال من صبی والصبی لم یفیطم بعد والحزوظ انقطع

من علو الی سفلی والطرف یعنی کہ متعلق بہ جدیدین فان الصبی وبعیدی باللائق

قال عم وقرن له اسجد اللیل فاسجد لہ وقل تعالیٰ سجد ولسر و الجبابر جمع

جہیز ککیت و ہوا الملک المتکبر و ساجدین حال نہ بقول اذا بلغ صبی لب نظام

و جان کہ ان نفیظ تخر الملوک الجبابر و بن ساجدین کہ فاطمہ شہناؤ کہ ولما

فے گوید کہ چون کودک شیرخوار با قریب این میرسد کہ شیرازی بریدہ

شود سلاطین جبار و پادشہ می کنند و شان و شوکت پیران دجوانان ما

برین قیاس باید کرد یعنی جب و ردہ تیار بیچہ پاد دودہ چوڑا نیکی لک لک

پہو تیار ہے تو بڑے بڑے جابر پادشاہ او کی آگے گر پڑتے ہیں قال

لنا الدنيا ومن اضحیٰ علیہا ونبطش صین ربطش فادرینا الامام

لما خصاص و اضحیٰ ائمہ اوقاتہ و علی معنی فی و البطش الاخذ الشہید

و قادرین حال و الالف الامام شجاع بقول لنا الدنيا ومن یوفینہا و نبطش

ربيع والفاء للطف والمعلول عليه محذوف يقول الا يا فخر طيب ابلغ عن انبي الطالح  
 وبني دعوى انك تقتضون انك كيف وحبتونا مے گوید کہ آگاہ باشی اسی مخاطب و  
 از جانب یا بنی طالح و بنی دعوی را بگو کہ شما با ما جنگ کردید پس ما را چگونه یافتید  
 یعنی او فخر طیب بنی طالح او ربینہ دعوی کو ہمارے جانب سے یہ کہتا کہ تم نے  
 مجھ کو خوب برتاؤ کیا ہے کیا پایا قال اذا الملك سام الناس خفا انبياء  
 يقر الذل فينا يقال سامه كذا اذا كلف اياه واذاته اياه تبعه الى مفعولين و  
 منه قوله تعالى يسومكم سور العذائب والمخلف الذلة وقر الشئ ثبت وسكن وروى  
 ان يعترس عن نفسي ذل والذل بالضم الذلة يقول اذا كلف الملك الجبار الناس  
 ذلة وهو انوارهم ما هنا ان يستتر الذل فينا او يفر مے گوید کہ چون پادشاہ جبار  
 این دآن را تکلیف دلت و خواری بدید ما ازین آیا میکنیم کہ خواری در ما قرار  
 بگیرد و یا عزیز گردد یعنی جب پادشاہ ظالم لوگوں کو ستا دے اور ادا کرنے  
 دلت چاہی تو ہم یہ نہیں مانتے کہ خواری کو ہمارے ہاں بھگانا ملے یا وہ غرت  
 دے قال طارنا البر حتى ضاق عنا ومار البحر علماء سفینا البر  
 تعنی البحر سوار کاں معمور او غنیر معمور ومار البحر منصوب علی شرطیۃ التفسیر وروى  
 عن البحر فیه ايضا کذلک وسمین جمع سفینۃ منصوب علی انه تمیز ليقول طارنا  
 البرخیلا ورجالا حتى ضاق عنا علی سعة وغلار ومار البحر او نحن ملار البحر سفین  
 حتى لا یبقی فیہ موضع خال والی وصل اکثر کثرة لا تحصى مے گوید کہ



انا حفظ من بطيخا وان عصى الناس كلمي وحيد في الهلاك من بعيننا وان اطلع  
 جميعهم عى كويد كيك مطيع ومنقاد مامى باشد حفظ و حمايت او ميوشيم اگر چه  
 مخالف همه مردمان باشد و كيك سر بر خط فرمان ما نهدار و با هلاك او سمي مطيع نگار  
 عى پريم اگر چه موافق و مطيع تمام دنيا بود لعين و سب جانتى من كه جو كوى سهار  
 بان كومانى هم او كو طرح طرح سى پچا تى من اگر چه وه سار سى چان كى نمائى او  
 سب سى نگار كى او رجو هم سى پكار ركه هم او كى كوج سى سى تى من كى نمين  
 كرنى بلكه سى چو رطى من اگر چه سار دنيا او كى پيشه پر هو و سى قال  
 و شرب ان و رونا المار صفا و شيرب غيرنا كدر او طينا الور  
 نقض الصدور سدى غيبه قال تعالى فلما ورد ما ودين و الصفو كصعب نقض  
 الكدر كلف و الطين التراب المختلط بالماء يقيى انا او و رونا بار و كان معنا غيرنا  
 شرب منما كان صافيا بحيث يروى معنا و غيرنا و شيرب غيرنا بعدنا ما يبقى منه  
 كدر او طينا عى كويد كيك چون ما و غير ما بر كى بر سندا صاف او ميوشيم چى ما  
 سبقت كى نسيم و غير ما كدر و گل عى نوشد چه بد نبال ما در و عى آيند يعنى  
 جب هم لوگ كسى پانى پر پوچتو من تو پهل هم پيتى من او ريت صاف پتى من او  
 وه كد لا او رطى سى سى كتنى من قال الا بلغ نبى الطماح عنا  
 و عييا فكيف و جد ثوما الاعرف تنبيه بنو الطماح بالمهلتين بن مارة بضم  
 النون بن ايا بن نزار بن من اباد و دعى بن جدر بن اصد بن ربيعة بن نزار بن من

ذو وقوة وخبثه ممنوع ما رونا منعه وتمثل حيث شئنا ان نمزله وانا انفتح  
 بذلك لان العرب كانوا ينعون النازل عن النزول لا يزيل الا بالاذن ولذلك  
 وقعت الحرب بين اهل اليمن وجرهم حين منعهم جرهم عن النزول في بلادهم ففروا  
 بجرهم واجر جرهم من كرمي كويد كه يمنة ميا ايند كه هر چه سچو ايم اورا باز ميديريم  
 و بهر جاي كه سچو ايم فرو دمي آيم و سچو كس مانع و مزاحم مانے گرو دعيه حبس چيز  
 كه هم رو كونا چاهتي مين اوسكو رو كنه مين اور چوان او تر ناچاهتي مين و مان او تر نه  
 مين اور سيكاهيه عقد و سر نين كه وه بكمو رو كي كو كي قال وانا التاركون ادا  
 خطرا واما الاحدون ادا رضينا يقال سخط عليه كفرح اذا غضب عليه  
 ومنه قوله تعالى ان سخط الله عليهم وبقا به رضى الله عنهم يقول وقد علموا اننا تركنا غضب  
 عليه وكنز به ونا خدا مازنه وكنز به وكل ذلك باختيارنا فلا احد كبر منا على احد  
 بكنز به او على ترك مازنه سچي كويد كه همه سچو ميا ايند كه ما كروه حوراي  
 گداريم و مرضي حوراي ميگيريم و همه بهشتي بار و رضاي خود مي كنيم و سچو كس زهره  
 اين نيدازوكه برا خدا ذكر وه و ترك مرضي مارا مضطر گرو اند عيسى سب جانتو  
 مين كه جو بكمو بركي لگتي جرهم اوسكو چو رطه مين او جو بهارے مين كو بهاتي  
 مين وه هم لسته نين اوسهم اپنے مرضي كے پادشاه مين قال وانا العالمون  
 ادا اطعنا وانا التارمون اذا عصينا العصمة المحظوظ قال تعالى والله  
 اعلمكم سن الناس وكمما الفعليين مجبول والعزم الجدة في الامر قيل وقد علموا

بر زمین آباد شدہ اند بخوبی مے دانند یعنی جب سے معد بن عدنان کی اولاد زمین  
 پر آباد ہوئی تب سے بخوبی چانتی ہیں قال یا ابا المظہر ان اذ افتدنا وانا المملکون  
 اذ اقبلنا البار صلتہ للعالم فیما علمہ و علم بہ و من علم بآیات الصدور و اللہ اعلم بما  
 و صفت و تعریف الخبیر و حذف المفعول المعصوم فتدنا من قدر الرزق اذ ا  
 فتدنا من قدر علیہ اذ استطاعہ دلا یبعد ان یکون محجوباً من قدر علیہ رزقہ  
 اذ اضمین علیہ و انقلبت محجول من ابتلاہ اذ اجبہ یرہ یقول وقد علموا باننا نطعم الاغنیاء  
 و المساکین اذ افتدنا علی ذلک و لا یجیل بالفضل الا صنیق علینا رزقنا فتوثر بخیرنا  
 علی انفسنا مع حاجتنا و انما ہلک الاعداء اذ ابتلونا فی المحروب و بخونا میگوید کہ  
 ہمہ قبایل معد بن عدنان میدانند کہ ما چون صاحب وسعت باشیم همان  
 در مسکینان را نان دہیم و مال زاید را بنے اند و زیم و یا چون فقیر و فاقہ قبلا میگرویم  
 با و صفت حاجت شدہ یہ همانا ما را میجو را نیم و خود را بنے دہیم و چون در موضع احتیاج  
 آرنمودہ مشویم دشمنان را می کشیم یعنی وہ سب جانتے ہیں کہ ہم ہمارے کو کہا نا کہلا  
 میں جب فراغت ہوتی ہے اور جو گڑبگ نہیں رکھتے یا جب تنگی ہوتی ہی تو خود دہو کنی  
 رہتے ہیں اور مسکینان ہمارے کو مقدم رکھتے ہیں اور جب کوئی گڑبگ اسی ٹھرا ہی میں  
 ہنگو چاہتا ہے تو ہم دشمنوں کو مارتی ہیں اور چانچ میں پورے اوترتی ہیں غرض کہ  
 ہم سخی و انا ہی میں اور سور یا سہی ہی میں قال وانا الماعون لما اردنا  
 انا المارکون بحبش شینا انا بالفتح عطفاً علی السابق یقول و علموا باننا



جب تلواریں کھینچی ہیں تو ہر سے سوا کوئی نظر نہیں پڑتا یہاں تک کہ گویا سارے لوگوں  
کو ہی سی نے جیتا ہے اور وہ ساری بوقتیں ہیں دل دیداروں اور کوس کھا  
دے کے میں تجھ اور قہ بالطنین الکریا فقال ومہی الخجرا اذا عرجہ وکان ہمدو  
ہم جنابہا لہا التانیۃ یار والضمیر فی الفعل لہم بنی قصب علی الاتفاقات من التکلم  
فی النقیۃ والحدیثۃ جمع حشرہ وراہلہ غالمعجزہ فالواو لہم لکلمس الغلام الشدیہ  
القوی والابطل المکان الواسع الطمین والضمیر المحرور الخجرا وراہلہ لکلمین وان لم یکن  
یخلو عن الضعف والکرون جمع کرہ فارسیہ گوی وندیہ گیند نقول یہ مروج ہیں  
الاعداد بالضربات لسیوف کما یدرج العنان الشدا والکرمین فی ارضہم الوستہ  
اور ارضہا کندک مے گوید کہ سرٹائی دشمنان را بضربات شمشیر این چنین بر  
زمین می خطانند کہ کوکان پر زور گوید ہا بر زمین سداخ مے عطفانند یعنی  
بہر نقیب وہ لوگ ہیں جو دشمنوں کو مہرون کو تلواروں کے داروں سے ایسے روکا  
ہیں جیسے قوی لڑائی گھنیدوں کو چوری میدان میں رو رکاتے ہیں قال وقد  
علم القباہل من معد اذا قتب بالبطحنا بیننا القتب جمع قتب وہو کل سوار  
مدور والابطل المکان الواسع الطمین والضمیر المحرور للقبیل او القبائل وبنین جمع  
موت غایب مجہول والالف للاشباع وکنی بنیاء قیاہم عن عداہم الارض  
ایقول وقد علم القباہل من معد بن عدنان چین عمرو الارض وبنیت لہم قباہل  
یہاں سے گوید کہ ہمہ بطون مضر وریبہ ازال معد بن عدنان ازان روزے کہ

القاف ومنها جميع فتنه وهو موجود في وقتنا الحاضر في جميع  
 و يقال للادل في الفارسيد عوك چوب و دسته چالگ و في الهندية گلی و للثاني  
 في العربية النعل الكسر و في الفارسية حقة و في الهندية و نذا و يقال للمجموع كافي  
 و التشبيه في الطيران و الخجلة العقلية نعت ضرب يقول و يمنع الطبايع عن الاعداء  
 شئ مثل ضرب تام تري من السوا بعد نظير الى فوق كما نظير الفلكون من ضرب النقال  
 ك زمان هو دة نشين الراجح حسيه از نراج غارت گران مثل آن ضرب تنبع محض طوالت  
 لمياد و كه از دستهارا چون عوك چوب پراي به پيني عيني هو دة نشين عورتون  
 كوليون كى مار و دارة كوى حسيه ايسه نهين بجاني حسيه توارون كه ده و ارجاني  
 من حسيه پيني گلي كه مانند او پير كورته من قال كا ما و اسيوف مسلمات  
 و لدنا الناس طرا اجمعيا سائل اسيف اذا نزع عن عمده كسله و الخجلة حال  
 و كنه بولادتهم الناس عن الكثرة و العرب تغتر بالكثرة قال الطائي بيت تفرى  
 بيضها عن ثلثا بنى الاجلاد منها و الرمال و قال آخر بيت حبيب الكرم من جى عوف و  
 مالك كيات يردى المقرين بكالها - و يقال جاء و طرا اى اجمعين ماخوذ من النظر  
 و هو ضم الابل من النواحي بحيث لا يبقى واحد مضروب على الحال من الناس يقول  
 اذا سئل اسيف عن الاغاد و يكون الاثنان مسلما يكون الاثنان حتى كا و لدنا الناس  
 كلهم فكلهم منو ثقلب مے گويد كه چون متينها از نيا مها بر كشيده شود بجز ما و ديگر  
 منظر نني آيد گوا كه ما همه مردمان دنيا را ايده ايم و همه منو ثقلب هستند معني

نفی و بالتسوی الورود ساتھ تفرع والورود علم فرسہ بقول طبعین افراسنا  
 انجیا و علی خلاف علیہ النساء من اللہ و ثقلین لست لستم باز و اجنا ان لم تنفون من  
 الاعداء اے ان لم تقاوتوا عنائے گوید کہ برخلاف طبایع زمانہ سپیان کریم مارا  
 کماہ و دانہ و شیر تازہ میخیزانند و ظاہر و باہر میگویند کہ اگر شما حفظ و حمایت مانگید شوہر  
 مانیتید یعنی تمام عورتیں گہروں کے کہلانے پلانے سے جتنے بن کر وہ بیمار  
 گہروں کو آپس پنے ہاتھوں سے کہلانے پلانے میں اور گہرا گہرا کہتے ہیں کہ اگر  
 تم بکھو بچاؤ تم بیمارے خاوند نہیں ہو یعنی بکھو وہ مرنے مارتی پر او بیمار تری ہو  
 طعابین من بنی چشم بن بکر خلطن بکیم حساب و دنیا الطعابین جمع تعبیتہ و ہے  
 المرأة و ادامت فی الہودج و کتے برعن الحجر ایر مرفوع علی الحجر تہ من محذوف و  
 لیسم بالکسر الحال و الحسب ما بعد من معاضہ الالباء و المال والدین القہر و المذہ  
 و ہی ہبہا النصراتیہ فان بنی تغلب کا نواضارے و تکیہ الشکالۃ للتعظیم بقول بن  
 چراہر من آل چشم بن بکر خلطن بن فایح حسابا باہر او قہرا و دنیا غالباً  
 عے گوید کہ آمان زمانہ شریف آل چشم بن بکر مستند کہ دین و حسب راہین و  
 جال آمختہ اندر غرض کہ این ہمہ دائرہ یعنی وہ پہلی مہمیان چشم بن بکر کی آل و  
 اولاد سے ہیں جنہوں نے دین و حسب کو حسن خوبی کے ساتھ اکٹھا کیا ہے بے قتل  
 و مایع الطعابین من مثل ضرب ثری منہ السواعد کا لفظیاً مثل  
 ضرب لغت محذوف و ثری خطاب لغیر معین و من سببیتہ و العلون کبیر



ترانا یا مخاطب خارجیین من بلاد الی بلاد من غیر ممالاہ وقد اتخذ کل قوم خوفنا  
 قریبا لم فہم بخافوا نہ حتی لا یخربون من یوتہم سے گوید کہ اسے مخالف تو مارا  
 می بینی کہ مارا جائی بجائی مسیدویم وار کسی نیتیرسیم و ہر قوم از امانت سر خیاچہ  
 خوف مار غیق ایشانت و حکم خوف از درون خانہ برسنے آئند لیسینے تو ہر کوئی  
 کہ ہم باہر نکلے میں جہان چاہتے وہین جاتے میں اور تمام لوگ ایسے ہم سے ڈرتے  
 میں کہ ہمارا دھڑکیں اور ہمارے ہمارے ڈر کے مارے گور سے باہر نہیں

نکفہ قال اذا مار عن مشین الہوینا کما اضطرب متون الشارعیات  
 مار عن اسارہ الضیالہ المذکورۃ والہوینا تضیق الہوین وہی لہ شبہ لنتیہ قال  
 شیون علی الارض ہونا المتون الطہورہ الخضرہ یمن بالہن وودہ الخضرہ حقول  
 اذا مشین علی الارض مشین مشین لنتیہ نیتہ تضرب متونہن کما تضرب متون  
 الشارعیات الساری سے گوید کہ چون بر زمین سے دوند آستہا آستہ میچرا  
 و میا نہای باریک ایشان چون کمرای میچرا ان مت سیدر زو عیسے حب وہ  
 زمین پہ چلتے میں تو ہولی ہولی چلتے میں اور متوالون کی طرح ہوتے جاتے ہیں قال  
 یقین حیادنا و یقین لستم لہوینا و الم تسمعوننا یقال فاند اذا طمد و الجی  
 جمیع جمیع و ہوا الغریب الخبیر و یقال جاؤ فی حد وہ اسے حسن دانما و یمن  
 کذبتہ الافراس لان ماء العرب کن یخین علی الخبیل و یغیضہا لمان رجالہم  
 یقونہا الالبان و یخون لمان فاقہ غریبۃ النہن قال ہیئت قوم علی ان اصح الود

مجھے انقسم صرح بالبیضا دے والا استلاب السلب لفعل جمع مذکر معروف مع ان  
 والصبر فیہ للعبودۃ لم یغنی کلمۃ السیف المستولات و بالفتح البیضات و در سے  
 ابداناً و بیضا و الابدان الدروع الصغار لم یغنی بالفتح نیاسبہ ذکر السلوب منہ فان  
 کلام من السلب والاستلاب یقید الیہا نقیال سلباً ثوبہ قال تعالیٰ وان یشہم الذبا  
 شیاً و قال الشاعر ع یارب لا تسلبنی حسبہا ابداً والامر سے جمع سیر مفعول  
 بالفعل المذکور ان عدد من السلوب کالاشیار المذکورة و لو علی التجوز والا فهو مفعول  
 بفعل تدریج مفعول علی الفعل المذکور المقنون کعظم من قرئہ اذا شدۃ مع غیرہ فی  
 جبل واحد و اطرف متعلق بہ قال تعالیٰ مقررین فی الاصفاء و یقول انتم علیہم السلام  
 المقنولین من الاعداد و دروہم و بیضائہم و افراسہم و سیوفہم و اسرارہم المشدودین فی  
 انکال من الحدید و المیسوق اسرارہم المقررین فی الاصفاء سے گوید کہ سو گند  
 وادہ اند و عہد گرفتہ اند کہ سپاہ زرہ ما و خود ہا و تیغ ہا کی کشکان و نیزہ ایت  
 زنجیر سبب آہنار بیا رند یعنی سخت متین دین کہ مقتولوں کے گھوڑے اور خود دین اور  
 تلوار دین اور زر دین اور پکڑے جگر سے قید سے ضرور لا دین قال ثرانا باریہ  
 و کل تحمۃ قد اتخذہ احمی اقمتا قریباً الخطاب نکل من یتانی منہ الرویۃ و ہز  
 الرجل اذا خرج الی القتل و منہ قولہ تعالیٰ و لما برزوا لکجاوت و یجوز ان یکون  
 من ہز الرجل اذا خرج الی الارض الفضا و صنیعہ الجمع فی اتخذہ و کل تحمۃ  
 فائسہا و منہ معنی الحبیۃ و اضافۃ الخافۃ الی المفعول و القرین کلیم الانیس تلو

بیض حسان من ساءنا خوف علی من ان یقتسین من الامراء ویدلکن فی السبلار  
 بالبیع والهرب فمقابل تخمین فی جد و جهد سے گوید کہ در پس از نان جلیل و  
 شریف میباشند و ازین می ترسیم که اگر خدا نخواسته در چرخ دشمنان خوار  
 افتاد و منقسم خواهند شد و یا خراب و خسته خواهند گردید چنانچه جابنازی میگوید  
 در حفظ و حمایت آنان دقیقه فرونگذاریم یعنی ہمارے پچھاری گورے گورے  
 پہلی بیبیان ہوتی ہیں جب کی مٹی یا خراب و خستہ ہوئیگا اندیشہ ہوتا ہے چنانچہ  
 ہم او کو چاقی میں اور مرنے مارنے میں کی نہیں کرتے قال احمد بن علی بن محمد  
 اذا لا تو کتاب علی بن ابدال اخذ علیہ عہداً و میثاقاً و اذا اقم علیہ و منہ قولہ  
 وقد اخذ علیکم موثقا و الم یؤخذ علیہم میثاق الکتاب و لم یسجلہ الا ازواج جمع لعل و  
 الکتاب الخ و الم یسجل اسم مفعول من علمہ بلامۃ یعرف بہا و کانت العرب تعقل  
 قال مینیک افوار سے تعلیم تحت العجاۃ خالی و عم یقول اخذ بن عبد علی الا ازواج  
 و عن علیہم حین لقتلہم الخ و الم یسجل بعلامات یعرفون بہا سے گوید کہ شوہر  
 خود را وقتی سوگند میدهند و تحت عہد میگیرند کہ شوہر ان ایشان تقابل لشکر بای و  
 علامات و نشان بر تنہیں نہ لے یعنی جب خاوند او مکی علامتوں والی شکر و ن کی  
 مقابلہ برکوباند مٹی تو وہ ہون سے عہد لیتی ہیں اور قہقہہ مٹی میں قل لعلین افوا  
 و بیضا و اسرمی فی الحدید مفرینا اللام خستہ علی جواب لعلیم اتفاقاً  
 من اخذ العہد کما فی قولہ تعالی و اذا تاذن ربک لعلین علیہم فان تاذن ربک



الروس مثل الرصایع اذا ملین جملتن مے گوید کہ برکتوان پوشیدہ در معرکہ خب در  
 مے آید و بیان گوے لکام کہند و پرالکندہ موبرمے آید یعنی لڑائی کی کہنت میں کیا  
 پہنچی مچتی ہیں اور لکام کے کہنے کی طرح کہہ رہے ہوں نکلتی ہیں قال ورتھا من عمن  
 اباہ صدق و نور تھا اذا متھا بیسنا کلمہ عن بعینے بعد کھانے قولہم کا برا عن کا بر  
 واصله الا یاء الی الصدق من اصافہ الموصوف المعنوی الی الصفۃ المعنویۃ کھانے قولہ  
 تعالیٰ تعد صدق و مہر صدق و مہر بعینے الاحکام فی الافعال و فیہ شعرا بان آباؤ  
 کا نو فرسانا ایضا والایراش بقیدے الی مفعولین کا التوریش بقول مکنا من بالوراثۃ بعد  
 آباؤنا الصادقین فی الافعال و نور تھا بناء بعد متنا عنہم کلمات آباؤنا عن و فیہ شعرا  
 بایہ لا بقید احد من الناس ان نیر غما سنا مے گوید کہ چون بزرگان باہر وندما و ارثا  
 کشیم و روزیکہ ما خواہیم مرد و اولاد و اولاد و ارثا ما خواہیم گذشت یعنی جب ہماری  
 مرگئی تو ہم ان گہروں کی وارث ہوئے اور جب ہم ترسینگے تو ہمارے چھوٹی اونکی وارث  
 ہوگی قال علی آثارنا بیض حسان نجا ذرا ن تقسم او تہونا الا آثار جمع الآثار فی الجاہ  
 علی آثارہ ای بعدہ علی رسم قدمہ و فی وصف النساء بحسن و البیاض اشعار بوجہ  
 اتصال عنہن و کاشت العرب اذا لاد لقتال یقصر من ساء ہم خلفہم لیتا لہ عنہن نجا  
 علیہن و خشیہ عار و خزی نہن قال عمر بن سعد کرب البینات لماریت ساءنا  
 یفخص بالفراد شد و بدت لیس کا ہا بد السماء اذا تبدت غارت کشیم و درین نال کشیم بیا  
 و نجا و معروف و تقسم چہل من قسمہ و ما فی ال و الالف للاشبلی بقول و کیوں خلصا

حیاض تخرکھا الیہ اذ اجرین علیہا سے گوید کہ شکنہای آن زمرہ با فرار مجھ  
 امیر نامی ماند کہ بحسبنا نیدن دوائے جنبہ یعنی اون زمرہوں کو سلوٹین گویا لالہ  
 کے لہری ہیں جو ہواؤں کے چلنے سے نمایاں ہوتے ہیں قال و تھلما عذراہ الروح  
 جرد عرض لھا تقایذہ و اقلینا الروح الفرع ویراد بہ الحرب لائہا موضع لہ  
 والخوف و الحرج و جمع حبد و ہوا الفرس القصیر الشعر و عرض مجہول و التقایذ جمع تقیذہ  
 و ہوا الفرس الذی انشد من ایدے العبد و ولت اللامسیۃ کما فی الذبیحہ و الاقلہ فطام  
 الفلک و ہو قطع الارض عن ولد الفرس لہ فصل جمع مونث مجہول و الالف للاشباع فیہ  
 یقول و تھلما یوم البحر جلیل جرد و عرفہ باہن تقایذہ و قد ولدن فی یوتاشم فطہ میگو کہ  
 بروز جنگا بخنیں اسپان مارا ہے بردارند کہ موے اندام شان سیار کم و خور و واقع شد  
 و این شہرت یافتہ کہ مانیدہ ماو خانہ زاد و نعت پروردہ ماست یعنی لڑائی کو دن آ  
 کہوڑے بکھو اوٹھاتی ہیں جبکہ بال بہت کم اور جبکہ جگہ مشہور کمین او کو مہنی چھوڑا باوردہ  
 ہمارے گہرون میں پیدا ہوے اور وہ وہیں پتی رہے قال و اردن دوا عادیہ  
 شمش کا مثال الرصایع قد بلینا الدارع اللابس الدرع و درع النور  
 یعنی تنجافا فی العربیۃ و برگستان فی الفارسیۃ و پاکہر فی البندیۃ و شمش جمع  
 اشفت و ہو منتشر الراس و الرصایع جمع صریقہ بالمہلات الثلث و ہر عقدہ  
 اللجام عند العذار و فارسیہ گوے لکام و بلین جمع مونث غایب من یلی کرشن  
 و الالف للاشباع یقول اردن مبار و الحرب لایات للتجافیف و یجز جن منہا منشرات

و ما والاقران و عني ما يقوم <sup>هو</sup> الا بطل و الجوان بالصنم جمع الجوان  
 بالفتح يقال للاسبغ والاسود والمراد هو الثاني فيقول اذا وصفت  
 ملك الدروع عن البطالة او ما من الايام رايت جلودهم ككثرة  
 لبيها سودا — هي گوید کہ چہین زرہ لاکہ اگر روزے از  
 بہادران ما بر کشیدہ شود پوستهای آنها را باعث کثرت  
 پوشیدن آنها سیاہ و نیلگون بہ بینے یعنی ایسے زرہ بین  
 اگر کسی دن ہمارے بہادرون کے بہ فون سے اوتا رہے  
 جاوین تو جلد او کئے او کئے رات دن کے پنے سے  
 کالے دیکھتے تو قال غصون نحن متون <sup>کان</sup> عذر تصفها الزیاد  
 اذا حبر نیا ضمیر جمع الموت الدروع المستفادة من  
 کل سلة كما في قول حنتر بيت جادت عليه كل  
 بكرة حرة فنته كن كل تارة كالدريم فان الضمير في  
 تركن لكل بكرة حرة والمتون جمع من وهو الظن والظاهر  
 والندر بالضم جمع عذير وهو الخوض فارسية اگیرو التصفیق <sup>تکبر</sup>  
 بالید والالف في حبر نیا للاشباع والیثا فی عیب  
 القافية كما سبق يقول كان غصون ملك  
 الدروع و امواج و جوه حیا من



بن سالم الخرزجی غیث و مہاشا تھا تھا و سیا فاقین و یحیٰ و مسائل ابو جعفر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کہ یوم احد و قال ما حق لیسف یا رسول اللہ فقال ان  
 بہ ہستی بخنجر و کہ ہستی الاغانی بقول یوکان علی رؤسنا بیضات و علی ابداننا دروغ  
 جلود و یامینہ و یابدینا سیوف تستقین تارہ و یخنین عے گوید کہ پر سر ہائے ما خود  
 تابان و بر تنہا ہی ناز ہائے چرمی بیانی و در دستہا ہی ماتہا ہائے بود کہ گاہی است  
 شید و گاہی گچے گشت نصیبی حال یہ تھا کہ ہمارے سروں پر خود اور ہمارے  
 ہون پرین کے چرمین زرہین اور ہمارے ہاتھوں میں وہ تلواریں تھیں جو سید ہی  
 ٹیڑھی ہوئے تھیں قل علینا کل سبائتہ و لاص ترے فوق النطاق لھا  
 السابۃ الدرع الکاکہ الواسعہ قال فقال ان اعل سائفات و الد لاص البلیتین  
 لکتاب الدرع المسینۃ اللامتہ و النطاق لکتاب المنطقہ و لھا حال من غصنہا فایت  
 علیہ لکونہ کمنہ مخفۃ و العصور بالجمعین جسمع غصن و ہو کل تنشے ثوب او جلد  
 فارسیہ شکنج و کشن و منہ یہ سلوٹ بقول و کانت علینا کل درع واسعہ کاتہ  
 لیتہ لامتہ ترے لھا غصنہا فایتہ فوق النطاق لیسو غصنہا و سعتہا عے گوید کہ ہر ہائے  
 بود کہ فراخ و نرم و تابان و شکستہ ہائش بالائی میان بند آویزان بود یعنی ہم ہر  
 ذرہ پہنے تھے جو چوڑے چھلکی اور چھلکی دھکتے تھے اور جسکی سوٹیں سگی کے اوپر پڑے تھیں  
 قال اذا وضعت عن الایطال یومار است لھا جلود القوم جو ما یقال  
 وضع عندا و طرح حتمہ و استکن فیہ نکل سائتہ و البطل الشجاع الذی سبط عند

ملاحظہ فرمائے  
 و تفسیر



الشہل سے گوید کہ چون نوبت مقابلہ رسید ما جانب میسر بودیم و برادران غمخوار  
 و بجانب یار بودند یعنی جب دشمن کا سامنا ہوا اور مرنے مارنے کا وقت  
 آیا تو ہم و امین طرف تھی اور ہمارے چھپی رہی بائیں جانب تھے قال فضا لوالا  
 صولہ فمین ملہم و صلت صولہ فمین ملہم صولہ الحکمتہ والتاریفہ  
 للوحدة فی معنی علی والوالی القرب یقول فحلا حکتہ علی من کان یقیرہم من الاعداء و حکتہ  
 مری علی برکان یقیرہم سے گوید کہ برادران ما برآ ہذا حملہ آورند کہ بقرب ایشان  
 بودند و ما برایشان حملہ آوریم کہ بقرب بود یعنی وہ اونپر پڑے جو اونکی مار پڑتے  
 اور ہم اونپر ہر سلی جو ہمارے دام پر تھے قال فایو بالہناب و بالسیایا و انبا بالک  
 مصعدینا الارب الرجوع والہناب جمع ہناب و ہناب من المال و السیایا جمع سبیلہ و  
 ہے المرأة الماسورة والمصعد کظم الشدود بالصفاء و ہوا یوثق بہ الاسیر فقول فرحبوا بالمال  
 والنساء الماسورات و رجعت بالملوک و ہم مشدودون فی الاصفا و سے گوید کہ  
 برادران مال و زنان آورند و ما شہزادگان را بقتید آوریم یعنی ہمارے بہارے  
 مال اور عورتیں لوٹ کر لائے اور ہم شہزادوں کو پکڑ کر لائے قال فی الاغالی ان  
 نو شروان لما قتل الزما و قد طلب الحارث بن عمرو الکندی فخرج الحارث لما رافستہ  
 المنذر بن واد السمان فی جبل من ثعلب و بہار و اما و فلق الحارث بارض کلب و اغاڑا  
 علی مالہ و اخذہ و ثعلب خاصہ ثمانین و اربعین من بنی اکل المار فذلک قول عمرو  
 بن کلثوم عم و آسا بالملوک مصعدینا و لاکن سباق الکلام فی ہذہ القصیدہ لا یقتضی



الخفاط یوتها رقع الجاہل فی الدین الاسود و اسے ترقع و جہا لہ فی  
 الدین الاسود و یقول و نحن حبنا الابل لا غنیرہا من موضع ذی اس  
 وقد كانت نوقا الکبار الغراز الالبان تأکل العلف الیاسر او قد کنت غنیرھا  
 و لک سے گوید کہ ما بودیم کہ شتران خود را در موضع ذی اسطاز  
 چریدن باز داشتیم و لک داشتیم و حال این بود کہ شتر ما دکان کلان و شتر دبا  
 کاہ خشک سے خورد و یا آہنا را ہمیں سے خورائیدم غرض کہ ما از جای خود  
 سنجیدیم یعنی وہ ہم سے تھی کہ موضع ذی اسطاز میں ہمیں اسٹیان کو  
 روک رکھا اور حال یہ تھا کہ ہمارے بڑے دو سہیل اسٹیان و مان سکوپی  
 گہا رس کہانی متین یا ہم او کو وہی کہلاتی تھے قال و کنا الایمنین او الایمنین  
 و کنا الماسیرین بنو انیاء الایمنون و الایسر و ن کلنا ہا مخفف و الایسر  
 ہشتا ہا علی بار لہبنتہ و اللاتقار کنا یہ عن القتل و عشی بنی انیہ بنی  
 مکبر بن دابل فانہم اخوانہم حکما عنہم جلیل بقولہ ع کنا ثاغذہ و سبنتہ انیاء  
 ثم قولہ بنی تھیل اسکیون مفرد او ان کیون مع اب لہ جمع علی آیین قال ع  
 الجکین و قد نیاء یا لانیاء فان کان مفردا فالمراد بالاب و ایل بن قاسط و ان  
 کان جمعا فالمراد بہم و ایل بن قاسط و من فوقہ من الابار و لا کسینی ما فیہ  
 سن الایذان یفضیہم علی اخوانہم حیث جعلہم فی جانب امیاء یقول  
 ولما قاتلنا العدو کنت فی جانب الیمین و کان اخواننا ہو مکبر فی جانب





الحیرو للناس والذمار کسیر المعجزة یجب علیک حفظه وحمايته مضمون علی نفوسنا  
 باسم تفضیل او قبل مقدم علی اختلاف القولین فی عمل اسم التفضیل  
 فی الظاهر بقول وندک نحن امسح الناس کل یجب علینا حفظه عن الفقیر  
 والمخل و اوقایم عیداً و یحیی اذ اعتقد واعتقد الموالاة و حالوا الی اصل انه لیس  
 احد ذماره مثل مانسح ذماره لایوس فی احد عهده مثل مانوس فی عهودنا  
 سے گوید کہ بعد از امتحان معلوم و مشکشف میگردد کہ در خطا آید  
 و نام ہنرگان و انبیاء عہد و پیمان دار جمیع مردمان غالب و افروز مستقیم  
 عینے ریشے جانچ تول کے بعد یہ بات کہل جاتی ہے کہ نام و سنگ کی  
 بجائی اصل قول متم ہے پورے کرنے میں تمام دنیا کی لوگوں سے ہم بہت بڑے  
 ہیں قالی و سخن خدایہ وقتہ فی خزانہ عظیم فوق ہذا المفسدینا الفناء  
 الکبرۃ و کہنی بعین الیوم مضمون علی الطرفیۃ و اوت ماضی مجہول ماضی  
 انار ہندالی الطرف و خزانہ بالجمہات الثلث حبیل کا نیا جو قدون  
 علیہ النار لدفع عدو او علی عزم غارۃ و فیہ اشارۃ الی حبیب کانت بین  
 العہد و اہل الہمین و قیل کان من حدیثہما ان اخت کلیم بن ربیعہ کانت  
 تحت لمید بن عسوق النہانی فلک عنان فظہا السید یوما علی امر شکستہ الی  
 کلیم فاجتمعت ربیعہ و من کان معہم و اوت و النار علی عترتہ  
 و کان سیدہم یومئذ کلیمبا و کان لواء ربیعہ فی یہ شہ ما تواسخ



کو کسی شریعی کی حیثیت سے ہر والی وارث نہیں ہیں قال مٹی سے لے کر مٹی تک  
 تجدد الحبل اور نقص القربا العقدائد کا عقل والی قرن ان کے جمع میں کثیر  
 فی حبل واحد فالعقبت الثاقمة المقررة ولت بین الجمل المقرون والجد القطع  
 والوفض کسر الضم بصیف قوتہ وغیرہ منقول سے فقرن ہوتا ہے تجدد الحبل فی حبل  
 واحد لا یتجمع معہ بل لا یحیلوا عن امرین اما ان یفترق الحبل او یکسر عنق قوتہا  
 سے گوید کہ چون شتر مادہ خود را با شتر سے در سنی بہ ندیم با او ہرگز  
 نخواہد ماند بلکه یا رسن خواہد سخت و یا گردن شترین خود خواہد کشت یعنی  
 جب کہ ہر چہ اپنے او میں کو کسی اونٹ کی مانند ایک رسی میں باند میں تو وہ  
 ہرگز ساتھ اسکی سہر کرے بلکہ یا تو رے سے ٹوٹے یا اپنے ساتھی کی گردن سے  
 ہٹا دے ورنہ فی الاعانی ان عمرو بن کلثوم ہذا غار علی بنی تمیم ثم علی بنی فہس بنی فہس  
 بن کبرثم مر علی بنی حنیفہ بالیمامہ وکان اول من اتاہ منہم نو ححیم وعلیم یزید بن عمر  
 بن شمر الخ ففی قطع بن یزید عمرو بن کلثوم وصرعہ عن فرس و اسرہ و شدہ فی قود  
 قال الذی تقبل ہذا وشد بہ لہ بیت الی سافرک الی ناستی ہذہ فاطرہ کما ساء  
 فنادے عمرو بن کلثوم یا ربیعہ فاحتملت بنو ححیم بن جعب فہذا عن ولک مع  
 انہ امین ذلک ہذہ ثم حلت من القد واکرمہ وطمعہ قال و نو جد یکن امہم  
 و او فاحم اذا عقد و امیسا مضارع مجہول من و جدہ و یکن تاکید و الامت  
 تفصیل مانع کما ان المادہ فی تفصیل الواسف من وفاء اذا و افاء و الغنیمہ



موروثی داستان گوین کے لئے عمدہ و تنبیہ ہے قال عطاء با و کلثوم ما جمعا  
 مجمع من تراث الاکثر نیا یقول در تہا و جد سے عتباد مبع کلثوم ما جمعا  
 بہم لا بغیر ہم انبنا ترک الاکثر بن الذین کا ذقبہم مے گوید کہ مہمل و زمیر  
 و عتباد و کلثوم ہمہ را وارث صحیح ہستیم و ہذا تہا بن بزرگان میراث از  
 بزرگان پیشین یافتہ ایم یعنی مین مہمل اور زمیر اور کلثوم اپنے باپ اور  
 عتباد اپنے دادے کا والی وارث ہوں اور خاص انہیں بزرگون کے ذریعہ سے  
 پہلی بزرگون کے ترک کو پہنچایا قال و ذالبرۃ الذی حدیث عنہ  
 بہ نحمی و نحمی المحجر نیا عطف علی ما قبلہ والبرۃ سے الاصل حلفۃ  
 البعیر و ذالبرۃ لقب کعب بن زمیر بن تیم بن اسامہ بن مالک بن کرم بن جندبہ  
 لعدۃ شعیبۃ کانت علی النفا و حدیث مجہول و الخطاب بن ہند و حامہ حمایہ  
 معہ و کفہ و الفعل الاول مجہول و الثانی معرف و یجزان کیون کلا ہما  
 معروف و الغرض من التکرار ہذا الدوام کھانے قول الحماسی عم یا دے و یا دے  
 الیہ الکلب و الربیع و المحجر بن تقسیم الحیم علی اہل بیتین قد مر بیانہ سے ہند  
 القصیدۃ یقول و رثت ذالبرۃ الذی حدیث یا عسر و عن قوتہ و جلا دتہ  
 بہ کنا نمنع عن الضمیم و الذل و المنع و نمنع الظالمین عن الظلم و المظلومین  
 عن الظلمۃ مے گوید کہ من میراث ذوالبرۃ کہ حدیث شان و شکست  
 و زور و قوت و شہیدہ رسیدہ ام و بدولت او خذ و محفوظ و



[illegible]

اسکو بر خود چھپو و برگرد و آواز گشت و نویس کروں و جانب پیشا نے راست کہہ  
 سبکہ عینی ایسی گری چوب او سکی ہے کہ جب سیدی ہی کہنے پر انیسیتے  
 اور دشمنی ہو جاوے تو بہت بولے چنانچہ سیدی کرنے والے کے گردن کا  
 چیرا اور اسکا ماتھی کے کسی جانب کو زخمی کر کے قال فضل حدث سے  
 چشم بن بکر نقیص فی خطوط الاولین الاستقام لا کفار  
 و انما فی الاول متعلق نقیص و المثنی و الثالث بحیرت و ہو ما ض مہرول و  
 المنقصر الخیران فی العقل و الدین و عینی بالخطوب الحکیات بقول قد غلبت شیا  
 محاکم لے من الغزو الشرف فضل حدث یا حسرت من ہند نے حکایات السابقین  
 منقبض و انقبضے سے پہلے نبی چشم بن بکر کے گوید کہ آنچہ حقیقت ہو در بیان کرد  
 پس نحو ہی و حکایات پیشینان شنیدے کہ نقصانی و عقل و دین بن چشم  
 بن بکر رسیدہ باشد عینی جو حقیقت تھی وہ تہور سے بہت بیان کی گئے ہیں کہ  
 قفسے اٹھی کہ گون کا کیا ہوا بن کہیں سنا کہ نبی چشم بن بکر کے دین و ہرم اور  
 اولی سحر و جہنم کوئی کرٹ آیا ہو قال و رثا محمد علقمہ بن سیف  
 و باج لنا حصون الحیدر و نیا الحیدر الشرف علقمہ بن سیف الثعالبی  
 نبی غتاب بن سعد بن زہیر بن چشم بن بکر و کان سیدہ اگریا و جواد و حمیا و  
 الا یا تہ ضد الخیر الدین القہر و لعابہ منصوب علی انہ تیر و الحمد ستیانف و  
 و مختل اسکیوں حالانکہ یہ وقت بقول و رثا ال کلثوم شرف علقمہ بن سیف

الانقباض ومنه قوله تعالى استمزت قلوب الذين لا يؤمنون بالله وعنه اذا حزن  
 وناس والعشورته تانث العشورن بالمعجزة فالمعجزة قالوا فانرا المعجزة فانون كسفر  
 الصليب الشدید حال من لم یسکن فی ولته والزیون بالمعجزة فالموحدة بقول من  
 الرزین وهو الذی سبوی فی الموت والمذکر کما نقول فی صبور نقول اذا  
 اخذ العقاب نقیبا نقیبا یخرج مانیها من لبیل والاعوجاج است وفتحت  
 عنه واعصت وامت منه وهی صلبة شديدة دفعت مائة مائة گوید  
 فی نیرہ ما چنان سخت درشت افتاده کہ چون شکنجه آید راست کردن ینہا اورا بگوید  
 تاکہ کجا اورا پرید و پراہ راست بیاید بر خود و مقتضی گردد و دروگر دانی نماید و بر کجی  
 خود بماند و حال این باشد کہ بسیار سخت و دور مان کن باشد یعنی ہمارے بہالی کی  
 چوب ایسے گڑھے لکڑی ہی کہ جب بانگہ او سکوک پڑے اور سید مار کر ناچا سیر  
 تو فہم کر کہ چہ بی بی ایسے حال میں کہ بہت سخت اور مہانی والے ہو وے قال  
 عشورته اذا انقلابت رشت شیع قفا المشقف واخینیا الانقلاب التحول  
 عن الوجه والارمان التصویت والجدہ جواب اذا والشج بالکسر الحبرج والجدہ حال  
 والقفا والارمان المشقف اسم فاعل من یقوم الرماح بالثقاف ولیمین یمن  
 الحبرج آوشمالہ والارمان <sup>عن</sup> الصفاۃ لیس وهو غنیمہ المشقف وقام الحبرج لغت عشورته  
 یقول صلیبہ شديدة اذا تحولت عن جانب الوجه عند غش الثقاف بہا صوت لصلبا  
 وآبار وہی کمر قفا المقوم حبیبہ سے گوید کہ خیانت درشت کہ چون بہ کلام گرفت



لاکم حتی تبد و ما تو عدنا مے گوید کہ اے عمرو بن مند از سیکہ حرف  
 غمنازان مے نیوشی تو مارے ترسانے و چشم چشم مینما سی میں کن و قدر  
 مہلت ہے چہ کلام روز است کہ ما خادمان و حلقہ بگوشان مادر تو بود ایم کہ تو مارا  
 بدان دعوے سیر سانی یعنی تو لوگوں کے سکھانے پہچانے سے بھگو  
 ڈراتا و ہمکا ہی میں جانے دے بہت ہوئے ہم کس دن تیرے مان کی خادم  
 غلام تھے جو تو بھگوانہیں دکھاتا ہے قال فان قاتلنا یا عمر و اعمیت  
 الا عدا قبک ان تلینا الفار للتعلیل والقناة الریح و استیع للعر و العر  
 و اعمی علیہ الامر صعب و شق و ان تلین بدل اشتغال من استکن فی عیت  
 نقول رویدا یا عمر و فان قاتلنا صعب علی الا عدا قبک ان تلین لہم اے تمہارا  
 لعد و قبک مے گوید کہ قدرے درگ بکن و تہد در اکبار چہ نیزہ مایشان  
 عہد تو پیش دشمنان رزم گزیدہ غرض کہ ما گاہے حوار و ذلیل شدہ ایم  
 یعنی اے عمرو بن مند اس بات کو چھوڑ اسلو کہ تیرے عہد دولت سے پہلے  
 ہمارا بہالادشمنوں کی لچانے سے لچا نہیں غرض کہ ہم کسی سے دبے نہیں  
 قال اذا عرض الثفاف بھا اشمارت و ولتہ عیشوزہ زبوناً بعض  
 معروف بعدے بالبار و بیل و منفہ و الثفاف بالشلثہ فالفاف  
 کتاب حدیدہ سیوی بہا قصبات الرماح بمعوتہ النار فارسیہ سنگیہ منہ  
 پاکہ و منہ تصقیف و ہو تقویم الرماح بہ و غصہ بالرماح کتاتہ عن تقویمہ والا شہیر

خطہ مرادۃ لک یا عمر بن مند کون خدا ما و اتبا عالمین ہو دو کم و نایسکم فی ملک  
 الحادۃ و نینیلے گوید کہ اسے عمرو بن مند کبلام و جارات شافز ما بنز و اسکا  
 شمار انواقہ و یاد میں بخون گریم یعنی کس ارادہ یکس بات پر اسے عمرو بن  
 مند اس قصہ میں یا اپنے بھائیوں میں تمہاری پیشکارگی ہم فرمان بردار ہو جائے  
 قال ہاے مشیتہ عمر و بنہ تطیع بنا الوشاۃ و زدریا البارخے بنا  
 صلہ للوشاۃ فان الوشی سید سے بہا قال ع وشی یکب عندے کل دشمن  
 رقعہ و الازدرار الاحتمار قال تعالیٰ تزدورے غنیکم بقول باجی مشیتہ یا عمرو  
 بن مند تطیع الذین شیون بنو الیک و تحتقرناے گوید کہ کبلام ارادہ و  
 کبلام باعث قول غمزان می شنوے و چشم حقارت درماے گئے  
 یعنی کس بات پر تو لگانی بجا نے والو کی بات ماننا ہے اور کہو حقارت  
 کی نظروں سے دیکھتا ہے قال تہد ونا و تو خدا مار وید امنی کنما لاک  
 مصیونیار وید معناہ مہلا و کتیل ضفہ مصدر محذوف اسے اہمنا اہمالا  
 روید اومتی للاستفہام و معناہ الالکار و المقوتے نسبتہ الی المقستی بالقاف  
 فالنوقاتیۃ و جو حسن خدمۃ الملوک و کان الاصل مقویین تشدید التہانیۃ  
 و لکن خفف کما فیل فی الاشعر بن و الاعمین و حض اسہ بالذکر لما انہ کان  
 معروفا بہا علی ان فیہ نوع تحقیر بقول تہد ونا یا عمرو علی قول الوشاۃ  
 و تو خدا بجا لایق بنا مہلا عن ذلک فانما متی کن اسے لم کن قط خدا ما

ان تختنا لاحد وانا قد كسنا في امر فانا انشعنا و ما كسنا مے گوید کہ باید پند  
 قوم این نهند کہ با پیش کسی سر نہ وادیم و در کارے کاہلی بکار بر دیم چو ما کا  
 چنین نکر دیم عیشی کو سے قوم اپنے جی میں یہ نہ بھیجی کہ ہم کسیکے دہل کو  
 یا کسی بات میں بودی گئی ہم کسی سے نہیں دی اور کہہ بود۔ ے نہیں

قال الالاجیلین احسننا فنجعل فوق جہل الجاہلینا یتقال جہل علیہ اذا اظفر  
 علیہ جہلہ و نجعل منضوب علی انہ جواب النفی او مرفوع علی الاستیاف والاول  
 اولی و معنی بالجہل الجاہلات علیہ قال تعالی جزا سیتہ سیتہ و فوق لغت مصدر  
 محذوف بقول الالاجیلین علینا احد من الناس فنجعل او فنحن نجعل علیہ جہلا  
 کیون فوق جہل الجہال اسے بخازیہ بجہل شد من جہلہ مے گوید کہ باید کہ  
 هیچ کس بر جہل خود ظاہر نہ کرے تا کہ ما جہل کنیم کہ پیش از جہل جاہلان باشد  
 معنی کوئی ہم پر جہل اپنا چاوے کہ ہم برہ کر اوس سے جہا وین قال

بای مشیتہ عمرو بن ہند کیون لیس کم فیہا قطینا المشیتہ الارادۃ و لا  
 ان کیون مونث مشیتہ و کیون لغت محذوف کخطہ و حصلا <sup>للقول</sup> یشیع اتفاق  
 من کیون دون المکات و منسب الجمع للواحد الخاطب علی جہۃ التعلیم و جہۃ  
 ذلک فی الخطاب التلم و رو فیہا لقطین الخدم و الممالیک و الاتباع للوجه  
 و الجمع و البیت نیل علی ان فی القصیدۃ انشدت بین یدے عمرو بن ہند کما  
 یشہد بہ الخطاب التلم الا ان کیون ذلک فی المقصور بقول باسے مشیتہ او با



فتنن فی الغارات علی غیرنا شترین مسیجیوید کہ روزے کہ برایشان بنی  
 اندیشیم ہم تن مصروف غارات شیویم یعنی جسبک اپنے بال بچوں کی فکر  
 نہیں ہوتی تو ہم گاتیان بانڈوکرادہراودہراشی مارتی مین قل براس من بنی  
 چشم بن بکر بنیق بہ السہوتہ والحرورنا الباصتقلقہ تنفونہ والراس السید و  
 جنم کھرو بن بکر بن حبیب احدا جہادہ کھامروق الارض وطارما ولبا لمصاحف  
 کھامے قول المستبہ عتہ وفس نبا الحماجم والتریا ولسل الارض النقیہ کالسہوتہ  
 یجمع علی السہوتہ والسهول والحرز نقیضہ یجمع علی حرز و الحاجۃ تباہناغت براس  
 شان والظاہرہ ارادہما معا ہما الحقیقان تمیل ارادہما الصغاف والاقویاد لقول  
 فتنن فی الغارات سید عظیم من بنے چشم بن بکر بنطابہ الارض اللقیہہ والصلبہ او  
 الصغاف والاقویاد کے گوید کہ ہر اس سال کے کہ ازال چشم بن بکر باہر ہوتا  
 زمین نرم و سخت و یا صغیف و قویہ را با پائل کے کہنیم یعنی ایک ایسے  
 سردار کی ہر اسی مین جو چشم بن بکر بن حبیب کی آل و اولاد مین سے ہوتا ہے اور  
 ہم لوگ اسکی محبت مین نرم سخت زمینوں یا صغیف قوی لوگوں کو کہہ رہے ہیں  
 مین قال الا لا یعلم الاقوام انما الصغیفنا واما قد وینا الا حرق تنبیہ وکلام  
 نہی غایب مکرر یسئل لا یجملین علی مایاتے واللام فی الاقوام الشمس فطیر  
 معنی الحقیقۃ والضعف التمشع والونی الکسل والفتور و ہو مین حدی پرے  
 فیلزم اختلاف الضمہ والکسرۃ و ہو حبیب یقول اللام لا یغنی لقوم ان یعلموا

میرا نیم و یا با سپردن ایشان از جانب سپردن خود می ستیزیم یعنی ہم سارے  
 لوگوں سے مقابلہ کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ او کی بی بیٹوں کو اپنے بیٹوں کو  
 مار پیٹ کر تہا نہیں یا او کی بی بیٹوں سے اپنے بیٹوں کی جانب سے لڑتی ہیں  
 قال فاما یوم خشتینا علیہم فصبح جنیلنا عصباً ثقیلاً الفاء للتفصیل و مفعول  
 الخشیة محذوف فانه یتقال الخشیة علیک و کتب علی الجنیل الفوارس و لعصب جمع  
 عصبه و ہن من الجنیل و الطیر و الفرسان ما بین العشرة الی العین و الثیون جمع  
 وہی الجماعہ المتفرقة و اکثر ما یتیمان معاً قال عدسے ع جذبہ یتچی عصباً ثقیلاً  
 یقول فاما یوم خشتینا علیہم شیاً من الآفات الفارستہ فیصیر فرسانا جماعات متفرقة  
 فی مکام من متفرقة و لا یصیبہم ضرر سے گوید کہ لیکن روزی کہ بر سپردان  
 خونشیں اندیشہ عارت و آفت می کشیم سواران را جماعتی متفرق میگردد و در  
 کمین اعدایا شد و عصب جمع و جنیل کما ہوتا ہے کہ ہمارے بچوں پر  
 کسی کا ہاتھ پڑے تو ہمارے سوار او پر او پر پھیل جاتی ہیں اور دشمن کی گہات  
 میں رہتی ہیں قال واما یوم الخشتی علیہم فممن عارة متلیفاً یتقال امر من  
 فی الامر اذا جعل فیہ غایراً و خاص فعارۃ مضروب بزح الحافض و التلیف  
 و الاصل فیہ شد اللبۃ اسے الصدر بالثوب و یکلال لذلک الثوب او تکرار لیسۃ  
 فی البندے کافی و گناہ و کافوا فیعلون و کف عند غم الا عارة قال المتحرر  
 بیت و ہنلا مو و تلیوا ان التلیف للمفیر یقول واما یوم لاشخاف علیہم شیاً

مجزئاً ایشان جمع شایب و لطف متعلق بضعیف و الرویه و الیه القلب لقیس  
 معروف و از ادب الیم الجول و لم یعلم فان کلیمها مدحی قال تعالی یقانون فی سبیل الله  
 فقیلون یقتیلون و الحمد الشرف و الشیب جمع اثیب و اثیب بایشه الشعر و اراکم  
 الکهل و المجزئین اسم مفعول و الاغفلا سبأ یقول یضربا کتیبه سبأ و انا سبأ  
 یرون ان یقتیلوا و یقتیلوا فی المعارك ثم اذ شعر فاعلم و کهل و کهل و کهل فی المواطن  
 یعنی کجوانا سبک کشتن و کشته شدن را فخر خود میدانست و پیر سنیک کار کرده و  
 جنگ از نموده اند یعنی کج و جوانی که ساخته جواری مرئی تو فخر اینها بجهت  
 ایسی میدهند که ساخته جولانچون مین همیشه گهی رمی رسیده بین قال حدیثاً  
 کلیم جمیعاً معارضة بیهیم عن بنی الحارث بالهکستین فالتحتمیه المشرقة  
 کالمراصد یعنی المنازعة و المعارضة اصناف الی المفعول و حذف فعله  
 کما فی سایر المناو و المضافه کما و الله و ضرب الرقاب فهو منصوب و يجوز ان یقول  
 مرفوعاً علی الخبیه کما فی قولهم انا حدیثک ای معارضک و جمیعاً منصوب علی الخبیه  
 و المعارضة المقاتله حال ثبوت الی المصنف کما فی قوله تعالی اسرافوا بآرا یمین  
 سبأ و ین و حدیثی یعنی التفتنه معنی المدافعة و يجوز ان یقول عن لو کیدت یقول  
 معارض ان س کلیم جمیعاً و نحن معارضه جمیعاً فین انبأهم عن انبارنا بقا  
 او متاثرین بانبأهم عن جانب انبارنا همیکو یکده ما معارضه و مقابل جمیع  
 مردمان هستیم و حال همیکو سیران ایشان را بجنب و قتال از سیران خود و



[illegible]

اجمالاً تم یوم الحمد یقیناً سدا کون بیسے باسیف محراق العجب اسے کائنات  
 نے یہی قول تضرعیم و یضربونا بلا سیالہ العذب علی کان سبوح نعم بدیم و سقنا  
 یدنا الخاریق نے ایمی الاحبین پہلے سے گوید کہ ماہ شیان باہم چنان بی عجا  
 حبکت می کہیم کہ یقیناً ہے اور ایشان بنان تان نامی ماند کو از پارچہ حمیدہ دست  
 می کنند و کوکان بیان سب بارندہ پیغمبرم اور وہ اسیرہ بی کلف لڑتے ہیں  
 کہ گویا جارسہ او کی طاریں کیری کی گزرتی و لڑتے کی پہنچن ہوتے تین اور  
 وہ آئندہ دور سے دوسرے رشتہ بن کل کان شیانہا صبا و منہم حصین بارچہ  
 او ظلمینا حصین و حصین کلام چھوڑتے ان سے حق بن انصاف و اطمینان ان انحق  
 کیوں عقیقہ و اطمینان کیوں عقیقہ و اطمینان حصین آخر کیوں عقیقہ و اطمینان  
 و کل و اطمینان اسے کان حصینا مہد و عا یصنع عقیقہ و حصینا یصنع رقیق قول  
 و الت الدمار منا و منہم حصین حق شیانہا و شیانہا حصین بارچہ ان و اطمینان  
 بقسمہ علی ہزین اقصین سے گوید کہ فون از ہزین برادر و جاحی ہزین  
 چنان ہزین است ایک کہ یکنسہ او خواستہ رشتہ و عقیقہ رگین گرویدہ حصین ہم  
 اور وہ دو نوہ و ہزین ہم گئے چنانچہ ہمارے او کی کپڑے اور عرقان میں رگی کو  
 حصین پر گراہی رگت ہڑے اور حصین پر چکی رگت آسے قال اذما کو  
 و اسافہ می من ہول اشبہ ان کیوں انصاف سب ہوہ ذات عد  
 می طہ کنہا یقیناً کہ ناما یرہ دستہ و غیر حصین قال شیانہا یصنع اطمینان

والطاهران المحمداً بیان لما سبق من المنع انفسه حال من ضمير المذموم من منع  
 او كلام متناف و لم يبر الكبر ضد الحقوق والظرف متعلق بالفضل اے تقتلهم  
 في حقوق فان قتل الاخوان حقوق الوالدین وماذا سعاد اے شیء و متيقوا الحق  
 ان يكون احدكم متيقفاً فخذت نون الاعراب وخذها شایع قال ع واهم کجور  
 في صدورهم و قال ع ایت اسری و متیقن تذکی اے تبیین تذکی و اکیون  
 جوعی الاصل والالف الاشباع و متیقن محذوف بقول تقطع رؤسهم فی امر لم یعتبر  
 عنهم من بر بالوالدین حیث قتلوا کلیاً فسقطوا و اما جد هم الا علی و تقتلهم و نحن فی حقوق  
 حیث تقتلهم و هم خواننا و اسینا ظالمین و ان ای شیء متیقنانه مسکون بدیهه سولی  
 ایشان بدین جرم حقوق که کلیت کشتند و ایل جد بزرگوار خود را بخانیند میریم  
 و یاد حالی که باحق جد بزرگوار خود مستم چرقتل برادران حقوق جد و پدر میباشیم  
 ایشان بنیدانند که یکدام چنوا ز ما پناه گیرید یعنی هم او کنی سرون کو و ایل جد  
 کی ستانی کی لئے جو کلیت کی قتل سے ناشی ہوا کاشی مین با ہم حقوق کی حالت  
 مین یہ کام کرتی مین سلسلی کہ ہائیوں کا قتل کرنا باپ وادی کا متناستہ پر وہ  
 گیرانٹ کی دے پناہ کی جگہ مین پاتی مین اوخت حیران مین قال کان سوھا  
 منا و منهم محاربت با یسک لا احبنا الطرفان اعنی منا و منهم کلاهما تفسیر لغیر  
 المظلم الجور بالاضافه و المحاربت ثوب یف فیضرب به و یعیب به لصبیان و شیہ  
 به اسعیفی الخ و الضرب به بالکلب بالمحاربت قال متیس بن الخلیف الا و سیبت



اتی ہے اور ہم لوگ اس کی لٹی لٹے مرقی ہیں تاکہ وہ پورے پورے کھل جاوے  
 قال ونحن اذا عاود الحی ضربت علی الاحفاض من مینا العماو جمع عمادة وہی  
 الانبیاء الرقیعة منہ قولہم علی العماو وادب الخنیام والحی العقوم والحزورہ سقوط والاحاض  
 جمع حفص بالمعجمة فالعماو بالمعجمة مثل المبیك واثاءه وبقال للبعیر الذی یحل علیہ الماش  
 البیت واثاءه وروی عن الاحفاض اہم منی الاول علیہ الاولی وکئی سقوط الخنیام  
 علی امتیہ البیت عن تقوینہا علی عزم الارتحال لم یسنی الثانی نیاسبہ الثانیۃ  
 وکئی سقوط الخنیام عن الحملات عن الخوف والاسراع منی الحرب او عن النزول  
 فی منزل ومعنی مینا یقربنا والقرب یعم الجوار ولینب ویجیبہا ینوکر بن وایل فانہم  
 جیران تغلب واخو غنم ولا سیما بنو شیبان منہم نقول اذ سقطت الخنیام من العقوم  
 علی اثاء البیت بان تقوض علی عزم الارتحال او سقطت عن حملات الابل عند  
 الفرج او حين المنزول من یقربنا من الماصدار مع گوید کہ چون چھان  
 قوم از جای خود برکنند برہ باب خانہ میفتد و حرکت کردہ شود یککم اضطراب  
 خوف عدویا برآیند قیام و نزول از شتران بارکش متقیہ حرکتہ تطاول و ثمان  
 قرب وجوار را گوناگونہ سنیم یعنی جب قوم کی ڈیرے او کمرے سامان پر  
 گر فی کلین اور کوچ کی ہے جاوے یا کمرے کی مارے یا او تر فر ہوئے کی ارادہ  
 پر اسباب او ہٹوں سے گرے تو پاس پر و صس کی دشمنوں کو روکتی ہیں تل نجد  
 روہم فی غیر زخمایہ رون ما ذراست قوما الحمد الجسیم فالمدال المعجۃ قطع

ہم و شتون کی روان کو توارون سے چیرتی ہیں اور گردنوں کو اوی گہا  
 کی طرح کاشتی میں جینا پتہ وہ بابر کشتی جانی ہر نقل و حرکت  
 سید و علیک و حسن ج الداء الیٰ الیٰ العنقین باجمہرین بالکلیہ القدر و  
 کلمہ علی القصر لیکال بالاد و بالعلیہ و الداء المرض و المستعیر للفقہ فانه مرض  
 والدین المستعیر یقول ان الحق قد یكون مستورا عننا فاذا الحق ملک آخر فیک  
 وینجی اعتدالہ توالی الخراج سے گوید کہ گاہی کسینہ و سینیہ می باشد و گاہی  
 نمی آید و چون دیگران تو بد و مسیر مد آنرا ہم ظاهر سے کند و تو ضرر میرساند یعنی گہی  
 بجای کی برائے ظاهر نہیں ہوتے اور روشنی چہی رہتی ہے مگر جب کوئی برائی  
 ایندوئی ہی پرتی ہے تو وہ پھلی ہی جاگ اوشی ہے اور انجام او سکا بار ہوتا ہو  
 قال و رشا المجید قد علمت بعد الطاعن و و نہ حتیٰ یسببنا ابو الشرف  
 و کیونکہ من الابرار و المعبود و سنی محمد قبال یضرو و یبیتہ فانہم کل معذرت  
 و یقال طاعن و و ذوا و منیع الاعداء بالطعان و بان الشیء المبرور تیز و یفعل  
 حتیٰ و اذائف فلا شایع یقول بعد علمت معذرت و ریتہ کلمہ ا و رشا الشرف من ابائنا  
 اکرام فذراف عنہ بالطعان حتیٰ ظہر و سیکشف علی کل وجہ سے گوید کہ قبال  
 رتہ و ریتہ کوئی میدان کہ اعز و شرف را بر داشت گرفتہ ایم و بر ذر طعان حمایت  
 کے کنیم تا کہ ظاہر و چہرہ او ہمیں معذرت اور ریتہ کے سارے شیعہ  
 ہوتی ہیں کہ ہمارے پائے حق کی نہیں کہہ جا سکا ہون سے برابر علی



کا شتی میں جو صقیل کے خوبی سے چکنی دیکھتے ہیں اور سروں کو گھاس کے طرح  
 کا شتی میں قال کان جاسم الابطال فیہا وسوق بالاماعر  
 میرتینیا المجتہد الخف فارسیہ کلمہ و مندیہ کہویری مجمع علی الجاحم و حج و لم یطبل التجا  
 الذی یطبل جرحہم و بیدر او یطبل عمدہ و مار الاقسان و المجرور المحرب و الیق  
 حمل البعیر یجمع علی وسوق و الامعز بالیم فالملہ فالتجہ المکان الصلب و الامعز  
 جمیعہ و الارتمار مطاوع الرے بقول کان خوف الابطال الذین قتلوا فی  
 ملک المعرکہ کانت احوال اہل یرتین بالاکتہ الصلیب من موضع الی موضع  
 سے گوید کہ کلمہ نامی بہادرانیکہ دران معرکہ کشتہ شدہ بودند بیارنامی شہ  
 می ماند کہ بر زمینهای اینجا و آنجا افتادہ باشند یعنی کہویر پان اون و لا اور  
 جو دان ماری گئی تھی او تھون کے بوجہ معلوم ہوتی تھی جو کڑی رستنیوں پر ادر  
 او دہر پڑی ہوں قال تشق بجھاروس القوم شقا و تحلب الرقاب فیمیلینا  
 الضمیر المجرور لسیوف و عنی بالقوم الاعداد کما فی قول تعالی و لا تھنوا فی قتال  
 القوم و شقا مصدر مکرر و الاختلاب بالجار المجتہد قطع الکلا و منہ المخلب لم یعمل الذ  
 یقطع بہ الکلا رکالاختلا منہ لازم کما فی قول غنیمۃ ع و سیوقا تثنی الرقاب  
 فتحقیق اسے مستقطع نقول تشق بالسیوف روس الاعداد شقا فاحشا و لقطع بابا  
 الرقاب قطع المخلب الحشیش نقطن سے گوید کہ سرزای اعدادا پان تینیا  
 سے شکافیم و گردنھا اچن گیارہ تازہ می بریم چنانچہ بریدہ می شود یعنی



هجوم سے آرتد نصیر بشیر اشیا نر اسے زخم یعنی جب تک دشمن ہم سے نینہ  
 کی ماسکتے ہیں تو ہم نیزہ لگاتے ہیں اور جب وہ ٹوٹ کر ہم گرتی ہیں تو پہر تلواروں  
 سے مارتی ہیں قال صبر من قضا الخطی لدن و ابل و یمنین تخمینا البحر حب  
 اسرافل صفتہ من السمرة و ہے احوالوان الرمح والطرف متعلق بظاعن و  
 اتقا جمع قاة و هو مضرب الرمح و یراد به الرمح و الخطی لسته الی الخط و هو مقام <sup>السطح</sup>  
 فی البحر من مضرب الی الراح لانها تباع بنسبہ لانہ بنیہا و عنی بہ التاجر الخطی و لا  
 ان تكون باصاۃ الموصوف الی الصنفه علی قول من یحوزه والذین بالضم جمع  
 لدن بالفتح و هو اللین المضطرب و الدلیل الدتیق الیاس صمیع علی ذوالیل و کلمه  
 او معنی الواو کما فی قول الشاعری بیت سیان کسر غفیفه او کسر عظم من عظامه و  
 البیض بالکسر السیوف المصقولہ و الجار و الجور متعلق بمضرب او بسبب بدل من  
 السیوف باعادة الجار و الاختصار بالبحرۃ قطع الخلاء و هو الکلاء فارسیہ گیاه و  
 استعیر قطع الرؤس و الاغواق بقول رطاعن برماج صبر من رماح التاجر الخطی  
 فیہ مضطربہ و فقیہ یاسته و مضرب سیوف مصقولات لقطعن الرؤس قطع الکلاء <sup>ط</sup>  
 مے گوید کہ ما دشمنان بدان نیزہ میزنیم کہ بختہ رنگ و بار یک و لرزان و از  
 نیزہ ای فی فروش خطی می باشد و یہ تینہ مے کشیم کہ بچلا و حقیق متیا بد و سر و گن و ہند  
 چون گیاه تارہ می برد یعنی ہم دشمنوں کو ایسے بہا لائن سے مارتی ہیں جو  
 چہرہ کی گلی کی او خطی بود اگر کے نیزہ دن میں سے ہوتی ہیں اور ایسے تلوار

و يقال للصخرة التي كعبير عليها الحجارة استغفر للحرب والظلم فقول من بنى الفاعل من  
الظلم يتوهم فيه المذكر والمؤنث وسنرى بالحرب ايضا يقول مجملنا ما كان ينبغي لكم  
من القرب فاعلمناكم فتبيل الصبح غربا تنك وتظلم مني كوكبيدك درمها فی شامی  
و چای کی بکار بر دیم چنانچه کمال شتابی پیش از بکا چنگی که شکست و می ساید بطریق  
احضرتش شما آور دیم یعنی محبوبت چپٹ تمہارے لئی ہمہانی تیار کنی چنانچہ  
نجر سے پی دی وہ لڑائی بطور ہمہانی پیش کی جو ہمیں پس کیہ منیت و نابود کرتی تھے  
قال نعم انما سنا ونعف عنهم وحمل عنهم ما حملونا اراد بالانسان الاخوان  
يقول نعم اخواننا جو ادعطار ونعت عنهم عند حاجتنا فلا نعلم فی شئ وحمل عن  
حاملهم ما نحملوننا من العزائم والديات وسائر الحقوق مے گوید کہ ہمہ برہن  
خود را میدہیم و حاجت خویش را پیش کئے از ایشان نمی بریم و آنچه کہ از ما دان  
و خود را بداد و غیرہ بر ما اندازند ما از جانب ایشان مے پر داریم یعنی ہم سب سہا  
ہندون کی کام آئی ہیں اور کسی بھائی کو ہم نہیں ستاتی اور جو وہ ہم پر ڈالتی ہیں اگر  
ہم ملی تلف او بھاتی ہیں قال نطاعن ما تراخى الناس عنا ونفرت

بالسيف اذا حشينا امعدتية طرفية و تراخى عنه بعد عنه و عشنا مجمل من  
عشنا اذا هم عليه قال انما سنا عن نفسي ونفسي ثم حمة و ترکتہ يقول نطاعن  
الناس ما بعد دعا عننا ونضر بهم بالسيف اذا هموا علينا مے گوید کہ ما وقتی کہ  
اٹھائی ما بقدر مسافت نیزہ از ما دور می باشند نیزہ باز مے کی کہم چون برآ



هو تنی بن قال نزلتم منزل الاضیاف منا فاعجلنا القرع ان تسمونا  
 قد ذكرت عن الاصمعي ان الحارث بن حنظل لما ارتحل قصيدة عند عمرو بن هند وكان  
 بعض بني كبر حاضر قام عمرو بن كلثوم <sup>ثقل</sup> هذه القصيدة وعلى نياكون خطا بالسبي بكرا  
 لانه تيانى ما سبي ثمانية قال هذه القصيدة بعد قتل عمرو بن هند وقد انكروا قال  
 الاصمعي غيره وعلى هذا لا يبعد ان يكون خطا بالقضاة على الالفاظ واما ما استعمل  
 ابو القرع ما بعد للضيف وان تشتمونا علمه للعجائ واثم السب والكلام على  
 سبيل الهكم والاستهزاء وحمل القرع على تسمين متعارف وغير متعارف وبذلك  
 تأولو قول عمرو بن معد كير بتمجة سبينهم ضرب وجيع يقول نزلتم منا منزل  
 الاضیاف فاستعملنا انكم فما قد ان تشتمونا على فقد ان القرع كما شتم الضيف  
 ان نزل عليه <sup>س</sup> كويذ که شما مثل مهبانان بر ما سب ودا مد چنانچه در  
 محاسن شازدی نگار بر دیم وکی کو تاسے کر دیم چارین متهر سیدم که شاد شانهها  
 بر سید عینی تم چهار که مهبان ایسی آسے جیسی مهبان آقی من چنانچه منی چشمت  
 تمهاری لی کہا تا تیار کیا تا که تم اولی سید منی سنا وکل قرینا کم فعلن قرکم قبل  
 الصبح مر واة طحونا يقال قرع الضيف <sup>ثقل</sup> فكلوا او قراوه واما قوله  
 واطمه وبعدي الى مفعولين قال عم قهریم لبریات وطمیم فمفعول الاول مهبان  
 الضيف المصوب ومفعول الثاني مر واة والقرع ما بعد للاضیاف اسم قبل تضييف  
 قبل طرف للتعجيل او القرع المصدر والمر واة كبر الميم آتة الروس اى الهلاك



کیوں تھا ہاں شرقی نجد و لہو تھا قضاۃ جمعینا  
 اشغال بالثلثہ فالفاء کتاب جلدۃ تبسط تحت الرحی یقع  
 الدقیق علیہا وقد مریانیہ فی فقیدۃ زمیر و شرقی الجانب الشرقی و  
 النجد خلاف تہامہ اعلاء الیمین و اسفلہ الشام و العراق  
 و ہولاء اہل نجد من آل متیس بن عمیلان بن مضر بن بنہ عامر  
 و صہب و تمیم و ذبیان و عنیدہم و اللہوۃ ما یلقی فی نسف الرحا  
 من الجبوب یقال لہ فی الفارسیۃ خورش آسیا و فی النہد  
 گلا عطف علی ثالہا و قضاۃ بن مالک بن عمرو من آل حمید بن  
 بایشیل علی بطون کثیرۃ من کلب و اسلم دہلی و حیدان و  
 حیادۃ و غیرہم و کلہم یعدون من احیا و الیمین یقول کہون ثمال  
 رحانہ الجانب الشرقی من نجد من بعض بلاد آل مضر بن نزار و  
 کیوں ہو تھا سائر بطون قضاۃ من بطون الیمین علی گوید کہ  
 سفرہ آرد آسیاے ما جانب شدہ شرقی نجد است کہ  
 آل مضر بن نزار در انجاے باشد و خورش آسیاے ما  
 ہمہ بطون قضاۃ اند یعنی گرنڈ اوس چکے  
 کا نجد کے جانب شدہ شرقی ہے جہان  
 آل مضر کی رہتی ہے اور گلا اوسکا سارے بنے قضاۃ

عن کمر شوکتهم وولے یلے قریشیت یقول مقد و خندا علی الخ الذین  
 لا نفرهم ولا یفر فہنا سے ہر ت علیہنا کلاہم و قطعنا شوکتا وہن کان  
 منا قریبا اے کمرنا شوکتہم والی صل انا لانخاف شوکتہ تعبید ولا قریب  
 سے گوید کہ تو میکہ ازما فرنگیہا: بودند و ہمیشہ آشنائی در میان ما و ایشان  
 نبود بر آنان دجل شدیم و سگان آنان بر ما عزیزند و کہے کہ  
 از ما قریب بود شوکت او ہم شکستیم غرضکہ از دست تظاول  
 ما ہمیشہ کس از قریب و بید رہائے نیافت یعنی ہمے آہنہ او نہ  
 لوگوں پر دلاڑ مارا جو ہم سے بہت دور تھے اور ادا کئے کئے تھے  
 نا آشنا تھی اور جو لوگ ہمارے پاس پڑوس میں ہیں ادا کئے  
 شوکت ہمے ٹوڑے اور خوب ادا کئے دیا یا قابل منی نقل اے  
 قوم رحانا کیونکہ اے اللقاء ہما طہینا: ارجی استعارۃ للہوب  
 وقد تصاف ایہا قال اذا کانت فی الحرب الزبون والطمین الذین  
 دستگیر للقتولین یقول متے بنقل رحانا اے قوم یکونوا و قتیہا اے  
 اذا حاق قوم مقتلہم سے گوید کہ چون اسیاے خود را بقوسے <sup>ایشان</sup> جیہیم  
 آرد اوسے گردند غرضکہ باہر کہ جنگ کے کشیم غالب سے آئیم  
 یعنی ہم اپنے چکے کو کسی قوم کے جانب لیجاتے ہیں تو وہ  
 قوم اوسکا آٹا ہو جاتے ہے یعنی وہ پس جاتے ہیں قال

اس چاند بران قایم و دایم کر دیم و حال این بود کہ عنایتنا کی بہنا در گرد نہاے آہنا قتلادہ و  
 خود ہمارے پاس ایسا ذوق نہیں بہت ایسے سردار جس کو اوکئی گروہ نے تاج شاہی  
 پہنا دیا اور وہ خود ظالموں کی روک تھام اور مظلوموں کی پوجہ کچھ کہتے ہی اپنے گہروں  
 اور خفیہ تربت عرصہ تک ایسے حال میں کیا کہ وہ بالکل ظالموں کے ہاتھ میں اور وہ تین پانچ پر کھڑے تھے قال  
 وائرنا لہب سیوت بذکے طلوع الی الشامات تنفی الموعدینا غنہ بالسیوت  
 انخیم والباء معینہ من ذوق طلوع بعضہم المہتد فاما موضع والشامات بلاد الشام و  
 الاخراج من بلد لے بلد و الحمس بفسہ قولہ تعالیٰ او نیفوا من الارض الموعدین او وعدہ  
 او وعدہ و کہنی بہ عن العد و یقول وائرنا خیامنا من ذکے طلوع الی بلاد الشام  
 پنج اعداننا من بلاد ہم اور پنجہ ہم سے گوید کہ از موضع ذمی طلوع تا دیار شام خیمہ  
 زدیم و حال ما این بود کہ دشمنان از بلاد ایشان برے کشیدیم و یا بقید خود بھی  
 یسے معنی موضع ذکے طلوع سے بلاد شام تک ڈیر لگائی ایسے حال  
 کہ دشمنوں کو ان کے سبتوں سے ہم نکالتے تھے یا قید کرتے تھے قال و قدرت  
 کلاب الحی منا وشد بنا قتا دہ من بلینا المریر صوت الکلب دون النہار  
 و سنے لاجی نحوہم الذین لم یکن لہم معرفہ ہم ولا عہد فان الکلب انما یتراد اراے من لا  
 یعرفہ و کہنے بہ عن دخولہم اراے الاغیار و التشدیب بالمجتہین قطع الشوک و  
 الاغصان و القتا دوزخ من الشجر ذو شوک و القتا دہ واحد و منہ  
 الشل و دوزخ طراقتا و اسے ہوا صعب من حشرط القتا و کہنے بہ



کہ از ہر روز نامے زمانہ معزز و ممتاز و بسیار سخت و دراز واقع شدہ ہر  
 بفرمان پادشاہ در انخانہا و ہم چہ اطاعت اور اگر وہ سے دستیم یعنی بہت  
 سے دن ہمارے ایسی جو زمانہ کی سارے دنوں سے انہو کے اور بہت کڑے واقع ہوئے  
 بخیر ان دنوں میں پادشاہ کے غامی اس کے اور کے سخت گوارا بہتہی قال و سید معتمد  
 توجہ تاج الملک محمد الحمرینا ترکنا الخلیل عاکفہ علیہ مقلدۃ اغنتھا صفیہ  
 الاولاد معینہ رب و توجہ البسالتج و الخلفہ بنت سید و بھی من الحامیہ اے کیف وین و  
 حجرہ بتقدیم الحیم علیہ المہمستین الجاہ لہید خل فی الحور و الصنفہ تحمل انیون اسم  
 فاعل او اسم مفعول فیصل الاول معناه یمنع اللجین عن الایجاد و علی الشانی مینع  
 اللجین عن الاتجاہ و حکم علیہ قبل علیہ علی الموطبۃ والدوام و لذل اکثر ما یفعل فی  
 عبادۃ المعبود الباطل قال قتالی یحکمون علی اصنام لہم و قال تمام حو قہلتم عکوفہ  
 کا حکمت نہیل علی سوان و مقلدۃ اسم مفعول اسنادی الضمیر المستکن و ہو مفعولہ  
 الاول و الامتہ منسوب علی ذل اسمعول الشانی فان اتعید معیدے الی مفعولین و  
 الصغیر جمع صافن و ما یقوم من الخلیل علی ثلث قوام و الجملة جواب رب یقول و رب بسند  
 مشرقہ السبۃ تاج الملک نصار یکما مینع الکبار الذین لم یجہون الصفات عن  
 الایجاد و مینع الصفات الذین لم یجہون الی السبوت عن الاتجاہ ترکنا الخلیل ثانیۃ  
 علیہ ثلث اغنتھا فایہ علی ثلث قوام سے گوید کہ مبی ازب لاراں گرد کہ تاج شاہی  
 پر سرش نہاد و خود او سگمران را باز سے داشت و سگمران را یا سے میداد

المفعولين قال فاورد هم السارة هذا المفعولين محذوف لاجل وعنى بالمرات الرماح  
 وكفى بالعبيق عن المعصولة او عن المجدرة عن اللون والاصدار عند الايراد ويكون بعد  
 بشره الابل وزينا وكلها استعاره وروي راكرضى او اشرب ثامنا ولفعل جمع نوش  
 يقول بخبرك بانا وروى تدخل صدور الاعداد رياضاً وحي بيض عطاشر وصيد  
 من اى خبز حنن منها خمر اصنعين بالدار وقد روين منها سمعك كودك ترا بان  
 خبز خراهم وادك بامردان نيزه باى خورادرسين اعدار بجالى فروسيكيم كه سفيد وتابان  
 وتشه حكيم بياشند وچون بيسم آيم همه بخون غشته وسيلوب وتازه بر مى آيد  
 يعنى هم بخوبيه خبر كى سناو سگى كه هم لوگ اپنى بهايون كو دشمنون كى سينون  
 مين جيب او تارتى مين كه ده چگي و سگي و سوكي روگي مين او رجب او كوكا نلتى  
 مين توده هو مين دوبي او ريب پهرى كفتى مين قال و ايام نسا عرطوال حصينا  
 الملك فيها ان يذبحوا اواد واورب وافر جمع اخره و عسى به الممتازه  
 من مين الملايم كالفرس الاخير من مين احسب وكنى لبلوها عن شدتها و  
 منه قوله تعالى كان معادى حمسين الف سنة والملك لكون اللام فى الملك  
 كسورة نعتى ربيعة وجايز غنيمهم وانشاء تعلى و هم من ربيعة والعبيد من نعتين  
 الماطعة والمجدة جواب رب والذين ائبل والاطاعة يقال وان لا اذا طاعة  
 وذل له يقول رب املنا ممتازه من ساير الامام حصينا فيها الملك فلم نطع  
 مرة كرامة ان يذل له اول سلا نذل له مسيگو يده كه سى روز نامت براسه ماكر

کہ بدست کشکان آغدا باشد بلند و نمایان گردیده عیسی پیرودہ اونٹ چل چکے  
 چنانچہ یاسہ کی استیان سامنے سے ایسا وہری نظر آئیں جیسی تواریکسوتنی والوں کی  
 باتوں میں ہوتی ہیں قال ابامندہ لا تعجل علیہما و انظرنا خیرک العینین  
 الطیرانہ کتبہ عمر بن عبد الملک علی اسیکون سند ثبوتہ قال من ذاتم انہم کاوا  
 سیون الحقیقہ بسم جدہ و تھنیتہ بسم جدہ کا کاسمی علی ابن حسین رضی  
 اللہ عنہ بسم جدہ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ و فاطمہ بنت حسین رضی  
 اللہ عنہما فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلیل اسیکون علی سبیل  
 الاستہلال و الاصل ابن مندہ فاہنا ابہ کا قلیل فی قول جمع بن زلال فقلت  
 لہا یا عتس ام مجاشع و الاصل فیہ ثبت فی شیعہ اوخت فی شیعہ و لہا  
 محجل علیہ اذا اراد ان یعتق علیہ عاجلاً قال یقال لا تعجل علیہم و الفارزانیۃ  
 کافی قدر ع و اذا لکت فعدہ ذلک فاجزئ و الاصل اجزئ و لہا جزئ و ما  
 جواب الامرای انظرنا بقول یاعمر بن مندہ لا تعجل علیہما و اعلت شیعہ  
 خیرک ابنہ یقین مسیگوید کہ ای عمرو بن مندہ مارا بزودے لکیر و  
 قدرے مہلت بدہ کہ خبر دستعی بنو گوئیہم یعنی او عمرو بن مندہ  
 ابی جلدے نکر اور تھوڑے سے حکوڈ ہیل دے کہ تم جیکو کی جزئیات  
 قال یا مانور و الہا یا ت بیضا و لصدہ من حمرا قدر وینا  
 و الا پر و فی الاصل الاتیان بالابل العطاش علی الماریتہ سے



نہین گنا جاتا قال تذکرست البصا و شقیق لما رایت حولها  
 اصلا خذ نیا الصبی جاتہ شباب و المحول بالغم الابن التي يكون علی  
 الهوا ورج كانت النما نسیمها او لم یکن و الاصل صفتین جمع صیل و هو آخر  
 المیز و حقه بالذکر لانه وقت الرحیل غالباً و المجعیه باعتبار الاثر و انما ذکر  
 صیل یوم واحد و نصب علی الطرفیة و حدین جمع موش محول من خدا و ان  
 ساف و الالف لا شباع نقول تذکرست ایام الصبی و صرت مشاقا البها  
 حین رایت حولها حدین فی الاصل مے گوید کہ چون شتران بودہ  
 اولادیم کہ در آخر روز راندہ مے گیر و موش خوانی و بود لعب شباب  
 یاد کردم و شتاق تمام او گم دیدم معینے حب میں نے یہ دیکھا کہ ہودہ  
 اونٹ او سکی دن چلکتے ہاکی جاتے نہین تو جوانی کی فزے یاد آئی اور او سکی  
 اشتیاق نے او ہلایا قال ما عرضت الماسہ و شتوت کا سیا  
 بایری صلیتہا یقال اعرض اذا عرض و الطر و الماسہ عدۃ تدری سمیت بام  
 جاریہ زرقا تبصر الراكب من سیرۃ ثلثہ ایام و شتوت رقع من صید و صلیت  
 السیف اذا ساء من الغم و رقع للفریب و صفت اسم فاعل منه و الالف الایام  
 نقول فسات تک المحول و عرضت علیماۃ ہمار تعفت من بعید مثل سیاف  
 کنون فی ایہے اندین سلوا عن الامام و رقع للفریب مے گوید کہ  
 پس آن شتران بود و مکش روان شدند باہیکہ دہا ہا بنامہ بان تینہ دی

فی الحجة والجنین صوت البکارت فی الخیرات اقم ذات ولد فتدته عزودت  
 صوت البکارت في حقها مثل نسبی علی ما فتی من ایام الاصل سیکو یک  
 اندوه آن مشرود و چه دار که چه جزو اختیار کرده و پسنداق او شده نالدا اندوه  
 من مکنین نمیرسد یعنی ده او شنی چه والی جو ایستی بچه کو که میبایستی او را  
 عزم و المین رودتی ہے سیری برابر مکنین و حسن دن نین ہے قال و اما  
 لم یرک سقا لها من شقة الاجینا عطف علی نسفی السابق و شط  
 انظار من الشط و هو براض الشعر الخوط بالسواد و لثقا الشامة و شقة صفة خن  
 والجنین الولد فی البطن و لمیت فی القبر رض علیه فی الفراع فان ای  
 المعنی الامل سیبقی واحد من لثقة و اطلاق الولد علیه تخوف و ان ارید الثانی  
 لا یبقی شی من لثقة فان المدفون فی القبر لا یبعد باقی و هذا السبب بالمقام  
 فان المقام مقام الخیر یقول و لم یخزن مثل صفة امرة علب السبب خاص علی  
 شعرا و لم یرک شایتما من اولاد لثقة الامد فاما فی القبر و لکن لا یبعد ما  
 یا قیام یرک منه شیئا سے گوید کہ نہ باندہ من اندوہ زنی میرسد کہ  
 موش اکثر سفید شدہ و بختیسی و بختیسی اولادش بخران باقی کند آشتہ کہ  
 در کور مدفون اندوہ مدفون باقی منہ باشد یعنی میرے برابر وہ کھنٹ  
 دکھیا ہی نہیں ہے جسکی بہت بال کی ہو گئے اور او کی بجستی نے او کی  
 نو بچوں میں سے ایک مدفون بچہ کے سولے کوئی باقی بچہ و اور مدفون باقی

المدنیات او الجارۃ و غنی بہ الخفان و  
 کنے زمینتہ عن غلط اساتین و نغما متہما بقول و  
 ترکی ساتین صفتین مستتین کما سطر اسین ماخوون  
 من ملطہ او رخام یصوت خلا حیلہا المدخلة فیہا بصر  
 صوت حقیقال انہا لا یخولان فیہا سمنہا سے گوید کہ ترا  
 دوساق خواہ ہو کہ در رنگ و ضخامت بد و ستون عجب و یا سنگ  
 در عینے ماند و پا بر سخن آکھا کہ بدشوارے در آہنا سے آید آواز  
 بار یک سے دھند چہ باعث مندر ہی آکھا از جائے  
 بجائے نید و یعنی تھکو دو موئے ساتین دکھا وے  
 جو سنگ مر مر یا شکر سنگ کے دستون کے مانند  
 ہیں اور ان کے پائین جو اڑھین کے اون میں جائے  
 ہیں کچھ توڑے سے بولتے ہیں قال فما وجدنا  
 کو حید ام سقب شطہ فرحت الحینا  
 او بد الحزن و اید سے بالہبار وے و  
 السقب ولد النقت و انشد فقتہ اضاعہ  
 الضمیر المضموب فی الفعل المدکور السقب  
 و الحیۃ لغت ام سقب و شطہ تردد الصوت



ما التقلین بہ من الاعضاء اتے ہی فوقہ کا لحصر مثلاً علی جعد و مشقہ متقلبا و صفا متبا  
 مے گوید کہ ترا میلان قاسمی بنیاید کہ نرم و نازک و حسیلہ دراز و متع شدہ و سر نہایت  
 چندان گراست کہ اعضا متقدش آہنا بدشواری مے بردار و عینے تکتو ایسے قد کی  
 چمک و کبارے جو لایا چکیلا مے اور سرین او یکے اتے ہماری بین کہ وہ جن عضون سے  
 متصل ہیں وہ انکو بڑے دشوار مے او پھاتی بین قال و ما کتہ نصیتی الباب عنہا کشتا  
 قد خفت بہ جنونا الما کتہ لمتہ علی راس الورک وقد یقال لہ راس الکفل و غنبت مجول  
 و الکشح انحصہ بقول و ترکیب راس کفصل نصیتی عنہ الباب الذی بدخل نیہ او تخرج عنہ  
 و حضرا و قیفا قد خفت بہ جنونا حیث تعلقت بہا من جبکہ مے گوید کہ ترا سر سرینی  
 بنیاید کہ دروازہ آمد و رفت از دے تنگ میگرد و و باریک میانیکے من بیاعت او  
 بران دیوانہ شد مے عینے تکتو سر نیو کے سر دکھا و سے چنیہ دروازہ تنگ ہوتا مے  
 اور وہ تپلی کر چیکے بدولت بین بادل ہو کیا ہون قال و ساریتی بلنظ او رخام  
 برن خشا شصیہا رنیا اساریہ الاسطوانہ و استعیر لسان السمیعۃ الخلیفۃ  
 بالموحدة فالنظام فالنوع فالنمط شے کا رخام الا انہ دونہ فی اللین والہشاشۃ و  
 قیل ہو العاج و الرخام نوع من الحجر یضی اللؤلؤ یقال لہ مرمر و الرنین الصوت الخفی  
 و الخشا ش بالجمات الثلث قیل فیہ انہ صوت اسلاح و لیس بذاک فامہ الخشاشۃ  
 لا الخشا ش و ظنی انہ فعال من خش فیہ خشا او ارجل و سنہ خشت قیر او دت  
 و انیف الی الخلی اضافۃ الصفتۃ الی الموصوف و الخسلہ ما یرین بہ من مفرغ

کاتو الاصل انہ حجر لیس یقال لہ بالفارسیہ کھرش و کھرش نم

وزاعین والحق بالضم وعاء معروف كالحق والتشبيه في اللون والصلابة ولما كانت  
الصلابة في العاج زائدة ونسبة بقوله رخصا او يقال ان التشبيه في الشكل وليس بياض  
وهذا التشبيه معروف عندهم قال ونحوه في اللون كان ثديا هجان وقال آخر ولم يعد  
حقا ثديا ان تحلما والرخس الساعى الملبين والمحصان كحجاب العنقة واراو به العيون  
يقول وتركيب ثديا بغير اللون مستدير الشكل صلب اللحم مثل العاج ناعما في نفسه  
محفوظا من الكف اللامعين مے گوید کہ شاید ترا پستانچه سفید و گرد و در باشد  
وگرنه غلبه و سختی مثل حقہ عاج و بجای خود نرم و نازک و اتسع شده و دست لاسان  
باو نزدیک بعضی تخم و پستانین و گلاب وے جو گول گوے او بخی او برے کر اے  
باقی دانت کی ڈبے کیسے دکھائی دیتے ہیں اور چھوٹی والوں کی ہاتھوں سے بچی ہوئے  
ہیں قال و مثنی لذتہ بمقت وطالت رواد فہا تنور ہما و لیسنا المثنی  
بالشئ فالنون الانعطاف والدتہ تانیث اللدن و ہواللین الساعی استیعیر للعقد و السوق  
الطول والارتفاع والروادف جمع رادفہ و ہواصل المانیۃ و ناز بہ حملہ علی جہد مشتقہ  
قال و نازیلے نوۃ ثم صما و ولیبہ کرغنیہ القصل بہ والفعل جمع موش غایب و  
الرفوع البازنیۃ للروادف کاسکن فی تنور و الما لفظ للاشباع و الخفی فی ما فیہ  
من القلب فان الاصل ان یور بہا ما الضلن بہا من الاعضاء العلویا فان الروادف  
اشقل وشد فی قولہ تعالی تنورہ بالعصبۃ اولی القوة اے المفاتیح یقول و ترکیب العظام  
قامہ لذتہ اے ناعمۃ لینیۃ طالت بطول معتدل و ارتفعت بارفع مناسب محل الکفاہا

الطویۃ العنق فی احکم الحسن والادما من النوق مایون لوصف مشرب بالیقات  
 وایکد بالف نقیبات شامی من الابل والجان المستفی وقرات الساقۃ اذ حملت  
 والجنین معروف منسوب علی عولیه وروی ترعت الاجارع والمتوناقیل  
 ترعت الساقۃ اذ رعت فی الربیع والاجارع جمیع اجرع باکیم فالعین  
 وهو المكان الصلب والرمال الطیب المنبت والمتون جمیع من وهو ما صلب من  
 الارض وارتفع بقول تیریک یا مخاطب اذا دخلت علیها خالیاً بها او فی مکان  
 خال من الاغیار وقد امت عیون الاعماء انفسهم او جوسیم ذراعین صغیر کنه  
 نامة طویل العنق یضاهی اللون نینۃ نقیۃ اللون لم تحمل جنیناً قط اورعت الرمال الطینیۃ  
 النبات والاکمة الصلاب فی ایام الربیع مے گوید کہ چون برادر داخل شو  
 و خلوت خالی از غیر باشد وار چشمهای خود دشمنان و از جاسوسان ایشان  
 امین نشیند ترا دوسا عدو فریب نماند کہ بدوست آن شتر ماده جوان مباد کہ دراز  
 گردن و سفید رنگ و صاف و پاکیزه و نوجوان باشد و گاهی بارور نشده  
 یعنی جب تو اسکے پاس ایسے وقت میں جاوے کہ مکان خالی ہو اور دیکھنے والو  
 اکھنوں اور جاسوسوں کی ڈھونڈ بھال کا کٹچا نہ ہے تو تجھ کو دوپہنچی ایسے دکھائی جیسی  
 اوس جوان ادھنی کے دو ہاتھ ہوں جو گردن کی لابی رنگوں کے گور سے عمر کی نئی  
 رنگت کی پاکیزہ ہووے اور کبھی گہا بن ہووے ہوتا ل و ث یا مثل حق العاج  
 رضا حصا من الکف اللاسینا الشدے معروف عطف علی



کل نفس بما کسبت رقیبة یقول واما خبرک عما مضی بالاس فان الیوم و غدا  
 بعد کلها من یوم بالاعلمیة و لا تعلیمه مع گوید کہ ترا از ما خبری روز گذشتہ  
 خبر خواهم داد چه روز فردا پس فردا ملازم خبری است کہ نہ اورا تو می دانے  
 و نہ ما میدانیم یعنی ہم تجہ سے گذری ہوئی کہیں کی اسلی کہ آج اور کل اور  
 ہر سون کے خبر نہ تجکو ہی اور نہ ہکو قال ترکیب اذا دخلت علی حمار وقد  
 امنت عیون الکاشحینا ترے مضارع معروف من اللزارة و  
 المسکن فیہ الطغیة علی الانتقاب والخطاب لغير معین والحدار مصدر خلاہ  
 والیہ اذا سالہ ان یجمع معہ فی خلوة ففعل والظرف حال و متعلق الدخول  
 محذوف والعیون جمع عین یحوز ان یراد بہ العنود المعروف وان یراد بہ الجاسوس  
 والکاشحون الاعداء الذین یضربون عداوتہم بقول ترکیب ملک الطغیة یا غلب  
 اذا دخلت علیہا خالیة او فی خلوة وقد امنت عیون الاعداء وجواسیسہم  
 چون در حالت خلوت و کج خلوت بران طغیہ داخل شوے و حل این باشد کہ  
 از چہان اعدا جاسوسان آمان امین نشیند ترا بنمایند حبیب تو ایسے  
 وقت میں پاس اوسکی جاوے کہ مکان خالی ہووے اور بدخواہوں کو نظر نہ  
 اور او کو جاسوسوں کا گھمراہی تو وہ تجکو دکھلاوے قال ذراعی عطل او و  
 لیکر ہی ان اللون لم تقر حسیب الذراع الساعد و من طرف المرفق  
 الی طرف الاصبع الوسطی والعطیل بالہکلتین منہا تحتانیۃ کہ فیصل الطویۃ

منہ او شک من افعال المقاربتہ ولبین الفراق و خانہ عذریہ و نقص عمدہ  
 و الامین الحب الخالص و عینی یفت یقول نفی یا طعنیتہ ناک فقل لک <sup>معد</sup>  
 قطعاً یا نیا تقرب عہد الفراق الفقدان الکلا و المارام عذرت بالامین سے گویا کہ  
 قدری توقف کن کہ ترا انین پرسم کہ آیا باعث قرب عہد فراق از گنجی و یا  
 پیش از عہد فراق بدوست امین جو بد جستی و پیمان با ہمیشگی یعنی کہ پہلے  
 کہ ہم تجھ سے پیہ پوچھیں کہ کیا فراق کا زمانہ قریب آگیا کہ تو نے ابتداء ہم سے  
 توڑے یا ایک مخلص امین کو وقت پر دعا دے اور عہد او سے سو ٹوڑا قال ہوم  
 کہ یہ صرباً و طعننا اقربہ موالیک العیون الطرف متعلق محبہ و کثر  
 من اسرار الحرب و نصب صرباً و طعننا علی انہما مصدران یفعلین محذوفین و الجنبہ  
 لغت یوم کہ یہ و الضمیر فیہ بل یوم اول کل واحد من الضرب و الطعن و الموائع  
 اسرار العہم و کثاف الخطاب کسورۃ و اللام فی عیوننا بدل المضاف و الالف للاستیسا  
 فیقول خبر کہ ہوم حرب صرباً فیہ صرباً و طعننا فیہ طعننا اقربہ موالیک عیونہم صیگوں کہ  
 ترا انان در حجب نگاہی بہیم کہ دران تیغ و نیزہ را بکار بر دیم و براوران عمر او  
 تو بدان راحت یافتہ ہے ہم بگو ٹوڑا کی ایسے دن کے خبر و سنی ہمیں ہمیں  
 تو ازین تاریخ اور پہلی پہلی لگائی اور تیرے چھری بہائیوں نے او سکی بدولت  
 و ہا کہ ہمیں شہدے کہی قال فان خداوان الیوم رہن و بعد خداوان <sup>لغزینہ</sup>  
 ان رہن بمعنی المروء و السبا معتقدہ و يقال ہومروہن یہ لانیفک عندہ قال قتال

و متفق اور قاصدین میں میرے موبہاں ہی میں مقدار تھا قال و اما سوف  
 تذکرہا المنا یا مقدرۃ لنا و مقدرین النایا جمع نسبتہ وہی الموت المقدرۃ  
 و مضب مقدرۃ و مقدرین علی الحالیتہ الا ان الاول حال من المنا یا والثانی  
 من الضمیر المنسوب بقول و اما سوف تذکرہا المنا یا وہی مقدرۃ لنا و نحن مقدرین  
 ہمارے گوید کہ از مرگ نتوان رہید ضرور است کہ مرگہای ما یا برسد چہ آید ہمارے  
 است و ما برای آنہا تعیین مرتبے سے چو ٹٹا ممکن نہیں ہے ہمارے ہوتے ہی  
 ایک دن آوے گی وہ ہمارے ہی میں اور ہم اوکی ہی میں تو ہر سے زندگی پر کیوں  
 بر آئی لبتی قال فقی قبل التفرق یا طغیبا شیرک البقیین و تخریبا  
 طغیر تخریم طغیبتہ والالف لاشباع و تخریم من جنبہ و تخریم من جنبہ و کلاہما  
 مجرؤم علی اللہ جواب الامر و الفعل الشہلی متفعل بضامیر تکلم مع الغیر و البقیین الخیر  
 البقیین قال عمر عند حبیبتہ الخیر البقیین و سیتفاد من بعض المواضع من الاغما  
 ان ہذا البیت مطلع منہ العقیۃ یقول تسفی یا طغیبتہ قبل التفرق تخریک  
 الخیر البقیین و تخریبنا کدک سے گوید کہ ای زن ہو وہ نشین میں از وقوع  
 عداوت قدرے توقف کن کہ حسب رنج تو گویم تو تخریب چہ با گوے یعنی  
 او جوہ نشین بی بے جدائی سے پہلی کچھ تو نہ کہ ہم کو ی کی بات تخریب سے کہیں  
 تو ہم سے کہو قال فقی نساک لک تلحدث صرا لوشک السین او  
 الامیاء احدث علی خطاب الموت و البیترم القطع و الوشک بفتح القرب و



ہم سیتی قال واما شمس الشکاشیہ ام عمر ولبصا حبک الذی لا یستجیبنا  
 المراد بالشکاشیہ علی روایتیہ اللامع فی عتیل و مالک و عمرو بن عدس و علی روایتیہ  
 الکتاب ام عمرو و صاحبہا الذی کان یقبض و الذی لا یقبض و الالف فی  
 لا یقبض فی الامام الشیخ و ضمیر المفعول محذوف و نقول و اما شمس الشکاشیہ یا ام عمرو  
 لبصا حبک الذی لا یستجیبنا یعنی نہ نعم نہ کان کنک لکان عندهم گوید کہ کن  
 صاحب خود کہ تو جام اور اسنے دسے بدترین شہرست نیست بلکہ بہتر است  
 و یا برابریں چرخید یعنی جس بحق کو تو شراب نہیں دیتی ہے  
 وہ تینوں میں گنہگار ہیں بلکہ برابریں یا چھپا پیر تو سنے شراب او ملو کہ کن  
 ذلکے قال و کاس قد شربت بعلبیک و اخرک فی دمشق و  
 قاصریہ الوداد و اورب و ضمیر المفعول محذوف و الخبایہ جواب رب بعلبیک علیہ  
 معروف و رب من بعل و هو اسم ستم و بک هو اسم بائنی البلد و المعروف المقصود  
 و اخری لغت کاس و دمشق ملکہ معروفہ سمیت باسم بائنیہ و دمشق بن  
 کفان لغت للحمیہ العلمیہ و قاصرون موضع و صنع علی صیغۃ الجمع کما روینہ  
 الالف للاشباع نقول و رب کاس قد شربنا بعلبیک و رب کاس من اخر  
 شمس الشکاشیہ و دمشق و قاصریہ فانما عاد ذلک و سقی لذلک گوید کہ  
 سہی از جامہا بعلبیک شمس و سہی و دیگر در دمشق و قاصریہ فروکشیدیم پس  
 در نیجا ہم سیتی بود یعنی بہت سی پیالی بعلبیک بن بن نے پی اور بہت

کہ مال خود را در و صرفت کند یعنی وہ شراب کہ جب نوبت اوسکے  
 کسی خلیل بہ خلق پر پہنچے اور وہ ایک دو گھونٹ اوسکا پیوے  
 تو پھر وہ دیکھ جاوے یا تو اوسکو دیکھی کہ وہ مال اپنا اوسمیں اور  
 ثنائے قال جنت الکاس عن ام عمر و و کان  
 الکاس مخرطاً الیمینا الصبن بالہتة فامو حدة فالنون الکف والمنع و  
 روے حدیث من الصد و ام عمر و منسوب علی السداء والواو حالۃ  
 و غیر ما بدل من الکاس و یمینا خبر کان و اعلم ان ہذا البیت و اشافی  
 کلاما نسب فی الاغانی سے روایت الی عمر و بن عدسے و علی ہر وایت  
 اخرے الی عمر و بن عدسے و العلم عند اللہ نقول کففت الکاس عن  
 یا ام عمر و وقد کان مخرطاً الکاس جانب الیمین الذی کنا  
 فیہ نے گوید کہ اسکے عمر و از ما جام سے  
 بازداشتے و حال این است کہ مخرطے جام  
 جانب راست بود کہ ما در ان جانب بودیم  
 یعنی او ام عمر و تو نے کیا سبھا کہ شراب کہ  
 پیلا لا سبھ کو نہ یا اور حال یہ ہے کہ شراب کے  
 چینے کے سبھ دایم جانب تھے جہاں ہم بیٹھے تھے  
 سو یہ مناسب تھا کہ سب پینے والوں نے پھیلے چل

ما مواء النفس و یمن من لان اذا انقا و والالف للاشباع و لمیت  
 تبارعت شقة کالمیت الآتے بقول اذا ما و اتها ذو حاجة شیا  
 من دون ان شیر بماتیل به عاتوا و نف حتمین لعانیسے حاجتہ  
 مسکونید کہ چنین شہابی بنوشان کہ اگر صاحب حاجتہ او را  
 بچشد دور ازین کہ اور ایک شد از خشن بازوار و تا اسیکہ مطیع و  
 منتادش گردد و حاجت خود را فراموش کند یعنی ایسے دُا  
 پلاو کہ اگر حاجت والا او کو چکی نہ کھاوے نہ پیوے وہ او کو  
 اوکے حاجت سے باز رکھے یا تک کہ وہ اوسیکا ہو رہے  
 اور اپنے حاجت کو یک لخت بھول جاوے قال ترے اللعز  
 الشیح اذا امرت علیہ لاملئنیہا جینا یرے بھول و ترے مخاطب  
 و کلا بامتل و اللعز باللام فاللعز فاللعز کتف الجنبیل الئے اخلق  
 و الشیح باللعز فاللعزین الجنبیل و امرت بھول و معناه او یرت  
 و الئے المال صرف وقت یراد بہا بخد الابل و ذنحھا و  
 الاول اقرب بقول اذا اذ یرت تک الخ علی الجنبیل سے  
 الخ و شیرب سہنا شیا یرے ہو او تراہ باذلا لاملئنیہا  
 سے گوید کہ چون دورش بر جنبیل بدستہ جام بگذرد  
 و قدرے از و بنوشد چنان دیدہ شود یا بچانشینے کہ



والصفتین اذا مزجا بالماء وكانوا يزجون بحسنه بالماء لبارد و الحار قال کعب ۴  
شجت بذی شیم من محمیت اے مرغت بیاروسن مار ارض مخففتہ و قال  
عمر بن عبدی بن قیس السلولی فی دار بشر قنوة مرة بار سخین و کنهم کانوا  
یزجون فی الصیف بالبار و فی الشتاء بالحار و مضی علی المفعولیه و المختصر.

بالصفتین مضموم الاولی نبت کیونکہ فور حمر نایل اے نوع من البصرة یشبہ الرغفران  
فارسینہ اسپرک و تطبیق علی الرغفران ایضا و هذا اقرب فان الرغفران  
الحمر الکبر و البون و کلمہ ما زایدہ و الصغیر الحار منضوب علی انہ حال من الماء

و ذهب بعضهم اے انہ مستکلم مع لغیر من السخاء علی ان ماضیه قد جا  
کر ضعی ایضا و فنیہ ان سخاء اثار ب لا یتوقف علی مخالطہ الماء لجزئی توقف علی کثره

باہم میخون فی الصحو کا انهم میخون فی اسکر و روے شیخنا بالمعجۃ  
فالمعجۃ من شے ماہ کر ضعی اذا نسیم و الاولی اجد و یقول فاسقینا خرا مرزوقہ  
اذا خالط الماء الحار ترے کان فیہا حصا سے گوید کہ شہ ابے بنوشان

کہ چون آب گرم باو آمیخت شود و چنان نماید کہ در ان اسپرک یا رفسفران انداختہ  
یعنی ایسے شراب پلاو کہ جب گرم پانی او میں ملایا جاوے تو یہ رنگت پیدا  
کرے کہ گویا رفسفران او میں ملایا ہے قال تجوز بذی اللبانی عن ہواہ

اذا ما ذاقہا ستمہ طیبنا الخوبر الملیل عن السراط السوسے  
و الشکن فی الفعل للشمشہ و الباء للتعدیۃ و اللبانی اھی تہ و الہو

فی سوق حکما قایما و حسن ظنا بنقلب تحیر و یہاں صغار عظم و کبار ہم و لذ  
 قال شاعر من بنی بکرمیت الہی بنی تغلب عن کل مکرمتہ فقیدۃ قالہا عمر بن کثریم  
 الاسمی بن جحک فاصبحینا ولا نسبحی حمور الاندرینا سن الواسر والقافیتہ  
 متواتر والاخر فتنیہ و حسن وقوعہ قبل الامر بالہبوب فان الہبوب  
 ہو الانباتہ من النوم والبار للکلاب والصحن القدح للظیم و صبح سقاء الصبوح  
 وہی الخمر التي تشرب فی الصبح والاندرا بالنون فالہجعتین قریتہ علی مریۃ  
 یوم ولیلہ من الحلب تنسب الیہا الخمر لکونہا جیدۃ منیہا والاندرون اصلہ  
 الاندرون ثم خفف بخذف یا لہ نسبتہ وقیل جمع اندرے بدون لتخفیف کما  
 قالوا ان الاشعرین جمع اشعرے والاعجمین جمع اعجمے والالف للاستبصار  
 بقول الاستیقل فی انتہی یا ام عمر و نقد حک الکبیر فاستقینا ولا تبقی شیئ من  
 حمور اہل الاندرینا فانما حق بہا لا عنیدہ نامے گوید کہ اے ام عمر و آگاہ  
 باش و از خواب گران خود بیدار شو و بجام کلان بیام و مارا صبحی بنویس  
 و شرابہاے اہل اندر بر اے دیگران گذار چہ از ما دگیرے اولے و احق باد  
 نیت لعینے او ہم مرا اپنے ہوش میں آو اور ایک بڑا پیالہ لاو اور صبح  
 کی شراب از ہمیں سکو پلاو اور اندر گانو و الوکے شرابو ہمیں سے  
 ایک ہوند ہی اور وکے سے پھوڑ قال شاعر کان احب منیہا اذا  
 ما المار خالطنا حنینا و ہوا سمع مول من شغف الحنن بالہجعتین

منة عمرو بن كلثوم بن مالك بن عتاب بالقواية المشرفة بن سعد بن بكر  
 بن جهم كلثوم بن بكر بن عبيد بن عمرو بن جهم بن عمرو بن قنبل بن وائل  
 الى آخر النسب المذكور في ترجمة طوقه والسياسة بن عبد الله بن عبد الله بن عبد الله  
 كليب بن بديعة بن كني بابي الاسود وكان سيد قوم سادهم وهو ابن جهم بن عمرو  
 بات وهو ابن مائة وخمسين ومن حديثه من انه قضية على ما هو في الاغصان  
 ان عمرو بن هند وبنو عمرو بن المنذر بن امرئ القيس النخعي واهل هند بن بشر بن جهم  
 اكل المرار وقيل هي نبت الحارث بن عمرو بن جهم ويقال عمرو بن هند هو الحارث  
 قال يونس بن جهم بن عمرو بن المنذر ما ريل يقولون احدا من العرب الف امه من هند  
 استقر قالوا هي ام عمرو بن كلثوم فان الامام علي بن ابي طالب اعز العرب و  
 زوجه كلثوم بن مالك افرس العرب وابوها عمرو وسيد قنبل فارس بن عمرو بن  
 هند ابن عمرو بن كلثوم بن طييب البية فاته في جماعة من قنبل وانت اسم  
 في ن رنه من فخر عمرو بن كلثوم بن عمرو بن هند واسم علي امه في قبة قريبة فقامت  
 منة لبيبة تاو يعني هذا الطبق فقامت لبيبة فقامت الحاجة الى حاجتها فاعاد  
 عليها ثانيا واما لبيبة فقامت لبيبة فقامت لبيبة فقامت لبيبة فقامت لبيبة  
 في وجهه ثم وثب الى سيف عمرو بن هند فكان محفوظا من ربه براسه وناوك  
 في قوته فاعادوا على ما كان عند عمرو بن هند ووافقوا في قوته وساروا نحو الحيرة  
 فقال عمرو بن كلثوم هذه القبة واثبتت في موضع كعبه بالثباني



آنان در حق مہایگان و محتاج زمان کہ سال قحط ایشان بطول کشیدہ باشد حکم  
 بہار و ابر بہار دارند چنانکہ ابر بہار بدختلان سر مار زدہ می کنند آنہا بآنان میکنند  
 یعنی وہ پر و سیون اور کال کے مارے عورتوں کی ایسی ایسی ہین جیسے بہار کا  
 موسم یا بہار کا باران درختوں کے لیے ہوتا ہے قلل و ہم العشیرۃ ابو یطی  
 وان یسل مع العدو لیاہما العشیرۃ تقدر المضاف و بطی الرجل شد  
 تاخر قال نقلی وان یسلم لیسطن و معنی ان یطی مخافۃ ان یسل اولیٰ یطی علو  
 اختلاف القولین فی مثل ہذا الترتیب والحمد ان تمیز الرجل ان یقول ولین نعمتہ  
 و فضیلۃ او سببہا واللہام جمع لیسیم بقول دہم ارکان العشیرۃ و احیاناً فیضیون  
 امور ما مخافۃ ان تباخر اولیٰ تباخر حاسد عن السخی فی الاصلاح و مخافۃ ان  
 یسل لیاہم العشیرۃ مع العدو و لیسلم یسل لیاہم معہ معہ گوید کہ ہمارے ارکان  
 و عطا فی قبیلہ مستند چنانچہ در اصلاح امور شس سعی لیسخ ازیر اندیشہ لیاہم معہ  
 کہ حاسدی کوتاہی کند و بایک کردار ان قبیلہ مجاہد عدو گرانید یعنی وہ ہمارے  
 قبیلہ کے خیر خواہ اور محسن خالص اور مدار کار ہیں چنانچہ وہ کام اس کے بہت جلد  
 اس خوف سے ہوئے ہیں کہ خدا نخواستہ کہ حاسد کوتاہی کرے و بایک  
 لوگ اس کے دشمنوں سے ملجا وین ہذا العلم عند اللہ و ہو العلیم الحسبیر



الاکثر الباری زایدہ یقول واذا امتنت الانابت فی قوم اعطانا قسما جاحلا وافر  
 منها فلما فضل منها علی الناس سئلے گوید کہ روزے کے وصف امانت  
 تقسیم کردہ شد قسما شرس خطا وفساد زوی با عنایت فرمود حسین و حیدر  
 امانت کو گویند نہی گئی تھے تو اس کے باطنی واسطے نے مکر و چاٹھ دیا قال  
 فشیئ لیسنا بیا فیما سئلے کہ لہا وعلما ہا المستکن سے  
 بنی قطب الارماۃ السکک تقضی الحق فانک اذا نظرت الی عینی من فوق  
 من بشیر البیر الی المار فامینک و بین المار سیتی عتقا لک اذا دخلت البیر  
 ونظرت اشفیر من المار فامینک و بین اشفیر سیمی حکما و لہ قال لغا  
 رفع سکن فان ما بین السماء و بین الارض من جانب الارض ہو السکک و سکتا  
 قصود صعدوا کھل من جاوز الشاشر الی احد کے عینین والعلام یباید و اشفیرات  
 الشیرۃ و القتب یلہ قبول فشیئ ذلک القسام لیسنا بیا عابدیہ شیع السکک تقضی  
 الیک کھل القتب یلہ و علما کھل لہ فی مقام عال من الحج و الشرف سے  
 بانا من قسام بالانصاف از برائے امانت الشرفے ناکر وہ کہ رافا شہ سباز  
 لہذا است چنانچہ پر دھوان قتب یلہ بدان بیت عالی التجا اور وہ یعنی پیر اکبر  
 پورے بانٹ والی سے ایک ایسا پیر اگر سہا کھل بنایا جو بیت قتب سے چنانچہ  
 کی چوٹی بڑے اوس گھر کے پناہ میں آئے قال و ہم المصفاۃ او الشیرۃ  
 اقطعتم و ہم فوار سحا و ہم حکما عہد الرفع لہ فی عین عینہ



من جانب الاعداء تلقى المعاندة محتاط عندہم و اسلحہ ہستون والحوال  
 ان دروہما اور دوعہم قلع کا لکوا کب سے گوید کہ اگر ترسانیدہ شوند تو خود  
 و ستانہا و پیکانہا سے تیز کردہ نیز دیک ایشان خواہے یافت و جال این کہ  
 زرہ ہای آہنا و یا آنان چون ستارگان تابان و درخشان <sup>شد</sup> <sup>بہ</sup> <sup>عینہ</sup> وہ اگر در  
 چو لکهای جاوین تو تو پاس او کی خودین اور بہالین و مار پر چڑھے ہوئے  
 دیکھیا اور حال یہ ہو کہ او کی نوین ستاروں کے مانند کھتی و کھتی ہو وین فای  
 فاقع با قسم الملک فاما قسم الخلائق بیما علاہما القسوع الرضی  
 بالقسمة بعدے بالبار المصدریۃ والملک من اسماء تعالی قال عند ملک مقتد  
 و الخلائق و الشامل والعلامہ بالغة العالم و المحبر و الخلائق و القسمة یقول  
 فاض یا بعد و قسمة الملک العزیز فانه قد قسم الشما یسینا و بیکم من ہوا علم بالشما یل او  
 بالقسمة <sup>مے</sup> گوید کہ اے حاسد بر قسمت خدای تعالی راضے شود جا بر نشین  
 چہ در میان ما و شما تقسیم عادات و شما یل کسے کردہ است کہ قسمت و شما یل  
 و استعداد تو اہل نجوے میدان <sup>عینہ</sup> او حاسد مالک کی بانٹ پر راضی  
 ہو کر بیٹھ اسے کہ جب یہ بانٹ کی ہے وہ عادتوں کے براے  
 بہلاے اور استعداد و کنی کے زیادے کو خوب جانتا ہے  
 قال و اذا الامامة قسمت <sup>مے</sup> معشر او <sup>مے</sup> با و فر حظہا <sup>مے</sup>  
 الامامة وصف جامع لصفات الخیر و الا یفارا الامام <sup>مے</sup> فی الاعطار و الا و فر

طبع بالصدر وبار الشیء ملک وضاع قال تعالى یرجون تجارة لمن تتجرون فقال  
 بالکسر مصدر من الفاعلین قال فی القاموس هو کسب اب اسم للفعل الحسن  
 والکرم او يكون فی الخیر والشر و هو مختص بفاعل فاذا صدر من الفاعلین فهو بالکسر  
 وهو ايضا جمع فعل انتهى والاحلام جمع حسم بالکسر وهو العقل والصنم المجرور  
 لهم تباویل الحیاة فیقول لا طیب یعون کما یطیع السیف بالصدر رای لا یتبدون  
 فیتقدون فی الامور والصنم انما لهم فی الشر والخیر ذلایل عقولهم  
 مع هو الا نفس مع گوید کہ در کب مکارم کامل نیستند و ازین کہ  
 عقول ایشان مطیع و متقاد نفوس ایشان نیست کارناے ایشان لغو و ضائع  
 نیز و بعینه وہ اچھی اچھی کاموں میں کمی کوتاہی نہیں کرتے اور تمام کام  
 او کی اسلئے بیکار نہیں جاتے کہ او کی عقلیں نفساے خواہشوں کے تابع  
 نہیں ہیں قال ان لغیر عواقل المعانی عندہم و السن تمنع  
 کالکواکب لا ہما یقال افرغوا اراعه و المعن مجہول والخطاب فی  
 تلق لغیر معین والمعانی جمع مغفروہ و البیضة فارسیہ خود و حسن المنون  
 من شتہ اذا حدّ و حال و سنونہ رزق کایناب اغوال اراد ہما التقوال  
 و یجوز ان یراد بہ الرماح من سن المرج اذا ركب فیہ انسان والامام جمع  
 لامة و ہے الدرع و الصنم المجرور للمعانی و حسن علی ارادة الرماح والاضافة  
 لادنے ملاستہ اولہم تباویل الحیاة و الحجة العقلیة حال فیقول ان یراعوا

از ماکرمی باشد که کریمان را بر کرم اعانت سازد و خود ہم بسیار بخیر و عنایت  
 بدست آرد و دیگران بدبختی و سبب سے بدبختی و گناہ جو چاہی کرنا  
 سوا و سکا باعث بدبختی و بدبختی ہم میں سے ایک ایک کریم ہوتا ہے جو دین  
 والوں کے مدد کرے اور برائی دانا کما تا ہے اور اتنا ہے قال من معشر  
 لهم اباہم وکل قوم سنة واما عہما المعشر الحجاۃ و الجار و لمحبر و رنے  
 محل الرف علی الخبزۃ من محذوف و سن الشی وضعہ و اھراہ و مفعول  
 محذوف و اسۃ السیرۃ الحسنۃ و السیۃ فعلہ بالضم من سنا و امام اسۃ من سبھا  
 یقول ہم او نحن من جماعۃ تحت لهم اباہم و کلام کسب الغنائم و اتلافنا حقۃ سنة  
 لهم و اباہم اتیہ ملک اسۃ و کل قوم سنة و امام سنة سے گوید کہ ایشان  
 و یا ما از جماعتی ہستیم کہ بزرگان کان از یکی گرفتار بدبختی و دادن و صیل  
 کردن و باز بخشیدن برائے ایشان سیرتی ہتادہ اند چنانچہ ہمیں سیرت  
 و بزرگان ایشان امام ابن سیرت اند و برائے ہر قوم امامی سیرتی میباشد یعنی  
 وہ باہم لوگ ایسی لوگوں میں سے ہیں جنکی باپ دادے کے کہانے کجائی اور  
 نیکو دیکو اونکی لو ایک طریقہ ٹھہرایا ہی چنانچہ یہی طریقہ ہی اور بزرگ ازکی  
 اس طریقہ کے امام میں اور ہر قوم کے لئے ایک طریقہ اور ایک امام اس طریقہ  
 ہوتا ہے قال لا یطیعون ولا یؤبرعوا لہم اولامیل مع الہوے  
 احلاہا یتقال طبع الرسل اذ الہم یفقد فی المکارم فہو کالسیف الذی



الامور فیاخذ من ہاوی علی ذلک ومن یسبب الحق لایطاع ومن یکلم علی  
 قومه بآثار فلایرد حکمہ والہضم الاستلاف والضمیر المحسب وللحق قول ولم یزل  
 سنا مقسم للحق تعالیٰ العشیۃ ما کان تھا لھا ومن یسبب الحق لایطاع تارة  
 ویمضیٰ اخریٰ فلایزد فیعلیٰ گوید کہ پوستہ از ماکسی باشد کہ نشیم  
 حقوق کند و تمام تبید را حقوق ایشان بدہد و گاہی از یکی ستاند و دیگر کیستہ بخشد  
 و ہم چہ کند مسلم باشد بعینہ ہمیشہ ہم میں سے ایسا ہوتا رہتا ہے جو اپنے بہائم  
 سبزون کے حق رسائی کرے اور سیکو حصہ رسد پہونچا دے اور کبھی ایک سے  
 لیکر دوسری کو دے یا آپ ہی مضم کرے اور کوئی دم مارے قال فضلا  
 وذو کرم بعین علی السند سے صحیح کسوب بغایب عنہا افضل  
 عند النقص مضروب علی المصدرة او التعلیل وذو کرم عطف علی اللزاز علی  
 ما لعدہ من مقسم ومنہ و السند سے الجود والسمح السخی الجواد والکسوب مبالغة  
 الکاسب کا الصبور فی الصابر والرفایب الغنائم لکو کھایر غلب فیہا والغنائم  
 مبالغة الغائم من غنم الشی اذا فاز بہ وحذہ ووصفہ بالکسب والجود فانہا  
 صفة مدح یتقال فلان متلف مخلف ومتلاف ومخلاف اے کیسب مکیون الکسب  
 حلیقہ لما تلف یتقول فضل وذلک فضلا وینفیل وذلک فضلا ولم یزل منافزو  
 کرم بعین الکرم علی الجود بالمال والحدیج جو اکیسب الغنائم کثیرا و یتغوز بہا مکیون  
 برہمہ فایق شدہ ویا انچہ سے کند باعث فضل و تقویت و خود سے کند و پوستہ

بادین کو گوشت کی ٹکڑوں سے بہرہ ور کرتے تھے شور و دین کی مار مار سے اتنی  
 بڑی ہی جاتے ہیں کہ سیتیم اونکی اوہین پیرتی پیرتے ہیں قال اما اذا لقت  
 المجامع لم یزل منه الرز عظیمۃ خشیاعھا الانتقاء الاجتماع والمجمع لمجلس و  
 اسناد الانتقاء مجاز سے فائدہ من عوارض الناس والارز بالامام والمجتبین کتاب لغز  
 و فارسیہ سریش و مہندیہ لاسا و یقال سلمان الرز خضوتہ اسے لائیکہما فہو غزاة قال  
 فی الصراح یقال فلان الرز خضم معینہ سریش خضم است ولا یبعد ان یکون من الرز  
 الباب و ہوا یقال لہ فی الفارسیہ شتیوان فائدہ کیون لازم لکباب والعرب  
 تقتر باللد و شدۃ الاختصاص و لیدون ترک الحضوتہ من الضعف و عنی بالعظیۃ  
 النظمۃ العظیۃ و ختم الامر تکلفہ و حمل ثقلہ یقول انا لاقوم اذا اجتمع الناس سہ فی  
 المجلس لم یزل منار علی کیون لازم خطۃ عظیمۃ و من کلفہا و حامل ثقلہا سہ گوید  
 ماکسیم کہ چون مردمان در مجلسہاے باہمی فراہم آئید پیوستہ باشد کہ از مامور  
 براید کہ امر عظیم نگذارو و بارش بردار <sup>بخوش</sup> معینہ ہم وہ لوگ ہیں کہ جب  
 دو کوئی حکمی ہو وہیں تو ایک نہ ایک آدمی ہمیشہ ہم میں سے ایسا نکلتا ہے جو ہر  
 بات کو بخوبی دیکھے اور وجہ و سکا اڑھائے قال و مقسم یعطی العشیۃ  
 حقہا و مغذ مر الحقو قہا مضامہا انقسم اسم فاعل من شتم مرفوع عطا  
 علی الذراذخ سے بالعشیۃ تو مہ معینہ بنی عامر بن ضعقہ و یجوز ان یراد بہا  
 بنے کلاب بن ربیعہ والا اول اقرب و المغذ مر بالمجتبین اسم فاعل من یرکب

جو اور باوصف او کی پر لے نے ٹپھی کپے او کی بہت چوٹی اور سٹی ہوئی ہوں  
 او کی پناہ میں آتی ہے اور او کو اپنا ٹھکانا سمجھتی ہی قال و لکھلون اذ الريح  
 تناوحت خطي تمتد شوارحاً انيا حراً عطف على محذوف وكلل الخيفة اذا  
 عليها بحيث يكون عليها قطعات كبار من اللحم والشرید کا ہنا اکالیہا قال الحاکم  
 عم مکتلة لجماد فقه رثاقه نصف الخفت و تناوحت الرياح اذا تاملت في البقعة  
 وکینی بہ عن الخط و الخج جمع خج بالهمزة فالحجیم و هو الخفة الکبيرة فارسية  
 پیا کہ و مندیہ بادیه مضروب علی انه مقول لکھلون و یجھول من بد الخفتہ از اذ و  
 من المرق و الشوارح جمع شارع من شرع في المار اذا حمله و سج و کنه و غیر کثرت  
 المرق و لصبه علی الحالتیه و الاقام جمع یقیم و عنی بهم من یاکل منها من الغراب و لیس  
 مرفوع علی انه فاعل شوارحاً یقول فی طعمون الا ضیاف و لم یکن و لکھلون خند  
 تناوحت الرياح الشديدة اسے فی زمان الخط حجاباً عطیة تراو ساقه فاقه بالاک  
 و الحال ان انیا حراً لکھلون متھا شیر عون فیہا من کثرة المرق مے گوید کہ ہر  
 آنان این بصیت زدگانے خوراند و ہر گاہ کہ باد تند از چار سو میزد و لغو  
 زمان قحط باشد پیاہائے بزرگ و کلاراکر باد شور باز باد کردہ چو شوقیہ پیاہائے  
 کثرت شور باد آغشا و رے می کنند پیارائی گوشت مے آراشد و انہا  
 یا نہیا تاج سحر خشید یعنی ہر وہ او کو روئے دستی میں او کو بڑے وقت  
 میں جب کہ جو بادیاں برابر چلتی ہوں یعنی بڑا بہارے کمال ہووے تو ایسے چڑھے



قال تاوی الی الاطباء کل روزیة مثل البلیة قال صاحب  
 یقال اوسے لب اذ التجار الیہ ولا ذیہ والاطباء جمع طبیب لغتین و ہو جمل  
 طویل شدہ نہ سراق البیت و اراوہ اطباء جنیب واللام فیہ عوض عن المض  
 الیہ والرزق بالحقہ فالذال المحبت العجز الصعقۃ و النفس المرغیۃ و لبس البحر  
 علی نہ لغتہ فانہ تو غلہ فی الایہام نایصیر معرفۃ بالاضافۃ الی المعرفۃ و البلیۃ  
 الناقۃ التی کانوا شیڈ نہا علی قسب صاحبہا منکوتہ الریس الی جانبہا الطیر  
 وقیل مرفوعہ الریس علی میل اجابہ اللہ و لا المار الا کلاما حتی تموت علی عجز و  
 وقیل کما یخبرن لہا حفرۃ عمیقۃ فسیقوتہا فیہا حیتہ و کان رتہم ان صاحبہا کثیر  
 علیہا ان حشر و القاص بالانفاد فاللام فی الحقہ القصیر لکشر و لا لکلام حشر  
 و ہر العوب المانی المتعرق و الطاہر انہ لضعف رطبہ بلسل البیت الی انہ یقول  
 تاوی الی اطباء بیوت رطبی کل نفس مرغیۃ ضعیفۃ او کل تجوز عجزت عن کسب  
 تشبہ البلیۃ قضیرۃ الشیاب البالیۃ سے گوید کہ ہر کسے کہ ضعیف نالو  
 باشد و یاہ زنی کہ پرو حاضر و ہاں شرمادہ جائد کہ ہر گز صاحب خودستی نہ  
 و باوصف کوسگی و خشکی جامہ کہنہ او کم و کوتاہ باشد بنازل رطبتن پناہ می  
 یعنی میری ہیاسی بند ایسے غریب نواز اور مسافر پرور ہین کہ ہر غریب آوے  
 شامت کا مارا یا ہر منزل ہو پڑیا جو اوس بی نصیب او تنہی کی طرح سخت  
 لاچار و چوکی او کی مالک کی گور پناہ نہ ہین اور پیر و ہر کی پیاس سے مر جا

فان فیہ روحا قویۃ  
 حیث قال یقولون  
 الطاہر

صاحبہا

کی گوشت اور کئی تمام قسم کے سارے پر و سیون پر بلا تکلیف خرچ کی گئی قال  
 فالضیف والجار الجنب کا نماز میں بتا کہ مضمناً امضاً صحلاً کتباً  
 البیید کا الجنب قال قتالی والجار الجنب قال فی البیضاء البیضاء واللہ سے  
 الاقرانیہ منہ و فیہ دلالہ علی انہ اذا کان الضیف الطارق والجار البیید کہ کہ فالتب  
 اولی و سبط نزل و بتا کہ بالقرآنیۃ فالوحدة فاللزام واد او بلد من بلد المین دو  
 و دھا و کان چہ سنم قیال لہ ذوالخالصة و ہو المراد فی المثل المعروف انہون  
 سن بتا کہ علی الحجاج فانہ انام فاستحقہ فلم یدخلہ غیر مصروف لثانیۃ و لعلیۃ  
 و المخصب اسم فاعل من اخصب الوادے اذا صار ذا خصب مضموب علی الخا  
 والامضام جمع مضمم بالحمۃ مفتوحاً و مکور الطین الوادے و امضام بتا کہ قرآنو  
 فاعل مضمناً و الحیو و لہ بتا کہ یقول نسخرتها و سمرت لہا علی الضیف النازل  
 و الجار الاحنبی وضا من کثرة اللحم کا ہما نزل وادے بتا کہ وہی مخصیۃ  
 المقرے مے گوید کہ پس اور اکبتم گوشت اور امبرجہا نازل و ہما یہ  
 بید تقسیم کردم چنانچہ ہر دو نوع از بسیاری گوشت و سترافی خور و نوش  
 چنان کشتند کہ گویا وادے بتا کہ بجالی نازل شدند کہ ہمہ دیہات او تازہ  
 و شاداب بوبعینے پر مین نے او نکود سج کیا اور گوشت او نکا پا و نون او پر  
 خون کھانچا چنانچہ وہ ایسے پہاڑوں مین آئی کہ گویا وادے بتا کہ مین ایسے  
 پہاڑی و قتون مین جاوے کہ او کے مین مین ہرے ہرے ہو رہی تھیں

الیہا الخیر یا او وقت تخریبہام متشابہ الاحیام ذوات الفوز سے گوید کہ بے  
 از شتران گشتن قمار بازان و متولیان قمار و تقسیم حصص کہ ہنگام گشتن آہنا و یا  
 برای گشتن آنھام و از اسبھام قمار راست اندام طلب دہشتم کہ بیایند و بخورند و بخورند  
 یعنی بہت سے ایسے اونٹ قربانی کی جو جوار یون اور جو سے کے متدین متولیون  
 حصون کرمانی والوں سے طرح طرح کا علاقہ رکھتی تھی اونکی قربانی یا او قربانی  
 وقت پر اچھی اچھی دانا لوگون کو جو کی کر سیدھی سادے تیر و کھڑیہ سی میں

بلا یا قال ادعوہن لعالت او مطلق بذلت لجمیران التامیع لجا حمھا  
 المضارع بمعنی الماضی بقربۃ بذلت و مہبطاً و ضمیر الجمع للمعانی و العاقر مالا  
 ولم تلد من النوق و الانسان و الم طفل الما طفل صغیر و خصہ بالذکر لما ان العاقر  
 کیون اسم و الم طفل احب عندہم لدریا و تہا و لہا و تدریغ الخلو فلا نیانی  
 الاجتماع و بذلت مجہول و التامیع القوم و اللہام جمع لحم کاللحم و الضمیر المجرور لکل  
 من العاقر و الم طفل او الم طفل خاصہ بقربہ بقول دعوت الکرام بذلت السہام بذلت  
 عاقر او مطلق او عند ذبح احدیہا بذلت لجمیران التامیع لجا حمھا علی جمیع جیران القوم مہیکوید کہ  
 کرام قوم راہبان تیر ما سے قمار پر اسے گشتن شتر مادہ نازا بیڈہ و یا شتر مادہ  
 بچہ دار طلب دہشتم چہ پچہ گوشہ تہای او بر جمیع مہاسگان قوم تقسیم کردہ شد  
 یعنی مین نے ساتھ اون سیدھی سادے تیر و ن کی بانج یا بچہ و ایسے اونٹ  
 ذبح کر نیکی لئے یا اونکی ذبح کے وقت اچھی لوگون بلا یا چنا بچہ طرح طرح



معلوم ہوئی ہیں فی القمار اور اسکا کیا اور اسکو برا جانا اور جو اس میں سے نیک  
 کہی تھے اسکو نیک کیا اور اس گہر کی اشراخون میں سے کوئی مجہد پر غلب  
 نہ آیا قال وجزو را سیار و عورت تحتہا بمغایق متشابهہ احباب محبا الوادو  
 رب و الجزو را یخرج من البعیر فیصل یخص بالبناء والایار جمع سیر محرک و یتم القوم  
 المجتمعون علی القمار والموکل بمقدار القمار ومن یضرب بہا او جمع یا سدر و یوکلجا  
 ومن ینقذ الجزو را و الکمل متعل صحیح و نحو الاضافة مختلف و دعوت جواب رب  
 و مفعول مخدوف واللام للوقت کما فی قوله تعالیٰ لدلوک الشتر بالتقلیل والغایہ و  
 الخف الموت و معنی بہ نحر با و دہجاء والمغایق جمع مغایق بالغین المعجبة کثیرہم لمنیر و یقار  
 للفتح التی کیون بحا الغور والظرف متعلق بدعوت و تشابہ الاحباب کتاتہ عن الاستواء  
 واعلم انہم کانوا یتقارون علی الحسب و رفاذا ارادوا القمار اشتروا جزو را البتہ و نحر و ما  
 قبل القمار و مضمو ثمانیۃ و عشرين قسما و قسیل ثمانیۃ اقسام ثم یجعلون القدر فی کینتہ  
 و یقولون امرنا الی ابن منہم یخرج واحد العبد و من ملک الکینتہ و کانت القمار  
 عشرة سبعة منها ذوات الانصباء و ثلاثہ لم ین لہا الضیب و یقال لہا الفعل نفیوز  
 من یخرج باسمہ من ذوات الانصباء و یغرم من یخرج باسمہ من العقل و حنید  
 و الفایزین من یخرج باسمہ العلوی فانه کان لہ سبعة انصباء و ہوا لہا و لہا  
 نفیوز و کذا فی ایام القحط و یدم من لم ینزل فیہم و یقال لہ البرم و یعد یحبیل و لک  
 کبنی بالمقامرة عن بذل المال و یفتخر بہا فیقول و رب جزو را یرد دعوت الکرام

کثرة الجن والربوا سے التواست من رسا اذا ثبت ورنج واقامها فاعدا لظلم  
 ويجوز اسناد الجمع الى الفاعل سنا واذ حرج عن موازنة الفعل وهذا الجمع كذا  
 والضمير المجرور للجن والاول غلب يقول هم اسود وبيد بعضهم بعض السبب  
 الاتحاد والمكررة في قوله هم او يطلب الامة تمام على النجايات كانهم جن موضع اللبس  
 وقد ثبت اقدارهم لا يبرح احد هم مكانه هم كويد كه انان چون شیران میشه تنو مندو  
 رور اورند و حکم گنیه ما کے کہنتہ و یا طلب مکافات و استغفار مگر گرامے ترسانند  
 وید یوان موضع بدیعی مانند و حال این کلمه نسخ القدم سہند یعنی وہ بڑے  
 گہرے شیر میں جو پرانے عداوتوں کے سبب سے یا بد لالینے کے ساتھ آئین  
 ایک دوسرے کو دھکاتے ہیں گویا وہ موضع بدی کے ذویمین ایسے حال  
 میں کہ پانوا کی حمی ہوئے ہیں قال انکرت باطلها و بوءت بحقها عند  
 و لم یفرحی کراحمھا یقال انکرہ اذا کرہہ لم یفرحہ و الحمد جواب رب و بارہ حج  
 بے قال تعالیٰ فبار و العضب و بارہ بنیہ اقریہ و کلاهما متل و الضمایر الثالث المحرور  
 للدار فخر علیہ و غلب علیہ و تعظیم و یقول کریمت ما کان فیہا باطلا عند  
 و حجت عنہا باکان حقاً عندی او حثرت ولم تعظیم علی اشرفا هم گویا  
 ہرچہ دران زمانہ نردم لغو و باطل بود انکارش کردم و یکروش دہستم و  
 آنچه کہ در دباغتہا دم حق دراست بود اقرارش کردم و با خود آوردم و بحکیم  
 از اشرف و کرام او بر من غالب نیامد یعنی جوابات او سمین مجاہد کوئی

ذوابہ و السبوة حله فاحترق و دخلوا بحسب النعمان فوجدوه متقدس مع الربيع  
 وكان الحابس مملوكا فذكر و احاسبتهم و اعترض الربيع فقال لبديايتا منما ملبت  
 حملا ابنت اللعين لا تأكل معه ان استمن برخص ملكت و انه يدخل فيها اصبعه  
 فرغ النعمان يده من الطعام و قال خبثت علي طعام يا غلام فقال ربيع كذب و  
 قد فعلت بما ركز اذ كانا جالسا لبديايتا و قال مثلك فعل برقية اله ثم مضى الربيع  
 ولم يدخل بعده على النعمان هذا تخفيف ما ذكره في الاغانى فيقول و رب و اكشيرة  
 الغراب و جوده الاضيا فترجى عطيات ربه و خشي ذمه و طرده و سبه و ار  
 النعمان مے گوید کہ بے خانہ کہ غریبان او بسیار و جهان او فاشناست  
 و عطایای کتخداے او مے خوانند و از راندن و بختن او مے ترسانند یعنی  
 بہت ایسے گہر چینی مسافر بہت اور جهان او کے او پرے لوگ ہیں اور او کے  
 بخشوں کے خوانان اور او کی دوت و یک سے ترسان ہیں قال غلب تشد  
 بالدخول کا ہوا جن البیرے رو اسیا اقدامھا الغلب جمع غلب  
 و هو غلب العنق یوصف به الاسد مرفوع علی الخبریۃ من مخذوف و التشدد  
 بالمعجمین فالهتک التمدد والاستعداد للقتال والفعل مضارع والدخول بالدال  
 المعجمة فالهتک الاحتماد و جمع دخل و الباء رفیعہ سببہ رضی علیہ الرضی و يجوز ان یکن  
 بمعنی طلب الانتقام علی حیائہ و الباء رفیعہ سببہ رضی علیہ الرضی و يجوز ان یکن  
 و الامر و الضمیر المنصوب للغلب تباءیل الجماعۃ و الباء موصیغ یعرف



و اجتناب جبر سے فی السیر ومنہ لکب مجید بقول ترقی فی السیر و شترع عند جذب  
 الغنان و تقصد سرخه اشراف الحماۃ علی المارحین جملہ جامعہا سے گوید کہ  
 دم بدم در رفتن و دویدن ترقی سے کہند و ہنگام غنان کشیدن زاید میگیرد و  
 و بسیار خوب میرود و سے خواهد کہ پرواز کو بر پیرد کہ او نرا و ہر دو شنه باشند  
 و ہر دو بجانب آبی پرند یعنی چنی ہین دم بدم بدستی ہے اور بال کی کھنچو پرندہ  
 چنی ہے اور چاہتی ہے کہ او سس پیلے کو ترے کو مانند او ترے جو پانی کے  
 جانب جاتی ہے اور او سکا کو تر چاہتا بہت سعی کرتا ہے قال و کثیرۃ غریبان  
 جمولہ تربجہ نولکھا و کثیری ذامھا الواو و اورب و کثیرۃ لغت محذوف و  
 الغراب راجع غریب و ہومن غرب عن و طلعہ اسے غاب فاعل کثیرۃ و جمولہ  
 بالجر لغت ثان لمحذوف و تربجہ جمول و النول العطا یا و کثیری جمول و الدام الدم  
 و الطرد و ہومن فی الاصل مہور العین الا انہا تبدلت الہمزۃ بالالف کما یقال فی  
 راس و فیلۃ شاریۃ الی ما سیر بینہ و بین الربیع بن زیاد العسبی و کان من اخوان  
 لبید لما ان امہ ماتت زیار العسبی کانت من عسب و کان الربیع بن زیاد اللعنان  
 بن المنذر الملک و دخل یوحنا بن کلاب ربط لبید علی اللعنان ثم لما خرجوا  
 من عند طلحہ فقسیم الربیع ثم لما دخلوا علی اللعنان و حسبہ وہ متعیرا فخرجوا  
 و علموا ما فعل ہم الربیع و کان لبید فی حالہم و صغر ہم سناب لم یفعلوا  
 غلبنا خالک فقال ان تمعبوا بسینی و بیہ ازہرۃ عنکم قالوا نعم ثم حلقوا راسہ و کرکھا

یعنی من نے اس کو اس لئے گر مایا کہ شتر مرغ کو نذر آدمی اور دوسرے گھیر کر لاؤں گا  
 یہاں تک کہ جب وہ گر مائے اور پٹیاں اس کے ہلکی ہلکی کیپسین قال قلعیت رہا  
 واسیل نخر ما و استبل من زبد الحیم خراصھا القلق الاضطراب والرحالة  
 بالکسر شبہ مرغ تیز من الجبل المحض للركض لایکون فیہ خشب جمع علی رحال فارسیہ  
 زمین چرمین والجلجہ جواب اذا و اسبل امطر والنحر الصدر والذریذ معروف فارسیہ  
 و سنہ یہ جہاگ و جہگ و الحیم العرق الکثیر والحرام بالمتلفہ فالمتجہ کتاب ماشیہ  
 صدر الفرس عند الركوب فارسیہ تنگ و اما وصفنا به لان سیلان العرق عند  
 الركض وصف مدح فی الحنیل قال عترة بیت یخرج من منهاوقد لبث رحالها  
 بالمار یقیدھا الشم العطار رفیع یقول اضطربت رحالها عن الطیرنا حلدنا بالعرق  
 وخفة اللموسال نخر ما عرقا و استبل به خراصھا من زبدالعرق سے گوید کہ زمین چرمین  
 بیاض نرمی حلد از جاے خود بخوبی بید و تنگش از کف عرق سائل او تر گردید یعنی  
 چرمی زمین او سکا جلد کے نرم ہونے سے ڈھیل ا اور تنگ او سکا بھی  
 جہاگون سے گیل ہو گیا قال ترقی و طعن فی العیان و شتی و ر و  
 الحماۃ اذا جد حما صھارتی کر ضے اذا صعد و علا و طعن الفرس فی العیان  
 اذا انبسط فی البیر عند جذب العیان و هو وصف مدح فی الحنیل و  
 الشی مضدہ والورد بالکسر الاشراف علی المار مفعول الفعل والحماۃ اذا منھا لعطش  
 و اشرقت علی المار اسرعت فی الطیران ولا ینما اذا کان معها حما صھا و هو ايضا غطشا

الغزل اذا قطع اثاره يقول انيت السهل من الارض نازلا من ذلک المكان  
 المرتفع وقد كانت الفرس قائمة رافعة العنق كاسق محنة عارتيه عن الادرا<sup>ق</sup>  
 لصيق عنهما جارجها الحمال ارتفاعها مے گوید که بر زمین نرم نشو و آدم و  
 حال این بود که سپید چنان سر بلند استیاد که گویا او تنه نخلی است که برگ و شاخ  
 بریده اند و خرما چین او باعث بلند شدن و خود تنه که در دوزخ و برزخین بین پنجه  
 او ترا یا و در حال بییه تنه که ده گاو رے سر او بهارے ہوئے ایسی که رے تنی  
 جیبا کجور کا درخت حبکی ڈالے تنی سب چهاری کئے ہوں اور پھیل پڑنے  
 والا او سکا او کے بلند کی کو دیکھ کر بہت نوح و جیح ہووے قال رفعتھا طرد

الغمام وشله حتی اذا استخمت وحف عظامها يقال رفع البعير  
 فحقها شدوا اذا حمله علی السیر السریع و استغیر للفرس و طرد الرفع من الاطراف  
 كالشئل ومنه طرد الابل و كانوا یغسلون ذلک لتجمع الصید فی مکان واحد  
 مضمون علی التعلیل مع کونه معرقة بالاضافة کلج فی قوله تعالی حذر الموت و سخن  
 مشله و کنے ما سجنه بعین السمرقة و عنے بفتح العظام زوال ثقل اللحم فی الحجة  
 بقول حملتها علی السیر طرد الغمام و جمعة الی موضع واحد لیبیطا و الصید یسبوت  
 حتی اذا سرعت فی السیر و زال الثقل المانع عن عظامه مے گوید که  
 باین غرض او را بر آنچنینیم کہ شتر مرغان از جوانب متفرقة بجای گرد آرم و  
 تا سانه تمام آنها را شکار کنم تا آنکہ چون گرم شد و استخوانهایش سبک گردد و



ولا تلقوا بأيديكم إلى الفسك والكفر الليل الظلم وحب ستره قال امر القيسير  
 عفا ابن لشمس عني عذرا والعترة الخليل في الشعر عذرا من كل مكن ولسخو  
 جمع شعر وهو الحد المشترك بين العدوين وحصل البلد فارسية در بند و مهنديه  
 ناگا و الطلام الظلمة والحجر و للث غور لادني ملائقة يقول فقلت فيه الى آخرها  
 حتى اذا انفتحت الشمس فشبها في ليل مظلم وغربت وستر ظلام الشعور واضع الخلل  
 منها والمكاسين وانما تختبر هذا لانهم كانوا يقضون بذلك قال امر القيسير  
 ومزينة كالزنج اشرقت راسها اقلب طرفي في فضاء عريض فلما احسن الشمس عني  
 عذرا زلت اليه قابليا بالخصيف الى الفرس مع كويده همه روز  
 انجا گذرانيم تا آنكه چون مهر تابان خود او در شب تاريك فكنذ و غايب گرديد  
 تاريكي حدود مواسع خلل آنها پيوشت اين عيسى سالكن بنين نے وہیں گلا  
 بھاننگ کہ جب سورج چھپ گیا اور حدود کی اندھیروں نے لنگھی کے جگہوں  
 کو دھانپ لیا قال السهلت وانتصيت كجذع منقبة جردا بحجر دوتا  
 جردا السهل الارض اللينة وحصل الرخل اذا اناها والحجلا اذا استعصب  
 قام ولسكن في الفعل للفرس وهو متغير قد حال كلف قول امر القيسير  
 ع زلت اليه قابليا بالخصيف والحجذع ساق الخنكة وما يقو من الشجر بعد قطع  
 الاعضان والمنقبة العاليه شامة تحت مخدوف والحجر دار العارية عن الادراك  
 وحصر الرخل اذا ضاق ذرعه وكية والحجر الجرم الجسيم فالرارة المهتمة مبالغة من جرم

و المرقبہ سمع من المکان البالی لیدی تفت العنق فی الدین و یقال ویدان و الہیوۃ العنبار  
 و العنقۃ و العنبار و المحبہ و العنقۃ مرقتبا و یخرج کحس و کتف المکان الضیق الکثیر  
 الاشجار و الاعلام جمع علم و هو الرائی و صمیر الموت لفرق الاعدا و بدلاہ تمحیت فای  
 میل علیہ سیاق الکلام قال الرضی و سیاق الکلام المستند لنفسہ استلزاما بعدا  
 او قریبا و الجار و الجور و حنبر مقدم و القام العنبار و الجور و لکس مہیوۃ تبا و ل  
 السبقۃ الہیوۃ علی الخبیرہ کاہنا بحیث یقزع عنہا عنبار آخر کما فی قول الہاب  
 بعیت الالیت شعری تل اس الخلیل شربا نتیۃ عجا جاستبطل عنبار یا الضمیر  
 المجرور للعجا جمع عجا تجتہ و هو العنبار یقول فعلوت لم کما مر قضا سبط فیہ  
 الی العدو کان علی تل و عنبار و عنبرۃ ضیق کثیر الاشجار یعنی عنبارہ او عنبار  
 الی رایت جماعات الاحاد و منہ اشعار یقرب الاعدا و مع گوید کہ  
 پس بر ویدہ بانکاسے بر آدم کہ بر تل و متع بود کہ مرا سر عنبار انگیز و تنگ تار  
 از بسیاری درختان دیگر و پر اکندہ اش تار ایت مخالفان میرسد یعنی  
 پیرمین ایک اونچی مکان پر دشمنوں کے تاکنے کے لسی چڑیا جو ایک و ہولیا  
 تہل پر اول بہت بڑا گنجان تھا اور دھول اس کے دشمنوں کے جنوں  
 تک جاتے تھے قال حتی اذا الوقت بدانی کافر و احمر عورت  
 المتعوز طلبا مہا حتی غایۃ لمخزوف و لمسکن فی الوقت للشمس کاف  
 قولہ تعالیٰ حتی توارت بالجاب و مکنے بالمید عن نفس کما فی قولہ تعالیٰ

شکستی فرط و شامی از غدوت لجامها اللام موطئہ للقتل يقال  
 حاه حایة اذ امنه و کفنه و عسنى بالی ریطه بنی حفر بن کلاب و شکته  
 کسیر المعجزة السلاخ و لیسر ط یضبتین الفرس السریع السیر فاعل تحمل و الحجة  
 حال من ضمیر المستکم المرفوع و الوشاح معروف مرفوع علی الانبیا و اذ لم یجریه  
 و غد الرجل اذ خرج غدوة و الحجة لغت و سطر و انما قال ذلك لان العرب  
 كانوا یتوشحون بجام الفرس اشعارا بالفروسیة الکاملة و النقیة و الفرس قال  
 الحماسی بیت لست علیهم اذ انیدون اردیة الاحیاء قتی النبع و الحبحم الرداء  
 الوشاح و منه تزوت الجاریة اذ اتوشحت بقیول و الله لقد صنعت ریطی عن القنبر  
 و الفارة و حفظتهم منها و قد كانت تحمل سلاحی فرس سرعیة الجاهل شامی و شامی  
 لجامها اذ ضربت غدوة مے گوید کہ قسم بخدا کہ من خورشید و برادران  
 خود را گنبد اشم و حال این بود کہ سامان و سلاح مرا سپی برداشته بود کہ چون  
 بگاه از خانه مے برایم کلام او حایل من میباشد یعنی من قسم سے کہتا ہوں کہ  
 اپنے بہائے سب و دن کو مینے مار دیاں سے بچایا اور حال یہ تھا کہ مسید  
 ہتیاروں کو ایسے گھوڑی نے اوٹھایا تھا کہ جب میں ترکی کو گھر سے نکلتا ہوں  
 تو گام او کا میرے گلی میں پڑا ہوتا ہے قال فعلوت مر قتباً علی  
 ذک مہجوة صرح الی اعلامہن قما معھا الفاء للتفضیل و قد يقال  
 ر عطف لمفضل علی المجل قال تعالی و نادے نوح تہ قال رب ان ابی من الذین



چون خشتگان سحر جبیند و بخی خوردن نشیند ہمراہی ایشان دو بارہ ہوتہم  
 یعنی مرغون کے بولنے سے پہلی اندھیرے اندھیرے اپنی حاجت کو اوس سے  
 پورا کرتا ہوں تاکہ جب سونے والے جاگیں اور بھین کو بھین تو سنانہ اور کئے  
 اور دو چار جام اڑا جاؤں قال و خدا ہر چہ قدر رحمت و قرۃ قد صحبت  
 بید الشمال نہ ماہما الواد و اورب و عینی بالغداة الیوم والریح تستقل فی الشفا  
 و النعمۃ والریاح فی الرحمة و لسنتمہ و وزعہ بالو اوفا لمعجۃ فالملہ کفہ و مسندہ و لمحہ  
 جواب رب و القرة بالکسر البرد شدید عطف علی ریح و الشمال نقض المحبوب و  
 ہی ابر و الریاح و کئے ہوم الریح و البرد شدید و عن زمان القحط و مذہ کنا تہ  
 مشہورۃ عندہم صیف نفسہ بالکرام الصیوف و تدام و کان کما ذکر ذکرہ  
 فی الاغانی و بقول و رب یوم ریح عاصفتہ و برد شدید کاف زما مہ بید  
 الشمال فینذب مہا حیث تذب قد کففت شدتہ عن الناس الخیران والا  
 سخر الخیر و روضہ القدور مے گوید کہ سب روز مای باد تند و برد شدید  
 کہ عنانش بدست باد شمال بود و سختی اور ابد بنظر باز گردانیدم کہ شتران  
 گشتی را کشتہم و دیگر برد و گدازانہا نہا دم یعنی بہت سے ایسے دجنین  
 شہدی ہوا تین چلتی تھیں اور ایسے سردی کا زور تھا جبکی باگ شمالی ہوا کے  
 ہاتھ میں تھی او کی سختیوں کو یوں روکا تھا ما اور پٹیا بیگیا یا کہ بہت سے  
 دیگر چٹا کوین اور کسب کے روک ٹوک کئی قال و لقد جمیت الحی محل

و نیز کروا الضمیر المنصوب للموتروا المحجور للکفر بنیت بقول ورب صبوح من جنود  
 صافیه اور رب صبوح صافیتہ ورب جذب قینیتہ عوادة عود استعمله و تراوله  
 ابہاہما لستمغنا و نظر بناسے گوید کہ سبی از شراب مبادا دے کہ منجہ شرابہا  
 صاف و پاکیزہ بود و مایحوا و صاف لطیف بود و سبی از کشیدن و برداشتن زن  
 خنیا کر رباب نواز آن رباب را کہ ننگاشتش اورا سے نواخت یعنی بہت  
 سے صبح کی شراب میں جو چہنی چہنایے شرابوں میں سے بہن یا وہ آپ ایسے  
 بہن اور بہت سے شد و مد ایسی رباب بجائے و اے کہ جو رباب کو سوار کرتے  
 اور اگھوٹی سے بجاتے قال بادر ت حاجتہا الدجاج بسحرة لائل  
 منہا حين سبب بنامہا المبادرة بسبب و الحاجتہ منصوب بنزع الخافض  
 و اضافۃ الحاجتہ الی ضمیر الصبح للملازمة و الدجاج اسم جنس یعم الذکر والاُنثی  
 و معنی بہا الدیوک فاما نقوت قبیل الصبح و سحرة بالضم السحر و لیکن قبل لغیر  
 و اللام لام کی و فعل الشرب مرة بعد اخرے و فعل منضوب و الہیوی بالاسیاق  
 و الماضي معنی المضارع و الہیام جمع ثم و الضمیر المحجور للسحرة و الہیوی جواب  
 رب و ذکر فیہ التمتع بالصبح و لم یذکر التمتع بماع الرباب اتفاد بالمقاسیت علیہ  
 بقول بادر ت الدیوک الی حاجتی الی ملک الصبح فی السحر لا شرب منہا مرة  
 اخرے حين تنقطع الذین ہم نامیون منہا سے گوید کہ از پیش از خرو  
 سحر خیز در ظلمت تقیہ شب کام خوشی از ان صبوح صافے براوردم تاکہ

ان کیون بمعنی الواو والحوہ تائید الجون داراد بها لاسودت جرة والقح اخراج الماء  
 ونحوه من المایعات بالقح ومنه القحج للرق ولعجل جھول والفض بالفاء فالمجته  
 الکسر والنقص وانتمام بالمجته لکتاب الطین الذی یخیم به ومنه قوله تعالی وحقاً منک  
 وفي البیت دلیل لمن یقول ان الواو لم یسبب للترتیب فان القح انما یکون بعد فضل الختام  
 یقول اغلی شرا الخمر شرا کل زرق قلب السواد وسع عظیم وکل جرة مستقلة ذات  
 سواد نقص خماها وشرح ما یبها من الخمر مع گوید کہ نرخ بادہ باین طور گران  
 کے کم کہ ہر شک نیگیون و فرخ و ہر سبوی سیاہ را کہ ہر او شکستہ سے صاف  
 ازوے بجا ہمارے خود بر آوردہ باشند ہر بہائی کہ باشد میخیم یعنی میں شراب  
 ایسا بر آگاہ ہوں کہ اوسکی بہا و کو یون بہا کے کرنا ہوں کہ شراب کی ہر پرانی  
 بیل بڑے شک اور ہر کالی کہ ٹیا کو حبیبی ہر قوطے اور شراب اوسکی پیالیوں سے

نکالی جاوے او فی پونے کر کے خرید لیتا ہوں قال وصبوح صافیة و  
 جذب کر نیہ مجوتر تا قالہ ابہا ہما الواو رب والصبوح بالشریب من الخمر علی الصباح  
 والصابیفة لغت محذوف ولا یعدان کیون نقلاً للصبوح علی قول من یجوز اضافة الموصوف  
 الی الصفة النحویة والی جذب تحوّل شے من موضع الی موضع ویدہ مجرور عطفا علی مجرور  
 واکثر نیہ الالبیہ العوادۃ من الکمران وهو العود وهو آتہ لہو یقال لہ الرباب والموتر  
 معظم من وترہ اذا شد علیہ الاوتار والبار وحشد علیہ دخول البار الزایدۃ علی  
 المفعول والابتیال الاستعمال والمزاولۃ والابہام اکبر اصابع المید والرحیل یوث



ذلک ویت مستحکم من بات یفیل کذا و اسامی من یحدث بالاسمار والجمالیات فی اللیل  
 وکان ذلک عنادات العرب وھی باقیة بعد والغایة الرایة محرو عطفاً علی لیسینه و  
 الناجر النحر ویکم جمع عن نجا لکرام فی الاغلب وکان من عاداتهم ان خماراً اذا قام  
 وکانا جیداً یترسع رایة علیہم الناس ووافاه اتاه وضمیر المفعول محذوف وغیر  
 اذ قل وعلا والمدام الخمر الغنیمة وضمیر المجرور للفاغیة والاضافة لادنی ما یاسبته  
 نقول کم من لیسینه کذا قد یت سامر من یحیا حیث کنت لذی الکلام حلوا الشامل وکم من یذیر  
 خماراً یتهاجین فغنت علی الجانوت وقلت وغلت خمر ما فخرت ما بقی منها حیث  
 کنت باذل المال من غیر مبالاة بطریقہم گوید کہ سبب شیخان بہت کہ در میان  
 گوی او بودہام چه شیرین گفتگو و سبب خود بودم و سبب رایت میفرودش است کہ در  
 جید یا فرشته شدہ بجمال چاکلی با و وقتی رسیدیم کہ او بلند کردہ شد و بادہ او  
 گر ان بہا گردیدیم چہ باقی ماندہ بودیم کہ خبر بدیم چہ در بند بال نمودیم عین بہت  
 راتین ہن چنچین طرح طرح کی کہانیان میں نے کہیں اور او گوی او دہرا دہر  
 سے آئی اور بہت سے چندی نمی کو کاؤ کی جب کہہ کی گئی اور شراب او کی کتنی بکٹی تھی  
 نہ گئی اور نہ او سکایا و نہ پینچا اور بہا و تاؤ کی یہ اندک سار سے خریدیے قال اعلم السبا  
 بکل او کن جائز او جو نہ قدحت وفض خما جہا الاغلا ویا لمحجہ شراب اشہی شہن  
 خال او جمل شہرہ علیا و السبار شراب الخمر للشراب یقین مطلقاً و البیاض مستطیقاً  
 و محجوراً مقدر و لا ین البیاض یسیر لونه الی السوا و یقت والی الرق العظیم لکرام و السوا لکرام

والضمیر المحرور بعض النفوس نظراً إلى المعنى فان بعض النفوس ايضا نفوس فيوث  
يقول ولم تعلم ان تراک اکتسبتہ اذا لم ارضها واطها وان کانت طيبة فی نفسها الا  
ان يتعلق نفسی و هو تافه یؤید لا اقدر سبباً علی ترکها سے گوید کہ چہ نوار این نہانت کہ  
من بلا دی را ترک حاشی نگذارم کہ آرا سپند میکنم ، اگر چہ بجای خود خوب باشد  
مگر وقتی لاچارم کہ مگر میسر و بسیرم عینے کیا فانی یہ نہنجا کہ جوستان مجبو  
بہی نہیں لگتیں اگر چہ وقوع میں آچھی ہے ہون میں اذکر چوڑا ہوں مگر یہ کہ میرے  
موت آ جاوے تو اب میں لاچار ہوں قال بل است لا تدربن کم من سبیلہ  
طلق لذیذہوما و نذاھما بل للاعراب و انت خطاب لنوار علی الاتفاقات و  
کہ خبر تہ و یقال سبیلہ طلق و طلقہ اذا کانت بحیث لا یكون فیہا صر ولا قرا واللہو للعب  
فاصل لذیذہ و الندام مصدر یا دم نہادم اذا جالس علی الخمر و الضمیر المحرور للسیئۃ و الا  
الی الطرف کما فی قولہ تعالیٰ بل مکر اللیل و النہار تقول انت لا تدربن خاصۃ بآوار  
انہ کم من سبیلہ طیبہ معتدلہ لذیذہ اللہو و لہ نام سے گوید کہ ملک اسے نوار تو  
خود این بنیدلے کہ سبب شب است کہ در گرے و سر دے معتدل بود و باج  
دیواری اولدت و افراشت عینے ملکے تو ہی ہنن چائے کہ بہت سے رہن  
یہے جو گرے سر دی ہن معتدل اور کہا ہے شینہ کو کھینچو دفن اور مٹی بوسے  
میں بڑے مرے کی بہن قال قدرت سامر یا و غایۃ ہجر و اقبیت اف  
رفعت و عمرہ اہما قد ہما للتحقیق مع استقرب کان نوار لا تفتوح

ہونے میں کوئے سنگ تردد و امتنع ہوئے یا ملامت کے کرنی والے  
 کچھ کہیں نہیں۔ قال اولم تکن تدرے نوار پانی وصال عقد حیا  
 جدا ہوا الاستقام للفرج و درہ و درہ کے علمہ والوصال مبالغہ من وصلہ  
 وصالا و منہ قولہ تعالیٰ صلیون یا امر اللہ بان یوصل والعقد مصدر ضعیف  
 الی الموصوف المعنوی والجبایل جمع حبالہ و ہو الحبل استقیہ للعہود و العہود  
 فالجیم فالذال المعجیہ افش طع یقول انقطع نوار و لم تکن تدرے انہی کثیر الوصل  
 للعہود المعقودۃ ای کثیر الاتقا بھا و کثیر القطع اے کثیر النقص لھا فلا ابالے  
 بالوصل والابالفراق مے گوید کہ ایازا بربیدہ راہ خود پیش گرفت و این  
 نے دانست کہ من در پوستان و خیتن کمالی دارم چنانچہ مے پیوندم و مے  
 گسلم یعنی کیا نوار چلی گئی اور اوسنی یہہ بنجا تاکہ میں جوڑ ٹوڑ کا پوڑا ہوں  
 چنانچہ ہمیشہ جوڑا ٹوڑا رہتا ہوں قال تراک اکنتہ اذ لم ارضھا او عیتلق  
 بعض النفوس حاکمھا التراک مبالغہ التراک مرفوع و رضیئہ خلاف کیریمہ  
 و منقطع علیہ الاعتلاق التعلق و فعل منصوب فی الاصل فان کلامہ مذہ  
 بمعنی الی ان و لاکن سکن آخرہ ضرورتہ کجائے قول امر القیس ع الیوم  
 اشرب غیر تخب بہ سکن بار اشرب و کان موضع الرفع و عنہ بعض  
 النفوس نفسہ و ابامہ للتفخیم کافی قولہ تعالیٰ و رفع بعضہم درجات و المراد بہ رسول اللہ  
 صلعم قال البیضا و والابام للتفخیم ثانیہ کما فی العلم المتعین و الحمام الموت المقدّر



باین شرمادہ کہ اور اس مثل ابر سرخ بے زبان و پاچون خرمادہ وحشی مذکورہ  
 و یا مسان مادہ گا و وحشی زبورہ میگویم بوقتی کار خود طے برارم کہ خود کو را بہادر  
 چاشت گاہ حبیب زاد نابان و تودہ ہای ریگ چادر ہای کو را بہا پوشیدہ باشد  
 یعنی پرین ایسے ساندے کو ذریعہ سے حکمت بخالی لال بادل یا وسیع جنگلی  
 کہ ہی یا وسیع جنگلی گاہے کہا ہے اپنی حاجب کو ایسے وقت کر مغبی ٹہیک  
 دو پھری میں جب رتیا کچھٹا اور ریتی کے متصل دھوکھی کے چادرین اور ہی ہون پور

کہتا ہوں قال اقصی اللبائہ لافسراط ریتہ او ان یلوم کحاجۃ لواہما  
 یقال قضی وطردہ اذا تمہ و الفعل متعلق بالبار الذکورہ و عامل الطرف المذكور  
 کما سبق و اللبائہ الحاجۃ و لفسراط التقصیر و الریتہ الریب منصوب علی التعلیل  
 و حیلۃ النفی حال من ضمیر المتکلم فی اقصی و ان یلوم بتقدیر اللام عطف علی ریتہ و  
 لما كانت الریتہ فاعلاً فاعمل الفعل المعلق بہ نصبہ و کان اللوم فعلاً للوام و و نہ  
 قدر فیہ اللام و البارہ فی حاجۃ للطرف و اللوام بافتح مبالغۃ و بالضم جمع و کلاً  
 محتمل و الضمیر المجرور کحاجۃ بقول قضی بھا کحاجۃ غیر مقصود ہا شک فی حصولھا  
 اولان یلومنی فی حاجۃ من یلومنی فیہا مے گوید کہ کار خود با این شرمادہ  
 مے برارم در حاسیکہ تقصیر باین جہت نمی کم کہ در حصولش شکی عارض  
 نکرد و یا ملامت گران ملامت گرے جزینہ یعنی میں کام اپنا نکالتا ہوں  
 اور اس جہت سے کمی کوتاہی نہیں کرتا کہ کام کے نکلنے اور مطلب کی پورے

کہ باوصف اسکی کہ وہ اپنے پیاروں سے دور پڑے اور بچے کے غم میں مگر دور  
 رفتی اور جارحی مینہ کے تکلیف اوٹھائی اور عظیمہ پر مینہ برسے سے پھیلتی  
 ہو گئی اور پہر گئی پہلے زمین پر چلتی اور سات رات دن موضع صغاید کے  
 تالابوں میں پہرئی سے مار گئی نہ ہی کہ شکارے کی بہک سے تو چلتی ہو  
 اور ایسی ہوا کی کہ تیروں کی مار سے باہر نکل گئے اور جب تیر اندازوں نے یوں  
 ہو کر کتنی چوڑے تو ایک کتنی اور ایک کتا کو اوسنی جان سے مارا اور  
 اوسمین شبہ نہیں کہ چوہا نے ایسی گھاسی کے مانند ہوگی وہ بہت قوسا  
 دلاور ہوگی قال قتیلک اذ رفص اللوامع بالضحی و اجتاب اردیہ لیس  
 اکاحما الفاء للتعقیب والباء متعلقہ بالفعل المضارع الآتے و ملک اشارۃ  
 الی الناقہ و رفص السراب اذا تحرك و منطرب واللوامع جمع لام مع صفۃ لیس  
 غلبت علیہ و کنی برقص اللوامع عن شدة المحاربة و الباء للظرفیۃ و اردیہ  
 فوق الضحوة فارسیہ چاشت گاہ و اجتاب العتیس لیس و الارودیہ جمع الردا  
 و اردیہ السراب من قبل اضافة الشبه الی الشبه مضروب علی المعنویۃ و  
 الاکام الرمال و الضمیر المحرور للاردیۃ و الاضافة لادنی ملابۃ بقول قتیلک الناقہ  
 التی اشبهها سجانہ حمرا خضیقۃ الجہام او باتان و حشیۃ موصوفۃ او مبقرة و حشیۃ  
 مسبوقة انقضی حاجتہ حین تضطرب الاسرۃ فی البضی و تلس الاکام  
 اردیۃ السراب ای حین شد الحر فی الہا حبرۃ سے گوید کہ پس

کشته گذاشته شد یعنی کباب کتیا و سکی سینگون سے بہند گئے اور پھر  
 سارے لہو لہان ہو گئی اور سخام او سکا کتا مارا گیا اور میدان میں چوڑا گیا و عجم  
 ان الشاعر وصف الوحشية بجمال القوة والمجلاوة وسرع السير مع وجود الموانع من  
 الحزن على فراق الاحبة والاقارب وفقدان الولد ومفاसाة شدة المطر في الليلة  
 المظلمة ومهانة البرد وتوقع المطر على الصليب الذي هو منبت الاعصاب  
 التي بها الحركة ونيل الفتور والظلال في السير في الارض المندية المرققة والخياض سبعة  
 ايام وسبع ليال وعروض الفزع من صوت الصياد ومع ذلك صارت بحيث  
 قاتت السهام حتى تيس الرماة منها وقتلت كلبا وكلبت ثم اخذت في طريقها ولا شك  
 ان تكميل المشبه به في الصفات تكميل للمشبه في المعنى مخفي تامدك ان مادمه كاو  
 وحشي چه قدر قوس و دلا و بود كه با وصف اين كه برنج فراق دوستان و نغمه فغان  
 بچه خود متبلا شده و تكليف برد و باران در شب تيره برداشته و برد و باران  
 كه همه شب پرستش رنجيده ضرر با عصاب حرکت كثر رسانيده و از رفتن در زمين نيك  
 و پائيزان و مفت شبان روزگرو دين در انكبر باس موصنع صعايد و از برآمدن  
 هر رگ روان و حسنين و ربيع و رخت خشك استي و كلاسے بدورسيه  
 و دهر دو هم با بگ صبا و جهان بدو يد كه تيراندازان بايوس شدند و كخاني  
 كه بران گلبه استند چوك شاخ او كشته شد و درين مكشفت كه تكميل مشبه  
 به ستندم تكميل مشبه ميا شد يعني و ه چكلى كاسے اسي ز فرود و لا و نرو



بوجہ کامل سے ماند یعنی وہ کتنی تیز چٹبی کہ اس کو جا دیا اور وہ اوپر  
 ایسے سیگن سے پہلی جو اپنے تیزی اور کمال میں سمہر لوہا کے تیزی تھی قال  
 لتذوہن و تقینت ان لم تذوان قد احم من الخوف جماہما  
 اللام کی و فعل منصوب بہا و ہوں انہ دو ہوا کلف و الرفع وان شرطیہ و  
 ان مخفہ و احم الشی اذا قرب و حضر و الخوف الموت و الحما کتاب الموت المقصود  
 یقول الفرقت علیہن قبر وہا لتذہن عنہا و تقینت انہ قد حضر حقیقا من حلقہ  
 ان لم تذہن عن نفسہا مے گوید کہ باین نظر براہین متوجہ شد کہ از خود آہنہا  
 براند و یقین دانست کہ اگر نخواہد ماند مرگ او نازل خواہد شد یعنی وہ گائے  
 اسلی او نیز پہلی کہ اون بلا اون کو دفع کرے اور یہہہ سچہ گئی کہ اگر نہ دفع  
 کریگی تو پیر اپنے خیر نہیں قال فقصدت منها کساب فضیحت بدہم  
 و نحو در فی المکر سخا مہا یقال تقصد الصیدا اذا حبیب بہم و مات علی مکانہ  
 و الضمیر فی ہنہا للبقرة و کساب مبینیا علی الکلم کلبتہ و خرجہ بطح و فعل مجول  
 و الضمیر للکساب و نحو در ترک من غادرہ اذا ترکہ و المکر موضع الکراۃ العطف  
 و الحمل و سخا بالہتۃ فالمتحجر غراب علم کلب و اضافت الی کساب لانصال  
 الروح بینہما یقول فاصیب کساب من متہ نہا فطحت بدہا السایل و ترک  
 سخا مہا مقتولا فی موضع کسرا علیہن میگوید کہ چنانچہ سگ مادہ کسب  
 نامے بشاخ تیز مسفتہ و زخمہ و سخن غیبہ کردید و سخام کہ مراد بود در ان مکر

من وصول السهام اليها رسولوا عليها كل سهم مئة الاذان وتسمية الاعناق  
 بالوقت البت كمرته عليهم <sup>م</sup> گوید که در شش ماهن چندان سعی بلیغ بکار برد  
 که چون تیر اندازان از وصول تیر ناماپوس شدند سگان شکار را که آونجیه گوش و  
 خانه را در تعلیم یافته و باریک کردن بود بران بگذاشته <sup>م</sup> و ده ایسه بها  
 که جب تیر اندازون نے یہ دیکھا کہ تیرون کے مار سے دور نکل گئی اور پاپوس کو  
 تو انہوں نے ایسے شکاری کنون کو اوپر چھوڑا جس کی کان بٹگی تھی <sup>م</sup> اور گرد  
 ہتین اور گھر کے کھائی کھلائے اور سکھائی بنائی ہوئے تھی قال فحقن وعسکرت  
 لہا مدریۃ کا اسمہ یہ حدیث و تمامہا یقال لخصۃ بہ اذا درکہ و الضمیر فیہ لخصۃ  
 و الاعتناء بالانقطاع و الانصراف و المدریۃ بالتحقیف القرن و شد و السلاست مع  
 جواز التحقیف فان تنفعلن و مستفعلن کلما ہما یصیر متعلقان مرفوع علی انہ فاعل کہا  
 او علی انہا مبتدا خبرہ الطرف المتقدم و المحلۃ حال من لمسکن نے عسکرت  
 و اسمہ تہ نسبتہ الی سمہر زوج ردیۃ و کانما یصنعان الرماح و ہو مقدر المضاف  
 و الحد المحذوہ و تمام الشی کمالہ و ما یمیز بہ الشی مرفوعان علی الاستعداد و الطرف خبر مقدم  
 و الضمیر ان الجور ان المدریۃ و المحلۃ لغت مدریۃ بقول فحقن بہا و انقطاع تہی علیہن و قد  
 کان لہا قرن حدیث نام حدہ و تمامہ کما الرماح اسمہ تہ و تمامہ <sup>م</sup> گوید کہ  
 سپر آن شکار سگان بدان دادہ گا و سیدہ سچہ و دبان کشیدند و او بر آہنا  
 شباخی متوجہ شدہ کہ حدت و کمالش بحدت و کمال رماح سمہر کہ او ستاد کامل بود

لان من عادة الكلاب وسائر السباع ان تصيب الصيد من خلفه او امامه بقول مختار  
 عذبة وهي تنقب في انفسها ان كلاً الف جين مخفاً خلفها واما حمها اولى بان  
 يخاف عليها فانه يهاب ان يهاجمه كويدك بامدان روانه كريد و حال ابرج  
 كدردل خوشين مي گنت كه حفاظت پيش و پس اولى و السب است چاقت ميكي  
 از آنها ميرسد <sup>بشيء</sup> <sup>بشيء</sup> <sup>بشيء</sup> چلدي او ريه سچتهي ته كه اكي چي كويچا نا چاهي  
 اسلي كه يي دنباركي جگه من قال حتى اذا تبس الرماة و ارسلوا غصفاً  
 و اجن فاسلاً اعصا حها حتى غايه الخروف و الارسال ههنا ته بعل فانه  
 يقال ارسله عليه و اسلمه عليه منه قوله تعالى و ارسل عليهم طيراً و اكلته جواباً  
 اذا و الودا زينة كانه قول شعرا مر لغتين مثلاً اخبرنا ساحة الحى و استجى و  
 الجواب عند و ان كره في البيت الاولى و لاكن لم يرد قول الفار على جواب اذا  
 اذا كان باضيا من دون نهد و الاغصاف بالجمتين فالفار مسترخي الاذن  
 من الكلاب يجمع على الغصاف و هو مريح في الكلاب الصيد و الداجن الملقون  
 بالمكان و كنهه عن قوله يمس في البيت و كرمها و عزها و القائل بالقاء  
 فالفار اليها من الشئ و الاغصاف مع عصام و عصمه بالضم و هي قلد و  
 الكلب و اكثر كيون من الكلاب سبيه كرون بند و هندية پيا و كني بيس  
 القلايد و شها عن قمر و من وقد الاغصاف و هو وصف مروح في كلاب الصيد  
 كاسترخاء الاذن بقوله يمس في السير حتى اذا تبس الرماة من نصيباً



نے او کو سنو کہ یا تھا بلکہ جب بینی والا نہ رہا تو وہ سو کہہ سکا کہ گئے قال و تو حجت

رر الایس فراہما عن طھر غیب والایس قماہما التوبر

السمع واضعاً الاذن والرزق بقدیم المہلۃ المکسورة علی المعجزة الصوت الذی

یسمع من بعید والایس الاکشان و من قول الشاعر ع ونبدة لیس بنہا شری

ورائہ افرغہ المستکن فی الفعل للرزق طھر استعارۃ حسیۃ للغیب فان الطھر یکن

غایباً والسمام کسحاب المرض و حسی بہ یاودی الی الموت یقول و تمتعت حوت الان

من مکان بعید فافرحا ذلک الصوت عن طھر غیب حیث لم یکن ثم الانسان والایس

مرضہا المہلک سے گوید کہ خوب گوش ہوا دہ باک اسانی از دور شنید

او غایبانہ اور اترے ساندچہ در انجا کسی بخود آوے مرض مہلک او مت بعینہ

اوسنی کان و کھڑا آدمی کے ہنک دور سے سنی چنانچہ اوس ہنک نے غایبانہ

او کو چوٹا کیا اسلئے کہ وہ ان کو سے نہتا اور آدمی بڑا روگ او کا ہے قال فقد

کلا الفرصین بحسب انہ مولی الخیۃ خلقہا و اما ہما عدا سار فی العدا

و کلا الفرصین مستبد و بحسب منع معمولہ حنبرہ و الصمیر المقنوب کلا فانہ مغرور

لفظاً و مشی معنی و خلقہا و اما ہما کلا ہما بل من کلا الفرصین او حنبرہ مخدوف

والحجۃ الاسمیۃ تجاہا حال من المستکن فی عذت و الفرخ موضع الخوف و

تابین قوائم الدابة و المولی بمعنی الاولی و قد استشهد بہ علی قولہ تعالی و ما واکم النساء

ہے مولا کم سے ماوے کم و الخیۃ مصدر رجول و حض الخلف و الامام بالکبر

والنہاء جمع ہے و مولعذیر فارسیہ الکیر و مالاب و سہدیہ پوکہ و جوہر و سر و نہ  
 امرت سر علم البدۃ المعروفة و صعا یک کعبلا بط موضع و سبعا منصوب علی الطرفیۃ  
 لغت لمجذوف و التوام بالفوقانیۃ کغراب جمع توام و استغیر للمتوالی بقول جارت  
 و ذہبت فروخہ قمر و قمر فی عذران صعا ید سبۃ الحال لیالی سبعا متوالیہ کاٹہ  
 الا ایام اسبوع لیال و سبۃ ایام مے گوید کہ در انگیر پاس موضع صعا  
 صفت شبانہ روز حیران و سرگردان مے گشت یعنی موضع صعا بد کی لالہ  
 مین سات رات دن برابر یا ولی چہلی سے پہرتی رہی قال حتی اذا بیست و  
 اسحق حالق لم سیدہ رضا عجا و فطامہا فقال اسحق الثوب اذا بلی و  
 استغیر من الضرع و الحالق بالہتہ فاللام بالقاف الضرع الممتلئ من اللبن و لم سیدہ  
 مضاعف من الابلار و هو افعال من البیل و الضمیر المنصوب للمحلق و الارضاع معروف  
 اللفظ لم مطلع الارضاع بقول ترؤت فی طلب الولد ما ترؤت حتی اذا بلی  
 بیست منہ و جف ضرعہا الممتلئ من اللبن لم یجففہ ارضاعہا الولد ثم قطعہا الار  
 بل حقیقہ نقاد ان المرفض مے گوید کہ در تلامش بچہ خود حیران و پریشان  
 مے گشت تا اینکہ چون بایوس شد و پستان شیر آمودش خشک گردید مگر شیر  
 دادن و شیر بریدن اورا خشک کردہ بود بلکہ بدون بچہ شیر نوش اورا خشک و کینہ  
 کردہ بود یعنی وہ ویسی مے پرتے رہی بھان تک کہ جب او کو اس سے  
 اور مے بہرے تھن او کے سو کہہ لگی مگو و وہ کی پلانے اور دودہ کی چھوڑنے

روشنی خود چنان مے تافت کہ گویا مروارید دریای است کہ رشته نظمش را  
 پوشیده اند و در وقت آنکه خود گریه میکنند و اندھیری میں ایسے حکمتی تھی جیسے دریا  
 موتی جی لڑے کو اوس سے دم کھچا اور وہ گرتی ہوئی چکا قال حتی اذا  
 انحر الطلام و اسفرت بکرت تنزل عن الشر از لامھا حتی  
 غایہ المسبق و انحر الطلام اذا انکشف و اسفروا غل فی سفر الصبح اے صبح  
 و بکرت سارت فی السکرة ای الغدوة و نزل معروف بعدی بن قال تعالیٰ فلما  
 الشیطان عنہا و الشر الارض النذیة و الا لازم جمع زلم اطفال فارسیہ و غیبیہ  
 و الحجة حال من استکن فی بکرت یقول بات فی ملک الحالہ حتی اذا انخسفت الظلمة  
 عنہا و دخلت فی بیاھن صبح سارت غدوة و طلاقا تنزل عن الارض النذیة  
 لما کان علیہا من المطر مے گوید کہ ہمہ شب در ان محنت سیر بردتا سیکہ چون  
 تاریکی زایل واد در سفیدی بگاہ دھنل گردید همان وقت روانہ شد و حال این بود  
 کہ ہر زمین نہال پہاںشیں سفید عین و سرات اوسنی چون تون گذارے چنانچہ  
 جب چاندنا ہو گیا اور وہ صبح میں دھنل ہو گئی تو ٹہنڈے ٹہنڈے چلے  
 مگر گیلی زمین پر رسم اوسکی جتنی تھی قال علمت تردد فی ہمار صعاہد  
 سبعا تو اما کمالا ایا مہا و یقال علیہ کفرح اذا جاد و نهب و خاف و فرغ  
 و تر و واصلہ تردد و حذف احدی التائین کما فی تنزل الملائکۃ و الحجة حال  
 در وی تلبہ من تلبہ و یس بچید فان اشاعر صبد و بیان تو تہا نے السیر و



اذا كان كذلك لاشتبیه فیہ القدم فی غیر الماشی فیہ والصاعد الیہ یقول کانت  
تدخل من البرد والمطر في جوف اصل شجرة أو تكسب اصل شجرة یا بس منفرد کاین جوف  
رما لم یسئل الی اسفل بالاشتمال من هنا فتل عنها مے گوید کہ میا عشت شبت  
بروز ایناے بارش متواتر و جوف چرخ دستی مے خرید کہ خشک و سالخورد و  
در او آخر نود و نه می ریگ افتد و در ریگ روش بجانب پستی مے گرداید و پاهای  
تایم نشیند یعنی چاٹے اور سینہ کی مارے ایک دخت کی کو کھلی سو کھی طر  
بین گشتی تھی جو سب سے ایک تنک ایسے تھلون کی جڑوں میں واقع تھی  
جنکار تیا نیچی کو دھکا جاتا تھا اور وہ گالے ساتھ اوسکی آتی تھی قال و قضی مے

وجه الظلام غیرة کجائته البحر مے سل النظام محھا الاضارة ههنا لازم  
وجه الظلام اوله كوجه النهار و لظلام الظلمة و نصب ميرة على الحائط و الحمان  
نظم الجیم جوہر بحر مے معنی فارسیہ مروارید و فی الجہد الجہد البحر و تحتل ان تحتل ميرة  
وان يتعلق بالفعل المضارع والبحر لغت المحذوف اے الرجل البحر مے منہ  
الذی کسبہ من البحر او الصدف البحر و حشره عن الصدف النہر  
وسلہ نزعہ برقی و فعل محمول و متعلق محذوف و النظام بالکسر ما یظم فیہ  
الدر و نحوه من الحیط و الجملة مقدرت یقول و قضی فی اول الظلمة و ہے  
ميرة مثل حمانہ الرجل البحر اے الصدف البحر و نزعہ منہا  
الحیط الذی یظم فیہ مادت فی تھو مے گوید کہ در روے تاریکی بحال

يقال اعلاه اذ كرس والطريقه الخط المستقيم والمعن الطهر وطريقه خط المستقيم  
 الاسود وعنى بالتواتر المطر المتوالى وحض المتن بالذكر لانه منبت اعصاب الحركه فاذا  
 ابتكت الاعصاب ووجدوها يكون متفرجه فلا تقدر صاحبها على سير فصلاح السريع  
 وكفره اخفاه ومنه الكافر فانه يخفى الشكر على نعمه الله وكيفه ما والمزارع فانه يخفى البذر في  
 الارض والنعام السحاب الغليظ وفيه شعاريه لليل فان الظلمه تؤيده والبرود  
 يضره بالا اعصاب يقول بانبت ثوبه على خط طهره بالمطر متواتر في ليله مظلمه ذات غمام خفي  
 نوحه مما سمع كوكبه شب بانطور سبر برودك بارش باران متواتر بر خط مستقيم  
 پشت او دچنين شب تيره ميخيت كه ابرسيهش همه ستارگان پوشيده بود يعني  
 سارے رات اوسنی یون کاسے کہ رات بہر اوسکی مٹیہ پر ایسی اندھیرے رات  
 میں برابر منہ پڑتا رہا جسکی کہے چھڑنے تار و کوچیا لیا تھا قال تجبات اصلا  
 قالصا متنب العجوب اتفاقا بمثل میا محھا الاحتیاف الدخول في  
 حوف شی اور وے بختاب من اجتناب العقیض اذ البسه ولفته جارے  
 الحديث مجتابے النماراے لاسی النمار و الخجاء حال بعد حال او خبر بعد خبر و  
 اتفاق بعض بالقاف فاللام فالهزة الياس لانه متعلقون متيند الشيء اذا متنى كانه طرح  
 في جاب والبار للظرفية والعجوب جمع عجب وهو عظم الدثب واستغير لموضرات  
 الرمال والافتاد جمع نفق مقصودا و هو الرملة والهيام بالهار فالاحتانية كسحاب بالا  
 تيماسك من الرمل فارسيه ريك روان كها في الصراح وحضه بالذكر لان الرمل

المیاسے گوید کہ چون گرگان آن ماده گاور از بچہ خود غافل یافتند بلا تاقل  
 او کردند و بدیدند و تیراجل خطائی کند عیسیٰ <sup>ج</sup> پیر یون نے اوس گامی کو  
 غافل پایا اوسکی بچہ کو پھار اچھا اور قضا کا تیر اپنے نشانہ سے بھین چوکتا غرض کہ  
 اسی ہین مٹی قال بابت و سبل و اکف من دمیہ تروی الخمال و ائمانسجا  
 یقال بات اذا درک لللیل و بات لفعل کذا اذا کان بفعلہ لیل لاء سبل السحاب اذا مطر و  
 الخجل حال بتقدیر و اقمیت مقام الخیر ان کن بات ناقضا والا ففی عطف علی بات و  
 الوکف السحاب الماطر و المطر من بانیہ و الدقیقہ بالکسر الماطر الذی یدہم فی  
 سکون بلایق و رعد فارسیہ باران پوسٹہ و سندیہ جریبی و البرک فارسیہ سیر  
 و الار و افعال و تروکے مضارع معروف منہ و الخمال جمع خمیثہ جمع الاشجار  
 و الرطوبات النبات و نصب دایما علی الحال و التجمام الانصباب الافر مرصع  
 علی الفاعلیۃ فیقول او کہا لللیل فبات بحیث یحطر ماطر من مطر دایم ساکن بلایق و  
 رعد بقی الارض ذوات الاشجار و الرمال ذوات النبات دایم الانصباب لکثیر مشکو  
 و سہمان حیرانی و پریشانی شب بر سرش رسید و شب باین کیفیت میر جو کہ باران پوسٹہ  
 کہ درختان انجہ و تودہ ہی رنگ سبزہ خیز را سیرانی می بخشید و فیض او منقطع نمیشد برابر  
 می بارید عیسیٰ اوسی حیرانی بر گردانے مین رات لگئی اور رات ایو سیر کی کہ وہ چہر  
 جو درختوں کی مینوں اور گھاس والے تہوں کو ترو تارہ کرے برابر لگی رہے  
 اور گوئی کہ ہرے قال علیوطرقہ متہا متواترے لسیہ کفر الخیو غما مہا



علی العفراء اے الارض والقہد بالقاف فالہا کہ صعب لا یضی اللکد کہ القہد  
 والتنازع التناول کما مر وثوب کسیر المعجزة العضو مع اللحم جمع علی اشیاء العنبر  
 بضم المعجزة جمع غنبر افعل صفت من العنبر وهو بياض فیه کثرة رما وود منه  
 ذیاب غنبر فالمراد به الذیاب والکسب طلب الرزق والکوا رب الجوارح ولمن  
 المقطع والغفل مجہول ومنذ قوله تعالیٰ اجر غیر ممنون الطعام بالوکل یقول ذلک  
 المدکود او طوفانها وصوتها کان لولد <sup>مفعل</sup> مضرع علی الارض تناول اعطاه وذا  
 جوارح کو اسب الصيد لا یقطع عنها رزقها سے گوید کہ گردیدن و بک ملین  
 کردن او بر اسب کچہ بودہ کہ بروے زمین افتادہ و گوئے سفید رنگ و طعم گریختہ  
 شدہ بود کہ پوستہ شکار سے کنند و رزق آنها منقطع من گریختہ <sup>یعنی</sup> پیر ناؤ  
 بولنا او سکا ایک ایسے بچہ کے لئی تھا جو زمین پر چھاڑا ہوا اور کچا و جیلے رنگت کا  
 تھا اور ایسے بھیڑیوں فی پٹا چپیر او کو برابر کیا تھا جو شکار کرتی رہتے  
 ہیں اور کہی ہوئی زمین رہتی قال صادق منہا غرة فاصبنا ان المانیایا  
 لا تطیش سہا مہا یتقال صادقہ ادر کہ وجہ وہ الضمیر فی الفعل للعنبر و  
 الحمد بیان لما سبق والغرة بالکسر الغفلة والضمیر المصنوب فی اصنہا تقدیر  
 المضاف والاصابة القصد ولسیل والوجدان والمنایا جمع لمنشیہ وہے  
 الموت المقدور والجمیۃ اعدو الاموات وطاش السنہم اخطا و ما اصاب یقول  
 وجبت لک الذیاب غفلة من تلك البهرة ففقدن ولدہا فوجدنہ ولا تخفی سہام

افعل صدق من الخشس وهو تخر الالف عن الوجع ارتفاع قلیل فی الارض  
 وضار من الصفات الغائیة قال فی القاموس الخشس البقرة الوحشية وعلى  
 هذا اعتد اعطف بیان واعرابه الرشح وضع الشئ تركه واسهله ولغته والفریر باله  
 فالهشس کما سیر ولد البقرة الوحشية ولستجه والیریم البراح الزوال وقوله لم یزل  
 ما زلت فمضى لم یریم لم یزل والغرض بالضم الجانسب والناحية منصوب على ان  
 والشقائق جمع شقیقة وهي ما یکون من الارض بین الجبلین تنبت الکلاز ولعلف  
 قال لقیط بن زرارۃ عرض الشقائق بل شیت اطعائاً والطوف التردد والبنعام الجوف  
 فالعین المعجمة غراب صوت الطیئة برحم ما یکون من صوتها على ولد ما واستقیه لصوت  
 البقرة الوحشية یقول بقرة وحشية اتلفت ولد ما یرکها ایاها فلم یزل تردد ما له صوتها  
 علیه فی نواحی الارض الوعنة بین الجبال المعينة للکلاز لوید که ما دگا دو  
 که بچه جو را بهمال و نادا نے بیا دوا ده و سپر از ان در جواب اراضی گیاه خیزه  
 کو میازان نالان و پریشان گردیده عینے حکلی گائی حسنه اپنی بچه کو اپنے کے  
 کوتاہی سے ضایع کیا او پھر وہ پہاڑوں کی ہرے ہرے رستینوں میں روتی  
 پکارتی ہرے قال لمعقر قعد تنازع شلوه عنس کو اسب لایطین ما  
 اللام متعلقہ بمحذوف کما فی قوله تعالیٰ لمن اتقی اسے و لک المذكور من الاحکام لمن  
 اتقی تعالیٰ ما یکون فی محل الرشح علی الخبزیة فهو ظرف مستقر و یجزا ینکون متعلقہ  
 بطوفها و بنماها فهو ظرف لغو المعفر مکعظم اسم معنول من عفره اذا صرعه

ثم نزلت من ليل وسارت في طلب المار وولت في نهر وفرقت عنيا معلومة منز  
 المار متجيا وقتا فلما رأت اولا انما تم خفوتها من السباع ام هي مثل بقرة وحشية  
 اصابت ولديها سبع من السباع وتخلفت عن صوم حبها ولا ينما عن بقرة كانت  
 ياديه القطيع وقد كانت هي ما يقوم بامر تلك البقرة ويسير في تحيرت في امرها مكم  
 يا آن شتر مده بآن خرماده وحشي مسيلها بآوصف بارور سے برشتہ بارآمد  
 ودم آبی نکشید و برگیاہ انکھانمود بعد از مدتی فرود آمد و یکم تشنگی بتلاش آب  
 سرگرم شد و در جوی بنجرید و خیمہ اشکافت کہ پر آب و در میان نیان و تسع بود  
 و یا مثل آنما دگا و وحشی است کہ بچہ او طعمہ درندگان گردید و خود او را نصحت یادان  
 و خصوص از پیشوا کلد و راقا و دوحال اسید آنما دگا و پیشین کہ رہنماست تمام نگردد  
 مدار دستی کار او بود و چون از دو دوانت او کار او خراب گردید یعنی وہ ساند  
 ایسی گرد خرنے کے برابر ہے جو کہا بن ہوئے پر ٹیلون پر چڑے اور ایک مدت تک  
 ویان رہی اور پیاس کی تکلیف او ٹھاسی یہاں تک کہ جب گرمیان آمین تو بخجی  
 او ترے اور بچی کہ ہی سمیت ایک ندی میں کہتی اور ایک ایسی چشمہ کو چیرا  
 چوپانے سے لبالب اول سنون کی بیح میں واقع تھا یا وہ ایسے جنگلی گاؤں ہے  
 جکی بچہ کو درندہ پھانڈا اور اپنی رویہ سے الگ پڑے اور وہ گاؤں جو رور کی  
 الگی الگی جاتی تھی وہ او کی رنیں غوار تھی اوس سے الگ ہوئی قل حصا ر  
 عنایت الفریض لم یرم عرض شقایق طوفنا و لباہا الخنا غلار



میں گہر گئی اور ایک ایسے چتر کو چیرا جو پانی سے بڑا ہوا اور کلک پڑی اور کسی  
 بہت گنجائش تین قال محفوفہ وسط البراع لطیفہا منہ مقصر غائبہ و قیامہا  
 نصب محفوفہ علی انہفت ثانی البین محذوفہ والوسط لکون الوسط ظرف مثل ہون  
 والبراع بالتحا تینا لہلہلین العقیق فارسیہ فی و سندیہ بانسی و ظلمہ غشیہ و القی علی ظلمہ و الحبر  
 فی منہ لیراع حال من مصرع غائبہ والمصرع کمظم اسم مفعول من صرعہ والغائبہ الاحتمال  
 نیتان و سندیہ چہا باویدا والقیام جمع قائم و الحبر و لغائبہ نقول فخر غائبہ تار مملوۃ  
 محفوفہ فی القصب نیشا باو یلقی لطل علیہا مصرع غائبہ من لیراع و قیامہا منہ  
 م گوید کہ چشمہ را شکافت کہ در میان بنیہا واقع بود و قیادہ و سندیہ تار  
 بران سایہ افکندہ و معنی السیر چشمہ کو چیرا جو بانسیون کی پیچا پیچ ہوا و  
 گڑی پڑے اور سیدی کہڑی بانسیان کچر سایہ ڈالی ہوئی تین قال افتکام  
 و حشیہ مسبوغہ خذلت و ما ذریہ الصوار قوا امھا النہرۃ للاستہنام و ملک  
 اشارۃ الی الملح المذکورۃ خبر مبتدئ محذوف و ام مقولہ لکونہا احدہما لاعلی البین و حشیہ  
 بالوحشیۃ الدبۃ الوحشیۃ المسبوغۃ البقرة التي اصحاب السبع ولد ما و الحمد لان ترک  
 المضمر و خذلت الطبیۃ و غیر ما معروفہ اذا تخلفت عن صوابہا و تخافت فلم یحکم و الباقی  
 البقرة التي تسبق القطیع کا نھا تہدیہ و الصوار بالہنئین کتاب و عزاب المقطع ہون  
 بقرات الوحش و قوام الشیء بالقیوم بہ بصیح یقول افتکام ہنئینہ مثل ملک الانان النہر  
 صغرت الرمال مع کونہا حائلہ کہتفت بالطلب عن الماثر صبرت علی العطش مدۃ

و كانت عادة منه اذا هي عرّدت اقامها المستكن في مضى وقدم و  
 الجبروني منه للحمار الوحشي والمفصوب والمرغيع المفضل والجبرور للامان و لصب  
 عادة على انه خبر كان و تانيث الغسل اعني كانت تانيث الجبرور و مشددا اذا حذر  
 وانحرف عن الطريق والاقدام التقديم يقول لمضى ذلك الحمار الوحشي وقدم تلك الامان  
 وكان تقديمه اياها عادة منه مستمرة اذا تافرت عنه وانحرفت عن الطريق مكيو  
 ان حرو حشي روان گردید و آيناده را پیش خود گرفت و این خوی او بود که چون آمان  
 پس میماند و یا از راه منحرف میشد او را پیش خود میبرد و نهاده و نهاده و نهاده  
 چلا او گرد میگوئی که آمان او را به مندی میبوی بابت او کی تپی که جب ده راه  
 او را و دهر تو جاتی یا کچه چی ره جاتی تو او سکو آگی دهر لیتا قال فتوسطا عرض  
 العمری و صد عما مسجورة متجا و را قلاهما يقال توسطه دخل وسطه  
 والعرض بالضم الجانب و بالفتح ضد الطول و هذا اقرب و النسب للتوسط و المکر  
 النهر الصغير و به منقوله تعالى قد جعل ربک تخاکم سیرا و صدعه فرقة و المسجور المملو من  
 المار و القلام بالقاف ککبار ضرب من النبت يقال انه القاعلی نبت فی المار و شبهه  
 و فی طعمه نوع من الملوحة و رده اقلها و اقله معروف فارسیه کلک يقول فضلا  
 کلا و وسط عرض نهر و فرقا بافتنها عینا معلومه من المار مستلاصقة القلام مکیو  
 پس آن هم و در میان جانب و یا عرض جوئی درآمدند و چشمه را بشکافتند که خود او  
 آب و قلا مانش و یا اقلش با هم چوسته و به عینیه بهر ده دو نو ایک ندر

فی الفارسیہ میزیم ریزه و تشبیه الغبار بالذخان و بالما معروف عندهم قال زیاریت  
 و جنت فالتفت بین من و سینه بامه بخاراً کما فارت و ان غرفت یقول فیز لاسمها و سارا  
 مردانی طالب و تناولا غیر امتداد طولاً و سبب طلاله تغفت که خان نار مشعل یوسف ضرابها  
 علی اکل وجهه گوید که پس از آن تمام فرو دادند و تپلاش آبی روان شد و بخار  
 بر آن خنجر که سایه او پیر میزد و دود آتش بود که میزیم ریزه مالش بر افروخته میشد و بعضی  
 بهره و دود او پر سیخ می افتاد و او را پی کی تلاش من چلی او را و نو فی ایس و هول  
 او را می حبسک سایه و در و در او را تها او را می هر کنه والی آگ کی دبوین کی مانند قی حبس  
 چپیان طبر کا نمی جاوین قال مشو غلشت نبات عرج که خان نار سا طاع  
 المشو النار التي تهب عليها ريح الشمال محسور علی انها لغت مشعل و ختمها بالذکر  
 زعموا انها تكون شدة الوقود و غلشت بالمعجبة فاللام فالمشلة خلط و الفعل مجول و انما  
 الغصن الطری و العرج نوع من الشجر سهل شديدا الاشتغال و السطوع الارتفاع و  
 الاسنام جمع سنام و سنام النار اعلاها و تکرار تشبیهها م شان الغبار کو وضع  
 الظاهر موضع المصدر یقول که خان نار تپ علیها الشمال مخلوطه بعضین طری من عرج  
 که خان نار مرقع اعالی ایس بها می گوید که چون دود آتش که هو اس ستم  
 بران وزید و بباخ تازه دخت عرج انباشته گردید چون دود آتش که بر کانه  
 او بلند می گرفته بعضی ایسی آگ کا دھوان چسپ شمالی هو اچلی او در دخت کی بری شای  
 او سپردالی گین ایس کا دھوان حکم و گین بہت ہو او بہت می ویر لال غمضی قدما

غذا سبب بر تفعیل الغد  
 والدون جمع خان علی  
 خلاف القیاس

سبب تشبیه حبس



ان الذين يميزون الذهب والفضة لا يستحقون بها من سبيل الله وقوله تعالى واستغنيوا بالصبر  
 والصلوة وانما الكسبية وقول الخاسر سمعت بكرا بكية وباك ابان الدهر واحد الفقيدا  
 واسفي بالهجرة فالعارضتمو انبت رشوك يثبت في الربيع ويقال له في الفارسية  
 خاركيا وعلية فارسية خارجك ومنه كوكبه وكبره فيسئل هو شك البهي ومنبت  
 رشوك حديد <sup>الشيخ</sup> الشوران المصانيف جمع مصنف وهو موضع السيف <sup>بعد</sup> الفقيدا  
 والسوم مرور الري ومنه سامت الريج والسهام كسحاب <sup>من</sup> السوم والشمس <sup>من</sup> الشمس والشمس <sup>من</sup> الشمس  
 من الريج نقول واصاب شك اسفي واخر جوافر <sup>من</sup> الريج اذ ان السيف مرورا  
 وشمسها على عني اذ ان الربيع وشرع في السيف فاجتبه ريجه الحارة فثبت في  
 الاطراف <sup>من</sup> كوكبه خاركيا ودرپاشنه سمها <sup>من</sup> كوكبه خاركيا ودرپاشنه سمها  
 كرم تاپتان بهر سه وزين كزنت غرض كد تاستان بهر سه <sup>من</sup> ريح عيسى كرميان  
 انمين چاينه خاركيا <sup>من</sup> كاسه كزني مستديون <sup>من</sup> چيني لكي اور كرم كرم <sup>من</sup> چيني  
 لكن قال قنار <sup>من</sup> اسسطا بطير طلاله كدخان <sup>من</sup> شعله شيب <sup>من</sup> قنار <sup>من</sup> قنار  
 فقيته تل على مخوف واستنار التناول شيا ينم ومن قوله اني تيارخون فيها  
 اسي تيارلون والسطا لكتف الطويل الممتد لغت الغبار عني بطيران طلع عن الانتشار  
 والغراب البعبي والطلال جمع لطلل والجمجمة باعتبار الاجزاء <sup>من</sup> اشتد اسم مفعول من شمل  
 النار اذ اوقد النار يد لغت النار وشيب مضارع جبول من شب النار اوقدنا و  
 انضام بالاضاد <sup>من</sup> الجمجمة فالهجرة جمع حرفة وهي الدقاق من الخطب يوقر بها النار يقال لها

گذاری که گھاس بر تنگالی اور چانی پیرنے سے ایک عرصہ روکی رہے۔ قال  
 رجعا بامرہما الی ذی مرقہ حصد و کج حرمتہ ابراہیم الطاہر ان لعن المذکور  
 من الرجوع الامانم والبالا لتعدیہ او الملائتہ والمرة بالکسر القوة ومنہ قولہ تعالیٰ  
 شدید القوی ذومرة والکعبہ بالہلمات الثلث لکشف الحکم عسنى به الراس  
 القوی المستین والحقہ جواب الشرط المذكور والنج بالضم الفوز بالمراد وحصول المطلوب بقیال  
 نخب الحیاجہ اذا حدثت والضمیۃ الغزنیۃ اس الامر الذی قطع والت رفیہ للاسمیۃ  
 والابرار الاحکام بقیال ابرم الامر اذا حکم والحقہ خرجت مخرج بلش یقول حتی اذا کان  
 ذلک رجعا بامرہما الی راس قوی مستین علی عدم مصمم وانما الفوز بالمطلوب احکام  
 وضمیمہ فانہ لا یتخلف عن مے گوید کہ چون امر مذکور واقع شد امر خود را بجانب  
 مستین آوردند و در امر خود غور بلیغ بکار بردند و حقیقت این است کہ حصول مطلوب بامر  
 تضم احکام اورت یعنی وہ دونو سوچی اور راس محکم کے سامنی اپنا قصہ لا  
 اور بات یہ ہے کہ مطلب کا پورا ہونا اور اس کا خوب مٹانا اور بکا کرنا ہے قال و  
 رمی دوا برہما السقی و تہیت ریح المصالین سومھا وسھا مھا الر  
 ہہنا استغارة لاصابة الشوک ونبیہ اشعار بان الشوک کان کالسهم الحدید والحقہ  
 عطف علی جواب الشرط فیکون مجموعہما سببا للامر الآتی والدوا یر جمع دایرة و  
 ہی مؤخر الحیاف و الضمیر المجرور للملغ مع اشترک الحما رفیہ لما انھم اذا جمعوا بین المذکور  
 والمونش ثم انھما واما انھما للمونش لا غیر وان کان کلاہما مقصودا ومنہ قولہ تعالیٰ

و حال این بود که خود بالاس آنها سجد و چون دید بان چپ و راست میزد و دید بان  
 گاهش نشان آب گلبه مذاشت و آنچه که از نو ترسیده شود صرف سنگهای نشان بود  
 چوبی صیاد انجمنی رسید یعنی وادی شہوت کی تهلون پر لچر یا و حال یہ تھا  
 کہ آپ اور پڑھتے تھے اور دید بانوں کے طرح ادھر ادھر دیکھتے تھے اور خود دید بانوں  
 کی ہٹکانی جاتی پڑی تھی اور گھر سے پتھروں کی سوئے کو بے درغے کے چیز و نان تھتی  
 یعنی شکاری کی بوا میں پہنچی و نان تھتی قل حسی اذا سلخا جمادی شہ صبرا  
 و طال صیامہ و صیامہا کلمۃ حتی یخلف و سلخ فلان شہرہ امضاء و  
 انسلخ اذا مضی و جمادی کجہار سے من اسماء الشہور معرفۃ منوشہ و یقال للاولی جاد  
 خمسۃ و الاخرے جمادی ستہ و کلنا ہما بالاضافۃ و الاولی خامسۃ الشہور من غرة  
 المحرم و الاخری سادسہا مینہا و جزو الوحشی مہموز اللام اذا کتفی بالکاء عن المار و شہ  
 الجوازئی للوحش و الحلیۃ حال بتقدیر فتکافی قولہ تعالیٰ اف جاکم حصرۃ صدورہم  
 او عطف علی سلخ و حذف العاطف و الصیام مینا اللام ساک عن التثنی و یقال صام صیا  
 اذا اسک عن الطعام و الشراب و النکاح و السیر یقول منکثا مینہا کثما طویلا  
 حتی اذا امضی جمادے الاخرے و کانا قد کتفیا بالرتب عن المار و طال  
 اساک و اساکہا مے گوید کہ مدتے در انجا مبرر و نہ تا اسیکہ چون ماہ  
 جمادی الثانی گذار و نہ و برگیاہ کتفاکر و نہ نویت اساک ہر دو بدرازیسے  
 کشید یعنی وہ بہت دفون و نان تھڑے یہاں ایک کہ جب چہہ مینہا یلن



کہ از گردن گور حسان خسته و غم شیده شدہ از بیک آن خرمادہ چون دیگر مادیگان  
 بار دار رنجبختی شدن نفرت و کرمیت و در شیار ردی میل و عبت داشت در  
 سٹ باروری و افتادہ بود یعنی اس گدھی کو ایک ایگدیا تھلون کے چڑھائی پر  
 لیچر یا جوگدھون کی کاسٹن سے ہولوبان ہو رہا تھا اور اسلی کہ وہ گدھی لگواتی تھی اور  
 برٹی بڑے چپیزون کی کہانے کو دوتے تھی اسکی کہان میں ہونی کے سٹ میں پڑا تھا  
 قال باحرة الثلبوت یز با فو قہا فہر المراقب خوفہا ارامھا الاخرة جمع  
 حریر بالہتہ فالحبتین لبت من الرمل و لبار زایدہ تو سلت لافضا معنی یفعل و الجبر و  
 بہا ظرف و ہو بدل من الحدب و الثلبوت بالمشہ فاللام فی الموحدة کخرون ارض میں ط  
 و ذبیان و تیل و ادور بالرحیل مہموز اللام علامکان مقفعا و رقب العدر و بحیث غطر  
 بینا و شمالا و الجبر و رنے فوقہا للاخرة و الحجة حال و لفسر تقدیم القاف علی الفاء المکان  
 الخالی عن المار و الکلا مضروب علی انہ حال من الضمیر الجبر و ر و اضافۃ لفظیۃ و المرتب  
 جمع مرقبہ و ہو ما یرقب فیہ من مکان عال و یقال لہ فی الفارسیۃ دیدبان گاہ و عنہ  
 بالجوف ما یخاف منہ مرفوع علی الانباء و الالام جمع ارم و ہو ما یضرب علی الطريق من مثل  
 الحجارة و عنی بہا الاحجار المصنوبۃ و الحجة حال و الصنوبر ان الجبر و ان اللاخرة یقول بعلیہا  
 رمال الثلبوت فقد کان بصیعد فی اعلاہا و یسظر سینی و شمالا کالربیۃ و كانت مراقبہا خالۃ  
 عن المار و الکلا و انما کان ما یخاف منہا احجارا المصنوبۃ حیث لم یکن منہا عین و لا اثر  
 من کلب و لا صیاد جمع گوید کہ بالای رنگ پشہائی ثلبوت اور اسے برو

ویدل علیہ قولہ الاتی مسجح فانه يقال للحمار مفضض مكدح اسم مفعول ویکنی به عن قوتہ و شبان  
 قال القریب یصف حمارا وحشیاً بیتی بجاجة کدح من الضرب حالیه و حار که من  
 الکدح حصیص یقول اوکا هنا انان وحشیة حلت لحمار وحشی قوسے شاب غیرہ طرود  
 ایاه صحریها ایاه و عصبها علیہ مضار مكد و حار و شامے گوید کہ یا او آن گور ماده است  
 که از جنین گور ضر نو جوان باور گردیده که از رانیدن و زدن و گزیدن و گزیدن گوران ریش و بد حال  
 شد یعنی یا وہ جوان گور ضر نے ہی جو ایسے جوان پٹھی گور ضر سے کھان بن ہوے جو او ر  
 رگور ضر نو کی رگیدنی او ر مارنے اور کاٹنے سے حال سے بیجاں ہو ا قال علیو، یہا حد  
 الاکام مسجح قد رابہ عصیا نھا و و حار ہما یقال علاہ اذ اکر ب والبا و للتقدیة او  
 للما سبہ و تصنییر للملح و الحد ب محرکة المكان المرتفع من الارض و من قولہ قالے  
 و هم من کل حدب منصوب علی الطرفیة المحضة و الاکام بالکسر جمع اکمة و ہے استل  
 من الرمل و کل موضع مرتفع و المسجح تقدیر المملکتین علی الحدب کمعظم الحمار المفضض  
 مرفوع علی انه فاعیل الفعل المذكور و عنی به الحدب المذكور علی التخرید و التحذیر و التحدیث  
 منع و رابہ اوقعه فی الریب و عنی لعصیا نھا عصیا نھا علیہ فی التند و فان ایلی  
 مکره الجماع و الوحام بالواو و المہملہ کحساب و کتاب المشہوۃ الفاسدة التي تقرر الجبالی  
 فتشتی الاشیاء الردیة و الحامضة یقول یعیدو سبک الملح مکانا مرتفعاً من الاکام  
 حمار مفضض منہ قد اوقعه عصیا نھا علیہ فی التند و سبک فی الاشیاء الغیر المتعادۃ  
 فی ریب من حلهاسے گوید کہ آن ضر ماده را بالای سبک تہا ہی رگید گور ضر سے می بڑ

والجنوب ضد الشمال ويكون شديدة الهبوب والجوامح بحسب حساب السحاب الكبر  
لما وفيه واضب ما كان قبيل من المار والضمير المحرور للصبيار على انه منها والعرب  
تشبيه الناقة تشبيه الجوامح قال القيس صيف الناقة بيت تروح اذا راحت برواح  
جهامة باثر جوامح مخرج مفرق وفي الزمان حال من الضمير المحرور في لها وبعين  
الشراطة كقولوا اذا كان شأنها ذلك فيكون لها نشاط وسرعة وهي في الزمان كأنها  
سحابة تجر اسرع في سيرة جوامح مع الجنوب وهو من ابعاضها مع كوكبه ذلك  
حال مذکور او انشأ طي وسرعتي باوصف كشيدن زماش مع باشد که چنان بنظر مریای  
گویی ابری است سرخ که پارهای آتشین یاری باجنوب می شتابد یعنی جب حال  
او سکاوه هووسه تو مهنار که کسینچه پر آتش می بکلی جاتی سحره لال باول حبکی خال  
بکری جنوبی که هوا که زور سه و دورتی بری قال ابو یوسف لا تحب للاح طرد  
الفحل وضره بها وکدامها كلمة اوللا بهام واستنوع والمکح حسن الاتان الوشبة  
التي قرنت بان تجل وقد اسودت حلتها بامرفوع عطفها على صهباء ودقت الاتان  
اذا حلت والاحيت بالحاء والمهمة فالعاق فالموحدة الحمار الوحشي الابيض الطير او  
الحی صرین وقيل مطلقا ولا حسیه والطرود الشیخ الشدید والکدام بالذال المهمة  
العص الا بهیروس طرد الفحل وضره بها وکدامها الفحولة جمع فحل كالفحل والعدام بالمهمة  
فالمعجمة الغرس واستنوع الحمار وکلاهما بل من الطرد وکحیتل حذف العطف  
والضمير المحرور للفحل واصطاق المصدر من اضافة المصدر الى الفاعل وضمير المفعول محذوف



ایسی ماندنی کی ذریعہ سے حاصل ہے جسکو سفروں کی مار مار تی تھکا دیا  
اور اوس میں سے کچھ ہی بسترے چوڑا بیان تک کہ پیٹھ اوسکی پیٹ سے لگتی  
اور کوٹان اوسکا بہت پیٹہ گیا قال واذا تعالیٰ لحمها وخمشت ولقطعت

فجہ الکلال خندا ہا تھا قال تعالیٰ لحم البعیر بالغبین المحبۃ اذا ارتفع لحمه علی روس  
العظام وذهب و فنی و یکن ان یکنی بعین لفتہ فان لشی اذا قل علامتہ ولا یقتصر  
ذلک بل لا بل یستقل فی الحنبل قال طرۃ بیت و تفرغی اللحم من لقا ہا و تعالیٰ  
فنی قتب اللحم و تخرم البعیر اذا قل و یغنی و الکلال الاعیار و الحزام بالمحبۃ فالہمۃ  
کتاب جمع خدمتہ وہی لب العلیظ الحکم یکن کا لختہ شد فی رشح البعیر فشد الیہ  
سیور نعلہ بقول اذا ذهب لحمها حیث یقع ما بقی منہ علی روس عظامها و عجزت  
عن البیر و قطعت السیر التي تشد فی ارسا غا شہ التغال بعد کمال العاصی گویا  
کہ چون گوشت او بر استخوان ہا شیش بچسپید و بسیار و ماند و دو الہا کی کپڑا ہا نعل ہا شیش  
می بندند بعد از و ماندگی پارہ پارہ گرد و عینی جب وہ ایسی و بی ہو جاوے  
کہ گوشت او کا ٹھون پر چمتی اور صرف چڑا اور پڑیان بسترے رہ جا دین اور بہت  
ہی ہنگ جاوے اور وہ سنتی جسے اوسکی نعل باندے جاتی ہیں شیشی پر کڑے  
کڑے ہو جاوین قال فلہا ہا بت فی الزمام کا ہا صہبا و خف مع الخب  
جہا ہا الفار جراتیہ و الہباب النشاط و السرعۃ و الصہبار الحمار القلیۃ الحمرة  
نعت سحابہ و خضہا بالند کیر لا ہا لا یکن منہا ما فتر خففا و خف اسرع فی السیر

قالام فالهمله اذا غمرت في شيها اء ما استقامت فيه واستغير للخرم عز  
 الاعتدال والصغير في الفعل للجاءة وزاغ الشئ اذا مال عن الطريق المستوي  
 وقوام الشئ ما يقوم به ليقول واعط من بجانك عطار خربلا ومنرا مع ذلك لك  
 ابن نقطه اذا خرجت مجالته عن الاعتدال ومال قوامها عن الاستقامة والصلح  
 مع كويديك هر كه توبيك معا ملكي مكبدا واعطار كران بدو وباجود اين امر اگر  
 بیک معا ملكی واز جاده <sup>اعتدال</sup> انحراف ورزد وصلاحیت او باقی نماند اختیار بریدن  
 و سرخوردن تر باقی است یعنی جو تجیه سے اچھا معاملہ برتنے او کو بہت  
 دینا چاہیئے اور جب چال او کے سیدھی نرمی اور بات میں فرق بلکے تو او سے  
 ٹورینکا احتیاج حاصل ہے قال طلیح اسفار تر کن نقیبة منها و اجفت  
 صلبها و سناهما الباء للاستقامة والظرف متعلق بباقی و طلیح فعل فی  
 معنی المفعول من طلیح فلان عبیر اذا انقبیہ ستری فیہ المذکر والمؤنث  
 والذکر وقع تحت اللام والضمیر فی تر کن للاسفار و اجفت بالهمله فالنون اذا  
 التحق بالجن من الہزال والصلب عظم الظہر یقول و صر ملک باقی برکوب ناقہ  
 مجریۃ بالاسفار کلیمۃ من اسفار تر کن منها شیءا قلیلا حیث یصلق عظم ظہرنا و سنا  
 ربطہا من الہزال مع کویدیک ازوے بریدن بذریعہ چنین شتر مادہ باقی است  
 کہ در سفر نماندہ شدہ و اثرت اسفار ازوے قدرے گنبداشتہ و استخوان نشیہ  
 کو بائش کجک لاغرے شکم او چسبیدہ یعنی کجک او سے ٹورینکا اختیار

وہ یمن میں آئے اور پھر ظنت اور کسی ٹہرنے کا موضع وحاف القہرے یا طلمیام  
 ہے جو اس سے لگا ہوا ہے قال فاقطع لبائہ من بقرض و صملہ و شرد و صل  
 خذہ صراحھا اللبائہ الحاجۃ من غیر فاقہ و ضرورۃ و بقرض بقصدے و صار عرضۃ و متعلقۃ  
 محذوف و الخذہ نعیم الخلیفۃ قال عم کرم بہا خذہ لوانہا صدقت و بالکسر الصدیق ذکر الکاف  
 او انشی و الصراحہ ب اللہ الصارم من صر منہذا قطعہ و لب البتہ فی الکفیفۃ و روے  
 و الخیر و صل خذہ تقیول و اذا کان الامر کذلک فاقطع عنک حاجۃ من بقصدے  
 او اقطع الحاجۃ عن بقصدے و صملہ للزوال و الانقطاع و لا تبال بہ فانہ صار ملحقہ و  
 علی الخمل منہ و شر من یصل الخلیل من یصیر کذلک و لا تبال بہ فان خیر من یصل خذہ من یصیر  
 من غیر مبالاۃ بہا و الاخریۃ و فرع میگوید کہ چون نوبت بینجا رسید پس حاجت پیش  
 انکسی منقطع کن کہ صلاۃ و غیر من قال باشد یا بجا پر دای کل کہ از دوستان بر دو بدترین ہونہ چنان و بیان  
 کسی میباشد کہ در بریدن آنجا بر دیار فراقش نکال کہ بہ بین این دو بدترین کسی کہ انہی دو بدترین ہونہ چنان  
 و پیش نہالہ یعنی کہ وہ یمن کی گدے تو ایسے آدمے سے حاجت نہ کہ یا ایہی آدمے  
 کے حاجت کی پروا نہ کر جو آج کل میں الگ ہونے والا ہے اور البتہ وہ بڑا منحہ والا ہے  
 جو تو کر آتشا ہر نہی یا او کی پروا نہ کر اسلی کہ وہ منی والا چاہتا ہے جو جوڑے  
 او توڑے ٹوٹنی پر نہ کر کرادے قال و احب المجاہل بالبحرین و عمرہ باق اذا  
 خلعت و زاع قوا حھا یقال حبہ اذا اعطاہ ایہ و المجاہدۃ المغامرۃ الحسیبۃ و الخا  
 و الطیبۃ و الخیر فی العطار الخیر فی الوہنہ و الصرم القطع و ظلمتہ الدنہ بالطار المعجۃ



ولکن صرف للضرورة ورجام بالمهتة فالحجیم کتاب موضع آخر مقبل بفردة  
 ولذا اخیف اليها يقول خلت بالجواب الشرقة من جبل اجاوسلی وملت  
 بموضع محقر فتمسکها جبل فردة ثم تضمننا رجاها الذی سقبل به مے گوید که  
 بجواب شرقیہ اجاوسلی در بلاد طلی دو کوه معروف و مشهور اند و یا در موضع محقر که  
 در همان بلاد واقع است سرد آمده و بعد از آن کوه فردة و بعد کوه موضع جام  
 که آن هر دو هم در بلاد مذکوره واقع شده و در کنارش گرفت غرضکه دورے  
 در دوری در میان آمده یعنی وہ بنی طلی کی پہاڑوں اجاوسلی کی شرقی  
 جانبوں میں یا دیا کی موضع محقر میں جاؤ تھے پھر اوسکو فردة پہاڑ اور بعد اوسکو موضع جام  
 گو و میں طلیا غرضکہ کوسون کا فاصلہ پڑنا گیا قال فصول الفان لمین مطنة  
 منها وحاف القهرا و طلی محاف صوائق بضم الصاد المهتة مرفوع علی الخیرة و  
 امین اذا اتی الیمین کا عرق و آشام و مطنة اشے کبیر المعجزة بالطن انه فنی و وحاف  
 القهرا بالواو فالمهتة فالفا و کتاب والقهرا بالقاف فالمهتة موضع معروف و الطلی نام بالمهتة فال  
 کہ مال آخر مقبل بہ و الضمیر المجرور لو حاف القهرا و یل لمبتعة و الاضافة للملازمة  
 بینہما یقول فمنذ لها صوائق ان دخلت الیمین بعد الجازم مطنة منها و حاف القهرا و  
 طلی ما الذی ہو مقبل بہ مے گوید کہ بعد از آن منزل او موضع صوائق است  
 اگر در بلاد یمین در آمده و بعد از آن مطنة قیاس و حاف القهرا و یا طلی نام او سنت  
 کہ قریب او واقع شده یعنی پھر منزل او کی موضع صوائق ہے اگر

کالی کو سون جاٹرس اور طنی تیلے کے وسیلی ٹوٹ مٹ گئی قال مرہ جہلت  
 بغیدہ وجا ورت اہل الحجاز فاین منک مراہما یقال حد وعل بہ ادا  
 نزل نید و نید بالغار فالنہاتیہ فالہال المہتہ مار بشرقی سلمی احد جبل طی قال زمیر  
 عم مار بشرقی سلمی نید اور گک دیبا عدہ نود الاتی بشارق الجبلین الحج  
 علی مایاتی تفسیرہ وجا ورت صار جابرہ والحجاز نکہ والمدنیہ والطایف ویقال ابن ہذا  
 منک امی بعد منک بعد یبیدا والمرام القصد والمعتد یقول ہی من نبی مرہ بن  
 عوف نزلت بغیدہ وصارت جارة اہل الحجاز فاین منک ان نقصد ما ورت من  
 اہل نجد فاصبر علی من اقامے گوید کہ نوار از نبی مرہ بن عوف است کہ بر آب  
 نید رخت بافت اکنڈہ و بجوار اہل حجاز سوستہ میں تو کجا و او کجا یعنی وہ بنو  
 مرہ بن عوف بن کی سے جواب نید پر پھر یہ ہے اور حجاز کے رہنے والو کنی پر بن  
 ہو گئی ہے یہ تو کہان اور وہ کہان اب نقد اس کا بہت بعید ہے قال بشار  
 الجبلین او کجا قصصہ فخر دہ فرجا جہا الطرف متعلق بخدوف او بدل باعدہ  
 الجار و عنی بالشارق الجوانب الشرقیہ بالجبلین جبل طی اجا و سلمی و کلمہ  
 اولک ادا الایہام و کذلک لآتیت فی البیت الآتی والحجج مقبیم الحار علی الحسیم  
 کمظم موضع فی بلاد الطی و قیل مار قال طفیل النعم فذا قوا کما دفن اعداء الحجر  
 و قال امر القیس ع لیل نبات الطلع عت حجر و فردۃ جبل فی بلاد طی  
 منفرد عن البیلین المذكورین و لذلک سے یہ غیر مضرف للعلیۃ والثانیۃ

رخصت دست الحجاب و کلاهما بحد من الاستبراء و حجب التشیب حال من العذر المبرور  
 فی زانیة البیوت گفت ملک ابل و فاروق السداب و ہی کافها مثل استبراء وادی  
 و احجار الکبار و تلوح مشابیه اشرة و می گوید که شتران سواری آنان بزرگ  
 رانده گردید و کرب آنها را نگذاشت و حال این بود که چون گز نامی و سنگهای درخت  
 وادک پیشه ظاهر و باهر می نمودند و این ده و نشت نیز باکی نمی اورش می ریشی نه او  
 چه پور یعنی ده و اوس می باهر نکل گئی و در حال یہ تفاکر ده وادک پیشه کی موطوب  
 کی جهاد و در پیته معلوم ہوتے ہی قال بل ما تکر من نوار و قد ناست و تعققت  
 اسبابها و رماها بل لا انتقال من حبلہ بل حبلہ و ما استنہا میت مضویۃ علی المصنوعۃ  
 من فعل مذکور و یجزان کیون موصولة مضویۃ لفعل محذوف و تذکر اصل تذکر حذف  
 احدی التائین و نوار علم امر و من بنی مرة بن خوف بن سعد بن ذبیان و لدنکاب  
 قال مرتیہ مسببی علی الکسر قطام و خدام و الو او حالیت و ناست بعد و انقطع لازم و  
 الاسباب الجبال و الرمام بالکسر جمع رمة و هو قطع من کسبل و کلاهما استقارہ للعلم  
 و الوعد و الوضلة و منه قوله تعالی و قطعت بهم الاسباب نیاطب نفس و نقول بل نیاطب  
 شے تذکر من نوار المرتیہ او و ما تذکرہ مہما و قد بعدت عنک من مدة و ما تعققت  
 عہد و ما تخلف و عہد و می گوید کہ چہ یاد میکنی از نوار دیا بگذار آنچه یاد میکرد  
 از آن و حال اینست کہ او از تو بغیر سنگها دریافت آدہ و عہد و پیمانش ہمہ گسستہ گردیدہ  
 یعنی اب تو کی یاد کردی و کرتا سے یا چه پور او سکی یاد کرد و حال یہ ہے کہ وہ تجھے



وین سبب است مختلفه کان فعلج توضع نکلماست فوق ملک الابل و طبار و خیر شش  
 علیها و الحال ان آراهما عاقله علی اولادها اے نظرن بالثقة کما تظن من الطبار  
 اولادها — مے گوید کہ گرده گرده در بود داشت تند و چنانست مے گوید که ماده گاو  
 موضع تو منخ و آمو بادگان موضع و جبره پستان نشسته و حال اینکه آمو بادگان سفید  
 آمو بچکان خود را چشم محبت مے گزند غرض که آن زنان بود شیر بچکان این آمو بادگان  
 مے گزند قید یعنی وہ ٹولی ٹولی ہو کر سوار یون پر سوار ہوئیں گویا وہ موضع تو منخ کو  
 سراگایان اور موضع و جبره کی بر بنیان ہوں جو انٹوں چھٹی ہیں اور حال یہ ہے  
 کہ گوس بر بنیان و زمین کی اپنے بچوں کو پیار کے میٹھی نظروں سے دیکھتی ہیں یعنی وہ  
 ہو دہ نشین پر یا ان بر نیوں کی آنکھوں سے دیکھتی ہیں قال حضرت وراٹھا السرا  
 کا ہا اجراع عیشہ انہا و رضا مہا الحضر بالہندہ فالفار بالمعجۃ الدفع و  
 بالفعل جملہ لمسکن فی اللابل و المزانۃ الفاروقی من النسب المکررہ فان  
 فاروقی نقد فاروقی و بالعکس ففاروقی السراب ایامہ مے مفارقتہا ایامہ و السرا  
 معروف بقیل لسنہ الفارسیہ کور و کراب و فی الہندیہ دیوکا و تیار تیا و  
 فیہ اشعار بان کان وکث وقت الہا ہجرۃ و الا بزع جمع حبر و ہونعظ  
 الواوے فارسیہ خمرو و و و و کشت و ہندیہ موٹ و الحقیقۃ باعتبار الاجزاء ویش  
 بالکرواد فی طریق الیامہ اسدۃ و قد تہتم غیر منصرف للعلیۃ و التانیث و ال  
 بالثقتہ شجر معروف فارسیہ کز و ہندیہ جہاد و لچھی و الرضام بالمعجۃ فالعجۃ جمع

بیان بقولن بالمعنی المذكور و حشم احاط به و طمس النقی علیہ لطل و کنه یعین و توجع  
الزوج و الکفة علیہ و اعنی بالعصی و بوجع عصا العیدان و العرفج نوع من الثوب الخشن  
الیتخذ من الصوف و یراع علی البودج و الکفة بالکسر الستر الرقیق و الصوفه انحرار تلقی من  
علی راس البودج مرفوع علی ان ذاخل الطرفین و انحرار بالفتح فالحق للکتاب الیه  
الامر و ثوب لون منقش و الاضافه الی الکفة لادنی ملاسبه و الحجة الطرفین تمامت  
زوج یقول خلن البودج من کل بودج محفوف بالشیاب یطرح علی عیدانه ثوب  
شخین من الصوف صیانة عن الشمس علیہ ستر رقیق و ستر آخر امراد لون منقش لذیته  
مع گوید کہ ہر ایک از ان بودج ہر چہ مختلف پوشیدہ شدہ ہو و چنانچہ ہر  
ہر یک از ان چہ شخین زفت بود کہ بر ان یک پوشہ باریک و تنگ و دیگر گنبد و نگارین اختہ  
بودن بعینہ اون بودن ہر طرح طرح کے کپڑے پڑے تھی چنانچہ ہر ایک ہر ایک  
کہاڑا او سے کپڑا تھا جیسے ایک تپلا ہکا کپڑا اور دوسرا لال پونٹون کا پڑا تھا قال  
رجلا کان لغاج توضع فوقها و طبارہ و حبرة عطفاً آراهما الرجل بالعمیة  
فالجیم جمع خیم یعنی الجماعہ مطلقاً و قیل من الناس خاصة مضوب علی الخیمۃ  
من الضمیر فی تمسوا و من فطنا و السجۃ بقرة الوحش و المجرور فی فوقها للابل بلالہ  
البودج و توضع و حبرة موضعان و الطبار عطف علی العجاج و العطف جمع عا  
من عطف علیہ اذا مال الید و شفقت حال من الطبار و الریم الطنبی الامضی و الضمیر  
المجرور للطبار او لکلیمہا قال اللہ ارام بعض الطبار و کذا بعض الكل بقول قد خلن البودج

خیامها يقال شاقه فاشفاق اسے جملہ مشتاقا فصار مشتاقا والظن جمع طغیة  
 وحی امرزة تكون فی الهروج والحي القوم واللام فیہ للعهد وتحمل اذا التحمل کنت المررة  
 اذا دخلت فی الهروج نص علیه فی القاموس والصمیه فی العفلین للظن دون الحی  
 وکنک جائز عندہم قال عبید وصافیت سنو انما لم ارفیہم ہواہی والالونی کنت علم  
 و فی الحدیث فاخذوا قصبة یذرعونها والصمیر فی العفلین لازواج السنہی صلعم لفظ  
 فکتب جمع قطان وهو شجار الهروج و يقال له فی الفارسیہ شکنجہ ہودہ و یویدہ قولہ  
 الآتی من کل محفوف فانه بیان لہ وقد سبق انہم ینویون الجمع بان یا تو ابعده من اللفظ  
 علی کل افرادہ دلایلا یا ینکون جمع فظین بمعنی الامار والحشم والجامعہ او یکون بمعنی  
 شایب الفظن کما توہم فانه لا یناسبہ قولہ الآتی من کل محفوف یظل عصیہ کما لا یخفی و  
 الصریر شدة الصوت وصحرا اذا صلح شديدا والحنیام جمع خیمۃ وهو ما ینسب من عیدان  
 الشجر ولعل المراد بہا العیدان والصمیر الحجر وللظن ینحاط بلفظہ بقول شافک ظلمین  
 ہولار القوم صین تحلن و دخلن شجرات الهواج التي یقتوت عیدانہا من ثقیلہ  
 صوتا شديدا مے گوید کہ زمان ہودہ نشین القوم تراوشتی در بلاسی شوق انداختہ  
 کہ بار بار بستہ در شکنجہ ہودہ ہافروشتند کہ چہاے آہنا از گرانے ایشان آواز میداد  
 یعنی اون لوگون کی ہودہ واسے عورتوں نے ایسے وقت میں تجو مشتاق کیا  
 کہ جب وہ بوجہ بہار باندہ گرگ ہودہ میں گیاں میں بین حب کی کڑیاں او کے بوجہ  
 بولتی تھیں قال من کل محفوف یظل عصیہ زوج علیہ کلہ و قرأہا



المقید دون المقید بقول فوقت فی ملک الدین اسلھا عن اہلہا و کیف سوائی و  
 سوال من معنی اطلاق قدیمہ صما لا تجیب سایلہا و لاسین کلامہا لاحد حیث لا یتکلم بشے  
 مے گوید کہ چنے در آھا توقف ورزیدم و از ساکنانش پرسیدم و چه پرسیدم  
 از ان آثار کہ و کہنتہ کہ جواب سایل نمیدہد و بجز مے گوید انیشو یعنی من نے وہا  
 توقف کیا اور ادنہر نے گنہدرو نہرو او کما کون کو پوچھا مگر کیا فایدہ پرانے بہرون سنی  
 پیچہر کا جواب ندین اور بات کنزین قال عربت و کان بہا الجمع فاکبر و ا  
 مہنا و غودر نوہا و شامہا عے کر ضی عریا تجرد عن الشیاب و سقیہ لیلو و اجمع  
 القوم المحبتون و اکبر اذا رخصت کبرۃ و غودر ماضی مہول من غادرہ اذا ترک قال تعالی لا یغیا  
 صغیرۃ ولا کبیرۃ و انور بالضم الحنفیہ الدینہ بخیر حول الدار و الحنفیہ ضیانہ عن المار و قد  
 مر بہا نقاد الشام بالمثلۃ کفراب نبت ذو شول و یصنع حول الدار و الحنفیہ و سلا یخلفہا  
 الذواب و الانسان و یقال لہ فی الفاء سنیہ بالتحانیۃ فالعجۃ و سنہ بیت مہوم اذا  
 کان مخوفاً بہ و یحیی انہ ما یقال لہ فی النبیۃ جو اساقیول ظلت ملک الدیار و قد کان فیہا  
 القوم المحبتون فارتحلوا مہنا کبرۃ و ترکوا ثم حنفیہ ما و شامہا مے گوید کہ آن دیار امرؤ  
 از اہل خود خالی افتادہ اند و روزے بود کہ قوم انجا افتامت میداشتند و بعد از ان کوس  
 رحلت زدند و جوے خزد گرد خانہ دو دیوار نیز در انجا کبڈاشتند یعنی آج وہ گہر سونی  
 پشے ہون اور کبھی سار قمی و مان سستی تھی پیر وہ کہین چلی گئی اور گڑھے گری دی نالیان  
 اور جو اسکی بارین چوڑ گئی قال شاد ترک طغین المحی حین تجملوا و کمنسوا فظنا



للظرفية والغضار الارض الواسعة والبهائم جميع بهيمة وهي اولاد الغنم من اضان البقر  
 والبقر والحملات غنم عودا وهو حال من لم يكن في ساكنة يقول ولم يقات الحشية  
 ساكنة في ملك الديار على اولادها وهو حد ثبات نتاج صارت اولادها الكبار  
 اجلا اجلا في الارض الواسعة مسمى كوكب كوكب كوكب كوكب كوكب كوكب كوكب كوكب  
 بر اولاد صغار خرد شسته اندو حال ايرن است که همه چنان نور زائده اند که بچای کلان  
 آنها در زمین فراخ گله گله مگر دو بعین جگلی گابین ومان اپنے بچون پرستے  
 چھوٹی میں جنسی بڑے بچے کھلی میدان میں ریور کی ریور پر تی میں قال وجلا  
 السیول عن الطول کا نھار برتج متونھا استلامھا یتقال جلادہ کشفہ  
 وبعیدی بعن بقضمنه معنی الکشف والطول جمع طلل وهو بقی من الدار والصمیر المصوب  
 للطول والزبر جمع زبر وهو کتاب بمعنی المزبور فعول بمعنی المفعول واحده  
 حبله جدید والنن ما یتب فی الکتاب والصمیر ان الحیر وان للزبر قال فی الاغانی  
 سجد الغررق بعد ما سمع هذا الشعر فقتل له لم سجدت قال انتم اعلم سجدة الغررق  
 واما اعلم سجدة الشعر فقول وکشف السیول المتواترة عن طلال ملک الدیار التي  
 كانت مخفیة تحت الغبار بمرور الرياح العاصفة وكان ملک الطول کتب احیت  
 ما کان فیها من المتون المنظمه فلامھا التي کتب ہا مسمى کوبید کہ تواتر سلا  
 روان بقیہ آثارش کہ بوزیدن باد ہای تند زیر خاک شدہ بود ظاہر و واضح  
 گردانید چنانچہ آہن ہاں کتب ہا مسمى ماند کہ متون فرسودہ و او افسلہا بش دو بارہ روشن



اذا صارت ذات طفل والجلته طرف الوادی ولا يستعمل الامشني كالثقلین و  
 لذلك افرو صمیر مانے قطار مانا و نغمہا کھانے قول ہے المرمہ بیت و بیتہ حسن  
 الثقلین خدا و سالقہ و حسنہ قد الا و النغمہ حسن <sup>بکسر اللام</sup> و فقله محذوف فانه لا يجوز اسناد  
 الاطفال اليها فانما يبيض و لا تلد و يرا د بالاطفال ما هو اعم منه على طريق عموم المجاز  
 وقد ذهبوا الى ان الذين التوحشيين في قول الشاعر علفتها تبنا و ما ر بار دافانم قالوا معنا  
 علفتها تبنا و سقيتها ما ر او معنا علفتها يقول **فعلا** فروع الحجر جبر البر من كثرة  
 المطر و ولدت لبطر في الوادے طبار بها و باصت فيهما نغمهما لكثرة الممار و الكطار فيها  
 مے گوید کہ پس شاخہاے ترے تیزک صحراے بقوت بالیدگی و کمال شادابی سر بہ بالا  
 کشید و آہوان طرفین وادے و شتر مرغان انجا بچہ و بیضہ برادر و ندھ آب و گیہا  
 فراوان موجود و زمان معدوم بود <sup>بکسر اللام</sup> یعنی چرمنگلی بانوں کی شاحین بہت طیند  
 زمین اور وادے کے دامن بائیں ہر خون اور شتر مرغین نے انڈی بچی دے  
 غرض کہ گہاس پانی کے ہونے اور آدمیوں کی نہونے سے یہ باتیں پیدا ہوئیں

قال والعین ساکنۃ علی اطلال ما عوذ اما حبل بالقضار بہا مہا  
 العین بالکسر السجلات الحشیۃ والا طلال جمع طلال بالعتر ولد السجتر و القتیۃ  
 والعوذ بالمحله فالذل المحجۃ جمع عایدہ کالحول جمع حایل و ہے حدیثۃ انتاج من  
 الانسان والابل و السجتر و نحوہا قال عنترۃ عم فحلوا لہا عوذ الینار و جنبوا و  
 الابل بالکسر قطع الحشش فارسیہ کلہ و رمہ و تاحل صار اجلا اجلا و البی

علیه والحجة حال من المدافع والخلق محرکه السبل مفعول له احوال والكاف لتثنية بمشبه  
 به مخدوف ومنه الشئ كغله وتضمنه والوحي بالصتم جمع وحي بالفتح بمعنى المكتوب  
 منضوب على المنعولية والسلام بالكسر جمع سلمة وهو الحجر العريض الصلب والضمير المحرور  
 للوحي يقول نفقت او توخشت مدافع سيل الريان وقد اندرس سبها من اجل السبل  
 او هو بال قديم تضمنه باكان فيه كما ضمن الاحجار الصلاب مكتوباتها اس تشبه  
 الحروف مے گوید که پس مدافع سيل کوه ريان خراب کردید و حال پنجه نشان  
 بچکم گنگی بجا که برابر گشت و چنان باقی ماند که نوشته های گنده سنگها بر آنها  
 باقی ماند یعنی هر کوه ريان کی سیدابون کی محبدي مٹ گئی اور حال یہ  
 ہے کہ نشان او بکواسے باقی رہ گئی جیسے پتھروں کی کندی باقی رہ جاتی ہیں  
 قال ومن تحرم بعد عهد انسيها حج خلون حلالها و حرامها الامن جمع  
 ومنته و هي اثر الدار مرفوع على انحصار تية و يحترم الزمان معنى كالملا والامن بالانسان  
 الامن يقال بابا لدار امنيس وقال عمر و بلدة ليس بها امنيس والحج بالكسرة و  
 المجموع على حج قال تعالى ثمانى حج والحجة نعت ومن دخل الزمان اذا مضى ومنه  
 القرون الخالية والحجة نعت حج وحلال است ماعد الاشهر الحرم وكلاهما بدل من الضمير  
 في خلون يقول هي آثار ديار مضى عليها بعد عهد الامن اعوام كاملة معنى حلالها  
 و حرامها مے گوید که اینها آثار دیارے است کہ بعد انقضائے عہد سکانش چند  
 سال کامل حرام و حلال آنها برگزشته یعنی یہ گہروں کی وہ نشانیاں ہیں

لے  
 یعنی وقت حاجت یان کن عین المدافع  
 علی اندر پنداشت علی ان کیون  
 عطف علی و کما والاولی

من شرب الخمر ونحوها ورواها في الفروسيه ونحوها وعاش مائة وعشرين وقيل حماد  
 اربعين ومائة حتى قال ميت ولقد سمت من الحجة وطولها وسوال هذي الناس كيف  
 لبس قال عفت الديار محلها مقامها بمنى ثابدها فوجها من اول  
 الكامل والقافية متراكب الغفار لازم ومنه لازم لمحل ما يحل فيه لعدة ايام لمقام  
 ما يقيم فيه لمدة مدينة وكلاهما بدل من الديار ومنى موضع نجد في بلاد بني عامر وثابدها  
 فوجها والغول الفصح المعجزة موضع والرجام بالهتاء فالحجيم كتاب موضع آخر متصل به  
 ولذلك يقال له غول الرجام والصغير ان الحجر وان لمنى ثابدها النقبه والاصاغة لادنى  
 بالهتاء والحجزة الفعلية حال من منى يقول عفت الديار التي كانت بمنى موضع الحلل منها  
 وموضع المواقف منها وقد توخش غول منى ورجامها حيث خلا كلاهما عن المنى كوكبه  
 سائر الى كرومى ابو سنجك برا بركشت ومحل ومقام آنها باقى ثابدها وحال امنيت كه غول و  
 رجام منى كه متصل او دو موضع بو فخراب وويران كرويه عيسى ده منزلهين جو منى  
 بين تهرين مستطالين ابو رحل ومقام او يكى خاك مين ملكنى اور حال بيه به كه غول ابو  
 رجام منى كى جو دو موضع قريب او سكوته سو فى پري بين قال فخرافع الريان عري  
 رسمها خلقا كما ضمن الوسيه سلامها الفاء للعطف والمدافع موضع  
 الماء من الحجبل وحجاريه مرفوع عطف على الديار بدلالة قوله عري رسمها او على غولها  
 والريان بالهتاء فالتحانية المشددة حبيل معروف فى بلاد الطي لا يزال الماء راسيل منه  
 فخرافعه مدافع سيده وعري الشىء مجهول من التعرية اذا اندرس وذوب ما كان



وعدنا وعدتم ومن بکثیر السئال یوما یسبحم یحرم مجبول ورفعه تابع  
 لکسر للضربة کما تر فی قول سنانکم فاعطیتونا وعدنا فی السوال وعدتم فی الاعطایا  
 ومن بکثیر السوال فیحرم یوما مے گوید کہ ما از شما طلب کردیم پس شما جا دادید و باز  
 طلب کردیم پس باز شما جا دادید و هر که بسیار سوال کند روزی باشد که محرم گردد  
 یعنی منہ منہ مالک تمنی بگوید یا اور یہ مالک پھر تنہ دیا اور جو بیت مالیک کا وہ ایک  
 دن محروم رہیگا واعلم ان هذه الابیات الاربعہ لا توجد فی دیوانہ واما توجب  
 الشرح وکما ہا فی القدر الثمین فی المخلولات والعلم عند السدہ والعلم الخیر

### القصیدۃ العربیۃ

ہذہ للیبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بن  
 معاویہ بن کبر بن ہوازن بن مضر بن عکرمہ بن خضعہ بن شیب بن عیلان بن مضر  
 بن نزار بن معد بن عدنان الی آخر السبب المذكور فی ترجمہ طرہ و ہوشا عن مخضرم  
 یکنی ابی عقیل وکان فارسا شجاعا سخیّا جوادا وکانت امہ ثامرہ بنت زبایع  
 العسبی احد بنی جذیمہ بن رواحہ و ہذہ القصیدۃ من اجود اشعارہ وشدائد النابغۃ الذی  
 قتال انت اشعر العرب یدکر نسبها ما جرے بینہ و بین ربیع بن زیاد العسبی و  
 صمۃ بن ضمرۃ النہشلی فی مجلس النعمان بن منذر اللخمی و ما یقتضیہ العرب من

کاین لفظ نے کاین تشبہ بالیار ومن میانہ والصامت السکت والظرف اعنی لک  
 متعلق بحجب وزاید مرفوع علی انه فاعل محجب ولفظ لازم ومنتقد بقول وکم من است  
 محجب لک ان یزید فی التکلم ولفظ فیہ مے گوید کہ سہی از خاموشان کہ  
 گو وافر و فی انوار نظم ترا خوش می گرداند یعنی بہت ایسے چپکے ہیں جسکی بات  
 حقیقت بگویند لکن تہ ہوا اولین یا بہت اولین قال لسان الفتی لصف و نصف  
 نوادہ فایم سبب الاصورۃ اللحم والدّم یقول ان الفتی عبارتہ عن القلب واللسان  
 فہذا الصف و ذلک نصفہ ثم بعد ذلک لم یبق فیہ الا صورۃ اللحم والدّم مے گوید کہ  
 آدمی دل و زبان است پس نیمہ او این است و نیمہ او آن است و بعد از ان  
 محض صورت گوشت است یعنی آدمی مین و دوپسین کام کی ہیں ایک زبان  
 اور ایک دل اور جب یہ دونوں سمین نہیں مین تو پھر وہ لہو اور ماس کا پتلا ہے  
 قال وان سفاه الشیخ لا یحکم بعدہ وان الفتی بعد السفاتہ یحکم السفاہ  
 کسب خفہ العقل و لحکم العقل و یحکم مرفوع فی الاصل اتبع رفعہ اکثر ضرورۃ  
 یقول اذا کان الشیخ خفیف العقل فلا یكون عاقلاً بعد ضعف عقلہ و خفۃ و اما  
 الشاب فغنی امیون عاقل بعد سفاتہ مے گوید کہ خفت عقل از پیران نہ ہو  
 چہ بعد از پیری کہ کم زمانہ باقی مے ماند کہ خفت عقل از دے دران نایل گردد و اگر  
 جوانی سفیہ باشد و بعد پیرے عاقل متواند شد یعنی جب بڑی میان ہو کہ نسیم  
 تو پیر کہ سنجیدگان جوان آدھے جوانے کے بعد سچے کتابے قال سالت افطیم

والجسد وبالجملة کل ما خلق علیہ الانسان من حسن او قبح وخالها حبها و  
 حبه تنفی مفعوله الشانی و تعلم محمول لم یسکن فی الخلقه ليقول و ما کن فی رجل  
 من جنسه حسنه و قبیحه تعلم لاحاله وان جبا محقیقه علی الناس مے گوید که  
 هر جنسی که در کسی باشد بیک باشد یا محضی نماید اگر چه او بر عزم خود چنین میدانند که سچا  
 او را نمیدانند یعنی جوابات آدمی مینماید بری میو یا بعلی و هرگز نهین چینی  
 گوید و به سچتا پیست که او سکو گوئی نهین جانتا قال و من لم یزل یسجل الناس نفسه  
 و لا یغیرها یومئذ یوم الدهر یا م یقال استخلفه جمله حواجبه و اموره و جعلها جموده  
 و روعه سیر حل الناس من استرحله او ساله ان یرجل له فان الناس ح منضوب  
 بنزع الخافض و یخیل اسکون معناه ان یخیل نفس راحله لطم و اغناه جعله غنیا و رو  
 لم یغیرها من اغناه عن الامر اذا اجماع منه و روی من الذل بدل من الدیر و هذا جود  
 و پیام حل بقول و من لم یزل یخیل نفس حواجج الناس او سیل نفسه ان یرجل  
 لهم او یخیل نفس راحله لهم و لم یخیلها غنیه عنهم و لم یخلفها منهم یومئذ یوم الدهر او  
 یومئذ من الذل حل لاحاله مے گوید که هر که پیوسته با مردمان بردار و دلبار  
 ایشان مشغول بماند و روزی خود را غنی یا بے مگرداند ضرور است که به تنگ  
 آید و آرزو گردد یعنی جو گوئی همیشه لوگو نکا بوجه بهار او پهاوی اور انکا لاد  
 بنابر است و در کسی دن آپ کو فرصت ندے تو آخر کار کو او نکا جا و یگا قال و کان  
 ترے من صامت لک معجب زیاده او نقصه فی التکلم



اذا وصل الى المكان لمحضض اطمئن وسكن وكذا لك الاحسان اذا فعله الانسان  
 اطمئن والبر والخير والاتاع في الاحسان ونحو الخسب الجسيمين اذا انفق شيئا في صدق  
 او تكلم بكلام لا يفهم معناه وكنه يعجز نوع من الافعال والحيات في المحاسن بقول  
 من يوف بعهد لا يفيده لانيه احد ومن يبلغ نفسه الى مستراح من البر والاحسان لا يفيده  
 بهو بكلام لا يفهم معناه بل يتكلم بكلام واضح وصوت عال حيث لا يكون جمل وافعال  
 ولا يخفى في صدره شيئا مے گوید کہ ہر کہ انجائی عہد بکند کسی مذمت او خواہد کرد و  
 ہر کہ بجان مطمئن نکوسی برسد بیاکانہ گفتگو خواہد کرد و جملہ انہ نشت بعینے جو  
 عہد کا پورا ہو گا اوسکو کسی برائی نہیگا اور جملہ ایسی کی ایسی ہمتیں گانی پر پونچیکا وہ گہرا گہلا

بات حیت کر یکا قال ومن تغیر بحسب عدد و احد بقیہ ومن لا یکرم  
 نفسه لا یکرم الاخراب البعد عن الوطن وعدو امعدول ثامن ولهم تکريم معروف  
 والفعل الاول معروف والثاني مجهول بقول ومن يبعد عن وطنه وصار غريبا  
 يظن صدق بقیہ عدو فان احزنه سوا الوطن ومن لا یکرم نفسه بالاختلاف الکرمیہ لا یکن  
 کرمًا عند الناس مے گوید کہ ہر کہ از یار و دو یار جوڑ و در افتد دوست خود را  
 دشمن بنیاد و چه بد گمانی ہم ہو شیاری است و ہر کہ خود را معزز و کرم مگر داند بشم  
 مردمان کرم مگر د بعینے جو گہر سے باہر نکلی اور وطن سے دور پرستہ وہ دوست  
 ہی دشمن ہو گیا اور جو آپ کو کرم نہ بنیاد سے وہ کسی کرم نہ ہو گا قال و ہما تکریم  
 عزائم من حقیقۃ وان خالها حقن علی الناس علیہم حقیقۃ العاقۃ

کہ ہر کہ بابدان کو کسی کنند بجای این کہ مردمانش بنایند کو مشا و خواہند کہ در چہ کوئی  
بابدان کردن چنان است کہ بد کردن بجای نیکنان یعنی جو برودن سے بہا  
کر تخی لوگ اوسکو بہلا کہننگ و لکیرا کہیں گچا پنچہ وہ بہلا سی اوسکی حق میں برائی ہو جاو گی

اور وہ بہت پختہ و یگانہ قال ومن بعض اطراف الرجاج فانه يطبع العوالی  
رکبت کل لہندم الرجاج جمع راج بالحقۃ الحمیم ہے اتحاد یدۃ النی کیون نے  
اسفل الرمح و يقال فی الفارسیہ آسمین نیزہ و فی الہندیہ ہوڑے و استغیر لاسفل  
کالصلح مثلاً والعوالی جمع عالسین ہی من الرمح ما یجسل فیہ السنان مضروب فی الاصل علی  
المفعولیتہ ولکن سقط المضرب للضرورة کما فی قولہ عارجوا ل ان تدنوا و تہادوا و استغیر  
لاعالی الامور کالحرب مثلاً و رکبت مجهول و کلمہ کل نزع الخافض و لہذا ہم باللام  
فالہار فالحقۃ السنان الطویل والحقۃ حال من العوالی بقول ومن بعض من الرجال اطراف  
الرجاج اے اسافل الامور فی الظاہر کالصلح مثلاً فانه يطبع عوالی الرماح و قد  
بکل نمان طویل اے لطیع اعالی الامور و شاید تاکا الحرب مثلاً عے گوید کہ ہر کہ  
اطاعت آسمین میں نیزہ کنند یعنی منروتنی نگزیند و راہ آشتی نگذرد و منرواست کہ فرمان  
سر نیزہ کہند و پامال جنگ گرد و عینے جو بہا لوکنی لوطیہو کنی مانفی یعنی جو ٹی باتون  
کو تسلیم کری تو وہ چو کنی بہا لوکنی یا نیگا یعنی اوسکو بڑے باتین اوٹھانی پر نیگی قال  
ومن یوف لا یدیم ومن یفرض قلب الی مطمئن العبر لا تحجج المایفہ معروف  
و نیزہ مجهول و انضی بلغ و وصل والمطمئن المکان الخفض و استغیر لہ لان اشے

مکنہ ستم و گیران بکشد یعنی جو کسے حوصن اپنے تیاروں کی زور سے نہ  
 بچاوے اور دشمنوں کو نہ مٹاوے ٹوڑہ پھوٹ کر برابر ہو گے عرض کہ جو ارباب نبی نہ بچاؤ

وہ سلامت نہ رہیگی اور جو خود لوگوں کو نہ دباوے وہ آپ دلیل سہیگا قال ومن

باب اسباب المنا یا نینہ وان یق اسباب السمار **بسم** باب

خاف وینین جمع موت غایب والضمیر فیہ للمنا یا والمنصوب للموصول وروے

اسباب المیتہ بلقیہا علی ان المستکن للموصول والمنصوب للمیتہ ورتقی کر ضے صعد تعید

یعنی والی فالاسباب منصوب بنزع الخفی انض وروے ولوام الروم العقد ورج منصوب

علی المفعول فیہ واسباب السمار نوحیہا والواہا قال تعالیٰ علی البغی الاسباب اسباب

السموت وقال الاعشی عم ورقیت اسباب السمار **بسم** فم معروف والمجملہ منقذہ

بقول ومن خاف یاودی الانسان الے المنا یا من اسبابا یصینہ لامحالة وان

یصعد الی نوحی السمار **بسم** او فصد ثابہ مے گوید کہ ہر کہ از اسباب مرگ می ترسد

مرگ اور انکی گذار اگر چہ نبرد بانے نوحی آسمان برآید یعنی جو کوئی موت کی سزا

سے ڈری وہ مرنے سے بچے گا گو وہ سیر ہی لگا کر آسمان کے کناروں پر چڑھے

قال ومن یجعل المعروف فی غیر اہلہ لیکن عدہ ذما علیہ وینیرم المعروف

الاحسان وجعل اشے فی اشے وضعہ فیہ والاہل المستحق والمجدیر یعنی کون احمد

ذما وتوقع الذم توقع احمد علی خلاف التوقع یقال ومن یضع الاحسان فی

من لیس بابل لایقع الذم **بسم** توقع احمد علی خلاف التوقع وینیرم علی فعل مے گوید کہ



بناوی وہ آبرو کو بٹا دیکھا اور جو لوگو کنی گالیوں سے نہ بچے وہ ہزاروں گالیوں  
 کہا دیکھا قال ومن یکذا فضل فخیل فضیله علی قومہ یستعین عنہ  
 ویزید حم الفضل الزاید عن الحاجة الاصلیة وبقال له العفو وخیل به علیہ وعت اذا  
 لم یعط اياه ویتعین ویزید کما یما مجہول والاوّل سند الی الطرف بقول ومن کان  
 له فضل عن الحاجة فلم یعطه قومہ یتعین عنہ ویزید فی المجاس مے گوید کہ  
 ہر کہ زاید از حاجت داشتہ باشد و باز بقوم خود نہ بچکس بر وایل نخواہد شد و  
 ذمت او خوانند کہ عینی جو شخص اپنے حاجت سے زیادہ رکھتا ہو اور ہر وہ  
 اپنے قوم کو نہی تو وہ ملت او کی نہ بچے سیکے اور بہت برا و سکو کہیں گی قال ومن لا  
 عن حوضہ سبلاحہ یصدّم ومن لا یطلم الناس تطلم الذود بالعبجۃ  
 المنع والکف والحوض معروف ویکفی بالدفع عن الحوض عن حفظ العرض وذلك  
 لانهم كانوا یوردون البهم حوض غیر ہم فان کان اهل الحوض اولی باس وقوة فقوم  
 وقا قومهم علی حوضهم وان كانوا ضعیفا سکتوا وبتوا وایلا ح بالکسر آله احراب  
 السیف ویدم مجہول واکتف فی الحوض ویطلم فی الشرط معروف و فی اجزاء مجہول  
 بقول ومن لا یدفع الاعداء عن حوضہ سبلاحہ یدم لامحالة من لا یدفع الذم  
 عن حوضہ یفقد حوضہ ومن لا یطلم الناس ابتداء یطلموہ یوما مے گوید کہ  
 ہر کہ بزور تیغ خویش اعدا را از حوض خود نہ اندھڑ و راست کہ منہدم گرد و عین  
 ہر کہ آبرو سے خود را نکاہ نہارد بسلامت نہاند و یہ کہ خود دست نکا و دل در

کی باتیں جانتا ہوں مگر اگلی دن کی بات سے محض ناواقف ہوں قال ومن  
 لا یصلح فی امور كثيرة یضرب بالنیاب ویوکلنا بحکم  
 المصانعة المدارة والمراقة والفعل معروف وضربہ غصہ بالانیاب وکنے  
 بجمع اشم والاعتیاب والوطی الدس وکلا الفعلین مجهول والمنم بالنون فاعلہ  
 کھلین خف البعیر وکنے یہ عن الاذلال بقول ومن لا یدارے الناس ولا یراقبہ فی  
 امور كثيرة شقیوہ فی الجاس ویدلوه فی المجامع مے گوید کہ ہر کہہ در اکثر  
 معاملات نرمی و تواضع نگاہ بر مردمان اور ابدندان خواہند گردید و پایمال  
 خواہند کرد و عیش و شناہا خواہند داد و رسوا خواہند نمود یعنی جو کوئے  
 اکثر معاملوں میں نرمی سہرے لوگ او کو دانتوں سے کاٹینگے اور پانچوں میں  
 روندینگے غرض کہ برکمینگی اور ذلیل کیگی قال ومن یجیل المعروف من  
 زون عرضه یفرہ ومن لا یتق الشتم یشتم المعروف الاحسان وجعلہ  
 من دون عرضه کنایہ عن جہلہ جبکہ وہ وقایہ والعرض بالکسر ما یجب علیک حفظہ  
 ووفر العرض زادہ واتفق الشیء اجنبہ وشتیم مجهول بقول ومن یجیل الاحسان الی  
 الناس وقایہ لعرضہ یرزہ ویوفرہ من لا یجتنب الشتم بذل المال شیمۃ الناس  
 مے گوید کہ ہر کسی خیر و احسان را سپر آبروے خود مبارز و آبروی  
 خود را افزون خواہد کرد و ہر کہہ از دشنام این و آن پزیرد و دشناہاے  
 مردمان خواہد خورد یعنی جو کوئے بہلائی کرنے کو ڈیال اپنے آبرو کی

حوالا بالک میل من حشبه سے گوید کہ از نکالیف زندگانی بجان آمدند و  
 کسی ششاد سال زندہ بماند بجان خواہد آمد عین الجبر یا کہ جنہو کو کتا گیا اے  
 جو اسی برس جیو لگا دہ ضرور ہے لہذا چاکا قال رایت المنا یا حیط عین  
 من یصیب تمتہ ومن یخطی عین فہم الخیۃ الموتہ المقدس من مناد اذ اقد  
 والخط الشی علی غیر استقامتہ مضموب علی المصدریۃ والعشوار الساقۃ استقامتہ  
 لا تبصر اما ہا فی خطبہ بیتنا ولیم جہول من عمرہ اذا اعطاہ عمرًا طویلًا و ہرم الرجب اذا  
 صار شیخی کثیر القبول رایت المنا یا تحب خطبہ ناقد لا تبصر اما محافل من یصیبہ تمتہ ومن  
 تحبہ عین طویلًا فیضہ شیخی کثیر عین گوید کہ مرگ راضی بینم کہ چون شتر تہ  
 ناینا میر و دھانچہ بہر کسے میر سدا و را مردہ می کند و بہر کہ میر سترش دراز می گردد  
 تا بہیچہ شیخ فانی مشہود عین من موتو نکو دیکھتا ہوں کہ اندھی او تھی کے چال  
 چلی من جیسے ہاتھ او نکا جا رہا ہے او کو مار تے ہیں اور جس سی وہ چل گئی تو  
 عمر او کی بڑتی ہے چنانچہ وہ بہتاپوس ہو جاتا ہے قال واعلم علم الیوم و  
الامس قباہ و لا کنی عن علم ما فی غد عین را و العلم الاول لعلک  
 وبالشی فی المصدر و کلمۃ قبلہ حشوا عین الیوم صنفہ من عی غیبہ اذ غایب  
 عنہ و خفی قال عاصم عن الغنم را عین عن انما نقول و علم معلوم الیوم و الامس  
 و لا کنی غایب عن علم لیکون فی غد عین گوید کہ حال امروز و ہوا  
 روز گذشتہ میدانم مگر از وقایع روز آئندہ آگاہ نیستیم عین من آج او کل



وہابی کی محتاج نہیں اور لوگوں کے آرٹھی وقت میں کام آتی ہیں قال کراہ فلما  
 ذوالضغن بیدرک تبدل لہیم ولا اجانی علیہم بسم اللہ مستقیم عندہم  
 فی احسن والوجودہ من مقام کریم مجرور علی نہ نعت حی وخیل الرضیع علی التحریۃ لضعف  
 بالکسر الخدر والتبدل متقدیم الفوقانیۃ علی الموحدة الشارور وروے وترہ والوتر  
 الشاروی علیہ اذ الرمز غم غبانہ علیہ اذ وقع آفتہ علیہ قال حسابس بن ہرہ عم  
 وانی قد جنبت علیک حرباً وروے ولا اجارم اجاسی علیہم واجارم من حرم  
 اذا اذنب ولسلم اسم مفعول من اسلمه اذا ترکہ وخذله بقول کرام او ہم کرام فلا یدیک  
 الوتر وترہ من جارہم لکنہ عندہم ولا یجذل من حبشی علیہم بصرہم الیاء بالاضفر  
 والاموال عے گوید کہ چنان کریمان کہ کنینہ کش ہمایہ ایشان کنینہ خوشن ازو  
 نتواند کشید و ہر کہ باغما و ایشان حبشی مکنند و تا و انش بر ایشان فرو افتد اورا نمکنند  
 یعنی ایسے لوگ ہیں جنکی پر و سے کامیری جان کا لاگو اور سے اپنا بدل لاتی  
 اور جو کوی او کی ہر و سے پر کچھ کر بیٹھی او ساو کی بدلہ میں دینا اور سے تو وہ او  
 سے

دستگیری کریں قال سمت رکالیف الحیوة و من عیش شامیر  
 حول لا ابالک میام تقال سامہ و سام منہ اذا اطل نہ کتہ و مل منہ و  
 لا ابالک ولا خاک کلمتان تستعملان فی الدح والذم فمعنا ہلک فی الدح تک  
 مستقل فیک فی امرک لا تقعد علی ابیک ولا علی اخیک و فی الذم انک ذلیل  
 ذل من لا یدل ولا ینقذ یقول ملت من رکالیف العیش و من عیش مشلی شامیر

بروی تاوان بسوی قومی فرستاده میشوند یعنی با وجودی که ده کسی فتنه  
کی مخبر نبیند مگر او نکو و مکیتهای آن که ده مقبولون کی خوبنهاین ایسه که هر کی کرار  
او نهیون سے ادا کرتے ہیں چو پہاڑوں کی چوٹیوں پر چڑھتی والے اوپر سے  
ہزار کی بعد ایک ہزار کے بقیتستی میں اور تاوان میں بھیجی جاتے ہیں قال لحي

**حلال العظیم الناس امرهم اذا طرقت احدی الدیالی**  
معظم الحی الزبط والقوم وعنه بهم الحمد و صین و در سبطه علی التجرید و الحار و المجر و درنی  
محل ارفع علی احسنه من مخدوف و الحلال بالکسر من جل بالمكان لتیاقم حلة  
بالکسر و حی حلال اذا کانوا مقیلاً فی سیم کثرة و کمینی به عن الاعنیاد الاستغفار هم  
عن الکسب و الانجالی حیث لا یخرجون من دورهم و قیابله مع خلوف ای غلبوا  
و خلغوا و العصمة انخط و لصیانة و الامراشان و الحال مرفوع علی الفاعلیة و طرقة  
اناه لیل و روی اذا طلعت من طلع علیہ اذا اناه و حض علی الدیالی بالذکر لما انهم  
کانوا یرغمون ان کل حادثة عظيمة تحدث فی اللیل فاللیالی اسباب الاحداث  
و الباء للملابسة و المعظم الامر الشدید بقول ہی بقوم مقیمین فی منازلهم مع کثرة تم  
عن الکسب یحفظ امرهم الناس من الهلاک اذا اتبعتهم احدی الدیالی بامر شدید  
مے گوید کہ آن شران چیدہ مال قومے است کہ حکم تو کمرے و دولت مند  
نجانهای خوشی اقامت و در زیہ اند و چون آستی در شبی نازل گردد حافظ مرد  
میباشد یعنی وہ کہ مال ایسے لوگوں کا ہے جو کہ ہون میں بیٹھی رہتی اور کھانی

یعنی نہ وہ توغل اور نہ وہب اور نہ ابن محرم قتل میں شریک ہیں حاصل یہ کہ  
قاتل مستقل ہیں اور نہ شریک ہیں اور باوصف اسکی خونہا میں دیتی میں قال وکلاً  
اراسم صبحوا یعقلونہم صحیحاً مال طالعات مخبرم و فی دیانہ  
ع علائکہ الف بعد الف مصمم و صد المصراع المذکور فی الکتاب عن شاق الی قوم  
لقوم غرامتہ و روی یقینونہ علی ان الضمیر لکلا لفظاً و نصب کلا علی شرطیۃ تفسیر و  
الضمیر المنضوب الاول للمردین کالمرفوعین فی اصبحوا و یعقلون و المنضوب  
الثانی للفقہین و يقال عقله اذا ادرى دتیه و عقل عنه اذا ادا عن جانبہ و عقل  
اذا قبل دتیه و عنی بالصحیحات الجیاد و نصبہ نزع انما فہن او علی الحالۃ من لیکن  
فی شاق علی روایۃ الدیوان و المال عندہم الابل عرفا غالباً و طبع الجبل اذا علاہ  
و منہ طلوع الثیابا یتعدی نفس و الباء زایدۃ ادخلت علی المعنول بہ کما فی قول  
الشاعر نصب بالسیف و نرجو بالفتح اسے نرجو الفرج و المحرم بالمعجۃ فالملحہ کجبل  
انف الجبل و سیکرہ و سیکر المال المحبس و العلائکہ ما بقی بعد العکل فاستقل فی البقیۃ  
و المنصم بالمعجۃ فالقوفانیۃ کمعظم التمام الکامل بقول فاراسم صار و یو و دون ذیہ کلواحد  
من المقتولین المذکورین بجیاد و من الابل طالعات انف الجبل بقیۃ الف بعد الف تمام  
شاق الی قوم غرامتہ من قوم مے گوید کہ باوصف اینکہ خونہا ہی کسی بر ذمہ  
ایشان لازم نمی آید مگر من ایشان اسے بینم کہ خونہا ہی شمشکان مذکور از ان حیدہ  
و برگزیدہ شتران میدہند کہ بر مینی کوہ مے براسند و بعد ہزار بقیہ ہزار کامل اند



محدوف والكاف لهما طلب غير معين والجريرة المحبانية يقال حسبه عليه وعلى نفسه  
جريرة اذا جنى عليه فله منه عونه والجريرة في عليهم راجع للمدح ومن معها يقتل  
جرحه وعطفا على ابن نهيك لم يشلم بالمشقة كعطفهم وضع ثقل العنك تسير يا حيا طيب  
ما جرت على المدح ومن معها راجع قتل ابن نهيك من عمن قتل من قتل  
منهم في المشلم بان قتلها على الاستقلال م گوید که سوگند من بجان یا  
گرائی تو که مدح و جان من و هر که در ملک ایشانست ابن نهیک و قتل موضع شلم  
نکشته اند ما که خونهای ایشان برایشان عاید گردد ع یعنی تیر جان کی قسم که  
مدح او را و کنی ساهتی ابن نهیک و قتل موضع شلم کی قاتل منین من که خونهای  
او کنی و ضرر او را که من قاتل و لا شاکرکت فی القوم فی دم نوفل و لا او  
منهم و لا ابن المحرم عطف علی نفسی و ابی و بسکن فی شاکرکت للربح  
و معنی بالقوم یعنی محسب خاصه و مضافه مقدرو فی دم نوفل بدل منه باعاده اجماع  
و موجب و ابن المحرم کلاهما عطف علی نوفل و المحرم بالمخلة بالمعجزة که عطف علم بقول  
و لا شاکرکت راجع فی دم القوم فی دم نوفل و لا فی دم و موجب و لا فی دم ابن  
المحرم و الحاصل انهم لم یقتلوا و لا لایقینهم و لا شاکرکت فی قتل هؤلاء مع قیام المحرم  
بین الفريقین مدة مدیده و مع ذلک حملوا و یا مقتلین م گوید که نه  
مدح و جان من در قتل نوفل و موجب و ابن محرم شریک شدند غرض که مدح و جان  
نه قاتل اند و نه شریک قتل اند و باوصف اینهمه خونهای ایشان تکان میدهند

چوڑا چوپانی کے دو تھون کی سپح میں پڑتی ہے یہاں تک کہ جب چرائی پوری ہو گئی  
 تو اونٹوں کو ایسے کھرے پانیوں پر لاسی جولو اور تیاروں سے انٹی ہوئے تھی غرض کہ  
 تھوڑے دنوں میں اسے اور پیر لڑنے مرنے پر تیار ہوئے قال فقصوا منہم یا علیہم ثم  
 اصذر والی کلام استوبل منوخم الفار للعطف وقضی حاجت محففا وشددا  
 ادا التہاد وفرغ منہا والمنا یا جمع منیہ بمعنی المقدرة والاصنافۃ الیٰ الیہم مجاز تہیکما سے  
 قوله تعالیٰ شفاق بینہا وعنه بشدة القبال والاصدار استعارۃ للعود عن الحرب وکلام  
 محرک لیم کرطب والیٰ اس استوبل اسم معنول من استوبل المرع اذا وجدہ وخیم  
 غیر موافق والمتوخم اسم معنول من توخمہ اذا وجدہ عنید موافق لاسیر و منہ طعام  
 وخیم مستعیر لرای الفاسد بقول فقصوا حاجتکم المقدرة فی الفہم علی الحکل وجہ حق  
 اذ اتم الریہ جہوا و اصذر و الیہم من کلام الیہ الیٰ کلام کلم عاقبہ حمیدۃ اسی قاتلوا  
 قتلا شدید ثم عاد والیٰ رای فاسد تقضی بہم الیٰ الشر والفساد و دون الخیر والصلح  
 سے گوید کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ خود را نجوبے برآوردند و باز آن ستران را از آہنهای  
 عمیق نسوبے گیا ہی اور دند کہ زشت و زبون و قشیل و گران بود و غرض کہ شکستہ  
 مہلت و دند باز و دند گنبد افتادند یعنی یہ خوب ارمان اپنے نکالی اور یہ  
 ایسے بری گہاس پر اپنے اونٹوں کو لگائے جو چنی کچنی واسے بھی حاصل یہ  
 کہ پیر نادکے باتین سوچنے لگی اور جگر دن میں پرشے قال لعلک ما حیرت  
 علیہم رما حم دم ابن ہنیک او قستیل المثلہ اللام لام الاستعداد و الخیم

اپنا بدلہ لے لی اور پھلانہ بیٹی اور اگر کوئے آپ اور کو پھٹے تو آپ اوس سے  
 چپڑا دیا تو فی قال رعو اطمانم حتی اذا تم اور دوا غمار النفس می بالسکاح  
 وبالدم ویکذا فی الشرح و فی دیوانہ بیت رعو امارعو اس ظمانم ثم اور دوا غمار اتیل  
 بالمرح وبالدم يقال رعی الماشیة اذا مر جالس فی الرعی اس الکلام وفعول لعنل محذوف  
 واستقیر لغو وجمع عن الحرب والظمان بالکسر مین الوردین من المدة والمراد قدر الظمان  
 ومنه قولهم باقی منه الا قدر الظمان فیه مضروب علی الطرفین و استقیر لزمان الاسترا  
 و استکن فی تم لرعی المستعاد من الفعل والایراد فی الاصل ان یوتی بالابل الظمان  
 علی الماء و تقضیه الاصدار و استقیر لا و خالهم انفسهم فی الحرب والغمار جمع غمرة و هو  
 الماء الکثیر المجمع و استقیر للمعاک و استفری لتشق و عنی تشقیقها بالسلح والدم  
 کثر بها فان الماء لا تشقیق الا بما یکشفه و یطهره و فی کلمه تیل اشعار بحركة الدم و اسکاح  
 فیها کما لا یخفی لفعول رعی الفرقان نحو اشیم قدر ما یمین بین النیتین من الماء حتی اذا  
 تم رعیهم اور دوا میا بامیت تشقیق بالدم و اسلح کثر بها اسے خر جوا عن الحرب  
 زمانا ثم دخلوا فیها الی ان یقین الحرب الی اربعین سنة ثم گوید کہ ہر دو فریق  
 شتران خود را بقدر زمانے بچو گذاشتند کہ در میان دو نوبت آب میباشند تا آمیخته  
 چون مدت چلرا بخت تمام آمد همه را بدان آہا غصہ عمیق اور دند کہ اسلح و خون آبشہ  
 بود حاصل این کہ چندی آر میزند و بار بکبک افتادند و تا چهل سال ہمین طور مبرر بودند  
 یعنی دو نفر نقیون نے اپنے اپنے اپنے اونٹوں کو اتنی مدت تک چروائیے



قال النابتة ببيت وبنو قعين لاجل حاله انهم اتواك غير قلمي الاظفار ليقول لدس رجل  
شجاع منته نام السلاح مرني به في الحروب كاسد قوس ذي لبدة غير ضعیف  
مے گوید کہ ہنزد مردی کہ دلیر دلاور و کامل سلاح و جنگ از مودہ و چون شیر جوان  
قوی گرون و تنومند زور آور بود بعینہ اسیر جوان کی پاس جو بڑا سورا اور پوری  
ہتیاروں والا اور لڑائیوں کا کھانا ہوا اور کہی شیری کی مانند قوسے اور تنومند تھا قال جر  
متی بطلم یعاقب بطلمہ سمریعا والایید بالظلم بطلم حجر و علی انه لغت  
اسد و بطلم مجہول و یعاقب معروف و الباء للمعاوضۃ ان کان بطلم مصدرا مضافا الی  
المفعول والاستفانۃ ان کان مضافا الی الفاعل و طلاق الظلم علیہ تجوز فان  
ذلک مکافاة الظلم دونہ الا اصلہ وان لا یصل ان ان شرطیۃ و یجد مجہول و اصلہ  
عوض اللام من بدوہ بہ اذا فعل بہ ابتداء و حذف الهمزة للضرورة و ابدلت الهمزة الفا  
کما فی منہا الرفع فحذف الالف فی المضارع الجوزم و یطلم معروف ثم انما وصفہ  
لما انہ کان من رطل المحدثین و فیہ مع الہام فی الحجة بقول جرری علی الناس منی بطلم  
احدہم یعاقبہ علی ظلمہ ایہ او بالکافاة علیہ بلا کث و مہلہ لما ان الکث یوہم الضعف و  
انجر وان لم یطلمہ احد بالابتداء یطلم احد انہم من قبل نفس ای لا یرال فی قتل و قتال  
فہو اما و اترا و مو تورا مے گوید چنان کہ میری کہ پوستہ در کار زاری باشد و می فارغ  
نی نشیند چنانچہ اگر کسی بروستم کند و آزارش برساند بزودی پاداش آزارش و اگر کسی با  
انتہا نکند خود انتہا کند بعینہ ایسا بڑا دلاور کہ جو کوئی او کو ستاوی تو بہت جلد

فان کان  
مجلس ہنوز اللام

وام تشعق کتبه الموت فانه يطعم النور المسته وقال ابن الاثير في الدمشقية  
 والحرب والضعف والدثمة يقول فحمل حصين على الضيف العسبي لدرى مكان لثمة  
 المنية والداية ولم الغيزع من بيوت كثيرة من قوم لمقتول او من قوم حيث كان  
 قد تقرر الصلاح ولم يشبهه با ولم تشبهه لم تضره عى گوید که پس حصین بن  
 صنفم بران جهان عسبی بقریب مکا نے حمد اور ذکر اجل مقدر دیا بلا عظم  
 انجنازل شدہ بود از خانہائے قوم مقتول کہ دیگران خواہند برخاست و یا از خانہائے  
 قوم خود کہ آشتی تقریافته زینهار ترسید و یا خانہائی گرد و پیش خود را گاہ کند و  
 یا خود از دے آگاہ شدہ و یا از دے بے خبر بماند عسبی بن صنفم نے عسبی جهان پر ایسی  
 حکمت حکم کیا جہاں موت اسکی آگاہی تھے یا بڑے بلا نازل ہوئی تھے اور مقتول  
 کی گہروں یا اپنے قوم کے گہروں سے نڈر آیا پاس پڑوس کو لوگوں کو خبر نہ  
 یا وہ خود خبر نہ پائی نہ کسی قاتل لہ می اسد شاکی السلاح مقذف لہ لیسد  
 اطفا رہ لہم تقلم بدل من الاول عسبی بالاسد حصین بن صنفم نے  
 الجیش کجا تو ہمہ بعضہم و شاکی السلاح معناه تام اس طرح واحدہ والاصل شاکب  
 السلاح ثم وقع القلب والمقذف ان ارید بہ المرعے بالحروب فهو تجرید فانه لو ان  
 المشبه وان ارید بہ المرعے بالحسم فهو ترشیع فانه من لوازم المشبه بہ اسے الاسد  
 فان الاسد یوصف بکثرة اللحم ولذا یقال لہ الریال واللحم جمع لبدۃ و ہوا شعر  
 المجتمع علی کامل الاسد و لطف فریکنے بہ عن السلاح و تقسیم الاطفا رکنا تہ عن الضعف

چپانی رکھا کہ کسک کہلا کھانہ کچھ بڑا یا اور نہ کوئی تپا جتایا وقال ساقصی حاجتی تم انہی  
 عدوی بالف من وراسہ کلجم عجب بقول القول فی نفسہ کجانی قولہ نہالی وقال انتم  
 شتر مکانا بعد قولہ فاستر باو سف فی نفسہ ولم یب بالشم وبقال انتا بہ اذ اجلہ بینہ  
 بین عدوہ والوہا مشترک بین الخلف والغدام والمیلج کلان اسم فاعل من الحکم الفرسس انا  
 وضع اللجام علیہ او فی نفسہ فالمراد بالالف فارس وان کان اسم فعل منہ  
 فالمراد بالالف فرس وکلاہما صحیح بقول وقال فی نفسہ انا ساقصی حاجتی من اخذ  
 انذار تم اتقی عدوی من عبس بالف فارس ملجم اوالف فرس ملجم من اقتراست  
 بحيث یکون قبتہ بنی وبن عدوے مے گوید کہ در دل خود چنان مقرر کرد کہ حاجت  
 خود خواہم برآور و یعنی انتقام برادر مقتول خود خواہم گرفت و باز بہر سوار حساب راویا  
 ہزار اسپ تیار کہ سپہر من باشد از دست دشمنان محفوظ خواہم ماند یعنی مے جی میں اس  
 پہ پہانی کہ وقت پڑانے حاجت پوسے کر دکھا اور پھر ہزار سوار یا ہزار کھوڑے  
 اپنی دشمن کے سامنے لاؤنگا قال فشد ولم یسرع پیو یا کثیرۃ لدے  
 حیث الوقت رلھا ام قسم يقال شد علیہ اذا حمل وصال و فرغ اذا انشا  
 و نصب پیو تا نزع الخافض و روسے لم یفرغ من افرغ اذا بنہ من فومہ و فی دیوانہ  
 لم تفرغ پوت کثیرۃ من فرغ اذا نصرہ و خیر المفعول محذوف و لدے متعلق شد  
 و اثر جل معروف و الف الف جل کنایہ عن لہنہ و ل فان الراكب اذا طرح رحلہ تقا  
 عن مرکوبہ نزل و اقام و انصب الخ و رلام قسم تقدمہ رتبہ و لقسم الفرسس



و وجوب الدیات علیهم می گوید که بجان گرامی خود قسم میخورم که چه خوب و چه بد  
مردمان اند آن قوم که گرام حصین بن صمضم مرتب کار می خلاف مرضی آنان کرد  
و تا وانش بر آنان افکند چه بعد فقر آشتی یک مرد عصبی که مهانش بود بعوض هر  
صمضم برادر خود بکشت یعنی می پاشد پیاری جان کی قسم که تا مهون که ده کیا چپی  
لوگ برین جنگی خلاف مرضی حصین بن صمضم نے برا کام کہا اور تا وان او سکا او پیر  
والا یعنی ملاپ ہونی کے بعد اپنے بہائی کی عوض میں ایک عصبی مہمان کو او پنی جان

سیدہ بار اقال و کان جلوی کشتی علی سکنه فلما ہوا بدایا ولم یحجم  
السکن فی کان لخصین بن صمضم و الطی معروف و لکشح مایکون بین انما ضرة الی  
الصنلع الخلف و طوسه لکشح علیہ اصمہ و عذہ اعرض عنه و سکن خشتی و استکته  
العداۃ المحققہ و قال فی القاموس و استکته الحق و الابدان فیقض الاخار و مغیر  
لا ہوا بکس لم یب و لذا عطف علیہ لم یحجم و یحجم الرحیل بالیمین اذا لم یکن کلام لا یفہم  
مرو و لم یقدیم اسی شبی من علامات تدل علی حد کاین فی نفسہ بقول و کان حصین  
بن صمضم المذكور اعترف فی نفسہ عداۃ سکنه فلم یبد با صراخه و لم یقلک عنہا کلام  
لا یفہم معناه الصریح حتی یلک کناۃ او لم یقدیم لمشی من العلامات می گوید کہ  
حصین بن صمضم عداوت پنهان داشت چنانچہ نہ بر کسی صراخه ظاهر کرد و نہ حرفی  
بر زبان راند کہ معنی صریح او مفہوم نمی شد و با اشاره و کنایہ مطلب او خیلی مستفاد  
می گردید و نہ هیچ علامتی پیشش کرد کہ از ان پی میبرد و نہ بعینہ او سخر عداوت کم

بکل مد رطل و ثلث والاوقیه سبع مثاقیل و ثقیل مویضف الوتیه والوتیه ثمان  
 وعشرون و ثقیل اربعة وعشرون مثاقیل و ثقیل صلیع و مویضف طمان و رطل و ثلث و ثقیل  
 ثلث کیلیجات و لکلیتیه سبعة من اثمانه و المناط طمان و الرطل اثناعشر اوقیه  
 و هی استار و ثلث استار و الاستار اربعة مثاقیل و المنقال معروف بقول فتخرج  
 لکم من غلتها و ماخرج منها الا تحرج قری کاهیه فی عراق العرب علی جوده رعیاه و قوه جوده  
 من تغیر و درهم ای حسن و نقد لاصحابها و ذلك لان غلة ارض الحرب تخاف غلة  
 ارض العراق ذاتا و صفاء حه گوید که باز برای شما پیدا واری خواهد آورد  
 که دیهات سواد عراق با و صف آن قوت وجودت که دارد با مکان خویش از نقد و خبر  
 نمیدهند چه تفاوتی که میان هر دو پیدا و است نجوبی پیدا و استقامت یعنی پیرنهار  
 است لکن اسی که کاهیت و نقد غله الا و یکجا سواد عراق کی گاو گرانو اسپر مالکون کو  
 همین دینی بین با وجودیکه و اسپه پیدا واری بین معروف و مشهور بین قال عمری  
 لنعم الحی حربت علیهم بالایو ایتهم حصین بن صمضم اللام للقسم و المخصو  
 بالمح محذوف و هو موصوف بالجملة الآتیه و يقال جری علیه نلان اذ اجبی علیه فله من  
 غرنه و الطرف الثانی من متعلقات الفعل فانه يقال جری علیه و المواتاة المواتقة  
 کالمواتاة و قد مر حدیث حصین بن صمضم فی الانتذار و هو مصغر حصن و الصمضم بالفتح  
 کزیر بقول العرب لنعم الحی جری علیه حصین بن صمضم بالهمزین موافقا لهم و ضمنا  
 من قتل جلا من غن طارقا با حنیه هر بن صمضم بعد تقرر الصلح بین الفريقین و

دامن پس از چند شیرایشان خوابد برید غرض که چند مہر گلدوزی  
 گرم خوابد ماند و بعد از آن سرد خوابد افتاد یعنی پہر تہا رہے پئی ایسہ بچی جینگی  
 کہ وہ سارے شامت کی مارے قدر بن سالیف بد بخت کی سے ہوئی جینے  
 صالح علیہ السلام کے اونٹنی کے کوچین کاٹین اور اپنے قوم کی تباہی کا  
 باعث پڑا پہر وہ تہورے دنوں تک دودھ اونٹوں پلا دگی پہر دودھ اونٹ کا چھوڑا د  
 غرض کہ کوسے دن خوب لڑائی ہو گئی پہر تہم جا دیگے قال مقتعل لکم مالا غل  
 لاہلہا قرے بالعراق من فحیر و درہم یقال اغلت الارض اذا ات  
 بالغلۃ ای بیاخرج منها من الحبوب و نحو ہا وبالجملة ہوا یقال پیدا وادرا وادنے  
 شبہ الحرب بالارض ثم اثبت لہا بعض لوانہا ففیہ استعارۃ کنیۃ والجرور نے  
 لاہلہا للقرۃ لتقدمہ رتبہ فانہ فاعل الفعل المنفی والقرۃ جمع قرۃ  
 والحار والجرور تخمیل اس کیون صنفہ للقرۃ وان متعلق بالفعل المنفی و عن  
 بالعراق عراق العرب وہی بلاد معروفۃ تخرج من عبادان الی الموصل طولاً  
 ومن القادسیۃ الی حلوان عرضاً وسمیت بکثرة عروق النخل والشجر فیہا  
 ولانہا علی عراق جبلة والفرات ای سواحلہا وہی معروفۃ فی کثرۃ  
 الزرع وجودۃ الربیع وکلمۃ من بیانیۃ متین الموصول والفقیر بالکاف فالفا  
 فالعجۃ کبکال عظیم سبع ثانیۃ مکالیک والمکول کتور کبکال سبع صاعاً ونصف  
 صاعاً ونصف ظل وثمان اواق والصناع اربعۃ ابداد و



للغلمان یخيل ان یكون کلهم مرفوعاً علی انه فاعل اشام کعبیه فی قوله علیہ السلام عور  
عینه المنی والجار والمجرور متعلق به والا حمر عند العرب کنایه عن الشقی المشؤم لما  
کان بینهم و بین الدیلم بغض و عداوة و هم حمر قال خد اش بن زبیر ع و شقی الرماح  
بالضیاطة الحمر اے باللیالم المشایم و عنی با حمر عا و قد ار بن سالف الذی کان  
قد عقر ناقه صالح علیہ السلام و یقال له اشقی ثمود و کان فی الاصل من ثمود و لما کان  
ثمود بن جابر و عاد بن عوص کلما یأکل آرم بن سام بن نوح علیہ السلام قیل له احمر عا  
حتی اشتهر به فی الشعراء قال بیت فمن کان الصلح فیه فانه حمر عا و ا و کلیب بن  
وائل و بذاکما اشتهر المنصور فی شعراء الغرس مع ان المصلوب فی الاصل فهو  
ابن حسین بن منصور و لاشاعرا یحذف ما اشتهر بین الشعراء و ان کان خلاف الاصل  
ولما لم یقف علی هذا الامر بعض شراح المثنوی الشریف اعترض علی مولانا رح فی  
قوله عاقبت منصور بر دارے بود بان هذا العید عن تحقیقہ الارضاع معروف و  
قد استعیر لاعداء الحرب هولاء الغلمان للقتال و لقطع الارضاع و قد استعیر لاعداء  
ایہم عن سنان الدمار یقول فتدکم اطفالا شایم کلهم کاشقی ثمود فی الشامه و  
الکتبه ثم ترضعهم ثم تقطع الارضاع عنهم اے تشد الحرب ثم تقترعے گوید کہ باز  
برائے شما بجنگا نے خواہند نمائید کہ ہمہ چون قدر بن سالف کہ اورا احمر عا د  
و اشقی ثمود میگوند و پے ناقہ صالح علیہ السلام بریدہ باعث ہلاک قوم خود  
اگر دید موجب خرابی و تباہی شاخا خند بود و بعد از ان چند شیر خواہد

به استمرار القتال وهو مضموب على المصدرية وتستخرج مجهول من تحت الناقصة  
 مجهولا اذا ولدت وتضم معروف من ثأمت اذا ولدت تورمين مضاعفا وكنه  
 به عن كثرة الضرب ولطعن بقول فتعظم مثل طعن الرمح حال كونه مضاعفا  
 مستعمل على الاتصال فتلد تورمين تورمين اسے تعظم كثرة الضرب ولطعن  
 والرمي مے گوید که باز شمار چون آسیای گردان آرد خواہم کرد و بیان  
 آن شتر نادره که ہر سال برابر بار و بر میگردد و حاملہ خواہد گردید و دو گانہ و گنہ  
 یا بیش از آن خواہد رسید یعنی باز آکشتن و کشتن شدن برابر گرم خواہد ماند  
 یعنی پیروہ و تگولیتی چکی کہ طیلح پیگی اور برابر گھابن ہوتے رہیں پیر و دو و او  
 چار چار جنبگی عرض کہ لر اسے کاتار نہ تو ٹیکا اور بہت سے بارے جانگی قابل  
 فتعظم علمان اشام کلہم کا حمر عا دثم ر ضح فقط علم النماج ہننا ہستقا  
 ولولادہ المرۃ فان اولاد الناقۃ لا یقال لہا علمان شتہ الحرب فی السابق بالناقتہ  
 و ہننا بالمرۃ والعلمان بالکسر جمع عیلام و طلیق علی المولود و من جن ولادۃ الی  
 شیارہ والاصل فیہ علمانا بالتوین مضمون فالکن منہ عن العرف بالمفرد  
 حکما فی قولہ عنہ فان مرد اس فی جمع اسے مرد اس و الاشام افضل صنفہ من  
 الشوم ضد الیمین لغت علمان و الجمع اذا کان علی وزن المفرد یوصف بالمفرد  
 ولا یبعد ان یکن العلمان مضافا الی الاشام اضافۃ الموصوف الی الصنفہ علی قول  
 الکوفین و کلہم مرفوع علی الابتداء و الجار والمجرور حسبہ و النجۃ تاجہا لغت

الخود قال الهندی مین فابلو فی مینکم علی اصالحکم و استدرج نو یا بر رفع اصالح  
 بلسیل قوله تعالی علی البلیغ الاسباب و حرم استدرج و نو یا اصله نو ای البیت  
 الالف یا رکماهی لغت ندیل و الالف فیہ للاستبلع علی ان الرشد صرح فی فضل  
 العطف بجزا الاختلاف فی الاعراب بین المعطوف و المعطوف علیه بقول نحو  
 تبعثوا الحرب بعدت عودا و سکوها تبعثوا مذمومة العواقب و تغرے اذا غرتموا  
 کالکلب الضاری فتشد شداد النار می گوید که هرگاه سببیکه حکایت از سبب  
 از خود خواهد چسباید آنچنان خواهد چسبید که انجامش به بخوابد بود و وقتی که  
 او را بگرسنگ گرم چسبید خواهد گنجت لبان آتش تیز خواهد برخاست و بسیار  
 گرم خواهد شد عین چسبتم بی بی بهای لراسی کو ملا جلاد که جبهه او بها و گوی تو بهت  
 بر طوره سے او بیگی او جبا و سکو بهر کا و گوی تو بهت بی و بهت بهر کیگی قال  
 قعر کرم عک الرخ شفا لها و تلفح کثا فاقم شفتی قسم العک الدلک  
 و الطحن و البار صیغ علی او مع و الجار و المجر و حال من الریح و النقال بلثثة  
 فالفار ما یحفظ به الدتین و الریح من الارض و یوصف تحتها فارسیه سفره آرد  
 و معذیه گردند قال فی القاموس و قول زبیر شفا لها اے علی شفاها و مع شفاها  
 ای حال کو شفاها خفته فانه لا شفی لون الریح الا اذا طحت و فی سہ اشعار بان الصنیر  
 المجر و زبیر لرحی دون الحرب و تحت الناقة اذا حملت و استمیر الاستعداد الحرب  
 لتقال الکشاف بالکسر ان تلفح الناقة عاتین متوالین و سہ کل سنه و عنو



حقیقت جنگ میدانید چه شما علم استدلالی و علم ذوقی هر دو حاصل است و آنچه  
 که از آن گفته ام حدیثی نیست که بحقیقت او آگاه نباشد یعنی لرثائی که حقیقت کو  
 خوب جانتی بود که ده پراستخت امر ہے اور یہ بات مسیدی انکل سچو نہیں ہے قال  
 منی تعقبوا ما تعقبوا و ذمیتہ و نصرتی اذا خیرتہما فتصرم یقال یثت  
 الناقة اذا حملها علی السیر وہی جالسة و استغیر لاثارة الحرب بالکنة و نصب ذمیتہ  
 من الضمیر المنصوب الثانی و صلازا یجزا غیر الشرط و ضری بہ بالمعجبة فاللهمة کمرضه  
 اذا غری الکلب علی الصيد اے ثار وصال و منہ کلب ضیار و النصرتہ یفعل  
 منہ و هو اعرا الکلب علی الصيد و هو استتارة مفرقة ان استغیر لیجان الحرب  
 و یجوب و مکینہ ان شبه الحرب بالکلب و اثبت لها الوازمہ و کذا الامر فی البجاة  
 من نصرت و تلفح و تنبح و ضربت النار بالمعجبة فاللهمة کفرج اذا اشتد صراخا و الفعل  
 علی نصرتہ مجتعل المحبزم و البرغ اے کان مجزوماً فحرک بالکسر اذ کان مرفوعاً  
 فاتبع رفعه الکسر کما فی قوله الاتی عم و ان لغضتی بعد السقایة یکلم کبیر المیم تنبأ للقد  
 الاخر فان قبل قد ثبت ان المعطوف کیون فی حکم المعطوف علیہ و یلزم عطف  
 الجزوم علی المرفوع فان کان مجزوماً و هو معطوف علی نصرتہ لزم عطف الجزوم علی المرفوع و  
 صریحاً و عطف علی ابدان اللفظ الجزوم لزم المرفوع قلت صح عطف الجزوم علی المرفوع و قد قرأنا قبل  
 قوله تعالی و من یقی و یصبر باثبات الیاء و جزم بصیر فالاول مرفوع و اثباتی  
 مجزوم یض علیہ فی المعنی و القرارة الشاذة ما یشهد بہ صریح بہ فی اصول

فی دیوانہ معنی با عراب المجهول فی محموله والاذا خالف الجمع واتحاد الذخیره و  
 النعمه الانتقام و استردید بین التاخیر والتعجیل علی سبیل منع اجمع البحر المحلول بان یقف  
 عنه واستعرب علی ان زیر کار کان یعتقد یوم الحساب و کتاب الاعمال والمجازات علیها  
 و یویدیه فیسئل لانه کان یفرض ان یقول یقف التاخیر فی العذاب علیہ فیوضع فی کتاب  
 الاعمال فتتخذ ذخیره لیوم الحساب و یقف التعجیل فینتقم علیہ فی الدنیا مع کون  
 که یاد رکنا فاش تاخیر کرده شود پس در نامه اعمال نهاده میشود پس برای روز حساب  
 ذخیره کرده خود و یاد مجازاتش نه و دی نکار برده شود و انتقامش در اینجا گرفته شود  
 یعنی یا تو بپسلی و آلی جا و سپرده برے بات اعمال با من بین رکبی جا وے پیر روز  
 حساب کی لئے ذخیره بناسی جا وے یا بہت جلدے برقی جا وے پیر انتقام  
 او سکا لیا جا وے قال و ما الحرب الا ما علمتم و قد قسم و ما هو عنہا ما یحیی  
 المرجم کلمۃ التغمیم کافی قوله تعالی غشیهم من الیم غشیهم و ضمیر الموصول محذوف  
 و فی الاحالۃ علی علمتم و ذوقهم والعدول عن الشرح و البیان اشعار بان بیانہ خارج  
 عن طوق الشارح و الضمیر المنفصل المرفوع و وضع موضع اسم الاشارة کالمنقول  
 فی قول الشاعر کانه فی المجلد بیع البهق و المشار الیه یوم القول المذکور اعنی و ما  
 الحرب الا ما علمتم و قد قسم و عنہا تعلیق محذوف و غیرہ المذکور و الحدیث  
 الرجم لا یؤقف علی تحقیقہ بقول و ما الحرب الا ما علمتم شانہ و قد قسم طعمہ اسے  
 امر شدید خارج عن البیان و ما قولی ہذا حدیث مرجم عنہا — عی گوید کہ شما

الاحلاف و ذبیان رسالتی ہی انکے دستم کمال قسم علی انما تصالحنا و تراصینا  
 سے گوید کہ آگاہ باش اسے مخاطب و باند و غطفان این پیغام از من رسا  
 کہ شما ہر نوع سوگند برین خوردہ اید کہ ناراضی شدیم و شتی کردیم بعینے او مخاطب  
 یہ پیغام میری جانب سے نہ اسد اور نہ غطفان کو پہونچا دے کہ تنہا طرح حکم

قسمین اس پر کہ ہر کہ ہم راضی رضا ہو گئی قال فلا تمس الله ما في نفوسكم  
 ليخفي و مهما كنيتم الله لعلم قال كتمه اياه اذا اخاه عنه قال فلا تكتبون الله  
 حديثا و اقل لنبي الخاطئين بالنون التثنية و عنه به التثان بحسب الترحم و اللام  
 في ليخفي للتعاوية و كتم مضارع مجهول و فاعله المستكن فيه و الله منصوب على المفعولية  
 يقول و اذا حلفتم جدا ياكلنم فلا يجوز لكم ان تخفوا على زعم الفاسد ما في انفسكم من بعد  
 و نقض العهد عليه تعالى ليخفي هو عليه و هما تخيف عليه شئ عليه لا محالة فانه يعلم السر  
 و ما يخفي سے گوید کہ چون سوگند مانجور دید پس ما فی الضمیر خود را بر خدا ی تعالی  
 باین گمان مخفی کنید کہ بر مخفی بماند چہ ہر چہ بحسب زعم فاسد بر مخفی کردہ خواہد  
 او خواهد دانست یعنی جب تنہا طرح حکم قسمین کہائیں تو ہر بات اپنی  
 دل کی باین خیال اللہ تعالیٰ سے پھپھاو کہ وہ اس پر چہ ہر چہ ہی جو تم چھپاؤ گی وہ جان

لیکا قال یوحنا صنوع فی کتاب فید خرم لیوم الحساب و تعجل  
 فید خرم نظامہ ان یکن یوحنا معلوما علی ان یکن بدل اسن بعلم و کہ لک بعلم یقیم  
 و مناسبہ الفعل الای تعنی یوضع حکم بان یکن ملک الافعال مجهولہ و قد استیلا

و در کتاب ان خاثری  
 و در کتاب ان خاثری  
 و در کتاب ان خاثری



المذموب بعد الله بن عمرو وعبد الله بن الزبير بن وقاص قيس بن زهير العبد  
 عن فلم يقطع بهم الانبائي اے سجد نیت و حکل والمعاظم جمع معنم و ہی انستیم و بطریق  
 علی بحیصل بالاجود مشقة ومن الصوم فی الشار غنیمة باردة و لشتی جمع شتیت  
 لمعنی المتفرق والاقال بالفار کتساب جمع منیل وهو ولد الناقة اذا فصل عن الام  
 والمرنم بالزاد المعجمة فالنون کم عظم ولد الناقة اذا قطع من اذنه شئ ثم یرک معنفا  
 ولا یعلل ذلك الا بالکریم ووصف الجمع بالغیر وعلی انه جمع علی وزن مفرد وعلی  
 فصار معنایه متفرقة من فصائل کریمه منته غنیقه من مالکم القدییم تناق الیهم و خبر  
 مے گوید که چنانچہ نام متفرقه که شتر گچکان بحیب و حیل است از مال قدیم  
 شما بسوی ایشان فرستاده میشود یعنی تمہارا موروثی مال میں سے متفرق  
 غنیمتین جو اچھی سیل کے پورے بوقی بن اون اوگو کو جانب روانہ کو جاتے

ہیں قال الابلاغ الاحلاف عنی رسالہ و ذبیان بل اقسمتہ کل مقسم  
 و زوس من مبلغ الاحلاف علی ان من استقامتہ و عنی بالاحلاف بنی  
 اسد بن خزیمہ و بنی غطفان بن سعد فانہم کانوا قد تحالفوا علی ایت ناصرا قال  
 فی القاموس والاحلاف فی قول زبیر اسد و غطفان لانہم تحالفوا علی التناصر  
 وانما ذکرہم لانہم کانوا معہم وقت تدارک ام ایضا کما قال فی قتیدہ اخرے بیت  
 تدارکنا الاحلاف قد ثل عرشہا و ذبیان قدر لت باقداہا انقل و ذبیان  
 علی الاحلاف و بل معنیہ قد و اقسیم بالضم مصدر یقول الایامخاطب ابلیع عنی

نسبت و نابود کرد و پیاپی غیر مجربان متفرق ادای آنها پرداختند یعنی  
 سیکڑون و اونکوئی خونہا کی مقرر ہونے سے زخم او کی سٹ گئی چنانچہ وہ لوگ  
 اونکو تھوڑے تھوڑے ادا کرنے لگے جو محض بگیاہ تھے قال یجمعہا قوم لقوم  
 غرامۃ ولم یحیر قوا سببہم ملا تحجۃ الغرامۃ ما یلزم ادارہ سوار کاں بالالبانہ  
 او بالالترام حال اوصف حول لہ و اہرق الدم حبہ و الضمیر المرفوع لقوم المرفوع و المجرور  
 فی سببہم قوم المجرور و الملاء بالکسر یا لہ الشی و الحجج بالکسر یا حججہم بالحجج یا قاتی بالدم  
 و یقال لہ فی الغرامۃ شیشہ حجامت و شاخ حجام و فی الہندیہ سبکی و کلکلاس  
 یقول یوہیہا قوم لقوم بخا بعد نجم و ہے غرامۃ علی المومنین حیث استزوا بانفسہم و الحجا  
 انہم لم یقول لہ فی الذین یعطونہم قدر ما یملأ الحجج من الدم سے گوید کہ ان شتر  
 قوسے برای قومی بطور تاوان برخود لازم گرفتہ قدرے قدرے میدہند و لطف این  
 کہ انیان در آمان یافتہ خون ہم برنجیت کہ شاخ حجام را پر کند یعنی اون اونکو  
 ایک قوم ایک قوم کو تھوڑے تھوڑے کھر کی دیتی ہیں اور مزایہ ہے کہ دینی والوں  
 نے لینڈ والوں میں اتنا شوبہی نہیں گنرایا جو سبکی والے کے سبکی کو بہرے قال  
 فاصبح صجید اے سببہم من تلا و کم معانم شتی من قال من ثم یقال حلہ  
 اذا ساقہ و فصل جمول وروبے پجری و امتداد جمع تلید و ہو القید المور و شتر  
 المال و ضمیر الخاطب للہ و حین المذکورین و بخور ضمیر الجمع لکشتہ عندہم علی ان براد  
 بہ ما فوق الواحد و سنہ ما جار فی حدیث زبیرہ بن معبد حیث قال ضمیر کم و ضمیر



شد یحیٰی بنی قنبل رہنمای شہاباد و ہر سیکہ اندوختہ بزرگان بصرف آرد و  
 مباح مردمان گردانہ منظم سیکر و عیسے تم و نو معد بن عدنان وغیرہ کے بڑے  
 بڑے لوگوں میں ماسے گرامی ہوئے خدا کو ایسی ایسے باتیں بتانا جتنا ہے  
 اور جو کوئی باب داوی کا اندوختہ لوگوں کی نحو مباح کرے وہ سب کی اکھن  
 بین معزز ہو گا قال تعنی الکلام بالمبین فصاحت یحییٰ بن اسیر  
 فیہا الحجر مکتفی الدروس و الفل ماض معروف و الکلام بحجرات و تہجیم  
 الاداء و بنجما اے قسطا قسطا من الحسم و هو الوقت المضروب و لم تکن فی  
 اصحت المضروب فی یحییٰ المسین و الحجر و فیہا الکلام و الحجر من اسے  
 بالجزم و عنی بالوصول کلام من الحد و من و ذلک لان الحجر مکتفی الکلام کان  
 حدیف بن بدر الفراء سے احد بنی فزارہ بن ذبیان حیث امر عمیر بن فضلہ الفراء سے  
 بان بطیم و جد اس فرس قیس بن زمیر العسے فطیم و جدہ و کاوان سبت فرس  
 حدیفہ ثم جنید بن خلف العسے قائل عوف بن بدر الفراء سے ثم حل بن  
 بدر الفراء سے قائل مالک بن زید العسے ثم عارف بن سیر العسے قائل حل بن زید الفراء سے  
 بن عسے العسے قائل حدیفہ بن بدر المذکور و لا علاقہ للمذکورین ہم  
 فاما کان آل سعد بن ذبیان بقول تعنی جراحات الطریقین بالمسین من  
 الال حیث تقررت الاداء و فزارت بحیث یو دینا بنجما بعد بنجیم من المجرم فی  
 ملک الجراحات سے گوید کہ زخمیہا فریقین بدایت صد ہا شتر



المدح والثواب بذلك الصالح بعید بن مین ثم العفوق وحقوقیه وکتابه که  
 پس شمار مقام من و ثواب ازین چشتی ممکن شد و از عسوق آبار و ابعاد  
 عسوق است و که در صورت اعراض شمار شمار عاید می گشت نرسنگها دور افتاد و  
 بیتی می بینم و نو کو صبح که هونی سر اچی بگه ناتنه آسے اور اپنے بزرگوار و  
 ستایی اور او کو خدا کی ادنیائی سے بہت دور ہے غرض کہ اگر کثرت  
 قائم رہتی اور تم صلح نہ کرتے تو بیان اور بعضی اپنے بزرگوار و کئی ستائی کی تاب  
 پڑتی قال عظیمین فی علیا معد یہ دنیا ومن سبیح کثیرا من الحب عظیم  
 وعلیا یالضم و الخضر تانیث الاعلیٰ صفتہ محذوف حذف کثرت الاستعمال نصا  
 من الصفات الغالیة ویرا ویر علی ما یضاف الیه ومن علیا ضمیر اسے اعطانا و  
 عنی بمعنی بنی معد بن عدنان من مضر وریقہ وومیم نضیف العرب و التسم الثانی  
 منہم آل عیرب بن قحطان وکل حمی من احبار الیمین من آل عیرب ویرتیا علی حفظ  
 الجہول ووعایتہ و فی دیوانہ و عشیرہ اسے فی علیا معد و غیرہ من آل عیرب بن  
 قحطان و الاستباحہ الاباحہ و الاستیصال ایصال استیاجہم و استیاجہم و اکثر الدال  
 الجمع و المحمدا کیوں من الابار و الاحبار و عظیم بن عظیم بن عظیم بن عظیم بن عظیم بن  
 عظیمین نے علی بنی معد بن عدنان و غیرہم یا کما اللہ مثل ذہابا و لا غرو  
 ضیہ نازہ من تسبیحنا سر و رثہ من الابار و الکرام و من الہال الجمع عظیم فی الناس  
 لامحاله اسے گوید کہ شمار و وعدہ کرام بنی معد بن عدنان و غیرہم می گنجد

انفسکما اویس کما علی المشورة انه ان ندرک الصلح سحلا سیرا بان نبدل المال  
 ونقول قولا معروفا سلم من آفة الضار فان كلا الفريقین احوالنا وفسادهم فسادنا  
 مے گوید کہ درین شک نیست کہ شمار دو در دھارے خوشیش ویا با ہم این سخن  
 بگفتند کہ اگر بصرف مال و صرف <sup>مفقول</sup> شتی طرفین را حاصل کنیم از آفت فاسد است  
 خواہیم یا نہ چہرہ دو برادران استند و در فحای آمان فاسے ماستور است یعنی  
 اسپین کچہ شک شبہ نہیں کہ تم دونوں نے اپنے جیوں میں یا کھلا گولم آپسین  
 یہ بات کہی ہے کہ اگر ہمارے مال کے خرچہ جی اور یہ ملو بابت کو کہنے سے اسپین  
 ملای ہو جاوے تو ہم تباہ ہونے سے بچی رہینگے اسلئے کہ دونوں کو اپنے  
 بہائے میں اور او کو تباہ ہے اپو تباہ ہے ہو قال فاصححما سنہا علی خیر موطن  
 بعیدین فیہا من حقوق و ما تم اصبح بعینہ صارا ومن سبتہ والصنیر  
 فیہ و فیہا المسلم والموطن المنزل و عنی بخیر موطن مقام المصالح فی الدین و الدنیا و الآخرة فان  
 کان دنیا یعتمد المرثوب و علی ما فیہ من الفضل و الجار و الجور و فی محل التفسیر علی انہ خبرا صبح  
 و بعیدین خبر بالثانی و عظیمین بالثانی ظلم الوالدین یقتضی البر و الما تم الاثم و العقوبة  
 و انما قال ذلک لان المدحین کا نام آل ذبیان بن یقظین معلوم الصلی بن عسیر  
 و ذبیان اسینی یقظین سے تہا علی الصلح لکانا عاتقین لذبیان و یقظین <sup>خلع</sup>  
 فیہ فی الحجة و معا تبین بعسقوبة العقوق و لاکن لما و تسع الصلح سحلا سیرا  
 عن العقوق و عسقوبة بل صارا با عینین بہا بقول و ضرر تاسے علی غیر مومنع من

مافات و اما صد رتبه و تقاضای آن یعنی بعضی بعضا و ذوق الشی اطهره خطه و عطر شمس  
 کنایه عن الحرب الشدیدة و صد ان شمس انت الوجیه مجلس و مقعد کانت  
 عطارة فی نایه قریب العطر فاذا اراد القتل یقوم تنظیم و البطر باقیته القتل  
 و کثیر فقا لوالشام من عطر شمس شمس فکا فکا الحرب الشدیدة کنایه و منه قول عباس  
 بن مرداس رتبه بیت و لم احبس سفیان حتی اقیته علی باطراذینیا عطر شمس  
 ای حرب شدیدة و قیل و نوع من العطر کون شاق الدق و علی بن ابیوان اخذاه العطر  
 الیه من اخذاه العام الی الخاص و کون هو استقارة لشی شاق الدق کاتقاربه و الله  
 انکسر یقول ملاقیتم عبا و ذبیان و او کتما ما بعد ما کان انشی بعضهم بعضا و یوینم و کثیر  
 ما کان کمره شانا علی الفریقین مع گوید که شمار و عجبش بیان را بعد ازین در  
 و ملاقی مافات کردید که یک دیگر را فکرت کرد و جنگ عظیم بر روی کار آورد  
 و یا امری شکست که شکست او سخت و گران بود یعنی تم و دونی عجبش آورد  
 کو بعد از سکسینها لاک و هاسمین که هر دو گئے اور بڑھے ہمارے لڑائی  
 لڑے یا قزاق سے شکی کو ٹورا جب کا توڑنا بہت ہی دشوار تھا قال و قد قلتما  
مکہ کہ اسم و اسعما بال و معروف من الامر سلم اسم بالکسر و الفتح  
 الصلح و یث کا الحرب و الواسع ضد الضیق اسے سهل الیسیر و المعروف بالعرف  
 العقل السیلم و الشرع یقول حسنا و اسکرما انکره العقل و الشرع و یقول قسبی  
 و هو المراد بقوله تعالى الامر بالمعروف و نہی عن المنکر و الامر بالقول بقول قد قلتما



وناشین من مولد رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم ونبوہ نفس علیہ اربعۃ اقول واذ اوسع الک  
 کذاک فاقسم بالعبیت الکریم الذی طاف حولہ رجال نبوہ من آل قریش و  
 آل جبریم فی اوقات مختلفۃ مے گوید کہ پس سوگند میجویم بان خانہ کہ از قریش  
 و جبریم کسانی طوافش کردہ اند کہ اورا بنا نبوہ اند یعنی پیر من اوس گھر کے  
 قسم کہتا ہوں جسکی گرد قریش و جبریم من سے وہ لوگ پیری من جنوں نے  
 اوسکو بتایا قال یحییٰ النعم السیدان وجد تما علی کل حال من سحیل و مبرم  
 الیمین القسم و المحفوظ بالمدح محمد و وف و وجد تما عجول و الجہان شایہ دعائیہ  
 و السحیل بالہمتین الجبل الذی لہ طاق واحد و لقال لہ فی الفارسیہ حسن  
 یقینای و فی الہندیہ کہہ رسی و المبرم بالوحدۃ لکمرم الجبل الذی سحیل  
 طاقان ثم نقیل فارسیہ حسن و توئی و ہندیہ و و ہری رسی و لاسک  
 ان الثانی اتوی من الاول و استغیر الحال الضعیفہ و القویۃ و سکنہ ہما من  
 الدوام و الاستمرار اقول فاقسم بالعبیت قسما لنعلم السیدان انما وجد تما علی  
 کل حال ضعیفہ و قویۃ اے دایما استمرار سے گوید کہ سوگند راست کہ جبہ  
 میجویم براہین کہ شمار و خوب مرداران بشید بہر حال سلامت  
 بکرامت باشید یعنی من بیت اللہ کے سچی قسم کہتا ہوں کہ تم دونو  
 بلا سبک اچھی مردار ہو ہمیشہ سلامت رہو قال تدارک ما عیب سو نیار  
 بعد ما تھا نوا و دو قوا بسینہم عطر قسم التدارک التماس فی واد

برخاستند و در باب اصلاح عیس و فہین سعی بلیغ بکار بردند بعد از آن  
 کہ مرثیہ مراعات و قرابت بحکم قتل و قتال از ہم سختیہ بود عیس بنی غنیم بن مرہ  
 میں سے دو پہلی آدمی اور بعد اسکی کہ عیس اور دنیاؤ بن بہائی بندے  
 کا رشتہ ناٹھ پڑنے کے باعث سے یک قسم منقطع ہو گیا تھا اچھی صلح  
 مصلحت میں پڑے جان اپنے لڑائی قال فاقسمت بالکیت الذی  
 طاف حولہ رجال بنوہ من قریش و بنو سہم الفار للفقیب والماسی  
 بمعنی الحال و من میانہ و قریش لقب بن نصر بن کنانہ بن حذیمہ بن بدر بن ابی  
 بن مضر علی الاصح فاقسمت انہ اسم قریش بن بخیل بن غالب بن فہر بن مالک  
 بن نصر بن کنانہ و حیدر ہم کہ قنفذ بن قحطان بن ہود علیہ السلام کا پرن جیامز  
 احیاء الیمین بزکج فیہ اسماعیل علیہ السلام بر عتہ بنت مضاض بن عمرو بن  
 الحارث الجریہ و وکدہ عشرۃ اولاد ثم لما توفی علیہ السلام تولى ابنه یاسر  
 من اسماعیل امر البیت ثم تولى بعده جدہ مضاض بن عمرو و فیہ یقول بعضہم  
 ہم و نحن و الماہ البیت من بعدنا ینب و کان الامر کذلک حتی جاء اسیر  
 و دخل البیت فہم فنباہ رجل منہم یسے لعبر و الجار و دیکنے باسب العجق  
 علی بن ابراہیم علیہ السلام ثم غلبت علیہم بنو خزاعہ و اخر جوہم من مکہ و تولوا  
 امر البیت الی ان اشتد قضی بن کلاب بن مرہ القریشی منقاداً  
 من بے عثمان الخزاعی بنی من الحزم ثم ہانت قریش سنۃ خمس

وقال حسان عسقيون من ورد البرصين عليم والبرصين نهري مشرق والبرق تقويم  
 المعجزة على المهمة جمع زرق ولا يكون الماء زرق الا اذا كان عقيقا ونسبه  
 على الى لينة والجام جمع هو الماء المجمع مرفوع على انه فاعل زرقا ووضع الصا  
 كناية عن الاقارن والمخاض فعض البادسي والغاب تحميم اذا صب الخيط فيقول  
 طار وروى الرازي كان عسقا حيش يركب الرق اللون امن عليه اقامة الحاشي  
 المتخيم عه كويدك عبدان چون برآي رسيدند كه ميار عميت بود خست اوقات  
 انداختند و چون کسی كه طرح اقامت اكلند خيمه نصب كرد و عيشه پر جيب  
 پر پوچين او را حال بيه تنه كه ده كه آسبه نيلاد كهائي ديتا تو و بين ديلا گيا اور  
 و ترجمه بهار اينا و الا قال سعي ساعيا غيظ بن مرة بعد ما تميرل باين  
 المشيرة باليد امشي الشئ او العد و عني باس عمين المذكورين بر بن سنان  
 او اخوه خارج سنان و الحارث بن عوف على الاختلاف المذكور  
 و غيظ بن مرة آل غنيظ بن مره بن عوف بن سعد بن دنيان بن غنيظ و  
 ما صدر به و التبرل بالوحدة فالمعجزة المشق و استغرق و بالاموصولة الضلعة  
 و القرابة بالمشيرة مجموع عس و دنيان فانها احوان ابنا غنيظ بن ريش بن  
 غطفان و بالدم لقتل و الطرف سئل بالفعل يقول سعي ساعيان من  
 بنى غيظ بن مرة للاصلح من عس و دنيان بعد التفريق بالحرب و قتل  
 ما كان بينهم من الصلوة و القرابة عه كويدك چون از آل غيظ بن مره دو



قدیم سے انرا بریدند و حال این بود که در حدود اسے فراخ و نوساخته نشسته بود و بدین  
 وادے سوبان سے نمایان ہوئیں اور پیراؤ کو طی کیا اور حال تھا کہ چوڑے  
 چکی خاصی سے ہو دوں میں سوار نہیں قال کان فہات العہن فی کل  
 منزل نزلن بہ حب العہن المظہم الفہات کفراب الاجزاء المصنوعۃ من الشی  
 من فہاتہ اذ کمرہ والعہن الصوف المصنوع مطلقاً وبتیل الاحمر واراوہا قطعاً  
 العہن المتغنی زینت بہا الہواج وحقہ نزلن لغت منزل والضمیر المجرور للمنزل واما  
 فانزلن عن الثعلب وحب شترہ وستیفا و من الصراح انہ شئی ثم لا دل فی التامیس  
 و المظہم الکسر الشدید و المصلح محمول وحقہ لغت فی حال من حب الفکار واما فہاتہ  
 بہ لانه لا یتمی علی لونہ وروقتہ بعد انکسارہ بقول کان قطعاً الصوف المصنوع  
 المتغنی بہا الہواج فی کل منزل نزلن ثمرات عن الثعلب وحب غیر  
 کمسورۃ سے گوید کہ گویا پارہی شمشیر رنگین کہ ہو و ہمارا بدہانہ زیب و زینت وادہ  
 وادہ ہی کوے تازہ سے نمایا کہ در رنگ و روے خود صحیح و سلامت مامدہ و آفتہ  
 بدہانہ رسیدہ یعنی وہ جس منزل میں اوترین وہان وہ بکثرت رنگین اولا  
 جو ہو دوں پر زیب و زینت کی لئے لگائی تھے کچھ کی پہل و کھائی و سیتہ میں  
 جو ٹوٹی ہوئی نہیں ہیں قال فلما ورون المار زرقا جماہ و صنعن مصی  
 الحاضر المتعجب الطائر ان اللام فی المار للعہد الخارج والوزو اذا تعلق نحو الما  
 نتیقہ بنفہ و اذا تعلق بالقوم و نحوہ نتیقہ سے تعبیر قال تعالی فلما مارہ میں

تتمه یزد و ملک فانه لا یتقیم و کف فی هذه الحال و کذا یر و ما قبل انه یقال درک علی البدر  
 اذ اشقی رجله و وضع احدی و رکبیه علی السرج فانه غیر صالح فی حال علو المكان المرتفع  
 لما انه مصرعه نذا و السو بان یغیر المهند علم و ادویا عدة قوله الاتی راع طهرن من السو بان  
 ثم خرج عنه فان الخرج قطع الواحی عرضاً و اللام فی زاید و یعلون یفعلین جمع الموش  
 الغایب و الممن بالرفع من الارض و صلب و الحجة حال من الضمیر فی و رکن و  
 الدل السکینه حسن المنظر و البتة و الشمال و نحوه و النام لعین المجد و رقیق البدن  
 و التغمم الترف و طیب العیش و الحجة الطرفیة حال بعد حال یقول و عدلن فی و اد  
 سو بان و من یعلون بالرفع منه یعلین و الی نام الطیب یعیش مع کویده کفرته  
 رفته و روادی سو بان افتاد و ندو حال امین بود که بر جاسے طبعه شش بجالی برآمدند که  
 شکل و شمال و وقار و تکلیف باز میان ناز پر و رده میداشتند یعنی حل چلی و اد  
 سو بان مین آمین و در حال بیه تنه که او کسکه او نمی جگر پر سیسے حال شمره تهنی تهنی که کها می  
 لادلی ناز میون کار رنگ روپ او نر نایان تها و و سیسی ہی بهار سیسے بهر کم تهنی قال  
 طهرن من السو بان ثم خرج عنه علی کل فنی قشیب و مقام الخرج  
 قطع الواحی مطلقاً و عرضاً و القین الحداد و کل صانع فائق فی عمله و عسنی باغینی  
 الی و ج الکامل الصنعة و القشیب بالکاف فالعجزة المجدید و القدیم و عسنی به المجدید  
 و المعنایم بافکار مکرم الوسیع یقول طهرن من سو بان بعد ما و رکن مینه ثم قطعنه  
 علی کل جودج جدید و وسیع میگوید که ازان و اد کے ظاهر شدند و بعد

و کذا یر و  
 ان الله لا یغفر  
 علی الاعمال  
 و ان الله لا یغفر  
 و ان الله لا یغفر

قتله او سجدت اٹھائی کہ وہ بخاری اور ایلی الحرمۃ والحرمین لا یجوز قتله ولا یجوز انقل کافر فی الحرمین یا غیرہ قتل من قبل  
 ہمارے ضد الغلیظۃ الغلیظۃ عن جانب ایمانہن وکم فی ذلک الحبل من محل یجوز قتله  
 او یجوز قتلی و محرم یجوز قتله او یجوز قتل ای کم فیہ من عدد و صدیق و علی الثانیۃ  
 جعلوا القنان وارضہ الغلیظۃ و من فیہ من عدد و صدیق عن ایمانہن مہیکو بدیکہ  
 کوہ قنان و زمین جنت اور اوہرکہ و ران کوہ از دوست و دشمن بود ہر راہر  
 جانب راست اند جنت زد و ران کوہ بسیارند کہ قتل آنان جائز است و یا قتل را  
 جائز ہے و از بد و بسیارند کہ قتل آنان حرام است و یا قتل مرا حرام ہے و از بد  
 یعنی کوہ قنان اور اوہرکہ جنت زمین اور اوہرکہ کہ زمین والوں کو اپنی واپس  
 والا اور حال یہ ہے کہ اوہرکہ میں بہت لوگ ایسویں جہنم خون عذاب  
 یہی خون کہ حال جہنم میں بہت ایسویں جہنم خون کہ یہ ہے یا مسیری خون کو حرام  
 سمجھتے ہیں غرض کہ وہاں دوست دشمن دونوں قاتل و دمرکن فی السوایہ  
 فعیلون قتلہ علیہم ول الناعم استعم قال فی الصراح و يقال و رکن  
 اسے عدلین و قال فی الفایق فی شرح قول النخعی و ان کان ظالم لم یجز  
 عنہ التوریک من کنت فی الوادے اذا عدلت فیہ و ذہبت ثم استشهد  
 بہذا البیت فنج منہا عدلین فی السوایہ و ذہبن منہا و ما قبل ان التوریک  
 رکوب اور اک الدواب و منہا رکبت ہذہ السنۃ اور اک رکابہن نغیہ انہ  
 لا یلایم الظہان فاذ لا یقال الظنۃ لالمن کانت فی الہو و رجع علی ان قتلہ



کسی کہ در روس پر پروان خوش بیدار است و زمین او سبب اینی که تکلف کی  
 نے اچھا متع ہے جسکو اور امر و شک کی عادت اور شہی گسائی کا پس کا سودا  
 اور ایسی دیباچہ کے لئے گونہ کی خاصی ہوگی جو پروان کو تار رہتا ہے قال  
 بکر بن بکورا و اسحق بن حجر قہن و داود بن الراس کلید و الفم قال  
 کیا اذا خرجت من السحر اذا خرج في السحر و السحر قبل الحجة فانه الظلمة في اخر  
 الليل و الراس و العنبية و الاضافة من اضافة العام الى الخاص ليقول فخرج  
 تارة من الصبح و النور مشرقا و اخر من السحر و الظلمة باقية فہن ملین و اویہ  
 الراس في النور و الظلمة كما يتلوا المبدأ الغم فہن من غير تكلف مسیگو یکہ گا ہی  
 بگاہ برخاستند و گا ہی و آخر شب برآمدند و در روشنی و تاریکی بواوے رس  
 چنان بی تکلف میرسد کہ دست برمان میرسد تیسرے وہ اویہ سے سویرے  
 اندھ میرے ادجالی مختلف وقتوں میں اگر سے نکلیں اور اویہ رس میں اسے چوتھے  
 پہنچیں جسے تہہ کو پہنچتا ہے قال جلیل القمان عن یمن و حمرہ  
 و کم بالقمان من محل و محرم و سہ و یوانہ و من بالقمان القمان بالقمان  
 و النون کہ حاجب جبل لسنی اسد و الحزن الارض الطیقة فیتن السهل عطف  
 علی القمان و الضمیر المحرور و من علی المر و ایه التانیة موصولة عطف علی القمان  
 و من بیانیہ و علی الاولی تیسرے فان کم خبریہ و اسل من یدخل فی المحل و من  
 جہنک المحرام و لا یرے حرمة الشہر المحرام و المحرم صندہ و استغیر المحل لمن یجوز

بل غیر شش فی الهواء و التناق جمع عسینق و هو خیار کل شے و انکله بالکسر  
 الستہ الرقیق بطرح علی المنظر والوراد بالکسر جمع ورو معین الاعم الخفیف الحمر  
 و ایراد الجمع مع کون فاعله ظاهر اسبجی علی انه علی وزن مفرد من الاسمار مع انه لا شے  
 وزنه وزن الفعل و الحواسی الاطراف و المشاکتہ کبیر الکاف صفة من المشاکتہ  
 یفتح الکاف مناه المشاکتہ فی الحجة خبر و علی انه یفتح کله وروے عم و راد الحواسی  
 لو نه لولن عندهم و العندم دم الاخرین او البقم تعیل طرحن انما طایفا و علی قول  
 و مستقر قیفا احمر الاطراف فیها شبه من لون الدم او لون العندم علی ملک انما  
 مے گوید کہ عند طبرکثر بود و انداختند کہ تاب قناب نرسد و پرده بار یک  
 و تک و کلون و سرخ اطراف بر آنها افکند مذکور عی زبیب و زغیت باشد یعنی  
 گہار می ندے و هوپ کی بچا و کی لئے ہو دون پر ڈالی اور ہلکاسا پر دالال کنارہ

کا زیبا سی کی لئے اور پرگنا یا قال و فہین طہی لللطیف و منظر اسبق لعمرو  
 الناظر المومنین المہی موضع اللہو اللطیف الماطف وروے المصدر  
 مقابل العدد و لم یستطع وضع النظر و الا یبق منہا الموفق اسے المعجب و او مع  
 امعان النظر و متبع الحسن و الحجة بتاجها حال یقول و نہیں موضع ابو سے  
 الصدر و الثدی المصدر فی الماطف و منظر معجب من المومنین المتقیة و الخلیفة  
 لناظر الذی یتبع المیسن مے گوید کہ دران پر پروان موضع ہو و است  
 از برای کسی کہ یا ماطف و آشنای بی تکلف باشد و منظر خوب است از بہر

بنصر خلیل بل ترے من طعام من خرج من اعدا واقعدن المقام وقال امر القیس  
 بعیت بنصر خلیل بل ترے من طعام من سلکن صغیرا من حرمه شعب و التخل  
 من الاثاث علی الخیول است و رکوب الکرکاب وبالجملة کنی بہ عن الارتحال والعلیا  
 من خلیل والارض العالمیہ والباہر معنی من ویویدہ قول المرقش عم تحکن  
 من جو الوویدہ بن یاء الجرثم الجیم فالہتکہ فاشدکۃ تصفہ ما لبسہ اسد والحکمۃ تبارک  
 لغت طعام من کما فی البعیتین المذكورین بقول خلیل انطربا بل المصادق بل ترے  
 شیم من طعام من من الارض العالمیہ من فوق ما جرثم علی عزم الارتحال  
 فانی اتنی ذلک وقدمہ و لے ارا من کاخن فی عینی میگوید کہ اسے  
 رفیق شقیق من قدری با معان نظر منکر کہ آیا تو چسپی از ان نان ہو و دشمن  
 سے سببی کہ از زمین بلند بالای آب جرثم کہ آب بنی اند بن خرمیہ است خست  
 سفر متبہ آمادہ حلت شدہ اند چه من چشم تصور سے بنیم و یا از روی دیدار ایشان  
 می دارم یعنی او میری یار اچھی طرح سے نظر کیا کر دیکھ کہ آلیگو سے ہو وہ  
 والی ہے اوں ہو وہ والیوں میں سے دیکھتا ہے جنہوں نے بوجہ بہار اپنا بنی  
 کی پانی جرثم کی اوپر سے چلی کی لئے بانہ ہے میں تو دیکھ بہ ناموں یا میں شاق  
 اوں کا ہوں حال علون یا تمام حقائق و کلمہ و را د حواشیہا مشاہد  
 الہم الباہر لکما سے قول امر القیس عم علون بالظاہر کتہ فوق عقیدہ و انط  
 و شہ صوف بیلح علی الہودج ولا یجوز ان یاد بہ ما ہو نوع من البسط فانه لا یعلی

سہ  
 لک  
 شہ  
 ۱۶



[illegible]

مرحلہ و یوما کجزم الحوض لم یستعمل الاثا فی جمع الثقیہ وہی احدی الحجارة  
الثلث التي یوضع علیہا القدر منسوب یفعل محذوف و اسفع جمع سفعاء  
معناه العمود و یوصف به الاثا فی حسی انه قد تكرر ویراد به الاثا فی المعمر  
بالہلمات الثلث موضع التفریس و هو النزول فی آخر اللیل و اراد به الموضع  
المرجل بالکسر القدر من الحجارة و النحاس و النور یضم النون مہوز العین حفر  
من غیر حفر حوال السبیت و الخبار لنکاید جل البیت المار المستعمل و غیرہ فارسیہ  
چوچہ گر د اگر و ضرگاہ مض علیہ فی الصراح و حزم الشی کبیر الجیم و سکون الذال  
المعجزة اصل و در و سک کحوض الحمد و الحمد یضم الجیم البیر العقید المار و اشتم الاثا  
و الانہام و حطبہ السفی لغت ثان لغویاً یقول و جدت بہا و عرفت اثا فی سودا  
فی موضع کانت القدر و تنضب فیہ فی آخر اللیل عند التفریح و غیرہ  
کان قد حفر حوال البیت کاصل الحوض قلیل و غیر المار و کحوض البیر العقید  
المار لم یکن مہند ماسے گوید کہ سنگہای سیاہ و یکدان در مقام چمن و گیہا  
کہ در آخر شب پختہ شدہ بود و چوچہ گر د اگر و ضرگاہ کہ چون اصل بگیریش از او  
آب ویا چون حوض چاہ کم آب بود و منور قیام بود و را بخا در یافتہ و شتا ختم لغیر  
مین سنہ اون کالہ تہرون کو چوچہ پختہ میں ٹیلن چوچہ پختہ میں ٹیلن اور اس نامی  
کو چوچہ پختہ کے روئے کہ کوچہ پختہ میں ٹیلن اور اس نامی کے برابر تہی یا کم  
پانی کنوی کے چوچہ پختہ سے تہی اور اب تک قائم تہی و مان دیکھا اور چھانا

اطلال دارما بنیض من کل محبتیم الضمیر الحیر والدار والعین بالکلمتات  
 الوحشیة والآرام الطیار وکشف بالکلمتسم الاختلاف وهو ان کثافت بعضها بعضا  
 قال تعالی جمل الذیل والنهار خلفت والاطالار جمع حلال وهو ولد الطیبة ولسبقرة  
 والغمم ونهض قام بالحقیم فرف من چشم او الزم مکانه نقول وفي ملک الدار البقرا  
 الوحشیة والطار ایشی بعضه من خلف بعض وتقوم اولاد من کل مکان من  
 ملک الدار کما انهن ولدتهاینها سے گوید کہ دران خانه ویران مادیہ گاو و ان  
 وحشی و اہوان پس کیگی گئے آئند و سیر و ند و بجای آہنا از ہر جای مجیزہ یعنی  
 اوس او جری کہ من ہر ان و حسب کلی گامین الی حی حیستی بہرستہ ہن اور اوس کے  
 بچی جگہ جگہ سے اوشی ہن قال وقت بہا من بعد عشرین حجہ فلما ہجر  
 الدار بعد توہم الحجہ بالکلمتہ جمع علی حج واللام سے الکث الطویل والمجد  
 والشفق والکثر استعیل مضویا قال زہیر الخلیل عم فلما یاکرہت الخلیل ثم راہیم وقال النبی  
 عم را و کل العین لایا استہ واللام سے الدار بعد سبق ذکرہ نقول وقت  
 فی ملک الدار من بعد عشرین سنتہ و عرفتها بعد التوہم الکثیر کث الطویل  
 او جید و شفق سے گوید کہ بعد از بت حال دران خانه ویران بنیض و بعد از  
 توہم بسیار و پشوری تمام و بعد از عرصہ دراز اولاً بشناختہ یعنی میں ہن  
 کے بعد اوس او جڑے گہرین میں نے توقف کیا اور بڑے دستاویز سے  
 بہت خوشی پر بڑے دیر کے بعد اوسکو چھانا قال انما فی سغفا فی معرض



الحوامه بالهذه المكان الغنيط قال في القاموس ومنه حوامه الدراج والدرج  
 موضع والتشديد لفتح اللام ارض قال انصرع الى جانب الصان فالتشديد وانما معنى  
 الى كما مر بحثنا في اول القصيدة الا ان يقول من ام او سنة اثر دارم ليكم عند موت  
 ايا ومن ايدى في مكان غنيط من الدراج الى التشديد مع كويدك ايا من نشان  
 منزل ام او في امست که جاسب بل نمید و زمین درشت و منع و راج تا تشدید  
 نماید یعنی کیا بهام او فی کی گهر نشان ہے جو کو نشانہ اور موضع دراج کی  
 سخت زمین میں تشدید کی کہ کویا می و تیا ہے قال و در لھا با کر شستین  
 کا ہما م راجع و تشدید سے نو شتر معصم المقتان و در عثمان بنا حید الصمان  
 و الصمان قریب من التشديد والمراد جميع جمع مروج من الجمع و هو خط الواشمة المراء  
 بہا خطوطا و انوشم فارسید ازیدن و مہندیہ گودنا و قد مر البحث عند فی اول القصیدہ  
 الثانیۃ و انوشم عصب الذراع من طین الظاہر و العصب سے ظاہر و یوئیدہ  
 قول طرقتہ عم تلوح کباتی الوشتم فی ظاہر البید المعصم بالکسر السا عد یقول و  
 لام او فی بالرقبتین تقو و مع تشدید و تشدید کما تلوح خطوط الوشتم علی ظاہر الساعد  
 مع کوید کہ ام او فی راخانہ است در رقتین کہ چون آثار و خطوط  
 ازیدن کہ بر ہر ساعد می باشد می نماید یعنی رقتین میں ام او فی کا ایک  
 پرانا گہر ہے جو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسی کوید کی نشان پر ہونے کی بجائے  
 جانب میں معلوم ہوتی ہیں قال بہا العین و الما اتم شستین حلقہ و

ان الحارث بن عوف المذكور اراد ان يزوج بنتا من بنات اوس بن  
 الطامى فركب نحوه واما معه فزوه اوس ثم طلبه لما كانت زوجته من عيس  
 وزوجه اصغر بناته فلما اراد ان يني بها منعتة وقالت اعند ابى واسى فصار الى  
 ابيه و اراد ان يني بها في الطريق فمنعتة عنه حتى اتى ابيه و اراد ان يني بها فمنعتة  
 وقالت اريد ذلك والعرب يقتل لما يكون ذلك الا ان يقتل بينهم قال فخرج  
 الحارث واما معه حتى اتياهم وشيئا بينهم بالصلح فوقع الصلح على ان تختب  
 انقلبي من الفرقتين من فضل قتله ياخذ الدية قال حملها الديات وكانت  
 ثلثة الاف يعير في ثلاث سنين وعلى هذا يكون القصة للحارث بن سنان والحارث  
 بن عوف هذا العلم عند الله وان اردت ان تعلم سبب الحرب التي دارت بين  
 عيسى وذيان وقيت اربعين سنة فانظر في شرحي للحاسته فان ذكرته على  
 التمثيل نأقوال من ام او في ومنتم لم تكلم نحو مائة الدراج فالتكلم  
 من ثمانى الطويل والقافية متدارك الهمة للاستفهام وام او في كانت امرته  
 من بنى اسد فدارت على ام كعب بحبيب فطلقها وزم على ذلك وفيها يقول  
 بيت اتقد باليت مطعن ام اوس في ولاكن ام اوس لا تقبالي وكان من عادتهم  
 انهم كانوا يطبقون ازواجهم ثم يذكرون ذلك في اشعارهم ففقدت ذلك من  
 وريد بن حنظل وعمر بن شاعر ابن رعب ان الهندي والدمية ما بقي من اثر الدار  
 والناس انما رعين وانكحوا يكون من لست كلام التكليم وحمله المنعني ومنته و

بالمرتبة وقد رأى النبي صلى الله عليه وآله سنة وقال اللهم اعذني من شيطان  
 فمالاك بينا حتى مات وكان من اهل بيت الشقر فانه كان ابوہ وخاله شامة  
 بن عذير واثماة الخنار ولسي واثماة كعب بنجيب وحفيده عوام بن عتبة بن كعب  
 اكلهم شعراء ويح هذه القصة هرم بن سنان والحارث بن عوف المزني  
 من بني مرة بن عوف بن سعد بن ثعلبة بن حارث بن عبد شمس بن عبد مناف  
 قد قتل هرم بن ضمرم المذني فقتلهم بس وديان بن قيس الصلح وحلف اخوه حصين  
 بن ضمرم ان لا يغيبوا له الا ان قتل ورد بن جاسر ابن جهم بن غالب بن عيمر  
 ولم يطلع احد على ما في ضمرم وكان قد حمل الحارث بن عوف وقيل حارثة بن سنان  
 حائلة الديات من الفريقين فقتل حصين بن ضمرم رجلا كان نزل عبيد من  
 بني غالب بن عيمر فبلغ ذلك عبيد بن كعب بن الحارث بن عوف على ما كان  
 لهم من الغيظ والغضب وقد كان اشتد فافعه حصين بن ضمرم على الحارث بن  
 عوف وهرم بن سنان فكلها فلما بلغ الحارث كوههم اليه وانهم يريدون يقتله فقتلهم  
 مائة من الابل ومعمات سنة وقال للرسول قتل اهل احب اليكم ام انفسكم  
 فجارهم الرسول وقال لهم ما قال له الحارث فقال ربيع بن زياد البصري وكان من  
 سادات القوم ان احاكم ارسا الابل اليكم وانه وقال قتلوا اخي كان قتلتيكم  
 اوخذوا الابل فقالوا ماخذ الابل ونصالح قومنا فقال ربيع بن سنان و  
 الحارث بن عوف على ذلك وروى عن خارجة بن سنان اخي هرم بن سنان



اخبار اور انفرست و خبر باتو خواہد رسانید بعینہ جو باتیں تو بہنیں جانتا زمانہ  
 نجو متا و یگا اور حکو تو نے خبر دون کی لئے کہنیں بھیجا وہ خبریں نجو سنا و یگا جن  
 و نیاسین بہت سی باتیں با تو متع نجو معلوم ہو گئی قال و یا سیک بالاحبار  
 من لم تبع له تبانا و لم تضرب له وقت موعدا البیع شرک بین البیع و  
 الشراء و معنی البیع نے الثانی والہبتات بالکسہ زاد السفر و جہازہ و هو التزوید  
 و ضرب له یمن کہ و عین و الموعدا الوعد بقول و یا سیک بالاحبار من لم تشر زاد  
 و جہاز و لم تضرب له وقت و عد لاعدتہ مے گوید کہ مہی کہ برایش زاد سفر خرید  
 و براسے او میعاد می عین ساختی خبر باتو خواہد اور بعینہ وہ آدمی کہین کہین  
 کی خبریں نجو سنا و یگا جسکی لئے تو نے کوئی سفر کا سامان بہنیں خریدا نہ  
 او سکی لئے کوئے میعاد عین کی بنا و اعلم عند اللہ و پو العیدم الخیر

### التعقیدۃ الثالثۃ

مذہ لزمیر بن ابی سلمی بالضم بن رباح بن قرۃ بالقاف بن الحارث بن بارت  
 بن ثعلبہ بن ثور بن ہر مہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اؤ بالضم بن طابخہ بن الیاس  
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان الی حسنہ النسب الذکور نے ترجمہ طرقتہ  
 و يقال له المزی فی نسبہ الی مزینۃ بنت کلبام عمرو بن اؤ کل آل عثمان بن عمرو سی

واستودعها كما ودعه وصنعه وبقية يتعدى الى متولين والمجد بالجميع حسن الالتماس  
 في القمار غير بالعدل وقيل ان الله لا يفوز فان لم يلاؤل فلا تنظر ايعم انتظار الفوز  
 وانتظار الخيبة وان لم يداث في فاستظار الخيبة متعين وفيه ايمان ببذل المال بلا مبالاة  
 في البيت لا يوجد في ديوانه ويوجد في الشرح وفي المتحولات والبيت الساتر  
 لا يوجد في الشرح يقول رب تعجيب من صفة الما دون متغير بالنار الصليب وفيه  
 استغرت على النار جوار من الفوز بالخسبة ووضعت في كف امين القمار صائب  
 بالقداح او جوار من الخسبة على اليقين ووضعت في كف من لا يفوز — مے گوید کہ  
 مبی از تیرهای قمار که نزد کشت و ناب آتش خورده بود و دست امین قمار را و اینها را  
 و منتظران کامی و کامیابی ششم و یازدهم و بیسی وادم و منتظران کامی ششم و حال  
 این بود که آتش و جانی برافروخته بود و عین بهت سے چوئی کی تیر جو کی پئی  
 آگ کی آنچہ کہ کسی چوئی — تیرہ برسی یا نادر جواری کی ہاتھ میں رکھی تاکہ وہ کہیں اور  
 ہجرت کا منتظر نہ یا ایسے کی ہاتھ میں وہی جو ہمیشہ اترتا تھا اور اپنے مار کا منتظر رہا  
 اور حال یہ تھا کہ اگر ہرگز رہی تھی قال مستغیدی لک الایام ما کنت جاہلا و  
 یا بیک بالاخبار من لم ترو و يقال زحفه اذا اعطاه نادا و العمل معروف  
 و ضمیر المفعول مفعول و کنی یہ عن لم متبہ للاخبار فان المبعوث یزد و لا محالہ  
 یقول مستغیر لک الایام کنت جاہلا و یا بیک بالاخبار من لم متبہ لہا  
 مستغیر بالمتوقع مے گوید کہ ہرچہ نمیدانی تمانہ بر تو واضح و نہ کرد و کسی کہ

قول او کی کا پی گئی قال اری الموت اعدا و النفوس و لا اری  
 بعد اعدا اما افرسب الیوم من اعدا الاعداء و افرسب و کذا رایت فی دیوان  
 فهو جمع عدد و المراد سنی نذر و لا یجوز ان یكون مصدا حولا یعنی المآل اسم  
 مفعول اخذ من احد و اذینا و نصب خدا تعالیٰ مفعول اول المروءة و بعد  
 مفعول الثاني و اقرب من افعال تعجب یقول اری الموت علی قدر اعداد  
 النفوس فکل نفس موت او مصلی لها فلا بد لها من و لا اری الا بعد تعبید ان  
 الیوم فای شئی قبل الیوم قریبا من الفیسمه گوید کہ من مرگ را بقدر  
 عدد و جانهاست یعنی و یا او را براسے آنها میدانم و مرگ را بعد از امروز نمی گنم  
 و کدام چیز است کہ امروز را بقدر نزدیک ساخته یعنی بقدر نزدیک است کہ  
 محل تعجب است یعنی می دانم بمیزان است کہ بقدر جانین من او میقدر  
 موتین من یا موتین جانون کی شئی بنمای گئی من او درین کل کو آج سے دو روز  
 و یکتا بگذرد بیان تک نزدیک من کہ تعجب سے کہتا ہوں کہ آج کو کل سے  
 سنی نزدیک کرد یا قال و صفر مضمون نظرت عوارہ علی النہار  
 و استودعک گفت بجز خود و او رب و سنی بالا صفر قریب الیہ فانہ یقول ان  
 بالسنہ المضمون من نعمة النہار بالجملة المروءة فانما لہذا اذا غیرتہ و  
 ما بالغ فیہ و نظره انتظار و الجار و الجوز تعلق بہ و اراد بانذار القریب و نہ یہ بشما  
 بان ایقاد النہار قبل الانتظار و الجوار بالکسر الجواب و النجدة جواب یہ



بر شداید آن روز و تهنید اعدا مجبوس و تشدید دشتی تا که آبر و باقی نماند و بدین  
 عاید گزید و بعینه ایستاد بهت دن وین چنین سین و آپ کو بر می گهسان کی وقت آنکه  
 سختی و ن اور دشمنو کو دیکھیں پر صرف اس نظر سے روک تھام کر کے کہا کہ اب اپنی  
 اور کوئی بات اوپر نہ آوے قال قال علی موطن بخشی الفتنی عندہ اگر  
 منشی یغیرک فیہ الفرائض ترعد الموطن موتع الحرب فی عرفہم قال عم کوطن  
 لولای طحت کما ہوے و قال تعالی لقد نصرکم اللہ فی موطن کثیرة بدل ما فاة  
 الجار و الطرف متعلق بخدوف و لغتی الشجاع الکریم و الہدی الہلک و الالہ  
 التمارس یقال اعترکوا فی المعركة اذا تمارسوا سیماء و الفرائض جمع فریضۃ  
 وہی الخیرة بین المحبب و المکشف لہا علاقہ بالقلب ترعد عند ارتعاد القلب کون  
 علی انہ فاعل الفعل و اراد بہا اصحابہا فان الاعتراک من عوارضہم و ترعد  
 مجهول من ارعد مجہولاً اذا خذتہ الرعدة و الصنم بنیہ للفرائض علی الاستخدام  
 محذوم علی انہ جواب الشرط و حرکت بالکسر للضرورة یقول صبت نفسی علی موطن  
 شجاع الکریم الشجاع بالکلیہ صبیہ ہلاک و متی یزدحم فیہ الرجال و تیمار سوا  
 ترعد فرائضہم من الخوف سے گوید کہ خود را ہرزنگا ہی مجبوس کر دہم کہ  
 مرد و لیر از مرگ خویش انجا تیرسد و ہر گاہی کہ مردان کجنگ اقتندہا ہاے  
 انہا بربند بعینے لڑائی کی ایسے کہیت میں سینے آپ کو روکا جہاں اچھو  
 اچھو صورت سہا ہی اپنے مرنے سے دھین اور جب آپ کا گھسان ہو تو

والوساوس فان المتكبر المستبر وويلول ليل لما انه لا ينال يقول لعمرك يا شهاب  
ان امرى لا يكون مقبلا على شيء بهارى حتى لا يكون لي مضى ولا رجوع ولا اميت  
منظرك في ليلتي حتى يطل محيلا بل انما فعل ما اراده بلا مكر وروية معك كوكبه  
روزم باسافى ميگند وچه در كار خود حيران و سرگردان نميشوم و ششم دراز  
نمی گردد و چه مغلوب انكار و وساوس نميگردم يعني رات دن اپنى مرے  
كه كشتى مين چنانچه دن كو كسى كام مين نرود و نهين بونا و رات اسلمى بهارى <sup>نهين</sup>  
هوتى كوى سكر نهين بونا قال و يوم جمعت النفس عند عراكها حاطا  
على عوارثه و التهد و الواو و اورب و الاكيب و صف لسكره المدخول عليها  
كما في قول الاعشى بيت رب فدمه رقة ذلك اليوم و امره من معشر  
اقبال بض عليها الرض و يا عدو بنا و اورب قوله الاتى مع و صفر مضبوط  
فان فيه ميان السخا فتمت في هذا الشجاعة و كذا راسيت في ديوانه و العراك الممارسة  
و المحجور النفس و الحفاظ المحافضة على الحساب و الدفع عن المحارم مضبوط  
على انه مفعول له و كلمة على متعلق بمحضت فان الجبس مقيد بها قال ع جاسبت  
على مكارمى السهم و العورة الصورة و الضمير المحجور لليوم و التهد و التهد يد يقول  
ورب يوم شديد حسبت فيه نفسى عند عمارتها بالطمع و الضرب  
على سوانه و تهدى الاعداد محافظ على سبى و مافعة عن عرض ميگويد كه  
مى روز است كه دران جان خود را وقت ماصت و كشمش طعن و ضرب

الوغل بالوادعین المحجة الضعیف الساقط القاصر عن المکارم وعن ذمی الاصل  
 من له اصحاب واجتهد بالمتوحد الواحد فیه یقول من لو کنت ضعیفا ساقطا  
 قاصرا عن المعالی لضررت عداوة من هو واحد فی نفس ومن هو اصحاب کثیر  
 محم گوید کہ اگر بالفرض من ناتوان و دوون محبت میسبب و مد عداوت مرد  
 تنها و مرد یا یاران مرا ضرر جاش میرساند یعنی اگر من بغیر از او و تنها و کثیر  
 و کیلی کے دشمنی مجھ کو ضرر جاش پہونچا تی قال و لا کن یعنی الرجال جبرائی  
 علیہم و اقدامی و صدقی و محمّد کے الحجة عدم المسبالة بالکثرة  
 بعدی بعد الصدق الاحکام فی الافعال و روسے صبری و المحمّد الاصل  
 الاصل الکیریم یقول و لا کن دفع عن الرجال جبر و علیہم و اقدامی فی الحرب  
 و صدقی فی الافعال و صبری علی المکاره و اصل الکیریم میگوید کہ دلیر می  
 و راست کرداری و پیش قدمی و والا نرا دی من مردان را از من چنان دور  
 براند کہ پیچ کسی من نے آید یعنی لوگ اسلی حجبہ سے کترانی ہیں کہ من  
 زمانہ کا سورما اور سب سے اگی بدینی والا اور کامون کا پورا اور اچھی خاندان کا  
 ہوں قال عمر کا امری علی نعمتہ بخاری و لا لیل علی منبرہ  
 یقال امرہ علی غمۃ او التمس علیہ فلا یدرے ما یفعل قال تعالی و لا ین امرکم  
 علیکم غمۃ و یقال امر غمۃ اذا کان مہمّا ما خو و من الغم و نہا سے مضروب علی  
 الظرفیۃ و السرد الدائم و کنے بد و ام اللیل عن طولہ و بطولہ عن هجوم انا و کا



واقفاً بفتح الفین المعجمة الکفایة يقال غشی غشاً وکفی کفایتاً والمشهد الشهود و  
 فعد محذوف بقول ولا تقف یعنی مثل جبل او مرتے مثل نوت رجل لا یكون  
 ہمہ کہی ولا کفی کفایتی فی الجاس ولا شہد شہودی فی العارک میگوید کہ  
 مرا مثل کوئی کوئی ہوگا کسی تصور کن کہ ہمت او ہیبت من بخاند و چون من کا فی بنا  
 و مثل من حاضر بنم و رزم نگردد یعنی مجبور یا آدمی یا مری مرے کو ایسی آؤ کا  
 نہڑا جسکو ہمت میری ہمت سی نہوا و ریب سی برابر مہات میں کا فی  
 نہوا و رزم و رزم میں حاضر نہ آؤے قال لطلی عن الجبل سیرع الی التخلیل  
 باجماع الرجال طہد يقال بطاعت اذا ما خرد الصفحہ حجر و علی انہ نعت  
 امر و الجلی کر بے الامر التخلیل دیکھنے سے عن الصعب الثقیل و الخفا غش و الاحجام  
 جمع جمع بالضم فارسیہ رشت و منہر یہ تگا و گہون و المکید نظم المدفوع من الذل  
 و الجبار و الحجر و متعلق بہ بقول کر جبل او کھوت رجل تیاخر عن التخلیل من الامور  
 و سیرع الی الخش و یذل فی الجاس فی دفع باجماع الرجال میگوید کہ  
 مثل کسے و یا مرگ را مثل مرگ کسی کہ از کار بزرگ و دشوار بچلے تھے کند و  
 بجانب خش و رسوائی بشتابد و ہشتہای مردان از بنم رانده گرد یعنی  
 ایسا جو بڑے کاموں سے دم چوراوی اور بڑے کاموں کے طرف  
 دوڑے اور مردوں کی گھوسے کہا کہ محفل سے گرتا پرتا نکلی قال فلو کنت  
 و غلاً فی الرجال اضرب فی عداوة ذی الاصحاب و الملوحد

اور دن آغاز نہاد لعینے جب کسی تردد نہ با تو یہ ہمہ مرض اور ہی کہ پورے  
 باندہ این پیٹ سے نکلی جی کو انکاروں پر اپنے لئے ہوئے اور اسکی کوئان کا  
 حیرت انگیز گوشت ہمارے لئے لائے گلین قال فان مت فان لعینتی بما انا  
 و طرد و شقی علی الجیب یا بنت معبد لقال لغاہ اذا احسبہ موتہ  
 و ذکر ذلک لغاہ لغاہ الیہ ولہ اذا احسبہ موتہ و ذکر لہ صفاتہ و انما امرنا بشق الجیب  
 لائم یوصون اقاہیم بہ اذا کانا من السادات الکرام و بالجملہ کانو شیقون حیویم و  
 یضربون خدوہم و کیشفون شعورہم و یحلقون رؤسہم و یرثون ہرات عظیمہ طوقہ و  
 انما یفعلون ذلک اذا مات احد من السادات العظام جی طلب بنت اخیه الحقیقی  
 معبد و یقول فان مت عندک اوتبک فاحسبہ فی الناس ہوئے و ذکر  
 ہم بما انا اہل من المناقب و شقی علی الجیب فانی رجل کریم و سید عظیم میگویند  
 ای دختر برادر عزیز معبد اگر پیش از تو بمیرم تو خبر مرگم باین و آن برسان  
 و نہایتی مرا یاد کن کہ اہل او باشم و گریبان خود را بر من چاک کن چہ مرگم  
 مرگم نا کہ ان نیت نعینے امی سیدی بہائی معبد کی بیٹی اگر میں تجھ سے  
 پہلی مر جاؤں تو میرے مرنے کے حسب لگوگو کو پہنچانا اور میری وہ باتیں بتانا  
 جہان میں لائق ہوں اور گریبان اپنا مجھ پر پہنچانا اسلئے کہ میرا مرنا ایسے دین  
 کا مرنا نہیں قال و لا تخفینے کا مر لیس ہمہ کہی و لا نعینتی غنائی  
 و مشہد کے معنی یا جعل المعجل الاعتقاد کے کہ فی قولہ تعالیٰ و یجعلون للذنباء

ولفعل فیها ما یثار و لا کن کفر بحسنه ما هو بعید من البرک وان لم تکفوه یردونی  
 البقی ع گوید که چون صدای برخاست بجای خود تامل کرده گفت که گنبد این  
 و بیج گوید انتفاع باین شتر داده براس او حلال است مگر باید که صف آن شتر را  
 بخیط و حراست باید داشت ورنه و حمت تقدس او زیاده و از خواص شتر است  
 جب کوئی بخو لا تو کچه حی می نوحی بکار اسب او نمی رسد باینکه کسی که چلو چو رو  
 اس او شنی کو وی کھاوے کھلاوے مگر بخیلون کو بچا نا چاہے ورنه یہ کسی  
 او مکی مرگیا قنطل الامار است ملکن حواریا و تسعی علمینا بالسلیف  
 المسیر الامار جمع الامار و الامتلال نفع الحسنة و غیره علی الجبر و الحواری المضم ولد  
 الباقی ساقی ولد و قیل دام فی البطن فاذا افضل منها قیل افضل فی البطن و حسن  
 الامار لانه اسخ الحوم و لذت احوال اسخ من لحم الحواری سخی علیه جنه  
 و الغنیم المستکن فی افضل الامار و فی دیوانه سخی علی صیقة الجمول و الاسن  
 الی الطرف کما فی قول تعالی و یطاف علیهم بانیة و هذا اقرب السلیف شحم اسن  
 و هو احب عند هم و اسیر به الجملات المقطع و فی البیت اشارة الی ان تکلیف  
 کانت حاکم بقول فلما حل لب نفعها طفت الامار شیون ولد با علی الحرات  
 لا غنیم و سیمین علینا اوسی علینا بشحم سنا ما المقطع من سیمین گوید که چون  
 حضرت حاصل شد بکارش پر ختم چنانچه کنیز کان بچه نوزاد او را برانگشت  
 تفت براس خود بریان کردن و پارسه پیله و گوشت کو بانس را برانست



کہ وہ یسعیے جبکہ میں نے تواراوس او منی پر چوڑی اور اکلا پا نو اور  
 پٹلی او سی الک ہو گئی تو وہ پیدا کہنی لگا کہ کیا تو یہ نہیں سمجھتا کہ تو نے کیا برا  
 کام کیا قال فقال الاما ذاترون شارب شديدا علينا يعني متعمدا  
 الاكله تنبيه وماذا معناه اى شئ والروية من الراى وضمة المفعول محذوف و  
 الباء في شارب متعلقة بمحذوف كالتيل في ديوانه شارب باللام فلا حاجة الى حرف  
 وعلينا يجوز ان يتعلق بالشد يقال تعالى اتدعون على الكفار او بضميمه قال تعالى فسبى عليهم  
 واصل كل تقدير يعينه مرفوع على انه فاعل شديدا وتمد الرجل او فعل محذوف قيل فقال  
 ذلك الشيخ لم يضر واعنده اى شئ ترونه لفعل شارب خبر او شارب خبر شديدا  
 علينا يعني متعمدا فاعل بنا مے گوید کہ باز آن پر مردار حاضران مجلس چنین  
 گفت کہ در حق چنین بادہ خوار ستمکار کہ دیدہ دانستہ بر ما ستم کردہ رای شما  
 چیست مما بد چہ باید کہ یسعیے پر او سزا اپنے لوگوں سے یہ بات کہی کہ ایسے  
 شرابی کی حق میں جس نے جان بوجہ کر ہم پر ظلم کیا اور بہت سخت ستایا کیا راے  
 دیتی ہو قال فقال ذروہ انما نسئما له والا تحقوا قاصی البرک میرود  
 اصل الا ان لا علی انی و غمت ان اشرطیة فی اللام کما فی قولہ قال  
 والا تضروه والقاصی السبب نقض الدانی ومعنی البرک مرعہ قریب و الشتر  
 یؤیدہ قیل انہ اراد بالشیخ ابابہ فان المسح لا بنا من شان الابابہ یقول فقال بعد  
 التامل وسکوت الحاضریں عن الجواب دعوه ولا تأخذوه انما نضع ملک انما

بجیل منمن و خنم کا عصا الخلیفہ شدیدا محضوتمہ علیٰ اونی شے سے گوید کہ  
 پس ازان شتران رسیدہ یک شتر یادہ بر من گذشت کہ نازہ و فرزہ و بزرگ تپان  
 و بسیار کلان و بہترین بل پری بود کہ از غایت تن پروری بچوب دستی سطر بگنڈہ  
 می ماند و بر اندک حسینی جنگ و پر خاش سے کر عینے پیرا و نہیں سے  
 ایک اوٹنی مجہرہ پر گنڈہ جے جوٹی تارنگھا و بر بڑے بہار سے تنون والی اور بہت  
 بڑے اور ایسی بہڈی میان کی مال کی جان تھی جو پیٹ پالنی کے بدولت سونا  
 سا بن رہا تھا اور کوٹے کوٹے پر کرتا جگڑتا تھا بقول وقد ثر الوطیف ساقھا  
 الست ترے ان قد انت لموتید الضمیر لمسکن فی الفعل لشیخ والتر  
 بالغو فاتیہ فامتدہ انقطع اعظم من المحبہ والوطیف مستق الذراع والساق  
 من الابل والحیل وغیرہا ولعل المراد بہ الاول لوجود ساقھا اللهم الا ان میرا دبا لوت  
 و طیف ساق و ما باق ساق احمری واللام فیہ محض عن المضاف الیہ  
 وهو الضمیر والاستہام للتقریر والیراد فیہ عینی العلم <sup>بہا</sup> وان محففہ والموید مہوز  
 الفار کمون اجوف البیار الامر اعظم بقول ان شیخ بقول لی وقد انقطع و طیف  
 قد اعما و ساقھا و طیف ساق منها و ساقھا الاحمر سے بصر لی است  
 تعلم انک قد انتی باعظم حیث ضررتنہ بقرنہ الناقہ سے گوید کہ  
 ان پر مراد اندرین حالت کہ استخوان ساق و مقدم دست او بضر ب تنغ  
 ازو سے جدا شدہ بود بمعین امین سے گفت کہ آیا تو نمیدانی کہ مرکب امر شنیع

يقول ورب جاعدا ابل جالسته على هيئة جلوسها نامة على فراغها فرقت فحاشا  
 ايامي اواللبيا الطاهرات وقد كنت امشي اليها سيف قاطع مجر وعن الغند  
 مع كوكب كره سبي از شر ان با هم نشسته كه بجای خود خفته بود صف پیشین آنها از  
 من ترسیده منتظر گردید حال این بود كه سوخته آنها بشیبه پنهان برود و سه مرتبه  
 یعنی بهت سے ایسے اونٹ جو میثی آرام سے سوئی تھی اگلی صف اولی محکوم  
 حال میں دیکھ کر کنگی تلوار سیری باتہ میں تھی مترتیر ہو گئی قال فرقت کہا کہ  
 ذات حنیف جلالہ عقیدۃ شیخ کا لوبیل ملینہ والکھاۃ  
 النافۃ الضمۃ السینۃ والحنیف بالعمۃ فالتمناۃ جلد الصرع والجلالۃ بالضم والجلیدۃ  
 فی غایۃ الجلال والعقیدۃ الجیدۃ الکریۃ والوبیل العصا الضمۃ الغلیظۃ ومنہ  
 قولہم ایل علی و بیل اے شیخ علی عصا والتشبیہ فی الغلط والضمۃ والکریۃ  
 بہ عن النخل حیث یطیمن نفس حتی یسمن ولای یلذذ وشدید المحضوۃ وقال ذلک علو  
 عادۃ العرب فانہم کانوا یفتخرون بعقر ناقة سمینۃ ولا سیما اذا کان فی شیخ  
 کبیر یجئیل شدید المحضوۃ بانہ یتبدل بہ علی انہ اعطی عزم الباقۃ ماشا رر بہا فانہ  
 لم یرکن قادرا علی الکسب حتی یتغنی عن عزمہا کونہ شیخی کبیرا ولم یارح شیخ  
 منہ لکونہ یجئیل شدید المحضوۃ ثم یتبدل بہ علی کونہ کریم ادا اما ذلالا قال الطاہر  
 ہیئت کہا کہ شارف کانت شیخ اہ حلق سجادہ الغریم یقول فرقت علی منہا  
 نامة سمینۃ راست ضرع عظیم جلیذہ فی غایۃ الجلال حسیر مال شیخ کبیر



برداشتہ بہ مقام دشمنان چہ نیم ضرب اول او حاجت ضرب ثانی نمی گذارد  
 و او دس دخت چہ نیست یعنی اسیر کاٹ کی پورے کہ جب او سکوٹا کم  
 بد لا یعنی پکڑا ہوں تو پھلا دارا و سکا و سہری دار کو حاجت نہیں باقی  
 چہور نامہ و روہ و رختوں کی کاٹنے جھاڑی کے واسطے قال اذا استبد القوم

السلح و جدتی متبعیا و املت لہا میہ بد سے نکال اتبہ  
 الناس و استبق الیہ بعضہم بعضا و المینع الغالب و بل بطرفہ و اخذہ و منہ  
 قولہم و املت لہا ثبوت بکب یی لا تغار قنی ابدأ و قایم سیف مقبضہ بقول اذا حث  
 امر و فرغ القوم الی السلاح بحیث یسبق بعضہم و جدتی غالباً علی کل غالب حین  
 تنظر فیہ بقبض و کث السیف مے گوید کہ چون امرے حادث گردد  
 و قوم از ہر جانب بسوی سلاح شتابند و بر یکدیگر سبقت برند تو مراد قتی  
 بر ہمہ غالب خواہی یافت کہ مقبضہ ین تیغ بدست من باشد جب قوم من کہل ملی  
 پڑے اور تیار و ن پر ٹوٹ کر گرین تو تو محجو ہوں سے غالب پا و یکا شہر یک  
 وہ تو ار میرے ہاتھ میں ہو دے قال و برک چو د قد اثار ت فحار

بوا و بیجا استی غضب حجر و الود و اورب و لہبرک جماعۃ الابل المبارکۃ  
 اسی الجالۃ علی ریتہ جلوسھا و الجود جمع ماجد من حید اذا نام و الاثارة التفريق  
 و المخافة مصنف الی المفعول و البوا و سے الا و ایل الظاہرات مفعول اثار ت  
 و الخلة جواب رب و غضب اسف القاطع و الخلة لغفلیتہ حال من یا لہر ت کلم

والا الى منع صاحب عن اذ قال صاحب كفي في هذا قدر منه لاجابة الى الضرب  
فاني بلغت مراد من موت العدو كفي لكونه كذا اعتداه شمشير باشد و  
نشانه ضرب نگرداند و چون صاحبش بر من ضرب او را بر دوازده و با شمشیر  
گفته شود طرف مقابل او که سلاح یا بدست او را از خود دفع می کند بگوید که من  
قدر ازین تیغ بران مرا کافی دانی است حاجت ضرب نیست و یا مالک او بگوید  
که همین قدر ازین تیغ مرا بس است چه بکام خود رسیدم حسین بر و سی کی تلوار  
چون نشانه می موند نوک او در جبهه ده مارنے کے لئے او ٹھاسی جاوے اور مالک  
مالک سے بچھ کھا جاوے کہ میان ٹھرا ہی شمارنا تو مقابل او سکایہ بول پڑے  
کہ میری لمبی پیہی بہت ہی مارنے کے حاجت نہیں یا وہ خود کہی کہ مجھ کو بھی کافی  
ہو میں اپنے مطلب کو پہنچ گیا قال حسام اذا ما قتلت متصرا به كفى العدو  
منه اليد ليس معضد الحام كغراب السيف القاطع مجزور علی اہ مجاز  
علی غضب کافی بقدر الانتصار لا انتقام والعدو فتعین الید و هو اعتبار الامر  
ومن یددی و یعید و الطرف اعنی منه حال من حنام او من صمید و المجزور  
و المعضد بالمعنی فالمعجزة کمنہ نوع من الخیل یقطع به الشجر قال فی الصراح معضد  
واس وخت بر و حجتہ السفی نعت تان و شریطہ نعت اول بقول سیف  
اذا قتلت به متقا من الاعداء کفی ضربه الاول نغیر الشانی فلا یستقی حاجۃ الی  
و لا یستقی حاجۃ الی

الطهارة معروف يقال للاول استر ولثاني ابره والمخلص الخ اص الحاصل في  
 البطن ومنه قوله تعالى لا تتخذو بطانة من دونكم ولا تفتب السيف القاطع والريق  
 نقض العذيق واشقرة حد السيف والمهند المجد ويقول واقمت بالله لا يزال كشح  
 تحت سيف قاطع رقيق الحد من محدو كبطانة الثوب اور فيقا صا وقاله محي كوكبة  
 پس برين قتم خورده ام كه همیشه پهلوی من استر تیغ تیر زبان دو دو دم و یادوست  
 درونی او خواهد بود همیشه بر من نی اسپر قسم کهای هست که میرے پہلو همیشه کی لڑ  
 ایسے توار کا استر یا پورا رقیق رہیگی جو کاٹ کی پورے اور پتی بارون والی  
 اور سان پر چڑی ہوئے قال احی نقی لا یثقی عن ضربته اذ قیل  
 مهلما قال حاجبه قدسے اخا لشی ملازمہ کہا نقال ہوا خوا الحرب لثقی  
 الوثوق والاعتناء بالاضراف والضربة كالرمية بالقيدر ان يضرب بالسيف  
 ومهلما معناه اصل من اعلمه اذ رفق بستیوی منیه المذکر والمؤنث والجمع للمفرد  
 والمثنی والجمع المنع والكلف والضربة الحربة والسيف والظاهر ان المراد بجا حزه  
 العدد الذی ارید ضرب به فانه کیف عن نفسه باليد السلاح ويجوز ان يراد به صاحب  
 الضربة فان كلفه قد اسم فعل معناه كيف والياء ضمير ملزم تقول ملازم  
 وثق يوثق به في الموطن لا ضمير عن موضع يثقل بالضرب بل يقطع على  
 الكل وجو اذا رفع بالضرب فتبيل لصاحب محملاً یا فلان قال عدوه الذی  
 منیه عن نفسه بیده او بلا حه کیف منیه الذی منیه من یذ السیف فلا حاجة الى الضمیر



او جل مستود منی علی ذلک التقدير سے فكان لی الی شیر و بنون کرام مسکوبید کہ  
 پس صاحب آل و مال مسکوبیدم و سپہان ارجمند بسلام و زیارت من کہ سید  
 القوم بیہودم حاضر شدند لعینہ میر میں آل اولاد و الاوتاد اور میری سلام و  
 زیارت کی اپنی اسیر شہی آتی جو میر و اراد و رہا ہوئے قال انا الرجل المضرب  
 الذی تعرفونہ ہشاش کراس الحیۃ المتوفی الضرب الخفف  
 الخضم من الرجال و کتبہ بعنی اہلبید احمد و الخضاب فی تعرفونہ بالکک و من  
 مہر و کتبہ ہذا عن الشہرۃ و الخشاش بالمعجات الثلاث شدۃ الاول الماسۃ  
 فی الامور و عنی بالیۃ الخیۃ التي کین علی راسہا جرع یوقت و قد فعل فی الارض  
 حیث تثار و التوقد الوفا الضعیفت الراس بقول انا الرجل اہلبید احمد  
 الذی تعرفونہ من اول امرہ و فعل فی الارض کما جریل راس الخیۃ ذات الجرع  
 التوقد الضعیف فی الارض حیث تثار مسکوبید کہ من آن مرد سبک خیر ہم  
 کہ تثار و انخوب فیاسید و در کارهای و شوار این زمین مسکوبید کہ من تباران مار  
 مہر و در زمین می خرد لعینہ میں وہ ہلکا ہلکا چہرہ سے بدن کا بھونکا  
 ہون جسکو تم غیب پہچانتی ہو رطب او کہی کہ تیون میں ابی گیسر بیٹہ جاتا ہوں  
 صبر و سکون و اوسان کا چکنا چور میں گیسر جاتا ہی قال فالیت لاسفک  
 کشی لہانہ لعضب رستنی الشفرین مہرہ و سفی و ہوانہ و  
 بالواد و الامایار الاقسام و الکشی ماسین و حاضر فی ارضی الخلف و الیہانہ تعضیر

مع کونه مضافاً الی المفعول مستبد مؤخره والقذف الرمی والشکاة الشکائیة  
 والمطرد المطرد یقول ان جواءه ایای ورسب ایای بالشکائیة وطرده ایای عن قرب  
 بلاحدوث امر جدید احدیة وشمشلی حیا وحدث امر ورثیة بالشکائیة وطرده عن القرب  
 مے گوید کہ بغیر از خبر مے کہ از من صادر شده باشد انچنان مرا بیسگوید کہ محرم  
 بگوید و چنان شکایت من می کند کہ شکایت محرم مکنذ و چنان دور میراند کہ  
 محرم را براند بعینے بدون اسکی کہ من نے کوی نمی بابت کی ہو محکوم بر اکتہای او جگہ  
 جگہ میرے شکایت کرتا ہو اور دھتا بتاتا ہو اور یہ باتین میرے ساتھ ایسی طرح  
 کرتا ہے جیسو کسی سچے چمہ کرنے والی کے ساتھ کرتی ہیں قال فلو کان مولای  
 امر ہو غیرہ لغیر حج کرتے اولاً فطر فی عذے اراد بالمولی ابن  
 العم والحجة الاسمیة لغت امر و الضمیر المحرور للمالک الذکور و فرتة کشفه والکرب انحران  
 الذی یاخذ النفس والشدة والنظره اجملة و غلبه منضوب بنزع النافض یقول  
 فلو کان ابن عسی رجلاً ہو غیر مالک ہذا الکشف عنی کرب بالفعول لا اہمفی الی  
 عذی لتیسر لی امر مے گوید کہ میں اگر برادر عزا دمن مردے سو انہی مالک  
 مے بود ہر آئیہ مسئلہ آسان میگردانیا روز آئیہ ہلتم سید او عینی اگر میرا  
 چچا یا ہائی مہم نوتا ملک کوے اور ہوتا تو المستنبہ میرے سختی کو دور کرتا یا توے  
 ڈیسی و التا قال ولا کن مولای امر و هو خالف علی الشکر والتسأل  
 او انا مفقذ یقال خسفة اذا نبت بحلقہ وکنے بہ عن تصنیق الامر والا یبدا و التسل

اور جل مستود منی علی ذلک التقدير اے مکان کی مال کثیر و منون کرام مسکینو پر  
 پس صاحب آل و مال مسکینو دیدم و سپران ارجمند بسلام و زیارت من کہ سید  
 القوم بیہودم حاضر شدند **عینے** پیر میں ہال اولاد و الاموات اور میری سلام و  
 زیارت کی گئی ایسی بیٹی اتنی جو مردار اور بہادر ہوتے قال اما الرجل المضرب  
 الذی تعرفونه **خمش** کر اس الجحیۃ المتوفیہ المضرب الخفیف  
 اللحم من الرجال و کہنی بہ عن الجلید ای رید و الخطاب فی تعرفونه لما لک من  
 معہ و کہنی بہذا عن الشہرۃ و الخشاش بالمعجات الثلث مشائہ الاول الماسنے  
 فی الامور عسنی بالجحیۃ الجحیۃ الّتی یکون علی راسها جرع یوقد و تدخل فی الارض  
 حیث تثد و المتوقد الوفا و المضی لغت الراس نقول انا الرجل الجلید احمد یہ  
 الذی تعرفونه من اول امرہ و خال فی الامور کما حیدر راس الجحیۃ ذات الجرع  
 المتوقد المضی فی الارض حیث تثد مسکینو پر کہ من آن مرد سبک خیر ہستم  
 کہ شما اور اخوت بنیاسید و در کار ہای دشوار چین چین میگذرم کہ سر تا بان مار  
 ہرہ دار و زر میں می خرد **عینے** میں وہ ہلکا ہلکا چہرے بدن کا جوان  
 ہوں حکومت خوب چہانتی ہو بڑے او کہی کہ بیٹوں میں ایسا گہر بیٹھا جاتا ہوں  
 جیسو سکو و الو سانپ کا پکتا مرز میں میں گہر جاتا ہی قال فالہیت لانفک  
 کشتی رطبانہ لعصب رستق الشقر بن مہمند و فی دیوانہ و لیت  
 بالواد و الامبار الاقام و الکشح مابین المحاضرة الی اضلاع الخلف و البطانة تقصیر



مع کو مضافاً الی المفعول مستند موجب القذف الرمی والشکاک استکثرت  
 بالمطرطوط والی قول ان بجایه ایسی ورمیہ ایسی بالشکاک وطرطوط ایسی عن قریب  
 باشد و شاکر جدید احد شد و تشبیل بجای و محدث امر و رمیہ بالشکاک وطرطوط عن قریب  
 سے گوید کہ بغیر از خبر سے کہ از من صادر شدہ باشد آنچنان مرا پیسی گوید کہ مجھ  
 بگوید چنان شکایت من می کنند کہ شکایت مجھ کمند و چندان دور میرانند کہ  
 مجھ را براند یعنی بدون اسکی کمین نے کوی نہی بات کی ہو مجھ کو برکتہای از عجب  
 عجب میرے شکایت کرتا ہو اور وہ تباہی آ اور یہ باتیں میرے ساتھ ایسی طوط  
 کرتا ہے جیسو کسی سچ چہ کرنے والی کے ساتھ کہتی ہیں قال علو کان مولا کو  
 امر و ہو غیر لغیر حج کرئیے اولاً فطر فی عدسے اراد بالمولی ابن  
 العلم والحق الاستیغاث امر و تصدیق الحی و الامکان المذكور و فرجہ کشف و الکرب الحزن  
 الذی یاخذ النفس والشرۃ والظفر اجماع و عدسے منصوب بنزع الخافض فطر  
 علو کان ابن حمی رحلاً ہو غیر ملک و کشف علی کرب بالفضل ولا جہلی از  
 عدی تعبیری امر سے گوید کہ پس اگر مراد از من مرادے سوائی ملک  
 سے بود ہر آئینہ منکرم آسان بیکر دیا نار و آئینہ ہنتم سید او حسینی اگر میرا  
 چہرہ باین ہمہ نوتا ملک کو سے اور ہوتا تو نسبتہ میرے حسنی کو دور کرتا یا تو سے  
 و تبیل و التما قال و الا کن مولا سے امر و ہو خافضی علی الشکر و التماس  
 او اما مفقذ یقال خسرنا اذاخذ بملقہ وکنے بہ عن تصبیق الامر والا یزاد  
 لشد

وبقول وان ادع لنس اعظمهم على ان تدعوا عليهم اكن هم ممن يدعونه  
 وان ياتك الاعداء باقضى جبرهم اجدلك جدياً بيغاسه كويدك انك امر  
 سخت حادث گرد و من برای بدعت او خوانده شوم از مدافعان او باشم و اگر  
 دشمنان بکمال قوت خود بر تو هجوم آورند بر سبب ایشان بگو شوم و کوتاهی نکنم یعنی  
 جب کسی مصیبت پر من بلایا جان چون تورک تمام اوسکی کن چون او را اگر تیری میری  
 بجهت پر پی فرزند تو من جان پس ترا چون تافان نقیذ فوا بالقذع عرض شکستم  
 بشرط حیاض الموت قبل الهتد والقذف الرمی والقذع بالثبات  
 فالذال المعجزة فالهتد الغش والعرض بالکسر ما عیب علیک حفظه من الحسب والشر  
 بالکسر المار و روس بکس و الباء زائدة او معین من کما فی قول الحاسبی مع  
 حقینام کاشا ستقوم مشبهها والتهتد الهتد یقول وان یرم الاعداء عرض شک باشر  
 داشتیم استقامت انبار حیاض الموت او کاسها او من دارنا و کاسها قبل ان ابرویم  
 به می گوید که اگر دشمنانت بر شام ابروی ترا بشکنند پیش ازین که آنان را  
 بچیزی ترسانم آب آگیزای مرگ و شان را بنوشانم یعنی گووه کالی کلوج سے  
 پیش ازین اور تیرے آبرو و کبرین تو دهم کانی سے پہلی موت کا پیالا او کو پلاؤین  
 قال بلا حدث احدثته و کحدثت بیجای و قد فی بالککاه و مطردی  
 المحدث محرک الامر المجدید و احدثته متکلم و المحدث للمحدث و المحدث اسم فاعل  
 بتقدیر المصنف و کل من الطرفین خبر مقدم و کل من المصداق المذکوره مبتدأ

من و جیم و نحوه و بنا بر تریب و نسب بمقدم شکایت و قیل معناه تریب نفس  
 بالقرابة و هو کما ترس مع حسی یا چه الی محذوف و ایا و بالقرابی ذوی القربی  
 و الی و المقسم و معنی الجهد مفضل عن تریب و الضمیر المنصوب فی انه لاش  
 و کان مآثره و الامر ما دونه و الخطب العظیم منه قول امر عظیم الیوم خمر و غذا مرد و سه  
 عهد و در الیمین و الموش و السکینه لای الصعب انک یکت العهد فی لصعوبه و هو  
 بقدر الی المضاف و الشهو و المحذور و معنول الفعل محذوف یقول و شکایت خاصه  
 یا آذانی افار بی و اقمم تجدک یا مخاطب انه متی کن امر عظیم فیهم محذوف حادثه  
 صعبه و عجزت فیهم لکنها اشهدتم بنفسی و ما لیس مع لک وید که باید راستی  
 خوششان و برادران شکایت در کجی کنم و بجد و قسم می خورم که چون بجد و  
 امر دشواری مشکلی پیش آید و یا برای مدافعت و با هم قول و قسم کنند من بجان و  
 انبار ایشان میگیرم و عین بهائی بنده و کی ستانی سے میری کو کہیں  
 ہیں اور تیری جب کی قسم جب کہی کسی بڑے حادثہ کی باعث سے او نہیں کھلی  
 پیٹھے یا او کی دفع کئے آپہن عہد و پیمان ہو دین تو میں جان و مال سے  
 شریک و دکان ہوتا ہوں قال و ان اوسع الحبل اکن من حماہما و ان  
 یا کت الاعداء بالجہد الجہد اوسع شکم مجہول من دعاہ و اکی کثر فی الامر  
 العظیم و الحماۃ جمع حام من حمی الشیء اذ منعه و الجہد نفسی الطاقۃ و السبا و الحماۃ  
 و الجار و الحجر و حال من الاعداء و جہد الجہد اوسع جہد یا طاب ابن عمہ لکن کثر



یایوس از دوسے شدم گویا اور اگر مردہ مدفون کردہ عینے جو مال اوس  
 سے سیتی مانگا اوسنی ٹکونیا اٹکھائیسی یا یوسے ہوئی کہ گویا وہ مرگیا اور  
 کسی مردہ کی گورین ہم بی اوسکو کھینچال علی غیر شی قلمتہ غیر اننی نشد  
 علم اغفل حمولہ معبد النور والحرور متقی بآئینی والحملة الفعلیة نعت شی  
 ونشد الصالة طلبها غنشدہ ترکہ مهلا والحمولہ کل یحیل علیہ من البعیر والحرار  
 والنبیل کان جلید الحمل اولم کین والت رفیه للاسمیة والمراد بیها البعیر وقد تکرر  
 فیہ الفعلان وصحبہ اخوات اعزوه والذی اخذ ثبارہ من بنی حوثرہ و یقال لهم  
 الحواثر وهم یطین من عبید القیس وکافوقه شاد کوانی قتل طرفه حیث سقوه  
 الخمر ثم قنصه وامنہ وحديث قتله مشهور بقول آئینی وفعل بی ذلک علی غیر  
 قلمتہ فی شانہ ولکنی طلبت حمولہ اخی معبد وکانت صالة فلم اترکها محله فان  
 کان لی ذنب فهو مناسی گوید کہ بااسمیکہ چیزی در حق او گفتہ مرا آخر گویم  
 و سچ کہ شتر بار بردارے برادر عزیز معبد را کہ کم شدہ بود تلاش کردم اورا  
 حمل کلد شتم گناہی دیگر نکردم داین گناہ نیت لعینے اوسنی بکلی صاف  
 سو کہا ملا اور حالانکہ میں نے اوسکو کچھ نہیں کہا ان یہ برابر سے تو ہوئے  
 کہ اپنی بیانی معصک لاداد انت کو دہونڈ کر لایا اور اوسکو ویسا ہی نہیں  
 چوڑا قال وقربت بالقربے وجدک انه متی یک المبرکیة  
 اشهد القرب الناصرة واما حوالیہا قرب الرجل محققا وشدہ انشاء

جب ترا ضرورے تہر اور مرئی کی بعد آپس کا ملنا جتنا کہاں تو یہہ کیا بلا پرے  
کہ میں آپ کو اور اپنی چھیری بہائی مالک کو یوں دیکھتا ہوں کہ خون میں طرف  
اوسکی جھگتا ہوں دون دون وہ مجھ سے روکتا ہے قل یوم و ما اورے  
علام یوم منے کمالا منی فی النحی قرطہ ابن عبد اصل علام علی ما علی  
ان ما استفہامیہ حذف الالف لکثرة الاستعمال و کذا فی مم و عم و ہم یقول  
یوم منی مالک کمالا منی قرطہ ابن عبد فی القوم و لا اورے انہ علی ای شے یونہ  
مے گوید کہ مرا مالک ملامت می کند چنان کہ قرطہ ابن عبد در روی خوشیاں  
دبر اور ان ملامت کر دوسرین بنیدام کہ بر کلام امر مرا ملامت ہی کند بعینہ  
مالک محکوم یہاں کہنا جیسی ابن نے چاہا یوم منی کمالا کہا از میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کس بات کی بولتا  
مکہ تہ ہے قال و السببی من کل حسیہ طلبتہ کانا و صنعناہ الی سر  
ملی آس ماض من الایاس و الخیر المال قال نقالی ان ترک حسیہ و الخیر  
العقلیہ نفت خیر و الی معنی فی قال لجمعکم الی یوم القیامۃ و المرسل بافتح  
القبر و المحدث لکرم من الحد المیت اذ اوفنه و انما قال ذلك لانہم کاوا لیتقوا  
ان المیت تقطع خیرہ عن الاحیاء و منہ قولہ نقالی کما میس الکفار من اصحاب  
القبر رض علیہ فی البعث و یقول و ردنے ما یوسا عن کل مال طلبتہ  
منہ کفایت عنہ و صنعناہ فی قسبت میت مد فون لایزال خیرہ و لا تہ  
نفتح مے گوید کہ ہر مالی کہ از طلبیدم مرا محروم از ان گردانید و چنان

فی سئل للرسع قرعی ما ترعی فاذا ارید منع الرعی انخذ ما جذب والموسع اسم  
 مفضل من الارخا فوالهشی الطاقه من طاقات الحبل و يقال له فی الفارسیه  
 نای رسن و فی الهندیه لریقول انتم فمحرک ان اخطا المورت الرجل کشل الرکن  
 و فی السید به صاحب الدانیه رحلها و حریبه ترعی ما شادت و عتد اخذ طاقیه  
 بیده فاذا شاد جذب به الی نفسه فلیس هذا خطأ فی الواسع بل هو اجمال الی مدۃ  
 معینة عی گوید کہ مرگ کسی خطا ہے کہ نہ بل کہ چپ دی چنان مہلت تھی  
 کہ ستوری راسنی در پاستہ بگذارند و ہر وقت ہوا کشی و ہر وقت خود دارند و ہر وقت  
 خوانند بکشند یعنی موت چوکتی نہیں بلکہ تھوڑے دنوں کی لئے ایسی چوڑی تھی  
 ہے جیسو کسی جو پایہ کی پانویں سی بازہ کر چوڑی اور نو فوڑی سی کی ہاتھ  
 میں پکڑے رہیں اور جب چاہیں وہر گیشیں قال ثمالی راستے و ابن عسکر  
 مالکامتی اذن منہ نیا عنی و بعد الفارسیہ و ما استقامتہ و کان  
 لہ ان یقول فالی ارادہ و ایامی و لاکنہ سلک سلک اتقرض و الیہ سلم فی عی مقنوخہ  
 و مالکام عطف بیان لابن عسکر و ما منہ قرب و ما ی عسکر بعد فقول و اذالم یکن یز  
 من الموت و لاکنہ فالی بعدہ فالی راستے و ابن عسکر مالکام بحیث متی اقرب منہ  
 یجوز عنہ مسیگوید کہ چون گزیر از مردن نیست و ملاقات با بھی بعد از مردن  
 انجاشین ندارد پس چه بلا پیش آمد کہ من خود را و ہر اور غمرا و خود را بہین کیفیت  
 می بینم کہ چندان کہ من با و نزد یک میگردم و از من دور میگردم و ہمیشہ



حاصل ہے قال ارمی العیش کثرانا وضا کل لیلہ و ما تنقص  
 الا یام و الدہر یفید و روے اے المال و العیش الحیوۃ و العمر و الحسنہ الم  
 المدفون ما یخیر ربہ من المال و عرخی باللیلۃ ما یم لللیل و النهار من الوقت فانه لا یخصر  
 ہذا الحکم بخصوص اللیل و تنقص من النقص المتقدس و ضمیر المفعول محذوف  
 و عرخی بالایام الحوادث و بالدمیر العینہ المعروف او بالکس و نفد الشی اذ تم  
 و انتہی بقول فی اے الحیوۃ کثر انقیص کل وقت و ما تنقصہ الحوادث و الدہر  
 او الا یام و صرف الدہر یفید لا محالہ فینتی یوماً مے گوید کہ من زندگیا  
 گنجی مے یم کہ ہر روز و ہر وقت کم میگردد و ہر چہ کہ حوادث زہرا کم کنند و  
 تمام خداداد شعیبہ مین بہم دیکھتا ہوں کہ دنیا مین جیسا ایک ایسا خزانہ ہے جو  
 دم و دم گھٹتا جاتا ہے اور جس چیز کو زمانہ ہر روز گھٹا دے وہ ایک نہ ایک دن پورے  
 ہو جائیگی قال لعمرك ان الموت باخطا الفتی کما بطول المرحۃ  
 و تنبأہ بالید العمر بالفتح نفعہ فی العروت و اخص الفتح بالقم لاشیاء الخف  
 و اللام فیہ لام الابتداء و الحسب محذوف و الاصل لعمرك فتنی و لاکن حذف لکثرة  
 الاستعمال و لم یکن باخطا مصدر تیه و المصدر الما و مل مضاف الی ضمیر الموت  
 و الفتی مفعول بہ و التقدير اخطاه الفتی و موسبہ خبرہ کما بطول علی ان  
 اللام و رختہ علی الخیر و الحجة العشانیۃ حال و کل الحجة خبر ان و حمدا ان باعمر بموجب  
 القسم و الکاف استیثنا و الطول کمنب الحسب الدسے شید بہ رجل الدابة

والصم الصلاب یقال تجر صم اذا كان صلبا في غاية الصلابة و الصم جمع صمغ  
 كالصمغ و هو الحشیر العریض و من بیانیة و الصمغ کما عظم ثم معقول من الصمغ شد  
 او اوضع بعض الشیء علی بعض و وصدة المغت لما انما جمع علی وزن المفرد و یفرق  
 بینہ و بین غرده بالتار و الحبل الطریف تمامها لغت ثمان نجوین بقول تراها  
 کما انما کو متین من تراب و صنع علیها حجارة عراض صلاب مقنونة بعضها علی  
 بعض <sup>سے</sup> گوید کہ ان ہر دو گور را چننین دوانبار خاک سے مینی کہ برآنها  
 سخت و پختور بر تو صیدہ اند و چنان من ہم سے بنیم یعنی تو دو گور و ن  
 کو مٹی کی دو ڈھیر ایسے دیکھتا ہے جنہر چوے چکل بہارے پتہرا و پچہ چنی  
 رکھی ہوئے ہیں قال اری الموت لعیام الکرام و لصیغہ عقیلة  
 مال الفاحش المتشد و الاعتیام الاصطفا لا اختیار و اخذ خیار المال و  
 العقیلة الکریم الحید و التاریفہ للاسمیة و المال فرع فہم یطیلون غالباً علی اللہ  
 و الفاحش الخیل و المتشد و شدید الخجل یقول لاری ان الموت نخبة الکرام  
 من الناس و یاخذ الخیار من الخیل اللیم و انی لا احب بغنی و لا مال  
 فاخرت البذل و الاسراف مسگوید کہ من این سے بنیم کہ مرگ نفع انسان  
 کریمان راے چنید و از مال خیل بہتر <sup>شدید</sup> از آرمی گیر و پس چہ ضرورت  
 کہ خجل را بر بذل احتیاج کنم یعنی من یہہ دیکھتا ہوں کہ اچھے لوگ مرئی  
 ہیں اور کچھوس کی کہے مال پر آفت پڑتی ہے پہر مال چوڑنی سے کی

کون پیاسا مرتاضہ قال ارے جسے تمام خیل بالہ کعبہ عوسے کر  
 البطلانہ مقصد النجاسات فالحقہ الشدة الجنبیل شدید النجل والظرف اعنہ  
 بالہ متعلق الجنبیل فان النجل تعیدی بہ قال عوانت نجیدہ بالوصل عنہ والغوی  
 من نجیب البشار علی اشتاقد من قول الطراح الاسد فی امر لغتیں انہ  
 غوی عاہر والبطلانہ اللہو واللعب والظرف متعلق بالفصد عوسے بالافساد والما  
 وانا فہ یقول ارے جسے مسک شدیدیہ خیل بالہ علی ہنس مثل قریغوی مقصد  
 اللہال فی اللہو واللعب ای الارے التفاوت بینہما فائے فضل علی الجود مسکویہ  
 کہ گور مسک سیم وزر سوت راجون گور عاشق مزاج سے منیم کہ مال خود را دلجو  
 ولعب ہر باد و او کجہ پیر خیل و اساک را بر بدل و اسراف کرام فضل و شرف حاصل  
 یعنی بڑے کنجوس کنجی چوسا اور کہانی اورانی اور و اہیات میں لٹانے  
 واسکے کی دھیروں کو برابر دیکھتا ہوں ہر مال جوڑنی سے کیا فایدا قال ترے  
 چوتھین من تراب علیہما صفائح صتم من صیفیح مقصد الجبوتہ  
 بالجیم ثلثہ مثلثہ الاول الحجارة المجمعة الکلمۃ المجتمعة وهو مقول ثان للرویت و  
 الاول مخدوف کہانی قولہ تعالیٰ والکھیمین الذین یخجلون بآیاتہم اللہ من فضلہ  
 ہو خیر الہم علی قرارۃ القناتین ای کہ ہم جنسیر الہم نفس علیہ الرضی والبغیا وی  
 دہینا المقول الاول ضمیر المیشیۃ المرجع الی العتبرین المذکورین والحجار والمجرور  
 اعنی من تراب بنت الخیمین والصفائح الحجارة العراض فاعل الظرف



و صفه به لان الشجر اذا قطع اغصانه حبه وعن الاوراق يرى يا با محققا و نصبت  
 كانه نبت بكملة تصيفها بغيرته البدر فيقول كان يا عليهما من الخنجل والسوار و الشف  
 والمهند من عشته رطب و خرز و عنبية مفضو معناه انها تشبهها في اللين والنعومة  
 مع كونه كدرة چنان نازك اذ لم كوكبا با برنج و دستيان و كوشواره و باز و نهشت  
 بدخت را جل و نهال میده كنبیه كه ترك و تاشش خبریده باشند او بخته شده  
 بعینه به البهی هم و نازك سبكه كه با و سكي با طین او كشتن او را بالیان او را  
 باز و نهشتی بهی بهی الكه او روی و الیون و الی ارشد پلش كاشی من قیل قال  
 كبریم یروی نفسه فی حیوة سحلم ان مستأعدا ایضا الصدیه  
 الكبریم تطابق علی شبر و طیب من الانسان و غیره مرفوع علی انه خبر مقبذ و مخدوش  
 و الخطاب للامام و ادخل ان الله خلقه اتقی تدخل علی الامر المحتمل علی تناسخ الاعیان  
 بالحوث علی نعم الخافیه فانه یسیر عن الملاف المال و كانه یزعم ان لاقیع الموت  
 خدا و الصدی که سر الدال ام طشان یقول ان کبریم یروی نفسه بالجمهور علی عینه  
 و مستقیم یا من یوسته علیها ان تنادیا کیون عیث ان انت ام انا مع کوه  
 من کوهی ستم که جان خود را در ایام زندگاسی خود بخوبی سیراب و تازان میکنی  
 پس اگر فردا دیدم ترا علوم خوابت که از ما و شما کدام تشنه کام است بعینه  
 من ده کبریم چون جو اپنے جان کو حیثی جی پورا پورا سیراب کرے چنانچہ اگر  
 ہم تم کل کو مرے قویہ بات اپنی شرح سے کھل جائیگی کہ ہم تم میں

اقصر يوم الغيم والمطر باعمته جميعه من النار تحت الخبار الطويل العماد واين هذا العبد  
 مے گوید کہ مخجلہ آنہا امر سویم این است کہ در اینے اوزا بر سیاہ رواجال این است  
 کہ هجوم ابر سیاہ باعث نشاط و انبساط مے باشد زیر چشمہ لبذا رکاز با نازک اندام  
 زلی کو تاهے کہم و این لطف بعد از مردن کجا عینی او نہیں سے ایک تیسرے  
 بات یہ ہے کہ جس دن کالی گٹھا هجوم هجوم آتی ہے اور حال یہ ہے کہ وہ بہت  
 پہلی لگتی ہے اوس دن کو ایک نازنین گدگدی بدن کی عورت کی ساتھ ایک  
 بڑے تنبو کے نیچی کاٹتا ہوں اور مرنے پر یہ مزا کہان قال کان البرق  
 والد بالبحر حلق علی عثره و خروج لم یخضد کات من حروف التثنيه  
 والبرق جمع برة و ہی الحلقه من صفر و غیره و عینی بہ بالیم السوار والخلخال و  
 الشف فان البرة یطلق علیها لفض علیہ فی الصراج والد بالبحر جمع و لوج و هو  
 المعضد فارسیہ باز و مند و اراد بالجمع ما فوق الواحد و العثره کصفر شجره معروفه فی  
 فایة اللین و المنعومه و هو الذی فارسیہ راجل و مندیہ اکہ و کوہ مدارشہ ہا الناعۃ  
 من النار قال بیت کان البرق و العالج عجت متونہ علی عشرہ ہی بسجل  
 و الخروج کز برج شجر معروف فی الفارسیہ مید بخیر و فی البندیہ اثر  
 بیشہ ہا النواعم من النار من حیث انہ یكون لاین الاغصان قال عشره بیت فرقت  
 عن نسوة من عامر افتاد من کانہن الخروج و خندا الشجر بالمعجمتین مخففا و شد و  
 اذا قطع شکوہ و ما تفرق من اغصانه و انفس جہول و الحلقه لغت خروج و انما

بالنداء عليه ولا شك ان لا يكون هذا بعد الموت مے گوید کہ مخبئه آنها این  
 و گویاست که چون کسی که در پنجه اعدا افتاده باشد و بانگ فریاد ندمن اسپه راسبو  
 مے گردانم که گامش فراخ و نوعی از کجی در دستهایش می باشد و چون کرک دخت  
 غضا که با و از بلند او را نگه کرده باشد و او تشنه کام آب جویان میرود به تنزی  
 مے دود و میدانم که بعد از مرگ این دولت میر نخواهد شد عینے او منین مے بهر  
 بات ہی که جب کوی غریب زخمه من آگیا ہوا و گہرا کر پکارے تو من ایسے گہور  
 کو ٹوٹا کر اوسکی طرف لیجاتا ہوں جسکی دگین فراخ اور اوسکی اگلی پاؤں من  
 تھورے سے کجی ہو دے اور غضا دخت کی پیڑ پیڑ کی طرح دورے حکو تو نے  
 لکھا ہوا اور وہ پانی پر پایا جاتا ہو قال و تقصیر یوم الدجن والدمین  
 بہکنت تحت الجنا والمعدن تقصیر جبل الطویل تقصیر و تقصیر ایوم کنایہ عن الاستفال  
 بلہو لا یعلم بہ طول الیوم قال بیت فیکمل الرحم قصر طولہ دم الزق عناق واصطفاق  
 المزاج والدجن المطر الکثیر والسحاب الاسود لما مطرو فقال یوم دجن بالاضاقۃ  
 و یوم دجن بالوصف و عجیبہ سترہ و الحجة اعتراض و لہ یکن بالموحدة فالہار فالکاف  
 کحجف الناعم الممتلئ البدن و التا التناث و الحجار و الحجر و متعلق بالتقصیر و الحجار  
 بالمعجۃ فالموحدة للکتاب البیت من صوف اوجہ او شعر و المعدن معظم ما ینیب  
 علی عبادات طویۃ و کانت حسان العرب یضربون النجیام علیہن و یاتینہن بالجل  
 و الیہ اشیر فی قولہ تعالیٰ حمد معصوات فی النجیام یقول و منہن انی مقادبان



گردانی بر سه بعلی کنی سه بعلی ده پراست دار و پتیا هون جبکی سرخی میں سیاه  
 گئی ہوا ز پانی کی ٹاسنے سے جہاں لاتی ہوئیہ واضح ہو کہ یہ بات مرئی پر ضیاب  
 بنوگی قال و کرمی اذ انا دمی المضاف محینا کسید الغضا بنہ المتور  
 اکثر العطف والمضاف من احیط به فی الحرب قال امر لعتیس من بحی المضاف  
 اذ ادعاه لجنب بالمتور فانون فالوجه ذکر نظم النفس الذی کیوں نوع انجاء  
 فی یدیه و یکن خطوانہ و سنیہ و ہومح قال امر لعتیس مینیت وقد اختلف قبل الشروع  
 سبایح اقب کیفوال غلا و جنب منصوب علی انه مفعول کرے والسید الذی ب  
 والضا نوع من الشخب یقال له الطاق و کیوں شریذ اللہ تاب والذی ب  
 تحت کیوں شدیدا حدیدا و النفس شیبہ بذیہ عندہم قال عم اقب کسر جان بعضا  
 مستطر و منبتہ علی صنیعة الخطاب من التسمیة والحجة علی ان کیوں اللام للبعد  
 لغت احوال والمتور و طلب المار علی شدة العطش ولا یخفی علیک انه وصف  
 النفس بشیئہ ذنب الغضا و یکنہ منہما بالمدار علیہ فان الذی ب اذ انا بالمدار  
 بعد و شدیدا و یکنہ طالب المار علی العطش فان العیب العطشان یسع الی الماء  
 اشد اسراع و انا وصف نفسه بکثرة النفس للمضاف لمان العربی تقحیرہ قال  
 امر لعتیس مینیت فیارب کرمیت کرت و راوہ و طاعت عنہ الخیل حتی تقضا  
 بقول ومنہن انی اعطف مین نیاد سے من احیط به فی الحرب الصیخ فرسا محینا  
 وسیع الخطوات بعد و عدد ذنب الغضا الطالب للمار علی عطشه وقد منبتہ

ما سئل به والوالا للقسمة والجدة معن العظيمة وسنه تعالى جدرتنا والنجبت ولا بعد  
 ان يراو به والوالا فان العرب تقسم بابي الخطاب قال عمر ابي ليلى وان  
 اصحبت وحصل به بابي به والعود جمع حايد من عاد عبادته وقيام العود كناية  
 عن قرب الموت يقول ولولا ثبت خصال من تاملت به الفتى الكريم العيش به او  
 يحتاج اليه حين يجدك لم ابال بموتك على قرية مسكوكه ان ساء امره مرو  
 كريم بدان لذت مى يابد و لطف حيات خود مى شمارد و بدان حاجت مبيد  
 نمى بود تمجيد نيز گويى و جگرنگه پرواى مرگ خود نمى كردم و از قرب او نمى ترسيدم  
 لعينه اگر چه عين باقن بهوتين جنگو بهلى آدمى جيسى كراما سجنه عين او كذا  
 حاجت ركنى عين تو ترسے نصيون يا تيرى كى يا تيرى ادا جان كى قسم كه مين مرى كى  
 پروا نكرتا قال فمنهن سبقي العادلات بشرة كميت متى العادل  
 بالمار ترند الفار للفضيل عسى بالشرة الخمر والكميت منها ما يغرب حجرة الى  
 السواد و اعليت الخمر بالهجرة مجهول اذا مرضت بالمار فانها تغلج و از بد ادا  
 بالزبد يقول فمن ملك اخصال اشكت انى اسبق العواذل فخر عتقه كميت اللون  
 متى تخرج بالمار ترند و اعلم انه لا يكون ذلك بعد الموت مسكوكه كه متجهلها  
 كى اين است كه بيش از علامت ملامت گران شرابى منو شم كه رنگ  
 سرخش بيايى مایل مي باشد و مخلط آب صافى كفى مسيد و بعد از مرگ اين  
 مير نخواهد شد لعينه او نمين باقون مين سے ايك به به كه مامت





کہ از من آشنا نیستید و مرا اگر ان سیدارند و همچنین تو اگر ان مرا سے شناسند  
 و اگر ان سیدارند تعجب سے من کو سے گناہ آدمی نہیں ہوں کیونکہ امیر غریب سب  
 بیچارہ تھی میں اور برا نہیں جانتے قال الا ایہذا اللامی احضر الوعی و  
 ان اسہد اللہ است ہل محلی در ی و روی الزاج سے الا کلمہ تنبیہ و اللہ  
 معنی الذی سے یلومنی و کذا الزاج سے معنی الذی سے یزجر نے صفحہ لاسم الاشارۃ  
 و احضر مرفوع علی حذف ان الناصبتہ کما فی قولہ تعالیٰ و کذلک علی ما معنی الوعی  
 او منصوب علی تقدیر بان فان ما قد کما المفوظ و ہذا اقرب لوجود الالہ الشانیۃ المدعو  
 والوعی بالہتک و المعجزۃ الصوت و الخلیۃ و سبھی بہ الحرب لوجود ذلک فیہا و عن  
 بالذات موافقتہا و اخذہ و اتقاہ خالد اقول الا ایہذا الذی سے یلومنی و یزجر فی  
 عن شہد سے موطن الحرب وہی مظان بذل النفس و عن حضور سے محفل  
 الذات وہی مواقع بذل المال ہل تطیع ان تقبلی خالد اقول الذی سے گویا کہ  
 اتکاہ باشرا سے لگے مرا از سیدانہای جنگ کہ مقام جان دادن است تا بزر  
 سیدار سے و بران طاعت سے کہی و از مجالس لذات زندگانی کہ جای زبر  
 فشان است مانع سے آئی و زجر و توسیع سے غامی آیا و رطافت نت کہ  
 اگر من از بیچارہ و دشمن تو را عہد بہ حبشی یعنی ہوش میں آئی وہ کہ جو  
 محکوم لایحون میں جانی اور مرے کی جلیون میں آنے سے روکتا ہے کیا تو نہ  
 میں ہمیشہ محکوم کہہ سکتا ہے قال فان کنت لا استطیع دفع شقی قدامی

ولذتی بہا بیعی مالی اجدید و القیدیم کا سبتہ و پرشتہ و الفاتی اثامہا فی الخمر و المعصیہ  
 مے گوید کہ پوینستہ اقامے نوشیدیم ولذت بابہا گرفت و مال نو کوہن  
 فروختہ براد و ادم لعینے ہمیشہ قتم قتم کی شایمین پین اور برٹی مے اور طم  
 اور نی پرانی مال سپح کبوح کر کہای کہدنی قال الی ان محامستی العشیہ

کلبا و افردت افراد البعیر المعبد یقال تمامہ اذ اجتنبہ و افردت  
 ماض مجول من افردہ و اترکف و اوال المعبد کعظم المطلق باقظان و انما لطلی بہ  
 الاحرب من البعیر و اذ اطلی بہ معبد من الابل الصحاح لسلایقہ الیہا  
 ما بہ من الحرب یقول فقلت ذلک الی ان اجتنبہ العشیہ کلبا و ترکوئے فردا  
 کما تیرک البعیر الاحرب المطلق باقظان مے گوید کہ نوبت تا باینجا رسید کہ  
 خوشیان و برادران از من اجتناب کردند و چنانم گذشتند کہ شتر کرگین  
 روغن و شیر مالیدہ رائے گذارند لعینے بیان تک نوبت پوچھی کہ سار برادرے  
 نے جمعہ سے کنار کیا اور اوس خارشتی اونٹ کی طرح کھیلا چور اجیر

و ان ملا گیا ہو وے قال رایت بنی العبراء لایکیر و ننی و لا اهل بنی  
 الطوائف الحمد و العبراء الارض و کنے بابا راعن العفراء و الساکنین و کمرہ  
 و کمرہ اذ الم بعرفہ و کمرہ و الطوائف بالکسر البیت من الادم و یکنے بالہ عن الاغنیاء  
 الکرام و الحمد و الطویل الرضیع یقول رایت العفراء و الساکنین یعرفونے و لا یمکن  
 و کذا لک یعرفنہ الاغنیاء و لا یمکن ہونے مے گوید کہ غریبان را دیدیم

اور تیزے تندی نہرتی قال اذا رجت فی صوتها حلت صوتها بحاج  
 اطار علی ربع رومی الترجیع تردید الصوت فی الخبيرة وعنی بالصوت  
 الغناء وملت خطاب لغیر معین معناه حسبت والآثار مقلوب اطار جمع طر  
 مهور العین وبقال لمن تعطف علی ولد عنیر باوتر صدق من الناس وغیرهم  
 یعم الذکر والانشی فارسیه دایه والکلیع الضممتین ولد الناقه اذا ولد فی الربیع  
 وهو احب عندهم وروے کرشمه ملک لقیفا محسن الغناء وبقول اذا ردت  
 صوتها فی الخبيرة عندنا غنی لنا حبت صوتها وهو وحده فی الواقع  
 عدة اصوات من اطار تجاوبن فی السبکاء علی ولد ولد فی الربیع ملک  
 مے گوید کہ چون آواز نغمہ خیر خود را در گلو گبر داند تو چنان بگمان برے کہ  
 چند شتر ما دکان دایه بر یک شتر بچہ می نالند و یکدیگر را جواب میدهند  
 حاصل این کہ در یک آواز آواز ما مے نماید یعنی کنگڑی مین او سکو بھیر  
 کمال ہے کہ جب وہ او سکو برقی توبے قاتل توبہ صحیحی کہ کمی او نیٹیاں لکھے  
 بچہ پر کھڑے روتی ہیں اور ایک دوسرے کو جواب دیتی ہیں قال وما زال  
 نشر ابی الحنور ولدی وسیعی وانفاقی طرفی و مستندی الشرا  
 مبالغۃ الشرب وکذا کل مصدر یکن علی هذا الوزن وجمع الحمر نظر الی  
 اصنافها واللغة نقیض الالم والطریق المال الحمید والمستد ککم  
 القدیوم وکلاما منصوب علی الفعولیة لبقول ولم یزل شرب اصناف الخمر



کی چوتھی پر لگی لکائی اور پڑا اوس کا گور ابرہہ قال اذا نحن قلنا اسمعنا العبر  
 لنا علی رسلہا مطروقة لم تشد وعنی بالاسماع العنار وانبر سے عرض والربل  
 بالکسر الرفق والتوددة والحجاء ورجل من المستکن فی انبرت والمطروقة  
 بالفار یجوز ان کیون من قولہم امر دة مطروقة بالرجال اذا كانت بحيث تلحق الیہم اولاً نظر  
 الالہم ویجوز ان کیون مونث مطروف معنی ساکن الطرف کا نہ اصحاب عینہ سے  
 عشرہ متبیت کا ہوا یوم صدت بالکلمتہ طبعی لعینان ساجی العین مطروف وبقیل  
 امر دة مطروفہ العین اذا كانت كذلك قال المحطیۃ عنہی الوؤ من مطروفہ العین کا  
 ولا یبعد ان کیون مونث مطروق بالقاف وهو رجل فیہ ضعف ورخاوة ولسان  
 توصف بالضعف والرخاوة قال جریر عم ومن اضعف خلق اللہ اراکاناً وہو منصوب  
 علی الخالیۃ والتشدۃ والشدۃ والشدۃ بالاطاعتہ والافتیاد علی ما فیہا من الحزن  
 والحجاء فیقول انہ اذا قلن الہا غشی لہا یا فلاتہ عرضت لہ علی فسقہا ولسیہا  
 ناظرۃ الیہا فاصرة الطرف علیہا او فاترہ الطرف اور خوة ضعیفۃ غیر  
 شدیدۃ ولا خبیثۃ مے گوید کہ ابن چین مفتا وامت کہ چون اور ابرہہ  
 بفرما یم مجر و فرمان آستہ آستہ پیش مایا ید و بخر ما در کسی نہ بیند و چشم نہ  
 حیا نہ وارد و تندے و درشتی نکار نہ و عینہ وہ ایسے کہنی پر لگی ہوئی  
 کہ چون اوس کو نکالی لہو ہم کہین تو کہنی کی ساتھ آستہ آستہ الی آدے  
 اور ہمارے سوی کسی کو نہ سیکے یا حیا کے مار سے اکٹہ اور پر کونہ اوٹا

کہ ہر شام چادر غلط و جامہ نغف رانی و یا جامہ تنگ، پپان پوشیدہ جائے آید  
 یعنی میرے صحبت کی بارہ لوگ ہیں جو تارون کی مانند اپنی حسب و نسب میں سچے  
 یا تارون کی طرح چمکتی دھمکتی ہیں اور ایک گویا گاہیں ہے جو دہاریوں دار چادر اور عجز  
 جو راجیت و چپان کپڑے ہینکر شام کی ہوتی ہی ہمارے جلسہ میں آتی ہے قال  
 حبیب قطاب الحبيب من محارفقيقة حسن الندامی بقية المتجرد +  
 الحبيب الوسیع مرفوع علی انه جار علی قیمة و قطاب الحبيب فاعله لما انه معتد علی  
 موصوفه و قطاب الحبيب مخرج الراس من القیض و يقال له فی الفارسیہ چاک گریبان  
 و کنی بوسمة القطاب عن كثرة دخول ایهی اللاسین و لذ انقال للعقیقة من النار  
 اینه الحبيب و الرفیقة الینیه انما شدة الحبس بالید و البار للکلاب و البصة  
 بالفتح الرخصة احب الرقیقة اجملة الضخمة الممتیة و المتجرد الحبدان ذی لا شعر علی  
 فی القاموس و امرؤة بقية المجردة و المجرد و المتجرد اس بصیة عن التجرد و المتجرد  
 مصدر فان کثرت الرااد و التاجیم هو مدح مشهور عندهم قال النابغة عم ریا الرواد  
 بقية المتجرد و یقول واسع قطاب حبیبها کثرة دخول ایهی اللاسین فیہ لیتة الطبع  
 عند حسن الندامی ایما ناعمة البدن او لا شعر علی حید با عند التجرد عن الثیاب  
 مے گوید کہ چاک گریبان از کثرت دست انداز بیجا فراخ و کشادہ و خود او  
 لبس باریج نرم شانہ و بدنش نرم و نازک و میوے لعینے ٹور مروطی کی کار  
 گریبان او سکے کرتی کا بہت کشادہ یہاں تک کہ گویا در کا ہوا ہے اور باریون

موجوده الاقرب والرفیع من رفع رفعة او اشراف امره و علاقده و لمصدا  
 معظم الذی تعقیده کثیر من الناس علی الاکثر بقول وان کثیر القوم کلهم و  
 ینکر الانساب الاحساب ینقسم منسوباً الی اعلی البیت الکریم الذی تعقده  
 الناس کثیراً علی رجاء النجیة هم گوید کہ اگر تمام قوم فراسم آید و حرف نسب حسب  
 پر زبان رانند تو مرا از اشراف آن خاندان شریف خواہی یافت کہ مجاور ما و اے  
 مردمان بہت بعیننی جب سارے قوم کبھی ہو دی اور حسب نسب سے بحث کریں تو  
 تو مجھ کو اس بڑے گہرائی کی چوٹی میں سے پاویگا جو کون کا ٹنکا نا ہے قال خدا  
 یسین کا انجوم و منیتہ تروح الینا میں برد و محمد الذامی جمع مذات  
 والبیض جمع البیض و کنی بہ عن احمد الکریم استقی من العار والخری و العرب تشبه  
 الکرام البیض بالانجوم قال ع مثل انجوم امی سیری بہا اسارے و یجوز ان زیاد بہ  
 الوجہ کما فی قولہ ع و ما ق کبیر فی ندای کا جسم والقیۃ الامۃ المغنیۃ و کانت  
 لہم قیام مغنیات عارفات و ارح نقیض عدا من الرواح و ہو من الزوال الی  
 اللیل والبر بالضم الثوب المخطط و الحب لکرم و معظم الثوب المصنوع بالرفع و ان  
 و قیل ہو الحب کبیر المیم عینی الثوب الذی علی الحب بقول ندای احمد ارکرام کا انجوم  
 او عمر الوجہ کا انجوم و امۃ مغنیۃ تروح لیسینا سے ثوب مخطط و ثوب مصنوع بالرفع  
 و ثوب علی حبہ ہا کالدریج مسیگ گوید کہ یاران بزم کما فی مستند کہ در صدق حسب  
 و حسب ستارگان سے ماند و یا چون ستارگان مسیتا بند و نیز خدایا کہ



قال متی تانتی اصبحک کاساروتیه وان کنت عنہا ذاعنتی  
 فاعن وارزودوروس متی تلتی وصبح سقاہ الصبوح وهو یصبح من الخمر  
 ویقابل العنوق وعنه یسقی مطلقا علی التجرید والروتیه من الکاس المتلیتہ من  
 الخمر والظرف اعنی عنہا متعلق بعنقہ فانه یعدی بعن یقول تی تانتی او تلتی  
 اسفل کاسا متلیتہ من الخمر فانہا تكون عندی فی کل وقت وان کنت عنہا  
 عنہا فاعن عنہا وارزودوروس فی الغدا ما شئت مسیوید کہ ہر گاہی کہ تو  
 بمن خواہی آمد ویا ملاقی خواہی شد جام سبز ترا خواہم نوشانید چہ ساعتی  
 بمنی گذر کہ از ان خالی نشینم و اگر تو پر ولسے او ندارے همچنان بی پروا باش  
 و در پی پروای خود روز بروز افزون شو عینے مجھ کو پینی پلانے کا ایسا کچھ  
 دھب پڑا ہے کہ جب تکھی سیری پاس آئی کمین ملی تو چمکتا پایا لا بجھو پلاؤنا  
 اور اگر تجھ کو اسکی پروا نہیں تو چیل ایسا ہی رہہ اور دن بدن بدہتا جا تاہا  
 وان یلتق الحی الجمع تلتی الی ذرۃ البیت الرفیع المصعد  
 اللاتقاء الاجتماع والچی الیہ والقیوم والجمع المجموع بحیث لا یثید عنہم احد و  
 تلتی من الملاقاة والذرة علی الشیء والحجار والحجر و متعلق بمجذوف  
 کہانی قنارہ اسماسی عم الی حسب فی قومہ غیر واضح والبیت بہنہا فاریتہ  
 خانان مہدیہ کہنا و عنہ بالچی الجمع کبر بن وایل وبال بیت المرفیع بنو  
 سعد بن مالک بذروتہ بنو سفیان بن سعد من آل سعد بن مالک و

و  
 ۸

و مال متیرسم و یا کبھی رزق خود سے مگر مگر قسمتی کہ قوم ادارہ میں میخوامند  
 من امداد ایشان سے کتم لے بیٹے میں اونچی نیچی رستہ میں اس کی نہیں بیٹھا ہوں  
 کہ جان کی گھوڑا اور مال کی اورانی سے ڈرتا ہوں یا آپ میں پوتا نہیں پاتا ہوں  
 مگر جب کبھی میرے قوم امداد و عیال سے مانگتی ہے تو میں ان کو مدد دیتا ہوں قال و  
 ان معنی فی حلقہ القوم ملقنہ وان ملقنہ فی الحوائث لفظہ  
 البغی الطلب و الخطاب غیر معین و حلقہ القوم محاسبہم لِحافِظۃ الاحساب و قسب  
 حلقہ قمارسم و ہذا القسب الاول کما یتبع من اصابتہ الراس و التذیر و الشافی  
 من اطلاق المال و یدلکہ و ملقنہ من لقی نقار و روسے ملقنہ من العاد اذا وجہ  
 و الاقنہ من الاصطیاء و یتبعہ لکسب و ملقنہ و روسے وان ملقنہ من المال کما  
 و ملقنہ من المید و الحاکم و کان انما یجمع علی الحوائث و الاصطیاء ایضاً  
 استعارۃ بقول وان ملقنہ فی مدۃ القوم و فی حلقہ قمارسم ملقنہ فی او تہ فی وان ملقنہ  
 او ملقنہ فی دکان الحاکمین ملقنہ فیہا فاسے ملقنہ لال و باذلہ  
 سے گوید کہ اگر تو دران مجلس قوم میجوئے کہ متبیر اسے نہ شہید و یا دران  
 جہر کہ باہم قمار سے بیازند و رانجا خواہے یافت و اگر وہ کامی میسر  
 مرا تلاش کنی و رانجا خواہی دید چہ اسے من درست و دل میں دریاست یعنی  
 اگر تو مجھ کو قوم کی مجلس شوری میں یا او کی جوئے کی جہر کہ میں نہ ہوں نہ تو دران  
 مجھ کو پاوے اور اگر کھلون کے ہٹوں میں تلاش کرے تو تو وہیں مجھ کو دیکھو

میدان و بی ترقص سناہ ان ملکات قلم تبال اولاتیالی سجاہا جرة یعنی  
 پس چنان بجزام آید کہ کسی کی رقص انداز و محصل و لاسے خود سیر قدید  
 و دامن استوار و راز بردشت و لاسے نماید یعنی پیرو و اسیت شکست کر سید  
 یا چلتی ہے جیسے کہ غنیمتی کا بن نوٹ سے اپنی میان کی محصل میں تاپے  
 اور اپنی پرشے لشوار کی تحویل کو اڑا کر و سکود کہ اسے قال و است بکلار  
 التلغ حفاقة و لا کن متی استیتر فدا القوم ارفدا لکلال مبالقہ من حصہ  
 و حل بہ اذال بہ یکن فیہ دروسے لکلال استلغ و لکلال و لکلال من صیغ التلغ  
 کا لکنا م و لکلال و لا یرا و صیغ الفعل سے مقام المدح نفی مبالقہ علی ظاہرہ  
 بل یرا و بہ نفی الفعل اس کا کہ قولہ تعالیٰ و ما رکت بظلم العیبد و التلغ  
 جمع تکرار و ہی ارقص من الارض و ما اندر و اکثر استعمل فی المرقص  
 منہا و لکنا م حفاقة للتقلیل و دروسے لکنا م لکنا م و ہی القوت لکنا م  
 بالکسر و منہ و بالمدح لکنا م اسے قوت لکنا م و الما و بہا قفقا و نقدا انما و الرند  
 الاعانة و الما و یقال رندہ اذا اعانة و استر فندہ اذا طلب الاعانة منہ یقول  
 و لا حل الاراضی المرفقة و المخذرة حفاقة من قرے الاضیاف و قال الاعانة  
 و نقلہ القوت و نقدا و لا کن متی استیتر القوم علی شے من قرے الاضیاف  
 و حل الدیات و الغرامات و وضع الاعدا و نحوہ انہم باکتشام مرو لکف شے  
 سے گوید کہ در نہ میں ہی بہت و لکنا م ازین سبب نہی شینم کہ از نزل جانا



تسخن اذا احتد وخب السراب كناية عن شدة الحرارة في الهابة واما قيده  
 به لان العرب يفتخرون سيرهم في حر الهب قال عبطون الفراء في كل واحدة تقول  
 قبل او قبلت عليها بالسوط فتسرع في سيرها واسرعت والحال ان سراب المكان  
 الكثير الحجارة كان يضطرب من شدة الحر ثم كويده بران شتر ياد نازية  
 من بردارم ويابده شتم عيان يفتشت وياي شتاد وحال ابن ميثاق ويحاصل  
 ابن بودك از شدت گرمی سراب زمین سنگلاخ موج میزد و یا میزد یعنی من گویا  
 او میبایا او میبایا چون پناهنده دورست به یاد و سر او حال به میخواست به یا به  
 که گرمی کی مریس عین دو پیری این پیر علی زمین کار نیامانی ساچکتا به یا بچکتا  
 قال فذالت كما ذالت وليدة مجلس ترمي ربهجا اذ يال سحر  
 يقال ذال بال زال المعجز اذا فخر في اشي بحيث جردية على الارض وهما استعارة  
 والحجرات على اجذنت فما اها كالحا في المضي والاسم قبالة وذالت الثابتة  
 في معنى استقبال على كل وجه والليدة الامنة وليدة المجلس الامنة  
 وكانت العرب تعلم آثارهم الرقص والعار والاسبا اذا كن تولدات ولولا مخافة  
 القبول لاوردت اسما رافعتيات مع اسما رافعتيات من الارادة  
 معروف والاذيال جمع ذيل الرقاصه تاخذ ذيل ثوبها بيد ماو السحر بالمطهر  
 الابيض من القطن والمد الطويل يقول تستنقر او فتفتحت في سيرها وحاولت  
 كما تستنقر رقاصه مجلس ثم سولا اذ يال ثوب ابيض طويل كالتفخيها حيث تاخذ

لهذا على تقدير ان يكون الجدة  
 تحت جواب الشرط والاشارة  
 على تقدير ان يكون كمال مستقرا

یعنی میں کام اپنا پورا کرتا ہوں جسکو میرا ساتھی کہہ جاوے اور جان او  
 گلی تک پہنچی اور آپ کو گویا ہوا ہے کہ وہ جو کہوں گی جگہ اور دشمنوں کے  
 کہات پر ہنوسے قال اذا القوم قالوا من فستى قلت انى عنيت فلم  
 اكسل ولم ابتد من استغما به بعنى الكرم والشجاع وقلت معناه حسبت  
 وعنيت جھول من عناء اذا ارادوا استبدلوا نفقوا التبدل والحسنة يقال حديد  
 وليد يعينف نعنه بالكرم والشجاعة فتقول اذا قال القوم من شجاع كريم اذ لم  
 من شجاع كريم حسبت انى مرادهم من الاكسل بعده ولا انت شجاعى كوكيد  
 چون قوم اين حرف بر زبان رانند كه آيا چو المرء من حسبت كان مسيرم كه مرا  
 مى خواند چنانچه من شجاع و سستى نكارسى كرم عيسى جب قوم كى كوكيد  
 بات كهين كه كيا كوى سور ما سپاسى چو توب مين يهين معجبتا چون كه نكوكيد باقى من  
 چنانچه من چپ چپ جاتا ہوں اور آئى بالى ہنن تبا قال حلت عليہا بالقطع  
 فاجذمت وقد خب آل الاسعر المتوفى يقال احال عليه بالسوط اذا  
 اقبل به عليه والمعجبة بيان لقوله نسلم اكسل فہى حنة تحت جواب الشرط والم  
 ح فى معنى استقبال ويجوز ان يكون كلاً مستانفاً والاول اولى والقطع السوط  
 حيث يقطع من الجلد والاحزم بالجسم فالذال المعجبة الاسراع فى السير والواجب  
 والجنب الاضطراب من خب البحر اذا اضطرب بالانواع ولآل السراب والاضغ  
 بالهفة فالمعجبة المكان الصلب الكثير الحجارة والمتوفى اسم فاعل من توفى اذا

والافتداری الخ اص با دار الفندیة والمجروسه فی سنها لشداید و مشکلا نقول علی  
 مثل مذو النقاد امضی فیما یریدہ اذا قال صاحبی الایا غافل لستینی انقلک من  
 بذه الشداید با دار الفندیة یحکک و منقص منها با دار الفندیة یعنی مسیگوید کہ  
 بر چنین شتر مادہ بکار خود وقتی سے گزرم کہ فریق من بقیابا نذیر گوید کہ ای کجا  
 ار من مصیبت جانگاہ با دای مریہا ترابر نام و خود ہم بر ہم یعنی من ایسے  
 پر ایسے آری وقت میں کام پنا پورا کرنا ہوں کہ میرا ساتھی گنہگار کیہ بول او  
 کہ کہا اچھا بت ہو کہ میں جان کی عرض تین کچھ دیکھ اس مصیبت سے بچو چوٹا  
 آپ ہی اوس چوٹوں قال وجاشت الیہ النفس خوفا وخاله مصابا و کوا  
 علی غیر مرصد نقیال جاشت الیہ النفس اذا رفت الی حلقوہ خوفا و عدی باو  
 لتضمنہ معنی الوصول بخود من جاشت القدر اذا عدت وفارت و کذا یقال  
 انقحت الریتہ و بلغ القلب الحخبۃ و الجملة عطف علی قال صاحبی فی جملة  
 تحت الشرط و خاله النفس بالوصف بالمالک مقول ثان و مسمی معنی کان و  
 المرصد الموضع الذی یرید فیہ العدا و القاتل کما لمرصاد و المجتہد متعلقہ بالسن  
 اسکن فی خالہ نقول امضی علی مشکلا اذا قال صاحبی ذلک و انقعت نفسہ  
 الی اعلی حجبۃ خوفا و فرغ و طمۃ ذلک و لو کان علی غیر مرصد من الاعدا و اللغو  
 سے گوید کہ کار خود وقتی حکیم کہ منیقم مضطرب گرد و جانش تا  
 الجو برسد و خود تلف شدہ پندار و اگرچہ در معرض تلف و کین گاہ دشمن بنا



چنانچہ اگر توبہ چاہی کہ دوپہر میں بچہ تو ویسے کھینچی اور اگر توبہ چاہی کہ وہ دوپہر میں نہ  
تو کوڑے کا ست ڈر کر دوپہر میں چلی قال وان شئت سامی واسطہ الکوم

راسخا وحامت بضبعہا سبأ الخفید والسامة المقابلة في السوء اسے  
العلو والکوم بالضم الرجل وواسطہ مقدمہ مضروب علی الحنف وبقیۃ والعموم اسے  
واستغیر للسیر السهل السریع والضبع العضد والنجا بالنون فالحجیم کسحاب السیر  
والعد والشید مضروب علی الصدر تیر من عنبر لفظ الفعل فان مسنی عانت

بضیعہا سارت سیراً ونجت نجا والخفید والمحمجہ فالنجا فالتخنیۃ فالدالین کسفر جبل  
ذکر النعام بقول وان شئت ان ترفع اسخا رفعت راسخا سمحت یقابل مقدم

الرجل وسارت سیر الطیلم مع ان رضع الراسس علی ہذہ الصنف مانع من شتر  
السیر سے گوید کہ اگر تو این بھو اسے کہ سر نہ ہر سراز دیند ان بالاکشد کہ مقابل

مقدم پالان گرد و بد و بدین شتر مرغ نوجوان بد و با نیکی انقدر سر بالاکشین  
چنین تیر نہ تیرے مانع میگرد و عین اگر توبہ چاہی کہ وہ سر کو اوپر او بہاری

توانا او بہارے کہ پالان کے اکاڑے کا تھا بد کرے اور شتر مرغ نر کی دوڑ و  
باوصف اسکے کہ دوڑ میں اسقدر سر کو او بہار نہایت مشکل ہے قال علی مثلھا

امضی اذا قال صاحبی الالیتینی افدیک منہا واذندے

امضی تکلم من معنی سے الامور مضار اذا وحسنا وحب منہا بعد الانقام وار  
بالصاحب الی رفیق فی اسفر والاکلمۃ تنبیہ وفداہ اذا اذی العندیۃ عند نقود

جرجا + ای علی وجه طریق قدیم بجایه القطار از آشفته الجبل کبیر من حال  
 قریه و این مونس شد یا خوان من طول و الجبل لغت ثان لما لا یقول ولی مشق  
 مشق و الف ثقوب و ماران کیم می ترم به الارض بالشم تزد و سنی اسیر گوی که  
 لب شکافه و بنی سخته و نرمه بنی فوسج حید دارد که چون بن را بدو پیوسته و  
 میفرایند یک یونٹ او مسکا چراموا اوزناک او سکی بند می بوسه و اورگی  
 او سکی بیت اچمی عمد سبب که زمین سے او کو قریب کرے اور سو گئی تو چینی  
 دو گئی چو گئی ہو و سہ قال وان شیت لم ترقل وان شت ارقلت  
 مخافه ملوئی من القصد الخطاب کل من تیان منک امشیت و الارقال فرج  
 من بیر الابل فارسید پویر نسس رض علیہ فی الصراح و المخافه معقول و عتله الار  
 و الملوئی المعقول السوط و القصد بالغ السوط من الجبل و منه قوله صلعم نقاب قوم  
 احدکم و موضع قند و فی الخبیر من الدنیا و انسید و کلمه من بیانیه و المصد که حکم با  
 و منه جبل محمد و خوف السوط مدح فی الشافه قال زهیر صیف الساقه بیت تبأ  
 احوال العشی و متقی علاقه نوس من القصد یعیفا با نفاطوع اکبها فیقول  
 ان شئت یا مخاطب ان لا ترقل لا ترقل وان شئت ان ترقل ترقل مخافه  
 ان تقصر بها سوط من الجبل معقول محکم سے گوید کہ با وصف قوت و جلال  
 چنان مطیع و متقاد است کہ اگر تو این خواہی کہ پویر نزد و د و اگر این بخوای  
 کہ پویر بر و د و د چنان زمانہ محکم سے ترسد یعنی وہ اپنے سوار کی مرضی پر چلے

فبقول ولها قلب ذی حازم ماض فی الامور صلب شدید لا یوثق به اصابه و هم ناب  
 فهو کثیر کثیر علیہ الحجازة من احجار صلاب وضع فی احجار عراض صلاب شداد من الامور  
 من گوید که او دلی دارد که هو شیار و بیدار و سخت و تواناست و مثل سنگی است  
 که بران سنگهای می شکنند و در آغوش استخوانها پهلونهد و بشده که سنگهای سخت  
 و پهنای ماند لعین و ایا دل که می باشد جو بتر و چو گن کانی که اگر اریات کا  
 پورا گول مول به چیر کوی غم نهین تر تا و اریه پلین یون کی بیج او که جگه به  
 چو چوری چکلی سلون کی مانند من قال و علم محروست من الالف مارن  
 عینق متنی ترجم به الارض تزد و الا علم فصل صنفه من العلم محکم و هو ان  
 تشق الشقة العليا او احد جانبيه انفت لشفرة الاعلى و ما ذکر فیما سبق من تشبيه  
 بالسبب الموصوف كان لشفرة الاسفل فلانما فاة مرفوع عطف على السابق والمجوز  
 الشقوق الالف و عنی به الشقوق معطوف على علم و العاطف محذوف و من بیانیه  
 و المارن بالالف من الالف مع صلابه فارستیه ترجمه سببیه <sup>فی التعلیل</sup> و هندیه کمره  
 و کتور او العاطف محذوف و عنی به الشقوق الجید الکیم و الرجیم و المستکن فی العقل  
 للعنقه و هو معروف و المجوز فی به المارن و معنی رجم الارض به ان تشم به الارض  
 و قد کان عادتهم انهم یقیدون به سمیر المجرب بالاسفار فی شمس الارض و غیر  
 بعد الارض و بعد ما رویه سببیه لان السوف هو اسم قال امر القیس  
 یصف طریقاً صعباً بیت علی ظهر عاده سببیه القطار اذا سافه العود و الدیک فی



انما خص به ذکر لان اشارة في هذه الحالة فيقتب اذناه غايه الانتصاب فيقول بها  
 محمد زمان منتصبان تعرف فيهما الاستمع والكلم شيستان باذنه طنبی او نور  
 حیران فی حول افرده قطب منتصبین من الخوف مع گوید که هر دو گوشتهای  
 او نگه دار و استاده دست شده که شرافت حاصل و گرم نسل او در انجا می یابد  
 و گوشتهای استاده آن آمو و یا گاو وحشی می ماند که بصحرا می موضع حوصل از گله خویش  
 دو با فاده لرزان و ترسان میگرد و غنیشی ده دو نوکان او سکه کنیلی سید  
 سادبی من جسته او سکی نجابت شرافت پائی جائی می باشد او را وس چار  
 شامش کی یابید هر یک کی کانون کی مانند بین جواپنه زور سے الگ پڑی اور  
 موضع حوصل کے میدان میں کیسی باری باری پیرتے ہے اور ڈر کے مارے کان  
 او سکی کہے ہو رہی میں قال و اروع نباض اخذ ملکم کر داه صخر فی  
 صفح صحرا الاروع الحارم لتقیظ نبت للقلب و نباض الشم الذکی یتقال فواد  
 بنصر کحسن و غبل اذ کان شتاء کما و الاخذ بالهف ف المعجزة المشددة الماضی فی الابر  
 و الملکم المجتمع المدور و یوصف بالقلب علی ان الشدايد و الانسکار لا توثر فیہ بل  
 عنه کما یرق الشی عن المدورة و کینی به عن الصلابة شدید و المداة بالکسر العجزة  
 اتنی کبیر علیها الحجازة و تكون منه غایة الصلابة و الصخر اسم جمع و هی الاحجار  
 الصلاب و الاضافة لادنه ملائم و الصفیح الحجازة العراض و الصخرة کعظم الصلاب  
 القوی الشدید و وصف به الجمع علی انه جمع علی وزن مفرد و صفتها بالخرم و التفتیط

الصنعة مع تشبیه لما انفصلت للاذنین والاصناف الى السمع لفظة والتوحس  
 في الاصل الاصناف الى الصوت الخفي والمراو به بالضمين اليه من الصوت و  
 القول على التجوز فان سمع نفس التوحس غير معقول والبرى السير في الليل  
 والجار والمجور حال من التوحس بالمعنى المراد والتوحس بالفتح الصوت الذي  
 يسمع ولا يسمع منه وروى الجرس الجرس فاهلكتين كما هو في ديوانه وهو الصوت  
 طلقا او الخفي منه والسماع من ندبه اذا اطره وفض عليه يقول ولها اذان  
 فيصدق بهما بالضمين اليه من الاصوات والاقوال حمل كونهما للسمع سواركا  
 لصوت خفي او بصوت ظاهر فاضح كمنه كوكبه كوكبه وگوشت انجمن دارد  
 كمنه كوكبه شب رفتن بخوبی ودرستی نشود خواه باشد وگرگوشی باشد  
 یا باواز بلند بعینه کان او سکی ایسه سچین که راست کی حلی کی بات چپ پٹ  
 بهشت اور پوس پوسے سنتی بن خواه کا نا پوسے کرین یا گلم کہاں کپار کہ کسین قال  
 مولانا تعرف العتق فيها كالمعنى شاة بحول معزو يقال الله اذا  
 حده والاذن المولدة محمد و الله اس على الانصاف ويقال لمثل اثنين الاذنين  
 اذنان ومنه قول علقمة ع لها اذنان تعرف العتق فيها وهو وصف في  
 الخيل والابل ويعتد من علامات العتق منيها والعتق الشرف والنجاة  
 والاسمان الاذان والاشاة الطبة والثور الوحشي يذكروا يوثق ويحمل موضع  
 منفرد وانما منع من الضرورة ولم يند من افروده اذا تركه وحده و

طحوران عوار القدر سے قراہا مکحول سے مدعوۃ ام فرقت  
 يقال طحرت العين قد اذا رمت بها فحی طحور وکنی بہ عن حرة السفر والسنقة  
 بوصف بہ قال زمریت وناظران لطح ان قذاہما کانہما کحولتان بائند و العوار  
 الکبار القدی و ہو ما یقع فی العین فیہا عن الانفتاح و لیسطر و صحنہ الا  
 لاختلاف العظین و عنہ بالمکحول الکحلار اللہم الا ان یراد بحسب الفطرۃ الذعر  
 الا حاقۃ و الفرقہ و لالوحشیۃ فی ام الفرقہ و ہو عطف بیان لمذعوۃ بقول  
 ترمیمان القدر المانع عن لظف و الانفتاح قراہا یا فحی ط ب مثل عینی  
 بقبرۃ وحشیۃ غامہ الکلاب و القفاص نتردی بینا و شمالا سے گوید کہ  
 چشمانش حس و خاشاک نا دور سے ہنکند کہ مانع کش و ن چشم و مگر ستین باشند چنانچہ  
 انہا امثل چشمان شرمین آن مادہ کا وحشی خوابے دید کہ شکاریان و  
 سگان شکار اہل ترسانیدہ باشند بعینہ و آنکہ بین تنکون وغیرہ ایسے  
 چیزوں کو جو اکھوں میں اور ویکہنی اور کہلنی سے روکتی ہیں و وریکتی میں چنانچہ  
 تو انکو ایسے چہرے ہوتے پاویکا جیسے اوس تنکلی گامی کی آنکھیں ہوتی  
 جبکہ شکاریوں نے ڈرایا ہووے قال و ہا و قما سمع الثوب للسر  
 البس خفی اولصوت مند و الصدق ہینا معنی الشدة و الاحکام  
 فانہ اذا وصف بہ القول یراد بہ المعنی المشہور و اذا وصف الفعل یراد بہ ذلک  
 و منہ قولہم شدۃ صادقہ و قدوت ہینا صفت للسمع فی الحقیقۃ و ثابث



بالحجج عظم الحجاب مع كونه مناسباً للعين وان اريد به ذلك فالصخرة علم  
 معناها الحقيقي والاضافة الاولى لا اعتبار الملازمة والاشارة بمعنى من كما  
 في باب حديد وخاتم قضت وغدا الصخرة من جنس المضاف على سبيل الاشارة  
 دون الحقيقة والقلت بفتح القاف اسفرة التي يكون في الحجر مجتمع فيها  
 المار خبر محذوف وقيل بدل من صخرة وح يكون معناه كهفي حجابي قلب مورد  
 فان المبدل منه يكون مقصودا وهو كما ترس والمورد اسم ظرف ما يرد به الناس  
 الدواب من المار منه يركبها تقول ولها عيinan تمنان كالراءتين استقرتا  
 في غارين وقسمين في جانبي عظم وجيشبه الصخرة او في غارين كائنين  
 تحت عظمي حجابين من صخرة كل منها قلب مورد في الرطوبة والطراقة ميگوید  
 که هر دو چشمانش چون دو آئینه تابان است و در دو غار کے کہ در دو حجاب  
 استخوان چہرہ سنگ وارش واقع شدہ ممکن دستقر گردیدہ و یاد د فکر  
 کہ زیرہ دو استخوان بار ویش کہ از سنگ سخت ساخته شدہ جا گرفتہ و پر چشم او  
 از رطوبت و شادابی غور و معانی است کہ بر کن رآب وایم الورد و باشد یعنی  
 او کے دونوں آنکھیں دو آئینی ہیں آون دو غاروں میں مستقر ہیں جو چہرہ  
 کے مدھی کے کناروں میں واقع ہیں یا اون دو غاروں میں ہیں جو ابرو کے  
 بیون کے نیچے ہیں جو پتھر سے بنا گئیں اور ہر ایک آنکھ کے پائے کے  
 گھاٹ کے پیشے ہیں جو پائے سے بہری ہوتے ہیں قال

في الشامي فهو جار بهما العينا والقد الشق في الطول تقصير القطر ومنه قفا القسمة و  
 الصميمة المحرول للست او مشفر وحرده قطعه على العوج والتمثل بجول والحجة حال  
 يقول ولها خدين ناعم كقرطاس الصناعات الشاة او كالقرطاس الشاة و  
 مشفر دقيق لين كاديم التاجر اليماني الاولاديم اليماني وقد استقامت منه مستويا  
 من كويكده رخساره او درز به ونازكي بكافذ شاة من مانه ولبه او  
 درز به وباريكي بيار واديم نم ياني ميرسد و حال اينكه كمال ورستي و  
 اورا شفا فثابت بعينه كال او سكي نرم ونازكي حسي شاة كاعذا وريونث  
 او سكي اسيو پور سته چيه مين كے وهور كے كوسيد ساو كاتا هو قال و  
 عيان كالماتين استكتا بكنه حجاب صخرة قلت  
 الماوية المرأة والتشبيه في المعان ولسريق يستدل به على قوة الدماغ  
 الدالة على قوة الاعصاب الدالة على متعة اسير ولذا يشبه صين الفرس و اسير  
 بها قال امر لقنيس صيف فرس ع و عيان كالماتين و حبر وقال علقمة نصيب  
 ناقص بعين كرامة الصناعات بيرة واستكن اذا جنت في النكت اسه ليت و  
 عن به الاستقرار واستكن في الفعل للعنين والكهف النار والحجاب تقي  
 المعلقة على الجبين كحجاب وقد كبر الجانب وعظم الحجاب والظاير ان المراد  
 بالحجاب الجانب والصخرة استقارة لعظم الوجه والاضافة الاولى للمعنى  
 في والثانية بمعنى اللام ولا يخفى ما فيه من ايها المتناسب حيث لم

سے گو بند و یا برنگ سنگ پیرسازان کہ بران پیر خشک میا زند سخت و  
 درشت واقع شده و بیان سے ماند کہ موصوع اتصال اجزا ریش بعضی اجزا  
 اور بعض دیگر کہ دھشتی و درشتی حکم موافق دارد چون شکم دادہ و عیسیت  
 و دھشتی کہ چو پست ایستہ کر است بہ جیسے لوسی کوشنی کا لہرن یا پندہ سوکھا  
 کا پتہ بناتے گویا او سکی جوڑون کی جگہ سے اوسکے بعض ٹکروں کی ایسے بعض  
 ٹکروں سے جوڑا ہے جو سوچن کی مانند کڑے بن عرض کہ وہ کہو پرے بڑے کڑے  
 ٹکروں سے بنائی گئی ہے قال و نجد القرطاس الشامی و مشفر  
 کتب الیما فی قدہ لم یجد الخ و از سنیہ رخسارہ و ہندیہ کال مرفوع  
 عاتقا علی سابق و القرطاس معروف و الشامی جمہور العین نسبت الی الشام  
 سنی بہ وقوعہ فی شتمہ تعین اللہ کا سنی الیمن بہ وقوعہ سے مبینہ و کثر  
 بکثیفہ و ازاد بہ الصانع الشامی و یجزان کین نقی للقرطاس علی قول من یجوز  
 انما فی الموصوف الی الصنفہ الخویہ و تشبیہ فی اللین و النہوۃ و النہوۃ الخ و من  
 فی الساقۃ قال کتب بیت قنار سے مرتبہ البصریہ عن حق مبین و سے الخ و من  
 تشبیہ و مشفر کتب شقۃ البعیر عطف علی چند و بست بالکسر کل جلد نہاد  
 بالقرط و کجہ فایسہ چرم بختہ و ہندیہ نری و میا اطلاق علی الصغیر و الکبیر و  
 عنہ بہ قطعہ منہ و شبہ بشتۃ الابل قال التنبی عن کر عن بیت فی آثار  
 من الورد و الیما فی نسبہ الی الیمین بزیاۃ الالف و ما تیل فی توجیہ الاضما



بوزن و هو نوع من السفينة و حبله بالكسر و الفتح نهر سفيد و معروف في مصر  
 و المصدا اسم فاعل من اصعد اذا عرج و موجب يقول و لها عنق طويل شديد  
 القيام و كثيرة اذا رقتة يفسح و يكون مثل سحان و صبي حايه في نهر حبله  
 مے گوید که گردن بلند و بسیار خیز دارد که چون او را بالا کشد زبان  
 سحان گشتی که جبب بغداد میزد و بلند و نایاب است که دو عین و ده ایست لایه  
 گردن رکبتهی ہے جو بہت بلند او بی ہمتیہ چنانچہ جب وہ او سکو او بہار تی  
 ہے تو وہ جلد بغداد کے چپتی ٹیرے کا پتو ار معلوم ہوتے ہے قال و حجتہ  
 مثل العلاء کا نما و سے المستفی منھا الی حرف مبر و البحر یا لفظ  
 انحف رفوع عطفا علی السابق و العلاء السندان و البحر الذی یحیف علیہ  
 و کلاهما جمع فان التشبیہ فی الصلابة و الاول نیاسب المسبر و والوسع العظم  
 و البحر و المستفی موضع التقار شین و ارادہ الدر و منها حال و مقبول الوسع  
 محذوف و تحمیل ان یكون من تبعض من مفعول الوسع و حرف اشئی طرفہ و المبرد  
 بالكسر التعمیر و یكون من الحیدر فارسیہ ہو مان و ہست یہ سوہن و استیعیر لفظ  
 المضموم الیہ یقول و لما تحفت شدید صلب کا سندان او ک البحر الذی یحیف علیہ  
 الاقط کان المستفی اجزاء اضم بعض اجزاء الی طرف بعض منہا تشبیہ بالمبرد  
 فی الصلابة و لا شک ان کل بعض منہا مضموم و مضموم الیہ کان الکل کالمبرد  
 مے گوید کہ کاسہ سر بزرگ او زبان سندان آنگہ ان کہ بہ ان آہن

التخریص بالغوفانیه فالمعجیه فالمهلتین کسورا معرب تیز زلف علیہ فی  
 القاموس و يقال فی الفارسیه شاخ حابیه و شاخ بیرامین البینا و فی الهندیه  
 کلّی و یؤیدہ قول المستنبرع لقطیر من کم الی المسبایق فان لقطیر من الکم لقطیر  
 الی التخریص لوقوعه تحت من فتره بالخشیج فقد سیافانه لیکون قطعه ثوب تحت  
 اللیط و يقال چون بلا و عیل و الغر جمع الاغ و هو الابيض من کل شیء و المقدر  
 اسم مفعول من فتره و اشتقه طولاً لقیول تبتلا فی تلك الآثار تارة و تتفارق  
 اضری کما تتلاقی و تتفارق التخریص البیض فی القیض المشتق بالتریح مسکوب  
 کہ آن رشاہا گاہے ہمے پیوند و گاہے از ہم سے گسلہ چاہیچہ تیز را سی سفید  
 پیرامین دریدہ لصدیمہ ہوا جدا و پیوستہ سے گرد و لعینہ و نشان آہمین  
 کہی ہتی ہین اور کہی ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہین جیسے پٹی کر فی گ  
 اکلیان ہوا کی جو کی سے باہم ملتی ہین اور پہر الگ ہو جاتے ہین قال و  
 اطلع نہاض اذا صعدت بہ کنکان بوحی بدجلیہ مصعد  
 الالبع بالغوفانیه فاللام فالمعجلہ اسفل صنفہ من البعل و هو طول العنق و  
 منہ جید تلعب اذا کان طویلاً مرفوعاً علی فخذان و النہاض مشدید المشہور  
 اسے البقیام و ضد محفوف و شد و الارم و البابل المقدیہ و المجر و للاقع و البکلا  
 بالضم و شدید الکاف و نب اسفیتہ فارسیہ و نبال کشتی و مندیہ شوار  
 و الجار و المجر و متعلق بمحذوف ہو جواب الشرط و البیو صی معرب

موار و من خلفا رست في ظهر قرد العلوب الا انما جمع علب بالمهنة و ان  
 بالنون المكسورة فاعلمتین سیر نشیج عریضا و یشد به الرحل علی لبعیة فارسیه  
 تنگ شتر و الدیات محکم جمع و ایت و سه فقره الطهر و منه ابن و ایت للغراب  
 فانما یاکل منها اذا و بر لبعیة و الموار جمع مورد و هو النهر الصغیر الذی یرده الانهار  
 و الذواب فارسیه جوع خور و الخلیف بالبعیة فالقاف الحجا الماسس الماخیر  
 و القرد و بالقاف فاعلمت ثلاث کثیر الارض الغلیظه المرتفعه و طهر الارض  
 طاهر و وجها یصفیها کثیره الاسفار فیقول کان آثار السبع الذی یشد بها  
 الرجل علیها من مواضع مختلفه من نقار طهر المرتفع انهار صغار من الحجا الماسس  
 الابض علی وجهه ارض غلیظه مرتفعه مسیگوید که نشانی تنگ او بر پشت  
 بلندش که جای نمایان گردیده بدان جو بای خور و سه ماند که از تنگ سفید  
 و صافی بر روی زمین بنمشد بلند باشد یعنی و ده گریه نشان جوشگون  
 کی باشد نه سه جگه جگه او سه پشه پر نمایان گوئی بین گویا سیاه  
 پتر کے نمایان بن جو موئی از پی زمین پر بنائی گئی بین قال تلاقی واجیا  
 تبین کا بنایا بنی خبر سه تبین مقدر و اصل تلاقی تلاقی  
 فحذفت احدی التامین واجیا ماضوب علی الطرفیه معطوف  
 علی حذوف حذف استقامت و تبین معناه متفارق و استکن سه  
 الفعلین للبعیة و لیسنا بنی جمع بنیة بتقديم الواو علی النون و سه



رسے ہوتی ہے اور دونوں بازو اس کی اگلی دھڑ سے نیچی کو اوٹا رسے گئی ہیں  
 قال جنوح وفاق عندل ثم افرعت لها كنفها في معاني مصعد  
 الجنوح الناقة التي تمثيل من جانب الى جانب نشا طاو وهو وصف قال بصيف  
 البياض ع فواسق عن فصد باجوا والذواق ككتاب وخراب السرقعة التي  
 كانها ثقب ويقال في الفارسية جهان قنار العندل ضخمة الراس وكنية  
 بعن قوة الاعصاب وصلاتها فان الراس منبت الاعصاب وشم للثقب  
 في الذكر والانتقال من مطلب الى آخر وانفسد اصدعه ولفصل جبول و  
 معروف وفي معني الى والمعاني اسم شعول القصر المعلى واستيعاب لموضع كنفه  
 من مقدم الحجد والمصعد معظم المرفوع يقول ذات مرج وثا طمیل من جانب  
 الى جانب في سير يا شمع كانها تدفق الاعصاب من حيث انها ضخمة الراس  
 ومع ذلك اصعدت كنفها الى مقدم حبد بالذنب هو كالقصر المرفوع اعظم  
 من كنفه كنفها من جانبها من سبيلها وچنان تیر تیر وده که گویا  
 ہے جہد و سحر رنگ دارو کہ دلالت بر قوت و صلاحیت اعتدال شمع کند  
 و بالاینیمہ درمشانہ او بجانب مقدم حبدش کہ چون قصر بلند می نماید بالا پرده شد  
 یعنی خوشی کی متوالی او میرا و میر کو جبینی و اسے چلنے میں کوئی پیاند بی بہت بڑی  
 کی ہے اور اس کے دونوں منہ ہی اگلی دھڑ میں جو ایک بڑی اونچی محل کے  
 پر ہے او بہار کر لگی کہ ہیں قال کان علوب لیسع فی دایانہا

علی السیر لا تفل سید با فہمی تیر و تجربے مسکوید کہ وہ بای زیر گلویش گلگون  
 کہ منجملہ علامات عتق و کرامت اصل اوست و شیت او محکم و استوار و گامیہ  
 فراخ و دستھائش بسیار روان و دوان است یعنی او کے گلی کی نمی  
 کی بال ہوئے ہیں جو اس بات کو جتانی مین کہ وہ نسل کی سچی اور اصل کی پور  
 اور پیادگی کی کٹی اور او کی دگن چوڑے چپکلی اور پانچھ او کے ان تھک مین جو برا

چلتی رہتے مین قال امرت یدہا قتل شرز و حجت لھا عضدا با فی  
 سقیف مستد الامر ارا حکام القتل و کنی بہ عن الاحکام لیسین الفعل یجول  
 والشرز با حجتین فالہتد ان قتل الخیطہ او الجھل عن البیاد و من خارج ثم مرقہ الی داخل  
 فاضافہ القتل الیہ اضافۃ العلم الی الخاص لانه نوع مشہ ولا شک ان الجھل او  
 الخیطہ اذ قتل یکذا کیون محکما و الاحیاح الاماۃ واللام نے لھا کاللام فی تک  
 نے قولہ تعالیٰ الم شرح تک صدرک و فی معنی مین و سقیف سقیف  
 المقدم جہدہا ما یقیل بہ العضدان و السند کعظم ما سند لعضبہ الی بعض و کنی  
 بہ عن الحکم بقول قتل یدہا قتل شرز ہے حکمت احکاما بلیغہ و اسیت لھا  
 من مقدم جہدہا لیسبہ بالسقیف المحکم المقنع مسکوید کہ دستھائش  
 چون سخی استوار کردہ شدہ کہ از برون و ورون اور انجونی تافتہ باشند  
 و مرد و بازویش از مقدم بلندش کہ سقیف بلند و محکم مے باشد فرو واد  
 شدہ یعنی دو نو تافتہ او کے مضبوط مین جیسے و دہرے ہی ہو سی

لے  
وہ کہ لایعجب و الشیخ  
منی الجعب و نحوہ و یؤخذ  
منی بطریق الطائر ۱۱

فالمعجم الجعب بالظلی بہ کالجعب و بانی بنی بہ کالاجبر و الجبر فالجبر و الجبر و ان کان مستقلاً بال  
الاول اعنی التلقین فالمراد بہ الاحتر و الحجرة و ان کان مستقلاً بالثانی اعنی تشاو  
فالمراد بہ الجعب و نحوہ و کلاهما صحیح و الاول اولی بقول ہی مثل جعب عظیم بناہ  
سما رومی اقم مالک بالقل و اللہ لیا طن و لیلان بالاجبر و الحجرة حتی یثاد  
بالجعب و نحوہ مے گوید کہ آن شتر مادہ چون پل بزرگ است کہ شمار و مے  
رنگ بنایش ریختہ و مالک او برین ہو گند خورده کہ نشت و سنگ انباشتہ گرد  
تا کہ بخوبی کج کردہ شود یعنی ایسی کیلی ہی جیسی وہ بڑا پل جبکہ روئے راج  
نے بنایا ہو اور او کی بنوائے والے نے یہ تم کہا سے کاشیوں اور  
پتروں سے او کے بہرے اور پیر چوٹ سے او کی چھائی ہو و قال  
صہبانہ العشون موحدة القرى بعیدة وخذ الرجل موا  
الید الصہابی الا صہب و هو الاشقر و العشون بالضم عدة شعيرات طويلة  
کیون تحت حنک البعیر و صہبہا من علامات العنق عندہم و الموحدة  
مہو المحکمة لفظ معنی من آجده اذا حکم و منہ بناء موحدة ای حکم و ناقة  
اجد بنین و القرى الطهر و منہ ناقة فردا اذا کانت طويلة الطهر و الوحده  
بالواو فالمعجزة فالدل المعجزة سعة الخط و ما بین القدرین و الموارسب النہ من  
ما اذا جبر علی وجه الارض بقول ہی کہ تمیہ الاصل یدل علیہ صہیۃ  
عشونہا محکمة الطهر و شیقة القفار طویۃ القوام شیدہ سعة خطواتہا قویۃ



واحدة كدلو السقاين والدالحج بالهتة فاللام بالحجيم من بغير نزع الدلو في الحوض  
 من البيرة والشدة ومقاساة الشدة وشبهها به لانه بعيد عضده عن جنبية حين  
 ما يمر بالدلو من البيرة الى الحوض يقول لها منسقان العبا عن جنبها العباد  
 شدة يا حتى لطيف بها وهي في مقاهها انها تمر بدلو في الحج قوسه يقاسي الشدة  
 في عمله ميگويد که هر دو آن خوش از هر دو پهلوش چنان بعدا نتاده  
 که گویا کار دلو کشی میکنند که هر دو دست خود دلو پر آب از چاه گرفته و دیگر  
 سے انداز دو بسیار محنت میکش. و مخفی نماند که هر دو دست آن خوش کش آدم از  
 پهلوی ایشان علیحدہ میباشند یعنی او سکی دو نو بازوان یاد و نو کتفیان  
 پسلیون سے ایسی الگ تگت ہیں کہ گویا وہ ساندنی کسی مزد و محنتی کے  
 بہری ڈولون کو اوٹھائی لئی جاتے ہے جبکی اوٹھانے سے بازوان او سر  
 غریب کی کھل جاتے ہیں قال القنطرة الرومي اقسام رجبها التكتفن حتى  
 تشاء وتقر مدالكاف اسمية لوقوعها جزم المتبادر محذوف والقنطرة الحجرة العظيمة  
 وحض الرومي بالذکر لما ان العرب كانوا عارية عن حسن الصنعة وترغمان  
 الحجم لم حياة فيه واللائم فيه للعهد الذی بناه للحنس ولذلك وصف مضاف  
 بالحجة وتخیل اسکیون الحجة حالاً بتقدیر شد جسنی رب القنطرة ما کہا والا کثرت  
 انحط والاحاطة والقنطرة مجهول والحجة جواب القسم وشاد الحایط اذا هلا  
 بالشد وهو کل باطلیہ من الحصى ونحوه ومنه قصر نشید والقمر بالثاقف المہتم

وہو السدر البری و يقال له فی الفارسیہ کنار دشتی و فی الہندیہ چتر پیر  
 و کشفہ احاط بہ و الاطریاح لہن عطف القوس صنیف الی موصوفۃ المعنوی  
 کما تر منسوب عطفاً علی کناسی ضالہ و الصلب عظم الطہر من الکامل الی الخ  
 و يقال له فی الفارسیہ استخوان پشت و فی الہندیہ کنگر و و المویذ القوی  
 الشدید من ایدہ اذا قواہ یقول کانت اصلاعہا الحیلۃ یجہنیا الامین و الا لیسرۃ  
 النجیۃ تیا طیبی من الضالۃ بحیطان بھاسن جانبیھا و قسّی معطوفۃ و صنعت  
 تحت صلب حکمے گوید کہ پہاڑے چپ و راست او گویا دو خواجگاہ ہست  
 کہ از کنار دشتی بودہ و بہر دو جانب آن شتر مادہ محیط افتادہ و کما نہاخم دادہ  
 کہ نیر استخوان پشت محکم شد یعنی اوسکی داین بائین کی پسلیان گویا  
 ہرن کی دو گہرین جو چتر پیر کی جہاڑیان ہین اور اوس ساندہ فی کی داین  
 بائین کی لپی ہین اور موڑی ہوئے کما نین مین جو کر ی کنگر و کی بچی کہی مین پر قال

لھامرقان فتملان کما تمربلی و الج تمشد و المرق  
 بالکنر وصل الذراع الی البعد و يقال له فی الفارسیہ آرنج و فی الہندیہ  
 کہنی و الا فتل تفضیل المقتول من قتلہ اذا بعدہ و بعد المرافق عن الجنب  
 مد و ح فی الابل قال کعب رضی عنہ و مر فقہا عن نبات الزور مقتول و يقال  
 للناقۃ السرقین تلار الذراعین و روے کا ہما بدل کا نما و الضمیر للناقۃ  
 کما فی تمر و الباز لبقدرۃ اللزوم و سلم بالفتح الدوائی کیوں لہا عروۃ

نبات الزور  
 ہی الاصلع

والخوف جمع خلف وهو اقصر اضلاع الحنب والضمير المجرور للمحال  
فانه جمع على وزن المفرد وايضا يفرق بينه وبين واحدة بالتاء وحمله <sup>للمستقيم</sup>  
نعت محال والاجزته جمع جران وهو مقدم عنق البعير من المنج الى النحر  
والجمعية باعتبار الاحسب او فان جران للبعير الواحد لا يكون الا واحداً  
مرفوع عطف على السابق والمترادف الصاق <sup>عط</sup> والفعل مجعول والداي قمار  
الظفر والعنق جمع داية والمنضد اسم مفعول من نضده اذا جعل بعضه فوق بعض  
على الترتيب وباللغة فيقول ولها شقار ظفر محكة طوى بعضها الى بعض تشبه  
اضلاع النابتة منها القش في الصلاة والاختار ومقدم عنق من المنج  
الى النحر الصق بقدر مرتبة بعض مصافق بعض على الترتيب السليغ  
مے گوید کہ محروہ ہائی شیش باہم چمیدہ و چسپیدہ و اضلاع خور و ش  
کہ بدان محروہ تعلق دارد و در کمی و در شتی بیکانہا سے ماند و مقدم گردنش  
بہتر ہائی تو بر توجہ سخت الصالی دارد <sup>یعنی</sup> کند و را و سکا باہم نگاہا  
ہی جسکی چوٹی پسلیان کاٹون کی مانند گڑی پھڑے مین اور اوسکی گردن  
کی اکاٹے سارے پورے اوسکی گردن کی محروہ سے کی لٹیر  
ہے جو او پر نیچے برابر چینی ہوئے ہیں قال کان کما سی ضالۃ لکینا ہا  
واطر قمتے تحت حملب موید الکناس بالکسر بیت الہنی و قیال  
لہ بالفارسیۃ خوا گاہ آمو ولا ادرے ہندیہ خاضتہ والضالۃ واحد الضال



بہ تارۃ خلف الرءیف و تارۃ تمرہ علی ضرب طایا بس کا لرق البالی مقطوع  
 اللبن میگوید کہ دم سے حبنا نہ چنانچہ گا ہی بدان پشت رءیف را نیزند  
 و گا ہی بر پستانی میگزارد کہ چون مشک کہ نہ خشک گردیدہ و از شیر مبدیدہ شدہ  
 یعنی بکبہ او سکورءیف کی چھ مارتے ہوا و کبھی سوکھی تنوں پر  
 لیجاتی ہے جو سوکھ سوکھا کی پرانے مشک سے ہو گئی ہیں اور دودھ کا نام و  
 نشان اون میں نہیں رہا قال فخذ ان اکل الخض فیہا کا ہنما بابا صنف  
 محمد و اکل ماض مجہول و الخض بالون فالہلہ فالعجۃ الخ و عنی بابا بن مصر  
 الباب و السیف القصیر العالی الطویل و المرد المس و سنہ صرح محمد بقول  
 لھا فخذ ان اکل الخ فیہا کتہان لھا و قدر تقفا کتا ہنما مصر احاباب قصر  
 طویل فمس بالجص و نحوہ میگوید کہ او دوران دار و کہ گوشت نباشتہ  
 چندان بلند ساختہ اند کہ چون دوبار زوے دروازہ کاخ بلند نمایند میشود یعنی  
 او سکے و نور این اسیر گوشت سے نوی گمین اور اتنی او پر گوا و بہار سے  
 گمین کہ ایک بڑی محل کی دروازہ کی دوبار و معلوم ہوتے ہیں قال و طی  
 محال کا محشی خلوفہ و اجزۃ لکرت بدای منصف الطی معروف  
 فارسیہ نور دین و چچیدان و مینی بہ عن الاحکام صنف الی موصوفہ المسو  
 مرفوع علی نہ معطوف علی فخذ ان و المحال جمع محاذ و ہی نقار الطیر و قری  
 تدیر المحال بمس القوس و الحنفی النفسی و تشبیہ فی الصلابة و الاستقامۃ

کتاب بجانب وشک بالمعجزة نظره وامنعل مجبول والمعجزة حال تنبذ یرتد  
والسبب لمعجزة تنبذ عظم الذنب ولسر و بالملک کثیرا یخیز به الا دیم  
والا تیره التي یسر ولسر یسر به الدرع وکلاهما متعل وبقال للاول فی الفاتحة  
ورنش و فی البهذیة ستاری وستانی بصیف ونبها کثرة اشعر فبقول انه  
کثیر اشعر حتی کان جنای صقر طویل الجناح احاطا بنجای عظمه وبقال  
به بما یخیز به الا دیم او بما یسر به الدرع مسیگو بد که دم بسیار موش چنان  
سے نماید که گو یار و بازو سے باز کلان بازو را چپ و راست استخوانش چپا  
برفش کفش ووزان ویا سوزن زده با فان و دخت اندیشینی او سکی  
ایستد به بکلی سببه که گو یا کسی به بکلی دوزن بازو ن کو دم کی  
طبیعی کی و این با این زده با فون کی موشی یا مویون کی ستاری سے سیدیا  
به قال بطور ایه خلف الومیل و تارة علی حشف کالشن ذرا و مجذ  
الجمود فی به نه منسل و متعلقه مخدوف و الومیل بالمعجزة روفی اکب  
البعید و الحشف بالمعجزة فالتعجزة محرکة الطریق البسانی الیاس وشن بالمعجزة فالکون  
الزرق الیاس و الذاد و بالذال المعجزة فالواو الیاس من ذو و الشی اذا  
جفت و المعجزة باجسیر فالذالین لمعجزة تنبذ اسم مفعول الضع الذک قطع لبسه ونبه  
اشعار به بالمکدر و ما ندر قال آخر طیت و تلو به بیان العسیب ترة علی  
فرج محروم الشراب محبذ و قال عنقه مع تذب به طوا و طورا ترة بقول

حصہ سے مجموعہ شعر۔ و کہنے بذریعہ انشیل عن الذنب اکثر شعر و  
 ہو وصف فی الابل و الخیل و الروم و الغرغرة و الافرنج و کہنے بہ  
 عن الخنثی و الصولہ فان الصایل یروع من یصول علیہ و الاکلف من الابل  
 و غیرہ ما یکون لہ بین الحمرۃ و السدا و کہنے بہ عن الفیۃ القویۃ و الملیح اسم <sup>عل</sup> قائل  
 من البدن اخیل اذا ضرب فخذہ بذنبہ و فیل ذلک عند غلبۃ الشهوۃ <sup>بھی</sup> بھیا  
 بقوۃ السمع و قلہ احرص علی الاکل و التحرز عن ضرب الغیل فقیول تعود من الکر  
 الی صورت راعیھا الداس فہی قویۃ السمع و قیلہ احرص علی الاکل فان  
 احرص علی السمع و یقبل الذنب اکثر شعر سنا حرا مینھا و بین حملات  
 الخیل الفیۃ القویۃ الشفوۃ فلا تحسب فلما یضعف سے گوید کہ بیان  
 شبان چراگذاشتہ سے آید و چندان در چہرہ دین فرومندیہ و در کبک  
 نشو و نما و در آمدن شتر جوان قویۃ شہوت را بدی می راند کہ مویشی بسیار  
 و انبوه افتاد و عرض کہ بار و زنیگر و پس از آن شود یعنی چرواہی  
 آواز پراقتیست و در ایسے دھندے نہیں جو کہاں کہاں فی مین پی ہی ہو سکیں  
 اور شہوت کی مانتیے جوان اونٹ کی چرواہیوں کو ایسے دم سے روکتی  
 ہے جو ہوں اکثریت سے چوری چلی ہے عرض کہ وہ بیاتی نہیں ہوتی  
 نہیں قال کان جبنا حی مصر حی ملکنا خافیه شکا فی العنسیب  
 لیسری بالمریۃ فالمریۃ الطویل الجناح و تکلفہ احاط بہ و الجناح



بذہ انجملہ معطوفہ علی ترتبت وحذف العاطف والحدالین جمع حدیقہ و ہے  
 کل مرعہ محیط للمرعہ و يقال له مرعزار والمولي اسم من قول من الولي وهو المطر  
 بعد المطر صفة موصوف محذوف والاسرة جمع سارة ہونیز موصوفین  
 الارض والاغید بالمعجۃ فالتحانیۃ کثیر النبات من الارض وليس بمعنی  
 الناعم فانه من صفات الانسان والاعصان يقول رعت القفین سے فی ايام  
 الربیع دختہ فہمکہ النوق لثی حفت لبساتہا وقد کن یرعین ریاض مکان  
 محظور الموضع الطیبۃ اکثر النبات او وترعا بالیوم تنفہا سے گوید کہ  
 در عین موسم ربیع موضع قفین در گلہ شتر ما دگانی پریدہ کہ شیر در نیانہا  
 آہنا خشک گردیدہ و در مکاسے کہ موضع سیکہ بارخانہ می مترا ترا دالی یافتہ  
 و خود او کثیر النبات بودہ میچریدند و یا خود آن شتر مادہ در چنین جایا میچرد  
 یعنی سادھے کے دونین موضع قفین پر ایسے اونٹنوں میں چرتے  
 رہے جسکی تن سو کہہ گئی تھی اچھا ایسے زمین کی چپ لگانوں میں چرتی  
 تھیں جسکی اچھی ایسے ٹھکانے پی در پی میہوں کی برستے سے بری ہوتی  
 ہتی اور خود بھی وہ بڑے زورین تھے قال شریع الی جمہور مستحب  
 و متقی بذلہ حصل روحا شہا کثیف تلبہ لیاال راہ از انہا  
 یعنی بانی قال امر القیس عم یہ عن الی موصوفے اذا جمعہ و  
 اہل الراعی اذا دعا الابل لبہ بعودہ و اتقی بجلہ وقایۃ لہ و محض جمع

ہے جو ایک جوان پیشی شتر مرغ کا مقابلہ کرتی ہے قال تباری  
 عتاقا ناجیات و شعت و طیف و طیف فوق مورعبد  
 المباراة المعارضت والمقابلہ والعناق النجائب من الحنیل والابل والکنا  
 جمع ناجیۃ و شعت و شعت معناه تتبع من اتبعه ایاہ و بہ اذا جعلہ تابعاً  
 والوظیف مستند ق السباق والذراع من کل دابة و يقال لہ بارکی ساق و دوت  
 و فی الهندیۃ فی الابل لی فی الخیل کلمی والمور بالفتح الطریق المستوی والمعبد  
 المذل و کے چون طریق سیکل الناس سے گوید کہ شتر ما و گان چالاک و توانا  
 و کریم النسل را مقابلہ سے کہند و در اسی کہ بسیار جا رہے باشند بارکی پارا پس  
 بارکی دست برابر سے فرسند و از رفتن و اسنے ماند یعنی چال کے پورے  
 نسل کی بھی سا بیٹھو کی برابر سے کرتی ہے اور چلتی راہ میں پھلی پانوں کو گڑ  
 پانوں کے چھٹی لگا ہی چلی جاتے ہے قال ترتعت القفین فی الشول  
 ترتعی حدائق مونی الاسخرة اعنید التربع الرع فی ایام الریح  
 و ہواجد اوقات الکوار و الرع و القفان بتقدیم القاف علو الفار المشددة  
 موضع وضع علی صیف المشنی کالجریں قال لال اسمہ رافقین فاکر کن و  
 الشول الفتح المجهہ حمد شاید علی خلاف القیاس وہی کل ناقہ اتی علی  
 حملہا او وضعہا سبعة او ثمانية اشہر فنیف لہما و خصما بالذکر لقوتہا فان جلب  
 اللبن یورث الضعف و الارتعاء الرع و المجهة حال من الشول و یجمل انکلو

کیسے بی کہہ سبکو میں نے سدا ایسے رستے میں چلایا جو کھڑے کھل ساسپا  
 اور چیل تھا قال جمالیتہ وجنار، تر و سہ کا مٹھا سفنجہ تیرے لایعرا  
 اجمالیہ یضیم الحیم النافذہ التي تشبہ الجمل فی القوۃ والوثاقۃ وتام الخلقہ والوجہ  
 الشدید القویۃ وقیل عظیۃ الحببتین والرویان لمہلتین نوع من سیر الابل  
 بین العدوسۃ والشی یقال لہ الفارسیۃ شافقن و فی الہند تہ پکنا  
 والفعل من حد سے سے سے واسفنجہ اسفنج و کھلس الخفیف الطیر ان  
 من ذکور النعام وبرے لہ عارضہ واتما وصفہا لیکلان المعارض لسی غایۃ  
 السع والازعر بالمعجۃ فالملکتین الطلیم التلیل الشعر والاربد بالشیب منہ لونه لون  
 الرماد وکنہ ہا عن الطلیم مفتی القوۃ فانہ اذا کان صغیرا یكون كثير الشعر مالیا  
 الی الصفرة وکما کیب یقل شعرہ وصدفۃ حتی اذا تم وکمل یكون ازعر ابد  
 وانجر الاربد للضرورة یقول تشبہ الجمل فی الوثاقۃ والقوۃ شدید الخلق عظمیۃ  
 الخدین تیر سیر الرویان فتشبه فیہ اسنۃ النعام خفیۃ الطیر ان تعارض فقیما  
 قویا من ذکور سے گوید کہ با وصف شتر یا دگی شتر سے ماند و در  
 تمام اعضا درست و استوار افتادہ و خیال سے شتاب کہ گویا مادہ شتر مرغ  
 تیز و از است کہ بمقابلہ نوجوان شتر مرغ سے بکار سے برویے وہ  
 اونٹنی کیسی ایک اونٹ ہی جو اپنے سارے جوڑ بندون میں پورے  
 اور بڑے کلی چہری والے ہی اور اسے لپکٹی ہے کہ گویا وہ و شتر مرغ



کہ باعث کثرت سفر بلا غنہ افتادہ و روز شب برابر میر و دعینی  
اگرچہ وہ پیاری کالے گوسون جاڑے مگر حال اپنا یہ ہے کہ جب کوی ہم پیش  
آتی ہے تو نین اسکو ایسے ساندنی کے ساتھ سر کر تا ہوں جو سفرون کے  
کسی رمی بڑے دو بی جھپنی رات دن برابر چلنی ولے ہے سو امید ہے کہ  
اوس سے جا ملو نگا قال امون کا لواح الاران سنا تھا علی لواح  
کا نہ ظہر برجہ الامون و شیعہ الخلق کا تھا امت الصغفہ الکلا  
تجیل انجر و الرضع و کذا ما بعدہ و الاران بالحقہ کتاب سریر المیت و تابوتہ و  
التشیتہ فی الصلاۃ و الماسۃ و ہو ممدوح فی الابل و کذا الناقۃ صبی  
اللام ساقھا و یقال بالصاد المہذۃ العینا و اللاحب المہذۃ الموحدة الطریقۃ الواسعۃ و البرجہ  
فالمہذۃ فالحجیم کہ بن الکسا الغلیظ و تشبیہ الناقۃ بالواح الاران و تشیل الطریق  
مشل البرجہ معروف عند ہم قال امر لعتیس ملت عمنس کا لواح الاران  
علی لاحب کا بردے اجرات لعنس الناقۃ القویۃ یقول و شیعہ الخلق ملار  
الحجہ مشل لواح التابوت ارضیہا علی طریق و صنع مشل ظہر الکسا  
الغلیظ حیث لم یکن علیہ علم و لامنار و لافیه ماء و لاکلاء مے گوید کہ  
و خلقت حوزہ دست و استواز و چون تخت لای تابوت صاف و مستحکم و در  
راہی راند مش کہ چون روے گلیم رفت بی نشان و علم و بی آب و گیاہ  
بود یعنی جو رو کی کھیلی اپنے سارے باتون میں پورے تابوت کی تختون

يقول وتكشف عن وجه مضى كان شمس الوقت عليه ضوءا صافى اللون مخضر  
 طري لم يمس خائف حتى تشنج وتقلص ميگوید که روئے من نماید که گویا  
 آفتاب عالم تاب چادر نور خود را بران انداخت و پاکیزه رنگ و تازه و سیر است  
 که چین و شکن بدو راه نیافتد **عین** ایسا کہ ترا کہلاتی ہے کہ گویا سورج نے  
 اپنے نورانی چادر او سپرد لی ہے اور رنگ و روپ کا پورا اور بہت ہی ہر ابرار  
 حسین و جمیل کا پتا نہیں ہے **قال** وانی لا مضی الیہم عند احتضار **ع**  
**مرقا** تروح و تفتد **ع** الو او حالیتہ و الامضار الانفاذ و الاجراء و الہم  
 المطلوب الیہم و الاحتضار المحذور و العوار الناقہ الضامرة من کثرة الاسفار و  
 السیر فی السیر من اقل اذا سیر فی اسیر وراح نقیض غذا و اغتد **ع** و  
 الافعال المشتملة الاستمرار و التناذر الناقہ و سیر ما بعد ذکر احوال المحبۃ علی عادتہم  
 فانہم نہ کروں کہ لکاب فی اکثر اشعار بان المحبۃ وان ارتحلت مع قوجا و لا کن  
 ساحتہا مشبل بذہ الناقہ **قال** امر لفتیں بعد ما ذکر ذبت **ع** غنیت فذہما و سئل  
 الہم عنک محبۃ **ع** ذمول اذا صام النہار و حجب او قال الحارث الشیخی **ع**  
 غیر انی استغنی **ع** الہم الخ کما یاتی بقول ذمب القوم بہا و بعدت خوئے **ع**  
 وانی لا مجرے ما اہم بہ عند حضورہ بناقہ ضامرة من کثرة الاسفار و ترقی السیر  
 تروح و تغدو علی الاستمرار **فعلی** ان احتضار و القاء **ع** گویا کہ محبوب بہ بعد  
 اقامہ و حال این است کہ من ہم پیشان افنا و ہ را بان ہمازہ تمیز و مکن

لکبہ فی الناقہ و سئل  
 و الذمب و سئل و سئل  
 و سئل و سئل و سئل

کہ وہ مہنہ کے پانی سے گسیلا اور بڑے تیل کی بیج میں واقع ہو سکتا ہے  
 سقۃ ایاۃ الشمس الاثنا عشر اسف ولم یکدم علیہ بان محمد الفمیر  
 للامی دایۃ الشمس بالکسر وفتح نور یا حوسنا منوع علی الفاعلیۃ ومنعواۃ الشانی  
 محذوف اذا سقی تیدۃ الی افعولین والثلاث جمع لثۃ وہو معروف و اسف  
 باض مجهول من اسف الحرج دوار اذا اوحسہ فیدل مسکن فیہ الثلاث اذ ہو جمع  
 علی وزن مفرد وانجدہ حال تقبیر قد وکدم علیہ بعض علیہ واثر فیہ بجدیدۃ والا  
 بالکسر حجر الکحل والجار رواجبہ و متعلق باسف کما فی قولی المناقبۃ عم بر داسف  
 لثاۃ بالاثمہ وکانت نار العرب سیتملن الاثمہ المسحوق علی اللثاۃ کما ان  
 سار الینہ مستعملین بالیقال لہ مسی تشدید لہمۃ وتخفیفہا نصف بریق الشعر وسواد اللثۃ  
 فیقول سقاہ نور الشمس البریق واللمعان الا لثاۃ وقد اسف بالاثمہ ولم یوثر فیہ  
 بشئ سقۃ مے گوید کہ نور آفتاب اور روشنی مناسب نوشتہ اندہ مگر جا  
 وندانش فروگذاشتہ کہ سودہ سرمہ اصفہا نے بران پاشیدہ وبران جن  
 زسیدہ بود یعنی سوچ کے روشن کرنے چک دھک سے اسکو اچھی طرح  
 سے بہا تھا مگر اسکے مسوروں کو چھوڑا تھا جن پر سرمہ پاشا گیا تھا اور  
 کوہے زخم اوکو نہین پہنچا تھا قال ووجہ کان الشمس لقت ردارا  
 علیہ نقی اللون لم یجدہ وجر و عطف علی الی در دار الشمس صنور و النقی  
 الصافی اللطیف والتجدد بالمعجۃ فالہمتین تشیع و تقصص وکنہ بہ عن الخفاف



کہ اسے اجنبیہ والی السبار والبرق لغت تفسر و ہذا جو تاق الاسنان توصف  
 بالبرد عندہم قال ہم و تفرعن شتیت برود قال علمین کان سید سے ہوتا  
 علی الشیت الاسنان المتفرقة فی الجملہ و ہودج عندہم و یوزا سیکون مثل صنفہ  
 من لمی کر ضا اذا اسودت شفتہ بختہ یہ اشقر الملی الشفتین والمنور اسم فاعل  
 نور الشجر اذا خرج نوره و یخسہ بالاقحوان المنور فان الشفتین شبہ بہ عندہم و یخسہ قواسط  
 و صر الرمل و وسط طسیہ و المد حص بالمہر <sup>الثلاث</sup> بالکمر المقطعہ الصغیرۃ المستمدۃ  
 من الرمل فاعل تحلل و المہر المحر و وسط طسیہ و المد حص بالمہر و الشفتین شبہ بہ  
 کر ضا اذا ابتل قلیلاً و الجملہ لغت متوا و حسبہ کان محمد و صفہ و شبہ بالبر  
 حنت الملی و اما جعل موضع الاقحوان المنور بالکمر المقطعہ مع ابتلاہا بآء المطر لکیون  
 الطف و انلف فی زیہ کالات الشبہ بقول و کشف فی التبر عن ثغراب و الریق و  
 عن ثغرا الملی الشفتین کان بر اقحوا اما سنوہ قواسط و وسط الرمل الطیب و حص مثل ثوب  
 نیہ مے گوید کہ بکام تقسم سلاک و ندانے سے کشاید کہ آب و دانش سر و شین  
 و یا لبہایش می آلودہ بودہ و بدان با بونہ شفتہ مے ماند کہ جبین تودہ  
 رگب داد شفتہ گے دادہ کہ آب لہان تر شدہ و در آغوش تودہ رگب کلام  
 و پاکیزہ نشستہ یعنی سکرانی مین ایسہ دانوں کے لڑے دکھانے ہی جبکہ نما  
 ٹیڈا ایسٹ او سکے او سے ہیں یعنی سبی کے دھڑی او پھر جی جو سبی سے اور  
 آپ او س پہولی کہلی با بونہ سے مٹا ہے جو ایسے چوٹی ٹیڈی پر کہلا ہے

وشمالا فان الطیبه اذا کان حاله کذا تک سیطر کذا تک وتراسه ماخوذ من راسه  
 انکار الحیث اذا راسه معها والرب رب لقطع من الوحشی وانحسده بالمعنی الارض التي طاب  
 نباتها وامتناول الماخوذ خفت احدی لبتائین فی تناول والطرف جانب  
 کل شیء وطایفه منه ولسبیر بالموجدۃ فالملکتین کسیر یثر المذاک والمارتۃ الحیسب  
 الرد اوکنے یعنی الاستتار قول ہے طبیعتہ تخلف عن صوابها فتنظر بعینه ولبیرۃ  
 ترعی مع قطع من الطبار فی ارض طیبه النبات تاخذ اطراف البریر بعد عقیما  
 وتنتربا لا وراق معناه ان فی القوم خود وتمد العشق وتمر عینیا وشمالا لمان قلبها  
 متعلق الیہا سے گوید کہ او آسمانہ است کہ از یاران خود جدا ماندہ چپ و راست  
 سے نگر دو در زمین یک و بازہ یک گاہ آسمان سے پورو اطراف و قدر سے از  
 ثنائی جال بدیان سے گیر و چپ و راست گاہ سے کشد کہ برگہای جال اور اسے پوشد  
 حاصل اینکہ خود از یار خود جدا افتادہ ہمراہ قوم خود میرود و گردن بردہ شستہ بچپ و  
 راست سے نگر و عینے وہ ایک ایسے ہر فی ہے جو اپنے ساتھیوں سے الگ  
 ہو گئی اور ہر نوں کی ریو زمین ایک اچھی زمین میں چرتی ہے اور او بہر کر پہلو کی  
 پہل کچہ کچہ کہاتی ہے اور اسے او بہر فی ہے کہ متیوں میں چپ جاتی ہے غرض کہ  
 خود عجب سے جدی ہو کر یہاں بندوں کی ساتھ جاتے ہوا وادہرا و دہر مجبو  
 دیکتی ہے قال ونبسم عن الی کان متورا تحلل حر الرمل وعص لہ بدقیال  
 سہم واتبتم وعبس عن لنبسمہ معنی الکشف فی الجملۃ ولسکن فی الفل المستعار

کرتا ہے قال وفي الحی احوے شقیض المرد و نشان مطاہر  
 سمطی اور لور و زبرجد اللام فی الحی للعید والا حوے فسنعل صفتہ من  
 احوۃ و ہی حمرة اشفتہ الی نوع من السواد نعت للطبی المستعار الخولہ و انقص  
 التخرک بالانقاع المرد بالمطین الثمر الطرس فیضیج من ثمار الاراک و کنی عن مد العنق  
 فان تحرکیه یتصور و ہشاون بالمعجمۃ فالمعجمۃ الطبی الفیتۃ القوس و الطاہرۃ لبس  
 الثوب و نحوہ علی آخربان تبیل طہر احد ہما طہر الآخر قال مع مطاہر سربالی جدید  
 علیہا و السمط بالکسر خطی السطرم و القلاوۃ قیال لہ فی الفارسیۃ رشتہ مروارید  
 و فی الہندیۃ لڑے و الزبرجد الزمرد و لبس القلاوۃ تین کان ممدو و ما عندہم قال ع  
 کبر من کرمی فضا و فرید و قال ع من الحلی سمطی اور لور و زبرجد الکرم القلاوۃ  
 یقول و فی ہولاء القوم طینیۃ فنیۃ منقص ثمار الاراک بمعنی ثمرہا علیہا عقدان عقد  
 من لور و عقد من زبرجد سے گوید کہ در آن قوم آہو مادہ است نوجوان  
 کہ گردن بر کشیدہ ثمر نخچستہ جال راسے اہست اند و بران یک رشتہ مروارید  
 و یک رشتہ زمرد است یعنی اون لوگون میں ایک نوجوان ہر فی ہے جو اوپر  
 پیلو کی پہل پہاڑتی ہے اور او سکے کلی میں ایک لڑے موتیوں کی اور ایک کرک  
 زمرد کی پر ہے قال حذول ترا ع ربر باجمنیۃ شاول اطراف  
 البریر و ترندی الخذول بالمجتین یا تخلف من الطیار عن صواحبہ مرفوع  
 علی انہ نعت احوے المراد بہ المحبوتۃ اوجبہ محذوف و کنی عن نظرہ ہینا



ویا از کشتی با س ابن یاسن با جبرے بوده و حال سیکه ملایح آنها را گماهی کج پیرا  
 و گماهی برآه راست س بر بعینے وہ قریہ عدولی و یا دخت عدولی کی کشتیوں  
 یا عدول اوستا کی ناوون یا ابن یاسن کی بیرونین س میں اور حال ہیہ ہے  
 کہ ملایح او نکو او سرا و دہر لیا تا ہے اور کبھی سیدیا چلاتا ہے قال شیخ حباب  
 المار حیر و منها کما قسم الترب المفاصل بالید حباب المار بالهقه فالوجه  
 کما سبب معطوف و الخیز دم الصدر و ما استدار بالطن و الظهر و يقال له فی الفاتحة  
 سیدیا سیدیه ستور و المجر و الاول للسفن و الثانی للنواصف و البار للظرفیه و  
 افراد الخیز لم السبب کما سبب معطوف و المفاصل بالفار فالهقه من لعیب بالیصال و هو  
 نوع من اللعب فانهم یخفون من کومه من التراب شیئا صغیرا ثم یقیمونها علی السور  
 فیال الخفی یقیمونها من الشی المستورا ثم فی ای التسمین من قل انه فی ذال القسم  
 و هو فیہ فقیہ فار و غلب و الا فغلب و يقال له فی الفار سیدیه خاکبازی و المار و  
 و فی الهند یموا لکودون و دھیرے کاٹ و کوری قند و قسم معینے یعیم بقول  
 لشیخ صد و ملک السفایین عظیم المار فی ملک النواصف کما یعیم المفاصل کومه التراب  
 بیدہ بلا تلف سے کوید کہ مقدم آن کشتیها موج چینه آب را در آن آب رو با  
 چنان برابر سے شکاف کہ صاحب بازی نکو تو وہ خاک را بدست خود دو پارہ سے  
 یعنی اون کشتیوں کی اگر سے اون چتر و مارون بین بڑی گھر سے پانی کو ایسے چتر  
 ہی جیسے سوا لکودون کا کہ بیلی و المامشی کی دھیرے کو تاتہ سے دو گھر سے

و ان الی شیخ حباب  
 سیدیا سیدیه ستور

و یا کلم لہو و لعب چپ و راست چون کلان گشت یہاں آب روٹا بود و  
 جب بنو مالک غولہ کی پست سے نڈلا وہ چلے تو اس سے روٹا و کھلے کجاوے ایسے  
 جاتی تھی جیسے وادے دوسرے چھہ دار و زمین پر سے پڑے بیڑیاں جتنی ہیں یا  
 و و زمین بائیں کے گھانے سے عجب دار و زمین کے بیڑیاں یکے دے دیتے  
 ہی قال عدولیہ از من سفین ابن بن جویر بجا الملاح طور او بیتہ کے  
 العدولیہ نفتح الہین والدال اہل التیہ سبہ الی عدولی ہے قریہ بالبحرین  
 الشجرة الطویہ القدیہ او اسلہ عدولی و ہو علم جبل کان تجذ الفان و بالبحرین قال  
 السفینۃ العظیۃ الثامۃ السناخ و کیوں کہ یہ من البحر و ہو سفینۃ صغیرہ و دون الہ  
 قال المنا بیدیت کہ سحر تمیز بالعدولی و بالبحرین الشجرة و ہو بحر و علی الیوں نفتح  
 سفین او مرفوع عن سفین کیوں کہ سفین خلا یا او جنب متباد و عدول و من سفین  
 عطف علیہ فی الخ فی الاعراب کمال مستہوع و ابن من کان جلا من اہل بحر  
 من بلاد الہین بصیغ کبار سفین او یکلمہا و روے ابن من قبل متقدم النون علی الموح  
 فالنوفانیۃ کعبہ و الاول شہر شیعہ امر لہیں فی وصف السفین عم صحتہ بنو البنا  
 من الہین و الحویر فیض الابدار فی البحر و البالسفینۃ و البحر حال بقول ہے  
 من سفین قریہ عدولی او شجرة عدولی او من سفین عدولی الضاع او من سفین  
 ابن یاسر من بجا الملاح عن قصد اسلہ طور او بیتہ سے بہا علیہ طور اسے گوید  
 منجہ گشت یہاں قریہ عدول و یا وخت عدولی دیا از مصنوعات عدول اسلہ

نسیب و قوافی علی انه حال بن اطلال و هو مکرمة محضه الطرف و فی الحقیقه صغیره  
 و هو المجرور و فی بابها و الجلادة القویة و اشدّه و التحبد الطاهر و معنی الشعر هو المذکور  
 فیما سبق مع تعزیر سیر قال کانت حد و ج المملکیه حد و ج خلا یا سغین النواصف  
 من و و الحد و ج جمع حد و ج و هو مرکب لثا و کالحقه مؤن و یقال له کثرابه و کجاو  
 او هو الحد و ج و المملکیه نسیب الی مالک بن زید من اهل بن تميم بن مراد و اربا الطایفه  
 المملکیه و هم ربه و ج و اعنیه عند و علی الطرمیته و هو مکرمة تعین معنی المعرفه ای  
 عند و ج الحریل و الخلیا جمع خلیه و هی السفینه العظیمه و السغین جمع سفینه و النواصف  
 جمع ناصفه و هو مجرر المار من النهر و نحوه و یقال له فی الفارسیه آب رو و میخ  
 و فی الهندیه دمار و وجهه دمار و د و بالذالین المملکتین علم و اد علی ما قبل و قال فی القافیه  
 موضع دیوید الاول ذکر النواصف مع فانه یکرر مع الاوویه و لم یاه قال تميم بن نویره  
 ع ناصفته البعوضه حیث سالت و البعوضه ما یسبى اسد و قال خفاف بن ذئبه  
 ع و آخر بالنواصف من دمار و هو الصیفا ما یقتیل معناه الهو و اللعب و فیه شعاع  
 بوجه تشبییه بقول کل بنو مالک ربه و ج و کانت حد و ج هم خداه حیلهم کطام سفینه  
 تجرے فی مجاز المار من و اد و و او کانت کمل ملک السفاین من جهة  
 الهو و اللعب حیث کانت تجرے ناره مینته و اخرے سیره عے گوید که چون  
 بنو مالک بن زید مناة قوم خود خست سفر فر و سبند کجا و ده پاسے امان در بابد  
 رحیل بدان کلان کشتیله مے ماند که در آب روای و ادیبه و دوسم شتاب



بن نینیم کہ یقول لها الخفطیة نسبة الى خفطة من مالک كما قال فيها ع قتل بحیال  
الخفطیة بنیقرب و تارة یقول لها المالکیة نسبة الى مالک بن زید سانة كما قال فی  
هذه القصيدة حیث قال ع کان حدوج المالکیة غدوة وهذا هو الصحيح والحجت الصریح  
من قال انه اسم امرأة کلبیة فقد اخطا فانه لیس فی بطن من بطون کلب من سیمی

بمالک الخفطیة قال لحوثة اطلال ببرقة شهید تلوح کبا فی الوشم فی ظاهرا  
الید من ثانی الطویل والقافیة متدارک والطلل اثر الدار یجمع علی اطلال و  
طلول والبرقة الارض التي فیها تراب وحجارة وشهد بالثبته کعبه موضع ولاح  
الشی ظهروا بالوشم غز الایرة فی مواضع من البدن ثم فرغ فیلج علیه و یقال  
له فی الفارسیة آریدن وآجیدن و فی الهندیة گودنا بالکاف الفارسیة و کانت  
العرب یقولون ذلك فی الجاهلیة فغسله الیوم اعراب الهنداک فی البلاد الشرقیة و  
کلهم کانوا یفعلون بالنساء دون الرجال ولذا قال حمید بن سلم لعن الله الوشمة والوشمة  
یقول لحوثة الخفطیة اطلال یقیت فی برقة شهید تلوح علی الباطن بالثانی کما یلوح  
ببقی من آثار الوشم علی ظاهرا الید میگوید کہ آثار منزل خوله خفطیة در زمین  
سنگ لای موضع شهید چنان مے نماید کہ یقیت آریدن بر ظاهرا کف و مساعد منظر  
مے آید یعنی خوله کی پر است کہ مندر موضع شهید کی بہتر ملی زمین میں ایسے نظر  
آتی ہیں جیسے کودنی کی رہے ہے نشان ہاتھ او پہنچی کی ظاہر پر دکھائی دیتے  
ہیں قال و قوفا بجا صحیح علی مطہم یقولون لا تہک اسے کلمہ

النقطة الشاسية الدالية

[illegible]

الى العشي نفسه او اثره والاراء النواحي والقصوى تانث الاقصى و  
 فيه اشعار بان من اجل اللطائف فاعلمك بالالواسط والانايش جمع انوش و  
 هو الاصل مرفوع على انه خبر كان ولهم فصل البصل البرى ويقال له فى  
 الفارسية پياز وشته وپياز موش وفى الهندية كاند اولايزال غرقا فى الماء  
 وهو وجه تشبيه يقول كانت السباع فى ذلك الوادى ومن غرق  
 فى المارعية ذلك اليوم باطراف البعيدة كانهن اصول البصل البرى  
 مے گوید کہ درندگان آنوا دے وحال این بود کہ شام آنروز و اطراف و  
 نواح او غریق و سرشار بودند باصول پياز و شته کہ فرق آب مے ماند مے ماند  
 یعنی وادے جو اکی درندے جو شام کے وقت او سکی دور دور کی کناریوں  
 میں ڈوبی پٹے تھے کاندی کی جڑیں معلوم ہوتے تھے و علم ان ما ذکرہ امر ہر  
 فى هذا القصبة ثم نقله على حقيقة خد واللہ واللہ بہا و وصف الفرس و  
 الصید و مقاساة الشدة من البرق و لطر ذکرہ فى عدة من تصايد حتى اتى  
 بصدر بیت مرتین او مرات و تارة بكل البيت مع اذنی تغییر علی ما کان دہم  
 فى الجاہلیة و انما المقصود الافتخار بمرات و اطهار القدرة علی تغییر حکایة  
 بالافانہ تحتہ و کہ لک عمل اللہ فى القدر ان من ذکر عاد و ثمود و حدیث  
 و فرعون مع تغییر سیر مع ان منہ فایہ تکرار التذکیر لیسلا یقول الان انما  
 ذکرنا مرة واحدة فہینا و لک ہذا العمل اللہ بحیدث بعد و لک امر اہ



کثرت و التماس قال کان مکاکی الجوار غدیه صبح سلافا من حریق  
 مفصل المکاکی جمع مکا، و هو طائر اسفین معروف بکوه و صیغره و اذا صات فی خیر وقت  
 فهو علامته الفخا و لذ قال ع و لیت لنا بالذیک مکا، رخصه و الجوار بالبحیم فان  
 کتاب وادی بالادس قریب من الغنیط و الغدیه تصغیر غدوة و صبح جوی  
 اذا سقی الصبوح و اسلاف انحر العقیقه ما خود من سلف اذا قدم و الحق ان  
 انما لصل و المفضل المنسوط بالمفضل المسوق او المذوق و کان ذلک متاد لهم  
 فی السار یقول کانت مکاکی وادس الجوار یومذ فی نشاط و طرب فکانهن سقیم  
 صبحا سلافا من خمر صافیه خالصه و یحتمل ان ینکون منها ان ملک المکاکی  
 استلین شدید انهم یقیدون علی الطیران فکانهن سقیم خمر و سکون منها بحیث  
 لا یطعن الطیران مع گوید که بدولت بارش فراوان ناشای در مرغان  
 هویداشده چنانچه حال مکاکی وادس جوار بدینجا رسید که گو یا صبوح صافی نشیده  
 و یا چنان تیز شد که پریدن نتوانستند که گو یا صافی نوشیده اند یعنی  
 جانوران کی به کیفیت تنی که وادس جوار کی بعض جانورایی به خوشی بین متوالی رهی  
 که گو یا پرانے دار و پلا گئی گئی بین یا تنه شور و بر هو گئی تنی که ادرنے سے لایا  
 تنی گویشه بین پش بین قال کان اسباع فی غرقه عشیه بار جاده  
 القصود انما یبیش عضل الضمیران المجر و الجوار و غرقه جمع غرق  
 حال من اسباع و عشیه بعد الزوال و منه شعاریان المطر کان من الغدو

حلقہ بستہ بود بلند بہا سے سرشیں بیان بادریہ دوک بنظر سے آید  
 روکی پانی اوراد ہر او دہر کی گہاس تپوں نے مجید بہا کے چوٹی کو بہا  
 کہیارتکار اوسکے اونچایان و مرک سے نظر آتی تہین قال والقی بصجرا  
 البقیط بعاعہ نزول الیما نے ذی العیاب المحمل البقیط المعجزة  
 فالوحدة فالهتک کامیرارض فی بلا وبنے یربوع بن غیظ بن مرة والبعاع  
 بالوحدة فالهتکین کسحاب ثقل السحاب من المطر والنزول منصوب علی ان  
 منقول مطلق مما سیفاد من المصراع الاول فان کلمہ معبے نزل والیما فی وقت  
 مخزوف والعیاب جمع عیبتہ وهو عار الشیاب یقال له فی انکار  
 جامہ دان والمحمل النحان اسم فاعل فهو نعت ثالث المتاجرو مکان انتم نزل  
 فهو نعت للعیاب فیما اقرب وان کان جمعا فان علی وزن المفرد یقال والقی  
 وکس السحاب الماطر ما کان منیہ من ثقل المطر صحبہ ریزہ الارض ای نزل  
 فیہا نزول الرجل الیما فی ذی العیاب المحمل او ذی العیاب الموزن میگوید  
 ہرچہ آن ابر ببار بار از گرافی باران در آغوش خود داشت در میدان جنبید  
 کہ زمینی است در دیار بنے یربوع فرو انداخت و بان سوداگر بنیہ کہ داہما  
 بیار وگران دشتہ باشد فرو آمد عیبتی اون گہاڑے باد لون سے سارا  
 بوجہ بہار اپنا عنایت کی میدان میں جو بنے رنوع کے ستیون میں ایک  
 زمین معروف و مشہور ہے ایسے والا جیسے ابن کا کو سے سوداگر بڑی ہے

سن نہ ملے اذائقہ سے ثوب اور الہیہ ایاہ والاصل فیہ الرض علی انہ نعت  
 کبیرہ لکن اتبع الرض الجبر للضرورة او الجوارح او یقول الصب علی جبل شیر قال  
 المار من راسہ الی اصلہ فی طرق مختلفہ حتی کائنہ فی اوایل مطرہ کبیرہ قوم قدزل  
 فی کسار مخطا سے گوید کہ کوہ شیر وراویل بارش کہ آب از بالایش و طرق  
 سقہ و فرو سے آید چنان نمایان سے شد کہ سردار قوم کلیم مخطط بر خود چیدہ نشسته  
 بیغے شیر پار او کے پھیل و بارون بن جب جگہ جگہ او سپر پانے بنی گ  
 ایسا و کہانی و میا تھا کہ کسی گانو کا جو دہرے و مایون دار کملی میں لپٹا ہوا میا سے  
 قال کان ذی راس المجیر عذوۃ من اسیل والفتار فلکۃ مغزل  
 الذی سے جمع الذر وہو علی الشی والمجیر بحسب فالحمد منصرفا جبل والفتار  
 ما بین غور المجیر الی طلوع الشمس منصوب علی الطرفیۃ والفتار بالمعجۃ فالشفا  
 کز نادر و غراب اجف من اوراق الشجر والحشاش والمغزل بالکسر الذ الغزل و  
 فقال ذی الفتار سیۃ دوک و فی الہندیۃ نکلا و قیال لصلکتہ و ہوا تبج فی الفتار  
 سنکوک و بادریں و فی الہندیۃ و مرک و وضرکا و ویکرا و مکار و ہینوری و چکتی  
 علی اختلاف اللغات و یکون من احبلہ غالباً و قد یکون من الخشب و ہذہ  
 یقول بنی اسیل ما سے من الاوراق و الخشاش قریبا من راس المجیر و احاطت  
 و احاطت تاتہ حتی است اعالیۃ کفلکۃ المغزل میگوید کہ از بسکہ سیلاب  
 باران در گھا سے و خستان و خراسان و خاشاک نہ بین قریب سر کوہ مجیر سیہ



حلی لفظ فقیران و فقیر  
عقود

تیمار و تقایم فوقانیہ علی التمامیہ موضع قریل قریہ عادیہ حجر و عطف علی محلہ  
فان محلہ النصب علی ان الحجر و حجر ف الحجر کیوں مفعولاً بے تحقیقہ و لذا صحیح  
عطف ارجحکم علی رؤسکم رضی علیہ الرضی او بفعل مقدر مثل اصحاب فیال و انجیز  
بالکسر ساق الشجر و يقال لے افارسیہ تنہ وخت و سنہ الہندیہ پنشنہ و ہونسنہ  
و حجتہ النفی بیان احوال و الاطمینان بطارالہدیہ کہنق نیم القصر و الحصن و اہیت الیخ  
و المشید اسم مفعول من شاد و بقصر او اطلما یا حصن و نحوہ و منہ قصر شید و قد شید  
الحصن یا حجارۃ و الحبدال الحجر الصلب الشدید قول و مرثیہ من فجاز علی تیمار او  
اصحاب شئی منہ لم یرک بہا ساق نخدہ و لا لقمہ او حصینا الا ما کان منہ مشید ابججۃ  
سے کوید کہ قدرے از باران ریزہ مالش برقریہ تیمار بکشدشت و بیچ تنہ درخت  
خرما و حصنی و کلانے در و گذاشت مگر آنکہ یہ گنہامی سنوار و حکم کردہ شدہ ہوید  
ہوے سے اوڑتی بوذین او سکی تیمار کا نو پر پین چنانچہ وٹان او نہون لے  
بجو رکاکوے ٹوٹنہ اور کوے گدشہ اور گہر سوی او کے باقی چچو را جو بہتر و ان سے  
مضبوط کیا گیا تھا قال کان تمیر آسے عراہین و یلہ کیمیر اناس سے  
بجا و منزل شیر یا لشدہ فالوحۃ کفقیر حبیل یکو منہ تو ہم اشرق شیر کما غیر  
ور وے کان ابانا و ابان بالوحۃ کسی حبیل فیہ ما و نخل فی شرقہ الحار  
معروف و آخر سببی فرارۃ و عرین کل شے اولہ و اولہ المطر و الحجر و السحاب المکد  
العیاد بالوحۃ فالجیم فالمدال المطر لکتاب الکمال الحظ و المنزل اسم مفعول

عیب الما و شاید احوال کتیفہ کیٹ او کیٹ او و ہو کیٹ اشجرا لکنہیل علی  
 روسحامع استحلکام اصولها و رسوخ عروقها میگوید کہ آن ابر غدیگر دمو ضغ  
 کتیفہ سخت و بسیار باریدن و وختان کہیل را از جا برکندن و سبر انگندن گرفت  
 معینے پرستی برستی ہیچہ نوبت پہونچی کہ موضع کتیفہ کی چار و اطرف ٹوٹ  
 برستی او کہ نہیل کی وختون کو سر کے بل کمرے لگا قال و قر علی القنآن من  
 نغیانہ فازل منه العصم من کل منزل القنآن بالقانف فالنون کسما  
 جبل لسنی اسد و نغیان بالنون فالقار فالتحانیہ محرکہ بالیمن قطرات الما  
 والمطر و قیل لسنی المطر فی لسنی و لسنی الفارستیہ باران ریزہ و سنی  
 الہندیہ پچار و الضمیر المجر و للمطر و السحاب و الشانی القنآن و العصم جمع عصم  
 و هو من العول یا کون کلہ اسود او اعمرو سنی فر عسیم او سنی احد ہوا بیاض و  
 قیل لسنی الفارستیہ و گنگ و بز کو ہے و گوزن و سنی الہندیہ بارہ سنی گاو چار  
 بکرا و قیل و مرشے من قطراتہ المتطایرۃ علی جبل القنآن فازل العصم من کل  
 منزل منہ میگوید کہ قدرے از قطرات پریدہ او بر کوہ قنآن کہ در بلاد  
 بنے اسد واقع است بگذشت و بزآن کو ہے اور از ہر موضع و مکان او  
 بر زمین آور و عینے کچھ تھوڑے سے اڈتی ہوئے یونذین او کے کوہ قنآن  
 پر لین سو وہ او کے پچا کے بکرون کو او کے ہر جگہ سے بہا کر نیچی لائین  
 قال و قیاد لم تیرک بھا جذع خندہ ولا اطما الا مشید ابجدل

تدبیرا بشیم البرق وایره علی جبل استایفیل جبل یزبل و بینما یون  
 عبید میگوید که آن ابر غلیظ که در آن برق میرخشد چپ و راست باریدن  
 گرفت چنانچه جانب راست او بر کوه قطن بود که در دیار بنی اسد واقع شده  
 و حال این بود که برش راسه دیدیم و جانب چپ او بر کوه ستار که بنی سلیم  
 و بعد از آن بر کوه یزبل می بارید عینی ده گمر بادل دامن بنین بر سنی الکا  
 چنانچه دامن جانب او بر کوه قطن می بارید و دامن جانب او بر کوه ستار او  
 می بارید و یزبل بر سنی او و کوه جبل عینی که ذقی تیه او هم او سکودیتیه تیه

قال فاضل فی شرح المار حوال کتبت کجیت علی الاذقان و روح

الکهنبل اضمحی کتب فی صا و روح الما و صیه صیاشد یا کتبتیه بالفوقانیة  
 کجنتیه موضع من بلاد بنی باید منوع عن الصرف لثانیة و صیه  
 لافزورة و کتب من کتب اذ القاه علی وجه لازم و مستعد و بهینا متعدد  
 فی قوله تعالی کتب علی وجه لازم و الحجة بدل من الاولی او حطوفه علیها محذوف  
 اما طلف او حال من استکن فی سیر و الاذقان حسب جمع الفرق و هو سنی  
 الاصل مستمع الخیین من الاستغل و بهینا محذوف عن الرس و سنی قوله  
 تعالی یخرون علی الاذقان تحمل الحق یقه و المجاز و الدوح عظام الاشجار و الکهنبل  
 تنقذ النون علی السار و الموحده کسفر جبل نوع من الشجر و الاضافه من  
 انشاده العام الی الخاص کثیر الاراک بقول فصار ذلک السحاب المطر



سلیک بن سکتہ عم فبا تو اظنون الطنون و صحتی و الصنارج بالمعجۃ فالهتۃ  
 فالجیم موضع و العذیب بالمعجۃ فالمعجۃ صغارا و بعد من الطرف الزمانیۃ  
 متعلق بقعدت و من اخذہ فلما مضیا من البعد فقد بعد عن قریب  
 و ما زیادۃ ادخلت بین المضاف و المضاف الیہ کما فی قول الحماسی ۶  
 یا طعۃ شیخ و المتامل المتامل مصدر مہمی یقول قدت انا و اصحابی  
 من اجل ذلک البرق اللامع بین الصنارج و العذیب بعد المتامل السام  
 مع گوید کہ من و یاران من بیاعث آن برق تابان میان موضع  
 صنارج و آب عذیب بعد از تامل صاوق فرو شتم یعنی میں اور  
 میرے ساتھی او سر جہلی کی چمک دہمک کی مارے بہت سے سوچ  
 پچار کے بھی صنارج اور عذیب کی جیا جی میہ گئی قال علی قطن بالشیم من  
 صوبہ و النیرۃ علی استار فیدیل قطن بالقاف فالمعجۃ محرکہ جبل لبنی  
 اسد بن خزیمۃ و الحبار و الحجر و مقدم و الشیم مصدر شام البرق اذ ارادہ و الطرف  
 متعلق بمجذوف و موحال و الامین یفتیق الاسیر معروف مرفوع علی الاستار  
 و الصوب المطر و الضمیر المحبر و للبرق لا و فی ملابۃ او للحمی و الاستار  
 بالمعجۃ بینہما الفوقانیۃ کتات جبل فی بلا و سلیم بن مسعود و یذیل بل بال  
 المعجۃ فالوحۃ کفیض و قد یقال لہ اذ بل مثل انصر متکلم جبل معروف و  
 الفار حاطقۃ یقول کان یصوب متواترا علی المین و الشمال فکان امین صوبہ علی قطن

بالذال المقتل الا فسادا و تهمنا لانهم لم يشاءوا ان يفسدوا بالذال  
 و انما ساءوا به و اولئك هم اصحاب علف علفنا و تفسير المصباح قد مر  
 و اسهل من الترتيب و قل من يوحى من الحبوب و قد خفي من اسمهم و انما  
 صحت له ما له يقال بان اذ غلبه و تدرج عليه قال عم فالت بنو كوز بانبا  
 اسه غلبوا عليهم و انما له غلبه عليه و لا يبعد ان يكون علفه على او الى لما قالوا  
 من ان علف المجرم من بعضهما مقام بعض الذال بانفسهم جمع ذواله و هي  
 النفس و اللام فيه عوض عن المضاف اليه و هو ضمير المصباح و المقتل اسم مفعول  
 من قتل و انما هو جدينا علفا و وصف الجمع بانفسه و من حيث انه من الحبوب و انما  
 يفرق بينا و بين واحد بالذال و على انه علف و من المجرم و قد مر تسميته قمره  
 سبق ايضا و انما نعت المصباح يقول لا ادرى انفسه من و انفسه مصباح و انما  
 اهل الترتيب على ذوالها الشدية و المقتل مكيو يد كنه و انما كآيار و شنه  
 ان برق تابان يتبادر و احسنه خان طاب و ترسايان م فوز و كبر طيبة  
 انما و عن سيار و نيت علفه من بينه جانبا كنه او س جيبى كرو شنه  
 جيتى س ياكسى اسى اميب كى سيار غ طلبى من جنه او كى بتون برهبت  
 سقى و انما سى قال فحدث له و صحبتى بين ضارح و بين العلف  
 بعد ما ساقى الضمير الحبر و للبرق المذكور و انما صحت فى الاصل مفسد بطريق  
 على الاصحاب كالعامة معطوف على ضمير استكم لوجود المقتل قال



در شهر پر کا شوی و عین پرز و گام تیره و میوه که کبوتر کے ساتھ کہار نامہ  
 در سن کہا یا نہ پائیہ یا قال اصحاب ترے برقرار کیت و میض  
 جمع الیہین سے بھی مکمل اہمہ لکند و اصحاب ترخیم صاحب  
 و ترے من روید البصر من سناہ الامر فوض لفظا و اشارتے و يجوز ان يكون  
 الاستغفار و المقصود من البحث و تفسیر من علی الرویہ و فیہ شعار بانہ حاضر شہود  
 کہ قال اصحاب ترے برحق است و ہنا فالاسفین لمدان البرق و عنی طبع  
 الیہین ترکہا و نہ قولہا یا زینب کلمی من لہا و محاب اسے تشرید یا و تحکما  
 و شہد لمدان البرق و تحکما قال بعض البرق بلیت و یخرج منہ لامعات کا ہنا  
 اکون لقی انور عنہ من فیض المن فیض من یضرب قتلح المیر و دس کلح الیہ  
 و ہر مشاہد و اجبی الصواب الغیظ و لکل التراکم و الجار و الجور و ترے لومین ترے  
 سے و منہ البرق و المطاع علی ما کان راسب الجالیہ قال یا علی علی نظر و بل  
 ہر قال اصحاب ایک لمانہ سے حساب غلیظہ مراکم تحوٹ الیہین من ہر کہا غوراً  
 بعد علی مسیگوید کہ اسے یا من سین و یا سے نیو برے تر کہ درخشید  
 و را بر غلیظ چون جنیدین و ستھانے سینیدہ را می نامہ عینے اسے سیر  
 یا را کہین کہ لکہ و کیہ یا تو و کیہ ہے اسے حکتی حیل کہ حیلے چاہ کہ کہ  
 یا و ن من میں خج کہ و کہا تا ہوں کہ وہ دو ہتی ہا ہوں کی دم ہم ہتی کے شہ  
 ہے قال بھی سناہ او صلیح را رب امل اسلیط



مستقلانہ متی تترق فیہ العین من اسفلہ الی اعلاہ یندفع من اعلاہ اسفلہ  
اسفلہ حسن کل موضع منہ میگوید کہ ہنگام شام از سیر و شکار فراغت یافتہ  
بارگشتیم و حال این بود کہ نظر در تماشا حلی وادراک خوبے آن اسپ گیران کوتاہی  
مے کرد و ہر گاہ ہیک چشم تماشا سی از پائین در بالا تھے مبینہ و جان دم از بالا بہ  
پائین مے آمد و بزبان حال این شعراء ہیکہ و بیت ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے  
گنرم بہ کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جانیست عین ہم شام کو فراغت پاکر لوٹی  
اور گھوڑے کا یہ عالم تھا کہ آنکہہ او سپر ٹھرتے تھے چنانچہ چون ہی نیچی سے  
او چو کو جاتی تھے و دن ہے او پر سے چھر کو آتی تھے اسلئے کہ وہ سارا من کو لہاتا  
اور جی کو سمھاتا تھا قال قبات علیہ سرحہ و لحبامہ و بات بعینی فایما  
غیر مرسل معنی الاستقلا رہنما متعلق علی سبیل عموم الجہاز او متعلق لجامہ مجذوب  
والجملۃ الطرفیۃ خبر بات انکانت ناقصۃ و حال انکانت تامۃ و قیال ہو بعینی ا  
فے نظرے او فی حنفی و عنی بالارسال الارسال للربیع والربیع قبلہما و نصف  
فے الفرس بقول قباب ذلک لفسر متعلق بہ سرحہ و لحبامہ او علی طفرہ  
سرحہ و فی نہ لحامہ و بات فی نظرے و حنفی قایا غیر مرسل للربیع والربیع  
میگوید کہ بعد از ان ہمہ شب باہن طور سہر برد کہ زیش بر پشت و لگامش  
و ہن بود و در نظر محبت و حفظ و حمایت من استادہ ماند و نگذاشتم کہ کیا ہے  
بجز و دیا آبے نوشد یعنی سارے رات او نے ایسے گزارے

سے  
جو فی الاستقلال من راو بالخط  
مجتہد بیان اسکی تفسیر فرما  
خدا را بہ الاستقلال معنی متعلق  
کیونکہ الاستقلال فردا منہ ۱۲

مثل هذا التركيب يكون شدة ان صفة فصقة وان اسما فاسما وانقدر يكون كالمفرد  
 حيث يبقى اثره وذلك قرى الاخرة مجرور في قوله تعالى يريدون عرض الدنيا  
 والتدبير يد الاخرة اسم عرض الاخرة او يقال انه منصوب ولما كان يفتقر الى  
 معجل او مجرور في الاصل على توهم ان الضعيف مجرور باضاقه منفع الىه ويقال  
 لهذا عطف عطف توهم صحيح في منتهى اليب وصف الفدير اجل لان  
 المطلوب في الفدير يكون اسبق نفي من المشوى الاغاة لما على النفع فيصير كثر الى  
 فيقول فقل الذين كانوا يصيرون اللحم للاكل من بين متفجع ضعيف مشوى وطال فيه  
 معجل ميگويد که گوشت پزان بچشم سياره گوشت بکام خود رسیده چنانچه  
 بعضی برنج کشیده و بعضی در دیگ پختند چو او برودے تیار میگردد و گوشت  
 گوشت کی کما سے پکانے والوں نے خوب ارمان اپنی نکالی چنانچه بعضوں کے کتاب  
 لکھی اور بعضی جلد بازوں نے ہندوستان پر مابین قال ورضا یکا والطرف  
 یقصر وونه متی ماترق العین فیه تستهل الروح العشی وما بعد الزوال  
 الى اللیل وراح صافیه فیه یقصر عداو الطرف العین ولسطر وقصر عنه فقورا  
 او اعجز او قرب منه والحال وودن بحسب ادنی مکان والضمیر المحرور للفرس  
 والترقی الصعود الى الجبل من الارض بعدے بقی قال تعالی او ترقی فی السماء  
 تستهل النزول الى السهل الارض من الجبل یقول عندنا فی روح ذک الیوم بعد ما  
 فرغنا من الصيد وقد کان هذا الفرس یقصر النظر عنه لایکا ویدرکه او ترقی فی

فلم یغفل میگوید که یک زرگا و وحشی و یک ماده گا و وحشی را یک ووش  
 دریافت و پی در پی شکار کرد و هیچ غرق نداد چنانچه بدان شسته نشد و یا  
 بنیاء عرق نداد پس بدو شسته نشد یعنی اوس گھورے نے ایک دوڑ  
 میں ایک بیل اور ایک گائے کو جا دیا یا اور پی در پی او کو شکار کیا اور  
 باوصف اسکے کچھ بھی نہ پسجایا بہت نہ پسجایا چنانچہ پسینوں میں نہ پایا قال فظل  
 طحاہ اللحم من بین منبج صغیف شوار او قدیر محمل +  
 الفار للقتیب و ظل معنی صار اومع مراعات الوقت والطہاء جمع طاه من  
 طہ اللحم اذا وصلہ للاكل بالشیء او الطبخ والحار والحجور سے محل النصب علی انه  
 حیر ظل و کلمۃ بین فی مثل ہذا ترکیب یضاف الی متدد و لا منبج اسم فاعل من  
 انضج اللحم اذا شواء علی اسفود ومنہ المنضج لاسفود و لا صغیف ما یضیف من  
 اللحم المقطوع المقدوس علی اسفود فی شواء علی البحر منصوب علی انه مفعول منبج  
 والشوار بالضم او الکسر اللحم المشوی علی النار و کلمۃ للقتیم و لا تنویع کافی  
 قول الاخر بیت قوم اذا تمف الصیخ راہم من بین لحم عمرۃ او سافع اسے  
 من بین ذین القتیمین و سافع من یاخذ بناصیتہ الفرس لیرکب عند الحاجة و  
 قد یوتے بالواو کما فی قولہ عم من بین منغروا ہن منہ ولذا قیل ان کلمۃ او  
 التیمت السابق معنی الواو التقدير اللحم المطبوخ فی القدر حجر ورتب قدر اسم فاعل  
 مثل منبج مضاف الیہ معطوف علی منبج فان ما یطیف علی مدخل بین فی



بدخواه فیما بین کان کالبرق الخاطف او النظر النافذ میگوید که پس آن  
 است پیر قمار را بر باد و گداوانی رسانید که رنهای همه گله بودند و پیش پیش رفتند  
 و در جانب پسین او با و گداوان پس مانده و جماعتی بودند که از درآمدن او از هم پنا<sup>شید</sup>  
 گوید که یقیناً تا بان در آن نگاه گذران بود که در گذشت معلوم شد معینی پیر  
 او سگ و گوسفند و در چوبیس که همکاران گلی گایون تک پیونچایا و او را هر چوبی  
 گایان ایکه ایو جماعت من زمین جو او سگ گیس پینی سے پر اکنده نهوی  
 گویا و بهر اکنده تی بحسب یار و شرفی نظر تھا قال فغادی عدا من شور  
 و نغجه در اکاسم بنفع بایغسل تعال نادیه بین الصیدین اذا صا جمعا  
 علی الاولی و طلق واحد یوسف به الفرس فانه یل علی شده عدوه و غشی بالو  
 انور الوحشی و استیقه ببقرة الوحشیة و تکیرها للوحدة و الدار الکتاب الخ  
 الفرس الوحشی و یدر که منصوب علی احوالیه بتاویل الصنفه و نفع بالمارش و  
 المراد بالمار العرق و تکیرة لتفقیل و لتکثیر المعنی علی الاول لم یعرق راسا  
 و یذیه لیسکر تحت السنفی و قول فی موضع آخر ع عدا فلم یضج بار  
 یعرق اسم لم یعرق اصلا و فی موضع آخر ع فادرک لم یعرق منا طعدا  
 و علی راسی لم یعرق کثیرا و فیل مجول مطوف علی السنفی اسم لم یفیل ترتب  
 علی کلا التقیرین و الاول لم یبق بتمام المدح یفیل غوالی من شور وحشی و بقرة  
 وحشیة فی طلق واحد مد کا ایاها فلم یضج یعرق فلم یفیل او یعرق کثیر

الی الطرف و الجار و الجور حال من الضمیر سے اور بن و المثنیٰ عینی مجید متعلق باو بر  
 و المعکم کبر المیم و ضمیر کثیر الاعمام او کہ یکہم و المجرور الحسن کریم الاحوال و قال فی موضع  
 آخر عجیب غلام ذے فیض مطلق بقول سندار ایندا اور بن عینا و قدر کن کا انحرز  
 الیمانی الذے فضل بنیہ نجید مستقیم فی لبیاض و السواد باعناق مرتفعہ کہفتوا  
 من یون کریم الاعمام و الاحوال فی عشرتہ مسیگود کہ چون نگاہ شان بیا  
 افتاد و خوف جان از ما کر تختہ بند و حال این بود کہ حکم سیاہی و سفیدی چون ہر  
 سیلابی بود و گرد و کھائی افراشتہ شان چون گردن بلند کسی بود کہ در برادرے  
 خود نجیب الطرفین باشد عینی وہ ہوو کہ کہتی ہے چچی کو ٹوٹین اور حال او کا  
 یہ تھا کہ سفید سیاہی میں مہرہ میانی کی مانند تھیں اور او ہرے گردن او  
 اوس بلی آدمے کے گردن کی مشابہت میں جو اپنی بہائی بند و ٹوٹین تاب الہی  
 یعنی مامون چچی اسکے اچھی چون قال فاختمنا بالھا و یات و و و و  
 جواحرہا فی صرۃ لم تر یل اللام فی الہادیات بدل عن المضاف الیہ  
 و قد مر معنی الہادیات عن قریب و وون ہنالاکان و احوال جمع جاذرہ من  
 حجر تقیم الجیم علی المہلتین و اتاحہ و تحلف وہے اسبقات التحفات و الضمیر  
 المجرور للہادیات و الاضافہ لادنی ملائکہ و الصرۃ بالمہلتین الجماعہ و التخیل  
 التفرق و الانشار و علیہ لسنی ذتہ صرۃ بقول فاختمنا ذلک لفسر بس ہادیات  
 ذلک لقطع کانت و و نہ متحلفات لک الہادیات فی جامعہ تم

والمنعاج جمع نعجہ وہی البقرة الوحشية وقد يقال له نعا ج الرمل فارسيہ  
 مادہ گاوشتی و ہندیہ سوراگائے والعدار سے جمع عذرا وہی البکر من  
 النار والدوار کثبان وقد یضم یخفف اسم صنم کانوا بطوفون حولہ طوفم حول  
 البیت واصنافہ العذار کے الیہ لادنے ملائمہ وقد یکنی منعا ج عن الایکار قال  
 عم کان ایکارا نعا ج ودار و ہلا جمع ملائکہ وقد يقال له فی الفارسیۃ چا در نص علیہ  
 فی الصراح والمذیل الطویل العریض ووصف الجمع بالمفرد علی ان هذا الجمع من  
 المجموع اتے ہی علی وزن المفرد ویفرق بینا و بین واحدہ بالتاء یقول فعدونا  
 یوما علی ما وتنا فیردنا قطع من الوحش کان بقراءۃ عذار سے دوار یطفن  
 حولہ فی ملائک ذوات ذیال میگوید کہ روزے پگاہ برخاستیم حسب  
 اتفاق این چنین گد و حشیان پیش آمد کہ مادہ گاوش چون دوشیز گانے  
 بودند کہ در چادرهای باریک و دراز گرد و دوار بت خود میگردند یعنی  
 ایک دن ہم بہت سویرے اوٹھی کہ ناگہان ایک ریور وحشیوں کا سامنے  
 سے گذرا جبکی گائیاں اون کواریوں کی لگ بھگ تھیں جو چوڑے لاسنے  
 چا درون میں دوار بت کی گرد پھرتے ہیں قال فادبرن کالجرح  
 المفصل منہ بجمعہم فی العشیرۃ محول الا و بار یقبض الاقبال  
 و الجرح انحر الیما نے الذی یكون فی وسطہ خیط ابيض و بالجملة یكون فیہ ییان  
 و سواد یشبہ بہ العین لکہ محمرہ سیلانے و المفصل اسم مفعول اسند



غسله و دهنه و منہ قول عایشہ رض کنت ارجل رسول اللہ  
صلعم بقول انه یصید الہادیات حتی کان الدماء لتی تخرج من الکفالن او  
صدر بن عند ما نطعنہا بالرمح وقع علی صدره عصارۃ حسا مصحوق علی  
شعر جل میگوبد کہ این اسپ آن مادہ گاو ان وحشے را شکار میکند  
کہ از ہمہ گاو ان پیشینش میروند و خونہا کہ از سرین و سینہ آنہا بنوک سن  
برے جہد و بر سینہ او مے افتد چنان مے نماید کہ عصارہ حسا  
میانیدہ بر موی سفید شستہ و رقتہ رنگ خود رختہ یعنی بیہ گور  
اون سورگائیون کو مارتا ہے جو سب سے آگے آگے چلتے ہیں اور وہ  
ہوا و نکاحو بہالی کے مار سے اونکے آگے یا چھپی سے نکلتا ہے اور  
اوسکے چہاتی پر پرتا ہے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا مہندی کا پتھر  
اچھی سلجی سلجمائی دھوئی دھولائے چٹی بالون کو ملا یا گیا ہے قال فغن  
لھما سرب کان نعا جہ عذارے دوار فی ملاء مدیل

الفار للعطف علی محذوف ومن عادتم انعم اذا وصفوا الفرس یذکرون  
صیدہ البینا کما وقع عن علقمہ وزہیر و عینہا من اشعارہ وعن اشع  
عنا اذا طہر و برز معطوف علی محذوف مثل عذونا و ذلک بدلیل حنا  
علی مایاتے و شبہا و وقتہ اخذے علی ما مر و التہنئۃ بالکسر قطع  
من الوحش و یقال لہ فی الفارسیۃ گلہ و رمدہ و فی الہندیۃ رپوٹ

او حجر صلب کبیر علیہ الحفظ اول صیفہ بار تفاع جانبی صلب و بقول کان  
 جانبی عظم طھرہ حجر اسبق بطیب العروس او فہر الکبیر بحفظ او حفظا  
 نصیحا صفر من جنس الحفظ میگوید کہ چون قریب خانہ سے استند  
 پشت صاف و سخت اور سبک پنی سے ماند کہ طیب عروسان بران  
 سے ساند یا سبک کہ بران حفظ سے شکنند و یا این میگوید کہ ہر دو جانب  
 استخوان شیش چانت کہ گویا آن دو سنگ بران تھا وہ اند کہ طیب عروسان  
 بران سے ساند و حفظ بران سے شکنند و یاد و حفظ کہ زرد و نختہ بران  
 گذاشتہ اند یعنی جب وہ گہرا گہری با گہرا ہوتا ہے تو ٹپہ او کے ایسے معلوم  
 ہوتی ہے جیسے دلہن کی سھاگ پوڑے پنی کے سل و یا اندر این کے کھیل  
 ٹوڑنے کا چوڑا پتر ہوتا ہے یا جب وہ گہرا او بہر کہ باہر کھڑا ہوتا ہے تو  
 او کی کمر کے ہڈے کی دائیں بائیں ایسے او بہرے اور گرٹے دکھائے  
 دیتی ہیں جیسے سھاگ پوڑی کی پنی کے مٹی یا اندر این کے پہل ٹور نیکی چوڑے  
 پتر ہوتے ہیں یا اندر این کے دھیل پکے پیلی او پر رکھے ہیں قال کلن

و ما الہا و یا ت نجرہ عصارۃ حناء شبیب مرحل

الہادیۃ البقرة الوحشیۃ التي تقدم سائر البقرات کا تھنا تید بھا و النواحد  
 و عنی بالشیب اشعر الابیض و قال فی موضع آخر بیت عصارۃ حناء  
 شبیب مخضب و لا یكون المخضب الا اشعر الابیض والمرحل بالراء فالکیم عظم من رجل الشعرا و

به الطيب بالاتفاق والصلابة المسمى عليه ويقال للحاصل <sup>طبا</sup> ويؤيد المداك <sup>صحيحة</sup>  
 الصخرية فانه على وزن اسماء الظروف من الاجوف وتشبيه الصدر بالمداك  
 قال علقمة بن عبيدة عم الى جو جو مثل المداك المختب اجموعه الصدر والصدر <sup>صف</sup>  
 بالوصفة وقال الزوزني المداك الحجر الذي يسمى به الطيب والصلابة الحجر المسمى الذي  
 يسمى عليه الطيب ويستفاد من القاموس المداك المسمى به الطيب حيث قال و  
 المداك والمدوك كسيرة الصلابة ثم قال الصلابة مدق اے ما يدق به وقال في  
 الصراح المدوك سنگ بوساے وهو ما يقال له في الهندية بيا وهو الاظفر بحسب  
 الصيغة فان طلق كل منهما على كل من المعنيين اے المسمى به فما بالمعنى الاول  
 يناسبان الردية الاولى فان صلابة الحجر وما استمدح في الفرس حتى  
 شبه ظهرة الظفر الحمار الوشع القاسم على مرتفع ينظر بينا وشمالا قال بيت له الطيلا  
 طبة وساقا لغامة وصهوة غير قائم فوق مرتقب وبالمعنى الثاني يلائمان الرتبة  
 الاولى فان ارتفاع جانب الصلب في ظفر الفرس مدوح عندهم حتى يقال كان  
 التمر وضع راسا عدي عليه قال بيت لهما متتان خطا كما كتب على ساعديه  
 النمر اصل خطا خطا تان اسقطت النون للضرورة اے فخطان ويؤيده رتبة  
 صراية خطل والصراية المملتين فالتعنتية اعظم الفجيج الاصفر اے  
 هذا النوع من هذا الجنس صيف بصلابة الظفر وما استمدح في قول كان ظهرة  
 حين هو قائم لے المبيت محرم بعض المسمى عليه طيب العرب وس



میانہ مردوران خود را بدست بند کنند کہ مو بالیش بسیار و انبوه و خود او  
 قدرے بلند از زمین واقع شدہ و این عادت اونیت کہ دم خود را بجانجو  
 مایل دار و عینی وہ گھوڑا آٹھون گانٹھ پورا اور چھاتی پنلیون کا چورا چکلا اور  
 بٹے دم والا ہے چنانچہ جب تو اسکی چھپی سے آوے تو وہ اپنے رانوں کو  
 بیچ کو ایسے لاسنے سیدھی پورے دم سے بند کرے جو زمین سے کچھ  
 اونٹنی رستے ہوتے اور اوہیں یہ عجیب نہیں کہ وہ دم کو ہمیشہ دائیں یا بائیں کھو  
 قل کان سرانہ لے لے لے بیت قایما ماک عروس او صلیا  
 حنظل کہانہ فی بعض المذوح و فی دیوانہ و فی شرح الرزونی کان علی التین  
 منہ اذا اختی و اسرۃ علی کل شے و سرۃ العرس ظفرہ و قایما حال من الضمیر المحرور  
 والظرف متعلق بہ والمتمن فی المصل مصلب من الارض والقصع کالمستند و  
 تمنا الظہ جانب الصلب جانب عظم الظہ و الخبار و الخبر و اعنہ منہ حال و انت  
 اذا اعتمد علی الارض اسے قام والمداک ظرف من داک الطیب اذا سحقہ  
 و فی الحال الخبر العریض الذی یحق علیہ الطیب و مثلہ الصلاۃ قال الرخمشرے فی  
 الاساس یحق الطیب علی الصلاۃ و داک الطیب علی المداک و قال فی الصراح  
 المداک سنگ صلاۃ و منہ الصلاۃ لبک پہن و ہو ما یقال فی  
 المندیۃ سل کما فی انفسا یس و یؤیدہ قول الاطبار بالفہر و  
 الصلاۃ و الفہر بالکمر ما یحق بہ الطیب بالاتفاق و الصلاۃ ما یحق

دوش است بار خاگردگ و قتریش که قسمه از رفتار است بتقریب روباہ  
می ماند یعنی او سکی کو کہین ہرن کے کو کہین اور مانگین اسکے شتر مرغ کے  
مانگین اور دُور او کے بھیڑنے کے ڈوڑا اور چال او کے لومری کے چال ہے  
**قال صلیع اذا استدبرته سد فرجه بضاف فوبق الارض**  
**لبس باغل الضلیع الفرس التام المحلق وسیع الصدر والاصلاع و**  
**استدبره اتاه من جانب وبره وافرجه المكان المتسع وعنه** بہ مابین الفخذین و  
**الضافی بالمعجزة فالغاء التام الکثیر ومنه ثوب ضاف اذا کان کاطلا واراو بہ الذنب**  
**فانه یوصف بالسبع وکثرة اشعر قال یصف الفرس الالشی بہ بیت لها ذنب**  
**مثل ذیل العروس تد بہ فرجها من وبر و فوبق تصغیر فوق سبی لتصغیر التقرب**  
**لتقبیل وبعید وفسہ اشعار بطوله علی ان لائس الارض فان قصر الذنب و**  
**طوله بحیث لبس الارض کلاهما عیب فی الفرس عندهم والاعزل من الدبوا**  
**ما یكون مایل الذنب علی العادة وهو معیوب عندهم فحله السن فی نعت للفرس ذن**  
**الذنب یقول تام المحلق وسیع الصدر والاصلاع اذا اتیت من جانب وبره**  
**تد مابین فخذیه بذنب تام کثیر اشعر مرتفع عن الارض قلیلا لیسیل ذنبه الے جانب**  
**علی سبیل العادة معناه انه ضلیع ذو ذنب کثیر اشعر مستقیم اعیب وفسہ**  
**نوع من احی میگوید کہ ہمہ اعضائش درست و استوار و سینہ و**  
**پلویش فراخ و کشادہ و دم او دراز و بسیار مو کے چہ اگر از پس او بیا سنی**

لاضافۃ الی ما ہونے حکم لشکرۃ عندہم والموصل کعظم انجیظ المحکم الذی  
 وصل بعض طاقتہ ببعض فارسیہ رشتہ دو تائے و منہ یہ کجور  
 دورا تشبیہ فی السرخ مع حنہ وج الصوت و ہو وصف ممدوح کما مر  
 بقول سریع العدو یسمع منہ عند جریہ اشدید صوت کا نہ خذر و ف صبی  
 امرہ کفایہ التباہان بخطین موصولین او انجیظ موصول میگوید کہ بسیار سبک میر  
 و باغلی میدہ کہ تو گوئی کہ ماہر کو دکی است کہ ہر دو دستھایش پر شتہ آوا  
 اور پی در پی میگرداند یعنی وہ بہت تیز جاتا ہے اور ایسی آواز اوسمین  
 آتی ہے جیسی لڑکی کی پھر کے مین سے نکلتی ہے جبکہ اوسکی دونوں باتوں نے  
 مضبوط دہلی سے برابر پھرایا ہوا قال یہ ایطلاطبی و ساقا لغامۃ  
 و ارخا ر سرحان و تقریب سفل الایطل انحصارۃ کالاطل و العرس  
 یوسف بدق الاطل و يقال لہ اقب قال عم اقب کہ خان الغضا متمطر و الارخا رنوع  
 من العدد فوق التقرب و قیل ہو شدة العدد و منہ فرس مرخا و اسرحان  
 بالکسر الذنب و التقرب ان یرفع الفرس یدیا معا و یضعہا معا و قیل ہو  
 وضع الرجلین موضع الیدین و بالحقہ ہو دون الحضر فانہ اشد منہ و لتسفل القوا  
 خالفاء الثعلب اولدہ یقول لہا خا صرتان کخاصرتی الطیہ و ساقان کاتے  
 النعامۃ و ارخا ر کا رخا الذنب و تقریب کتقریب الثعلب میگوید کہ  
 میانش میان آہو و ساقش باقی شتر مرغ و ارخا شیش کہ نو سے



اشباب الذی ملع شاربہ او لکھل والعنف الخفيف والصمودۃ متعدا الفارس من  
 طغر الفرس والجمعیۃ باعتبار الاخبار والموسی برماہ قال عم کتبنا تنو  
 بالکلیف الموصدا می ترے بہ وعنی بالاثواب انفس کما مر سابقاً والعنف  
 من لافق لہ برکوب الخلیل والمثقل الشدید لثقل من الرجال یعنی بالثقل والشرقة  
 فیقول نزل الرجل الخفيف الکرکوب عن طغرہ حیث لا یکن منه اوستیجی توان  
 یکن تحت مشد ویرے الخفيف لثقیل عنہ حمیۃ و عار من ان ینکونی لولاً انتقاداً  
 لہ سے گوید کہ در صل و صل خود شریف است چہ کم سوار از پشت او سیغزو  
 و یا خود او ازین شرم سیغزانند کہ زیریش باشد و سوار کہ سخت و گران  
 باشد ازین ننگ او راے نمکند کہ مطیع و منقاد او گردد یعنی انارش کی سوار  
 سے شرماتا ہے چنانچہ او سکون پیشہ پر جمنے نہیں دیتا اور بھارے گرے سوار کو  
 سنگ و بغیرت کے مارے گراتا ہے قال دریر کنذر وف الولید امرہ  
 سابع کعبہ بنحیط موصل الدر فیغیل من در الفرس اذا عدا عدداً شديداً  
 وانحذر وف بالمجبتین فالملحکہ کعصفور شے یدور و تیخذ من الجبل و یجعل فیہ ثقبان  
 فیجعل فیہ خطان موصولان کلما حببهما الصبی واروصات شديداً و يقال  
 فی الفارستین بادفرو فی البندیۃ پز کی و پیئیرے وقیل موحصاة شقوبہ یجیل  
 الصبیان فیما خطا حکما و یدیر و یفاحول روسہم فیصوت و یویدہ و حدۃ الخیط  
 الموصل والولید الصبی واللام للعبد الذنبے وامرہ جملہ یدرو انجاء لغت انحذر وف

مسیح اذا ما الساجات علی الوفی اثرن العبار بالکدیر المکل مسیح  
 بالکسر الفرس الذی یجری جریا بعد جری کانه مسیح و ما زایدہ و السباح الفرس الجید  
 السید کانه یسبح فی المار و الوسی انکلال و لغتور و الاثارة من الثوران و اثارة  
 العبار کنا یمن السیر السیر یقول تعالی فادر بن نقا و قال خفاف بن ندبة سم  
 تیر السبق من طهم النفاف الضمیر للخیل و النفاف موضع و قال  
 آخر بیت الالیت شعر علی اے الخلیل شربا تیر عبا جاسیطر انوار  
 و قال بیت اثرنا بها فتع الکلاب و انتم تیر فان فتع التلقی بالمغارق  
 و التبع و العجاج هو العبار بالکدیر الارض الغلیظة و المکل ما ضرب من الارض  
 بجوافر الدواب یقول جریا بعد جریا و اذا كانت الخیل الجیدة السیر تیر  
 سیرنا علی الارض الموطوءة بالخوافریة فتورنا و کلا الحاء یعنی یفعل فعل  
 الساجات من الخیل علی نوره مے گوید کہ چون اسپان خوش قد  
 با وصف و اماندگی خود بر زمین پا مال شدہ تیر تیر میر و ندا و ہم برابر میر و دویج  
 کے نمی کنند یعنی جب سپہ سپہ گھرے با وجود ہتک رہی کے روندے  
 زمین پر اپنے چال پھین تو یہ کہی نہیں کرتا ہے غرض کہ یہ بھی عمدہ گہور و ن  
 میں سے ہے قال تیرل العلام الحف عن صہ و اتہ و یلوے بانوار  
 و الحقیف لیسفیل یحیل ان یفعل من الزلل اللززم او من الازلال  
 المستعد و الشافی انب للفعل الآتے فانیہ من المستعد و عنی بالعلام

اثرنا بها  
 فتع الکلاب

یہاں سیاٹ پتیرا ترفی کے جگہ سے پہلے کرتا ہے قال علی الذیل  
 جیاش کان استہراما اذا جاش فیہ حمیہ علی حمیل کلتہ  
 علی معینہ مع الذیل مصدر ذیل الفرس اذا صنف والضمور انیکون  
 الفرس بین الہزال والسن وهو مع فی الحیل قال صیف الحیل مع ضوامر لا ہزال  
 ولا شیار و الشیار السن وایاش مبالغہ من جاش اذا علی و يقال  
 للفرس الذس اذا حرکتہ بقبک جاش والاسہرام مصدر استہرام الفرس  
 اذا سمع منہ صوت جریہ والحمی مصدر حمی الفرس اذا سخن وعرق والنفلی  
 مصدر غلب القدر اذا فارت و ہوشبہ بتقدیر المضاف اعنی الصوت والمزمل  
 کمزیر القدر من الصفر وغیرہ وصف ہانہ لسمع منہ صوت نغمہ عند الجرس وهو وصف  
 فی الفرس وعلیہ قولہ تعالیٰ والعاویات صنجا اے تضح صنجا وهو صوت المانعا  
 عند الجرس وقد شیبہ العرب الصوت المطر و بصوت الريح یقول موجیاش عند  
 الکف علی صغورہ وکان ما یسمع منہ من صوت شدید عند جریہ حین  
 یسخن و یعرق صوت خلیان القدر اذا فارت مے گویر کہ حیل لاغر  
 اذام است و باوصف این خوبی لضرب پاشنہ مے جوشد و باگنی کہ از و ہنگام گرم شد  
 و تیز رفتن او بگوش میرسد بیاہک و یک جوشان ہاذا یعنی وہ چہیزہ یکن کاہور او را بدھوہ  
 اس خوبی کے اثرانے کہ ساتھ کرتا ہے اور اسے گرم ہونے اور پینے پر جو آواز اس سے نکلتا  
 مین پہنچتی ہے وہ ہانڈے کے اوبال کے آواز معلوم ہوتے ہے قال



شہید الکثیر الفرقتیل مدبر نے اوقات سخت لغتہ عند عرض الحاجۃ  
 ابوسف وقت وجد بحث لامتناہی بنیاد و تحریک بالحرکت الاراذیۃ کما تحریک البحر فی  
 بحر کہ الطبیۃ حین یکمل اسیل من فوق میگوید کہ میگزرد و باز میگزرد  
 و پیش میرود و پس میآید و در تیز روی سبک میماند کہ بعد من سبیل از بالا  
 غروب آید یعنی وہ بہاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور آگاہی بدہتا ہے اور چہی  
 اور ایسا تیز آتا ہے جیسے کہ بہار سے پھر روکے صدمہ سے اوپر سے

یہی کو آئے قال کمیت یزل اللبد عن جان مستنہ کما زلت الصقواء  
 یا منزل الکیت بن الفرس یا سخالط حمرۃ فوع من السواد و هو مرغوب عندہم  
 قال عطفہ کمیت کلون الارواح انشترتہ واللبد معروف یوضع تحت السرج  
 و زلتہ عن الفرس علی کتف الخیر و ملاستر جلدہ و هو مدح فی الفرس قال عمرو  
 بن سعد کیرب عم و عیلة یزل اللبد عنھا و احوال موضع اللبد من متن الفرس  
 و المتن الظہر و الصقواء اھجر الالمس و المستزل موضع التیزل قول کمیت سالوا عن الظہر  
 بحیث یزل اللبد عن وسط ظفرہ کما یزل اھجر الالمس عن موضع التیزل  
 سے گوید کہ کمیت رنگ است و شیش چنان صاف و پالہ نما و  
 کہ ہندوین ازوے مشبہ صاف سگی سے لفظ کہ از موضع تنزل لفران  
 فرومے آید یعنی وہ رنگت کا کمیت ہے اور پتہ اس کے ایسے  
 سٹاپ اور چمکتی ہے کہ زمین کا ہذا اس سے یوں پہنتا ہے جو

شہد منہ و بکلیہ و صدر البیت اور وہ فی موضع آخر حیث قال بلیت و  
 قد اغتدے والطیر فی کنا تھا بھجر و غسل الیدین تبیین مع انہ مشترک بینہ  
 و بین حلیتہ بن عبدہ قال بلیت و قد اغتدے والطیر فی کنا تھا و ماء  
 الہند کے پھر علی کل مذنب ہذا یتصف بنفسہ بالسکور والفرونتہ و صید الوجوش  
 من السقرات فیقول والے معاً و بالسکور فاعتدے حین یكون الطیور او  
 الغربان فی اوکار ما یفرس فقصیر شعرقید الوجوش طویل قوسے سے گوئیہ  
 کہ سحر وقتی سے حینم کہ مرغان سحر خیز از آشیانہای خود بیرون آئے آید  
 و براسی پرے شہیم کہ موے ہش کم و کوتاہ و خداز و توانا و زنجیر پائی و  
 است یعنی میں ایسے سویرے اوٹتا ہوں کہ پرندے اپنے گہنلون میں  
 چوتی ہیں اور ایسے گہرے پر سوار ہو کر نکلتے ہوں جب کار و سان بہت کم اور  
 جو تیار و توانا اور خوشیوں کے لئے بیڑے تھے قال مفر مکر مدبر مقبل  
 معاً کجلمو دم صخر خطہ اسیل بمنزل الکمر فتیض الفرد منہ قولہم الکمرۃ  
 بعد الفرة ومنہ حیدر الکمر افانہ کان یکیز علی العد و بعد ما یفر من شعیبا و کلاہما  
 بالکمر للبالتہ والاوصاف الاربعہ مد و قحہ فی الفرس قال آخر م مقبل مد  
 مفر مکر بمعنی المعینۃ الاجتماع فی نفس الامر لاف وقت واحد فانہ محال  
 اللہم الا ان یکن علی المبالغہ والادعار و الحبل و الحجر الثقیل والصخر الجبار  
 الصلاب العظام و یعمل کبیر اللام و ضہبا العلو یصفی بالسرعة فسیقول

کہ  
 یہ  
 ہے

چہ وہ من کیسب کسی و کسب کین مہز ولا ضعیف او یوحید ہا زلا لا عجب حیث  
 لایکون اخطا منہ و کانہ یزل و میعب فلا تطلع فی ولا اطلع فیک مسیکو مدکہ من و  
 تو بر و و چنان بد بخت بہتیم کہ چون بخیرے میرسیم اور از دست میدسیم و کسیک  
 کسب من و تو کند لا غر و نا توان خواہد بود و یا خلق اورا لا عجب و لای خواہد انگشت  
 چہ بصید رسیدن و باز شکار نکردن بازے نمایدینے من اور تو دو  
 ایسے بضیب ہین کہ جب کسی شے کو پایا تو او کو یون ہی گنوا یا اور جو کو ہی میر  
 نیسے کام کو کر گیا وہ بلا شک و کام گیا یا لوگ او کو ہنسی باز سمجھنے کے قال و قد  
 اغتیری و الطیر فی و کسنا تھا مہجر و قد الا و ابد سیکل  
 کلمۃ قد للتحقیق کما فی قولہ تعالیٰ قد یعلم اللہ المتوقین منکم والا غدا را البکور  
 و الطیر جمع طایر و قد قطع علم الوح و قیل عنہ بہ الا غنۃ فانہا شد کورا  
 و الکوۃ مشقۃ عشر الطاکر و مہو فی الفارسیۃ آشیانہ و فی البندیۃ گہوندا  
 و الجملۃ حال و المہجر الفرس الذی کیون شعرہ فلیلا قصیرا و مہو مع فی الفرس  
 و الطرف متعلق بالفعل المذكور و تعقید معنی المتعید علی الاستمرار و الا غنۃ  
 قال الرضی و قد جاز بعض الاسماء و لا باسم الفاعل استمر فیکون اضافۃ  
 لفظیۃ بقولہ مع مہجر و قد الا و ابد سیکل اسے مقید الا و ابد استہ و الا و ابد جمع ابد  
 ا بود اذا انفرد و ہر بے منہ الا بلفظہ و تنفرہ عن الماضي و الحال و المہکل  
 الفرس الطویل و فیہ اشعار باز کاین ذکر افان موشہ لہ سیکلہ قال مع و ہیکل



وتمول الرجل أكثر ماله وأراد به نفى المال رأساً ومول تمول حذف أحد  
 التائين فيساو غلب لم تكلم على الخطاب في شافنا فان معناه شافني وشاكك  
 يقول فلما عوى علي فقلت له ان شافني وشاكك شي قليل من لينة ان كنت لم  
 تتول قط الى يومنا هذا فانا وانت متساويان ميگويد که چون نالیده نالیده بن  
 رسید خطابش کرده که بختم که حال من و تو قدر قليل ان غنی است اگر گاهی تمول  
 نشد پس من و تو هر دو در کم باگی برابر هستیم یعنی جب وہ بیڑیا چھچھاتا  
 چھہ تک پونچا تو میں نے اس سے بھیجہ کہا کہ میرا تیرا ایک سا حال ہے اگر

تو کہی بالدار بنین ہوا قال کلانا اذا ما نال شيئا افاته ومن يحترث  
 حرفي وحزناك يهزل كلا وكلتا كلاما مفعول غطا و شني معني فيكون

يضمير المفعول الغائب مذكر او مؤنث اسواء اصنيف الى المضمر او المظهر قال تعالى قلنا  
 الحبنتين آتت اكلهما والا فاته ليعده الى مفعولين فان الفتحة سبقة الى مفعول

واحد ويجوز ان يعمد ليعده في قول النحاسي عم افاته يجوز يدبر عمرو الى

افاته الناس واحترث الكلب كالاترث ويهزل مجهول من الهزال

يقال يهزل الرجل مجهول اذا اصابه الهزال ويجوز ان يكن مضارعاً مجهولاً من ايزله

اذا وجدته يهزل لا اعباس من الهزل فتفيض الحب ثم لا يخفي عليك ان هذه الالفاظ

الاربعة المذكورة لا توجد في ديوانه وكلها صاحب العقد الثمين في المحفوظات

يقول كل منا اذا نال شيئا من الاشياء افاته لفسه حيث لا يتفجع به شامته

رب کجائے قولہ بیت غرق کجوف العیر قفر مضاعفہ قطعاً بام ساهم الوجہ  
 حسان و تحیل نیکن لغت اللوادے و آخرت عن اجواب کجائے قولہ بیت الارباب  
 حضم فیک الوی رودتہ نصیح علی تعدالہ غیب ہوئل و اما حض الذنب بالذکر  
 لانی یحتمل و یکیر و لاسیما اذ کان جانیاً و العرب تفخر بلباقہ فی الصحراء و انقارہم  
 ایادہ و یریدون بانھا احسن من حضم و تنطیظ و لولا مخالفتہ التویل لا ورت عذرة  
 ابیات للشمخ و الفرق و المرقش لیتضح ان العرب یفتخرون بذلك صیغ  
 نفسه بالبحریم و التیقظ و یقول و رب و اذل من المار و الکلام مثل جوف حمار  
 ابن مویلع الملقب بالعبیر او کلطن موضع العیر قطعاً و قد کان الذنب یعوی  
 فیه کالغمام الذی قمر له عیال کثیرا و رب و اد کجوف العیر و بہ الذنب یعوی  
 قطعاً مے گوید کہ بسی از پسین و ادیھا در نوشتیم کہ چون و ادے حمار بن مویلع  
 بیانی و یا مثل کلطن غیر خراب و پریشان و خالی از آب و گیاہ ہو و گر گے گرسنه  
 و رو چنان مے نالید کہ عیال دار قار بہت مینالد و یا چنین و ادے نور دیدم و جا  
 این کو دران گر گرسنه آنچنان مینالید **عین مینے** بہت ایسے و ادے  
 و ہر لٹی جو و ادے حمار بن مویلع ملقب بعبیر کی مثل یا موضع عبیر کے مانند کہا  
 پانی سے خالی اور او جارتھی اور وہاں ایک بہوکا بیٹریا بہوک کی مارے ہار  
 ہوسی جو اسے بال بچوں والے کو طرح چلاتا تھا قال فقدت لہ لما عوی  
 ان شاتما فلیل العنہ ان کنت لما تمول لما الاستغراق النفی الما

ذکره فی الاغانی بیکر خد متہ للرفاق فی السفر ویقول رب زق من  
ازفاق اقوام زفاق کانوا معی فی الاسفار صنعت عصا محامدا علی کاهل کانی  
منه منقاد لهم ومجول لهم حتمه میگوید کہ بسے از مشکھائے قیقان کہ ہمراہ  
بودند و او را بش را بردوش خود ہنادم کہ مطیع و بارکش آنان بود یعنی میں سفر  
میں یاروں کا خدہ سنگدار رہا چنانچہ بہت سے اونکی مشکین اپنے کہندے  
اوٹھائیں جو اونکی لئے بارکش بنا گیا تھا قال واد کجوف العیر تفر  
قطعتہ بہ الذئب یعوی کخلیع المعیل الواو واو رب والواو  
کل مسفرج میں الجبال والرمال والجوف علم واد فی بلاد البین کان قدحماہ حمار بن  
مولع المنقب بالعیہ فارسل اللہ علیہ ناراً فاحرق مضار خالیہ من الماء والکلاء  
وایضا کان العیر موضعاً ذاحض وسقہ فغیرہ الذئب مضار تفر وکلا الامرین  
منصوص فی القاموس والجوف علی المعنی الشانی معنی البطن فمن اخذ  
العیہ بہنہن معنی الحمار الوحشی فهو کشدہ او دونه ولقمہ المکان الخالی عن  
الماء والکلاء واللام فی الذئب للعہد الذہنی والعوار صوت الذئب وخلیع  
المقام الذہنی قر و هو الانسب للذئب فان الخلیع من اسماء الصیفا و  
المعیل اسم فاعل من معیل عیالہ وہم کثیر ولا بد لہ من السبکاء اذا کان قلیل  
المال قال تابط شاعریت بکی اذ نانا زلین بیابہ کیف بکاء ذی القلیل المعیل  
والحجۃ الطرفیۃ تحیل انیکون حالاً من الضمیر المنسوب فی قطعہ و هو جواب



وکیتر الکتمان والمجدل للجنس والجار والمجرور متعلق بمجدوف نحو شدت و  
 علقت والمغار بالهجرة فالهجرة بحسب المفتول والمصالح المقام والمتروک بل حبل  
 وحده التثنية بما هانت لیل علی التاویل اے مقول فی حقہ فان الجملة  
 انشائية تقول فحجت من طولہ وقت یاعبسی منک من لیل یویل مقول فی  
 حقہ کان نجومہ الراکدة شدت بحال محکمہ من کتمان اے صلاب من الجحاذ  
 الفاظ حیث لا تتحرک عن موضعہا میگوید کہ میں از طولش در شکست  
 افتادم و بگفتم کہ من در شکستم از تو کہ تو چنین شب ہستی کہ گویا ستارگانش  
 بر سخامی استوار کستان بسنگهای سخت و گردان سببہ شدہ کہ از جانی  
 نمی جنبید بعینہ ہر من طول اوسکا و یکہ کر حسین و سرگردان ہوا  
 اور یہ کہ کہا کہ میں تجہی جو تو ایسے رات ہے جسکے تارے گویا مضبوط  
 سیون سے بہارے پتروں سے باندھے گئی برٹی اچھپتی ہیں ہوا

و قریہ اقوام حلبت عصا محھا علی کابل منی ذلول مرص  
 الواو و اورب و القرۃ الزرق و عصا م القرۃ بحبل الذی شہ بہ و یقال  
 لہ فی الفارسیۃ ذوال سبک و الکابل ما بین الکفتین و الذلول المتعاد و  
 المرحل بالمہتین کہ نظم من رحلہ و اجدہ احدہ تخیل الاثقال و من ذہب  
 الی ان المراد بہ حمل الدیات و الغرامات فلعلمہ لم ینقیض فی القرۃ و العصا  
 و قد كانت العرب تخیل قرب الرفاق فی الاسفار اذا كانوا علی شاة

الکشف عن صبح و افصح و تفسیق عنہ لم یطهر لیس لکن لیس ذلک منافع  
 لی فان الصبح لیس بخیر منک فان الہوم لا تنفع بمسیک وید کہ چون آن  
 شب تیرہ شبت جو دراز و سہرین جو دراز بیرون کرد و سنینہ جو دراز بالابردشت  
 یعنی خمیارہ کشید و دراز شد بدو گھنٹہ کہ اسے شب دراز آگاہ باش و از رو  
 صبح روشن و در شوگر چہ حاصل کہ بامداد از تو بہتر نیست چہ مہوم و احزان  
 بدو منفع نہیںو عینی حب اوس کالی رات نے انگریزی لی اور  
 وہ پیٹ بہر کر بڑے ہوئی تو میں نے اوس سے پکار کر یہ کہہا کہ اسے  
 او بڑے رات اب بوز کا ٹر کا چاہے تو اوس سے الگ ہو جا مگر کیا پایا  
 اسلی کہ وہ تجھ سے بہتر نہیں قال فیا لک من لیل کان نجومہ  
 بامراس کتان الی صم جندل کہذا یوحی فی الشروح و اما فی دیوانہ  
 کہذا بیت فیا لک من لیل کان نجومہ بکل معارف شت بنید بل +  
 کان الثریا علق فی مصاحبا بامراس کتان الی صم جندل الفاء للعطف  
 و یا کلمۃ المذار واللام تعجب کما فی قولہم یا المار و یا اللہ و کاف الخطاب  
 مفتوح و ہو ضمیر مہم فیہ خبر مابعدہ و من للثیمۃ و الامراس جمع مرس و  
 ہو الجبل المکرم الشہداء القتل و الکتان شجر معروف تیخ الجبال من الحارہ و  
 ہو فی الہندی الہی علی الاشہر و قد قیال انہ ما قیال فی الفارسی لاد نہ  
 و فی الہندی سن و سنی و الصم جمع الاصم و ہو الحجر العلب و انجندل الفعی



بسی از شبها که بس تیره و تاریک و چون موج دریا از هر جانب جوشان و  
خروشان می آمد با نواح هموم و حسرتان بجوم آورده پروانه های خود را برین  
فرومشت که مرا بیا ز ما بد عینی بهت سر را بین جو بر می اند میری اور  
موج دریا که مانند اندک چلی آتے متین طرح طرکی غمون و سکون کے  
ساتھ اپنے پر دے چھ پر چوڑے تاکہ محبو جانچین تولین قال قللت له

لما تمطی بصلبه وار د ف اعجازا و ناء بکل کل الا ایها اللیل  
الطویل الا تحیل بصبح و ما الا اصباح منک بمثل

التمطی التمد و الباء للتعذیه والصلب الظهر وار د ف اتبعه اے اخرجه الی الحار  
کانه التابع والاعجاز جمع عین و هو الکفصل وار د ف ا فوق الوحد و الحار  
و البحر و محمد ز ف اے اعجازا منہ و ناء به حمله علی جہد و مشقة و رفعه و بکل کل  
الصدر و الا الشائیه تاکید للاداء و الا انجلاء الانکشاف یقال جلا عنه  
اذا کشفه ف انجلی اے ف انکشف عنه و نقصه و الباء بمعنی عن کما فی

قوله تعالی سال سایل عذاب واقع و الا اصباح التصبح اسم له و نضع  
علی وزن المصدر کلا اعصار و الا مثل الافضل و انجراره للضرورة  
و انجذرت محرج قوله تعالی و اسئلہ الذکر سے بقول سئل طال علی ذاک

اللیل المہیم بان مذ و طهره و احسنه ج کفارہ اے انحر ج و رفع صدره  
اے فوق اے فعل فعل التمتع قلت لانا ایها اللیل الذی طال علی



اسے خلصوا لہما والنقدال العذل سب القہ وعلیٰ علیٰ معناہا او بمعنی فی و  
 الموتی اسم فاعل من استلی الرجل اذا قہ وجبہ الا لو وہ فی سر قولہ تعالیٰ و  
 الایاتل اولہ الفصل منکم وردتہ جواب رب یقول اللہ رب ختم بخا صغنی فی امرک  
 شدیداً خصوصتہ مخلص خالص علیٰ عدلہ او فی عدلہ غیر مقصر فیہ وردتہ عنی  
 ولم اطع امرہ میگوید کہ آگاہ باش کہ سب کس رکور معاملہ تو با من جنگ و  
 جدل نیکر دزد و شدیداً خصوصتہ و در عدل و ملاست ناصح مشفق و مخلص خالص  
 بود و در وعظ و نصیحت کمی کوتاہی ہے روانی داشتند از پیش خویش اورا  
 یراندہم و بر قول آنان عمل نکردم یعنی میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو  
 دہتا بتائے جو تیرے معاملہ میں مجھ سے لڑتی جھگڑتے تھی اور بڑے جھگڑاوتھی  
 اور میرے سمجھانے میں یہ ابھلا چاہتی تھیں اور برے پہلی کہنے میں کمی تھیں  
 کرتی تھیں قال ولیل کوج البحر ارجی سدولہ علیٰ بانواع الہوم  
 لیلیٰ الواو واورب والتبثیہ بوج البحر فی الامیاط و سکون مع نوع  
 من الطلہ والسدول جمع سدول و ہوا شروکنہ بارخا ہدول عن الطول  
 و السکون و الحجتہ جواب رب و یجوز ان یکون صفتہ ثانیۃ و جواب رب مخدوف  
 نحو فاسیت امرہ و الباء للکسبۃ و الهم المحزن و ما تہتم بہ و الا مبتدأ لا انتھا  
 و افضل منصوب باللام و لا کن سقۃ لضعفہ لضرورۃ یقول و رب لیل مظلوم  
 مظلوم منسب کوج البحر طالع علیٰ بانواع الہوم لیلو نے فیما میگوید

تسکت عیایات الرجال عن الصبی ولس فوادى عن  
هواک منسل نقیل تل عنہ اذا ذہل عنہ ولسیہ کانس عنہ والعیاذ باللہ  
والصبی جہالہ الشباب قیل ان فیہ قدبا والاصل تسکت الرجال عن  
عیایات الصبی وذا علی ان یراد بالصبی نفس الشباب والفتوة و  
قیل عن منہا معنی بعد و هو علی ان یؤخذ لیس بمعنی الزوال والاکشاف  
مع انہ لایلیم المستراح الشافی فان کلمۃ عن ثم علی معنابل یناسبہ ان  
یراد بعیایات الرجال الرجال الفتوة وان کان لا یخلو عن شے وکاف  
المخطاب کمسورة وفيہ التفات وروے عن ہواکما ہونے دیوانہ و  
علی ہذا التفات فیہ یقول ذہل الرجال الفتوة عن جہالات شبابہم من  
حب النساء وکجو ولم یذہل فوادے عن ہواک او عن ہواک میگوید کہ  
ہمہ عشق بازان جوش و خروش جو انے فراموش کردند کہ محبت  
زمانہ بگدشتہ بگردل دیوانہ ام عشق ترا فراموش نہی کنند یعنی سارے  
عشقباز اپنے جوانیوں کے دستگون کو بھول گئی اور عشقبازے کی نفسی  
قضائی چوڑ بیٹی مگر میں تیرے محبت میں ویسا ہی ہوں جیسا کہ  
تہا قال الارب خصم فیک الومی ردوتہ یصح علی نقدا  
غیر موثر الا حرف التنبیہ والخصم النخاصم والطرف متعلق بہ والاولی  
شدید الخصومتہ والنصح المخلص واراہہ انجیر ومنہ نصحو اللہ ورسولہ

کما شہرت صد القناتہ من الدم علی ان المراءب شہا ہے المراءۃ الجمیئۃ  
 و بین معنی فی و الجار والمجور و فی محل الضب علی الحالیۃ من استکن فی  
 والدرع قمیص المراءۃ و یقال لہ فی الفارسی پیرامہن و فی الہندیہ کرتے و الجول  
 بالجیم کبیرۃ المراءۃ و یقال لہ فی الفارسیۃ شاکیچ و سینہ بند زمان و نیم تنہ  
 و قیل ہے فی الہندیۃ انکیا و لاکن کون ہذا النوع من الثیاب فی عہد ہم فی  
 حیرانخوارنعم کان فی عہد ہم ثوب صغیر کانت سارہم بلینہ و شیدہ و ہر و کان  
 قد یلغ السرة و یقال لہ فی الفارسیۃ نیم تنہ و قیل ان الجول قمیص الجاریہ کہتہ  
 و لعل قمیص الکبیرۃ و لاکن لا یخفی علیک ان ہذا احتیاج الی تقدیر المضاف  
 بان یقال بین ذات درع و ذات مجول و انکان ہذا الصنف محبوبا الیہم کما  
 یدل علیہ قول الشماخ عم نواعہم بین البکار و عیون بقول الی مثل ہذہ الجمیئۃ  
 دون غیرہا فیظر العاقل لمبتین نظر امت سلا متواترۃ صیاتبہا و صباہا  
 اذا امتدت فی درع و مجول کانت بین کبر و عوان میگوید کہ در  
 چین پرے پیکر مرد زیرک و دانا بکمال میل خاطر و متقی برابر سے ملو  
 کہ پیرامہن و سینہ بند بر خود کشیدہ خود را بالا بکشد و یا ورمیانہ باشد  
 نہ خور و باشد نہ کلان یعنی ایسے کنیلے چیلی کو بڑا سیانہ جھجھ پوچھ کا پورا  
 بڑی چاہت سے ٹھکی بانہ کہ جب دیکھتا ہے کہ وہ کرتی اور چھوٹی کپڑے  
 میں تکر کہڑے ہو وے یا نہ بہت بڑے جو نہ بہت چھوٹی ہو قال



بہا من ضل عن الطريق یفقدون ذلک عین میون فی کنایہم شبہ شعرا  
 بہا الحسن بن النضر قال المحرر من فقلت شمس ام صبا یح بیقہ بدت اک خلف  
 السحف ام انت عالم والسبیقہ معبد المضارے نقول تنزیل الظلمۃ او قضی المکان  
 المظلم فی اول اللیل بوجہا البینۃ وکانہا سراج منارۃ او سراج یوفدہ  
 المراد بہ النقطۃ عن الدنیا فی کتبہ صین السار میگوید کہ در اول شب  
 تیرہ کہ ظلمت کش گرد جهان می شتابد بروے تابان خود تیرہ گے میزداید و  
 یا مکان تیرہ را منور میگرداند و پیرا غی میماند کہ عابد ترسیان کہ از دنیا بریدہ  
 باشد ہنگام شام او را بر منارہ معبد خود می سنور و زو یعنی وہ جهان ہوتی  
 ہے وہاں شام کی ہوتے ہی اندھیرے کے جگہہ او جالاجوٹا ہے اور ایسے  
 چمکتی ہے جیسے کسے مضرا فی تارک دنیا کا چراغ او کی مناری پر شام کو

جناہ قال الی مشکطایر نو الحکیم صبا تہ اذا ما اسبکرت  
 بین ورع و مجول کنہ بامثل عن نفسہا کما فی قولہم مشک لا یخجل او  
 اراد من یا ثلہا من النار و تقدیم الطرف لا فادۃ التخصیص و رما الیہ اذا  
 نظر الیہ متصلا و الحکیم العاقل لہ تین و التبا تہ میل القلب و مضیہ علی انہ  
 مفعول لہ او علی انہ حال ان ارید بہ الصفۃ والا سبکرا الارتفاع والا متندا  
 و الضمیر فی لغفل لہا نفسہا او مشکطایر و تانیث الفعل علی التقیہ الثانی  
 لا کتاب لفظ المثل التانیث من المضاف الیہ کما فی قول الاسعفی ع

ایراد اسم کان مفرد و خبر با جمع شایع فی اسانهم و علیه قوله تعالی کان  
 روس الشیاطین و فی الحدیث کانها عالم الرجال و الضمیر الشمن و قال المحقق  
 بیت لقد خلقوا من عذافا کانہ غنا قید کرم انیت فاسبکت یقول وینا  
 میان لنین ناعم لاصلب کانها سابع وادے طنبی او مساویک شجر الاحل  
 واصل ان لمانا نامشلهام میگوید کہ ہر چہ میگید با گشتہاے میگید و  
 کہ در نرمی و نازکی کبر جمای نرم و سفید وادے طنبی میرسد و یا مسو الکھاس  
 درخت اسحل می ماند یعنی ایسہ نرم و نازک انگلیون سے چنرون کو لیتی  
 او ٹھاتی ہے جو وادے طنبی کے چٹنی لیسری کیرون یا درخت اسحل کی عمدہ  
 مساو کن کی مانند ہیں قال تفسیر الظلام بالعتی کانها منارة مسہ  
 راہب میل الاضارة بہنا مستعد الظلام بالفتح الظلمة و عنی باضارة  
 الظلام انہ اللہ او بالظلام المكان المظلم فان اضارة نفس الظلمة غیر معتونة  
 والعشی آخر النهار و عنہ بر اول التلیل و فی دیوانہ بالعشاء بدل العشی و ہو  
 اول التلیل والمنارة لغیر المیرج اسم ظرف من انارارة و الظاہر انہ  
 بتجدیر المضاف و یجوز ان یراد بہ اسراج علی التجوز و المسمی بالضم اسرا و اضارة  
 المنارة با دنی ملائمة و الراہب من ترتیب من الضار سے فزک اللذات و  
 لبس المسوح و التبتسل الانقطاع و منہ التبول من اسما النساء و خصہ بالکبر  
 لما ان رجھان الشام کانوا یوتدون المصایح علی المنارات لیتند سے

وتنام الضحی الاعتیاداً به من غیر ان تشد النطاق بعد القفصل حیث لا یجوز  
 الی ان تفعل شیئاً بنفسها لکثرة الحوادث میگوید که شب می خسپد تا اینکه  
 قریب چاشت میرسد و ریزه های مسک خالص بر بستر خویش میاشد و باز  
 بعبادت خود می خسپد و میان بند بر پارچه پوشیدنی نمی بندد و چه خود کنیز  
 منیت و کنیزگان بسیار دار و عینے و ده جن کے ماتی نیند و ن کی متوالی  
 ہے جو پہر و ن چڑھی تک سوئی رہتی ہے اور مسک کی ریزے او کی  
 بچھونے پر بکھری ہوئے تین اور پہر و دپہر کو اپنے عادت پر سوئی ہے اور سو  
 کے کپرون پر لوندی باندیوں کے طرح پٹکا نہیں باندھتے غرض کہ وہ  
 پہلی بی بی لادون پلی ہوئے سہیلیوں والے ہے قال و تعطو بر حص  
 غیر ششکانہ اسار طبعی او مساویک اسحل العطا الاخذ  
 والتناول والرحض اللین الناعم لغت البنان والشن بالمعجزة فالمشقة الغلیظ  
 الصلب غیر حص تاکید کما فی قوله تعالی اموات غیر احیاء والاساریع جمع  
 اسرود و هو دوا بیض اللون احمر الراس لین المحب یوجد فی الرمل  
 والتشبه فی اللین واللون وحرمة الراس ولا اعرف فارسیه ولا مندیة  
 وطنی وادعی لترب من عرو و هو موضع قال ع وحلت سلیمی لطن  
 یلنے فعرعرا وکلز اولت اوی والساویک جمع مساویک والاسحل بالهتین  
 کدرهم او کز بنج شجر تنجذ منه المساویک والتشبه فی اللین والاستواء ثم ان



سے ہری اور سید ہے تہہ دکھاتی ہے قال وتضحی قیت المسک  
 فوق فراشها نووم الضحی لم تستطق عن تفضل يقال اضحی اذا  
 دخل فی الضحی کاسی و أصبح والضحی فوق الضحوة وہے وقت ارتفاع النهار  
 والقیق المقوت من فته اذا کسره مرفوع علی الاستدار والظرف خبره وحملہ  
 حال من استکن فی الغسل <sup>و</sup>فن المسک بالذکر لما یکنی الجود الطیوب عندهم  
 ولا یما عندنا ہم قالت بیت سخن نبات طارق والمسک فی المفاقر  
 وقال عم وبت بیفوح المسک فی حجراته والنووم مبالغة النایم کا صبور مبالغة الباق  
 یتوی فیہ المونث والمذکر یدرج بہ لیس آحیث کنی بہ عن التنعیم ولهم قال  
 النمری بیت رمتہ انا مة من ربیغہ عامر نویم الضحی فی ماتم ایے ماتم وق  
 یقال انما کمال الضحی ویکنے بہ تنعم عن احسن والجمال فان ضیق العیش یتب  
 بالجمال قال عم لم یغیر من شقا عیش ولا یتیم والانتطاق لبس النطاق و  
 شدہ علی الوسط وہو شقة ثوب تلبسها المرأة بان تشد وسطها بشے ثم تریل  
 اعلام علی اسفلها وکلہ عن یمن بعد کما فی قولہم کابر اعن کابر التفضل  
 ان تلبس الان الفضلہ وہے ثیاب النوم وحملہ اسفی حال من استکن  
 فی النووم وکنے بہ عن حریتها وکثرة خوا ودها فان شد النطاق علی التفضل  
 من افعال الامار خاصتہ فانما لا تنزع عن الخیمتہ بقول تمام فی الدلیل  
 ان یدخل فی الضحی والجمال ان کسار المسک کون منتشر فوق یشھا

ماہل و بلند و موٹا ہے چھیدہ اور دروئی دو تو بابتہ و موٹائی غایب و پوشیدہ  
 بود عرض کنوی سرش بسیاری و انہو ہے داشت معینی گندی ہوئی بل  
 او سکی او پر کو او بھری ہوئے اور او سکی جوڑی دوہری گندی اور شکتی  
 انون میں چھپی ہوئی تہے عرض کہ بال اسکے اتنی بہت تھی کہ کئی قسم پر ہو گئی تھی

قال الشیخ طیف کالجیل محض و ساق کانوب السقی المذل  
 الکشف المحض و عطفاً علی السابق و المجدیل زمام البعیر و المحض مکعظم الدقیق  
 یقال شخ محض و متن محض و الانوب مابین العقدین فی القصب و نحوہ و  
 السقی البردے و ہونبت نیت فی الماد یقال لہ فی الفارسی الخ یضم اللام و سکون  
 المعجمۃ و فی الہندی نرکل و نرسل و تل علی اختلاف اللغات و سہی بہ  
 لما نہ نبت فی الماد و کان الماد سقیہ و شبہ بہ الساق قال حسان بلیت مکوفہ  
 الساقین شبہا بردیا متجرا غمراستدیرۃ الساقین شبہ بہا بردیا مار  
 ساکن کثیر و البردیۃ و حب البردے و من قال ان السقم بعضی السقی و التقدیر کانوب  
 النخل السقی فقد ضل و اصل فان النخل لا یکون لہ انوب و المذل الملبین  
 اللبین بقول و کشف لی عن حضر لطیف دقیق کر نام البعیر و عن سابق طریۃ  
 مستویۃ لسا کانوب البردی الملبین مکیوید کہ ظرفہ میاں کے چکر مہار شتر  
 مار یک تازہ و ساقی کہ ہاں مہیاں دو پیوند کے تازہ درست و راست بود  
 می نمود معینی وہ کمر جو مہار شتر سے پہنچتی اور وہ پنڈلی جو نرکل کے پور

الطهر السود شديد السودا کثیر محتجج متکاثف مثل کبائنه النخلة التي لها كباسات مسكوبه  
 بعد من سينود که تا کبرش رسیده و با وصف غایت سیاهی چون خوشه  
 نرماي خوشه و ارباب و ابنوه افتاده بود یعنی ده ایسے چوٹی دکھائی تھی  
 جو کمکت پہنچی ہوئے اور بھی گہری گلی اور خوشون واسے کچور کی خوشه کی طرح  
 گہنی اور گنجان تھے قال غدايره مستشرزات الى العلى فصل العقاص  
 فی مشنی و مرسل الغداير الذوايب جمع حذيرة فارسيه گسیوے بافته الضمير  
 المجرور للفرع و یویدہ قولہ فی موضع آخر م باسود ملتف الغداير و ارد الفروع ملتف  
 غداير و روع غداير علی ان الضمير للمذكورة و استشرز الحبل فاستشرز اذا فتمت  
 من الخارج ثم رده الى الطبقة فانفتل لازم و متقد و کلاهما محتمل استعير لشف  
 المفتول و عدی بالی التضمنه معنی المیل و الارتفاع و علی جمع ضلیا صفة الالکة  
 العالیة کالسماوات العلى و کنه به عن جانب الفوق و ضل فیہ غاب قال بقا  
 اذا ضلنا فی الارض و العقاص جمع عقبة من عقد الشعر و اصفره و جمعه و  
 ما قتل منه مشنی و المرسل بالمفتل و ارسل غیر قول و لا مجموع و تنکیر ہا للکثیر  
 و اجملة حال بن الضمیر المجرور بقول ذوايبه و ذوايبها مرقتات بالفتل و مرفوعا  
 به الی جانب الفوق و قد غابت عقاصه فی مشناه الکثیر و مرسله الحوافر  
 معناه ان شعرا سحاکثیر و ندره اقام مختلفه و هو وصف حمدوح فانه یقال  
 جاریة قبله اشعر کثیره میگوید کہ گسیوای بافته او بجانب بالا



فی وصف الحمازۃ عیطار غرضیہ الصدر العیطار طویلیہ العنق والفاش  
 ما تجاوز القدر المعتدل والمنع الزیغ والطرف متعلق بفاحش ولم یصل الی  
 عن الحلی وقال فی موضع آخر جم وجب الکیف الکیف لم یصل الی یقول وکتشف  
 لے عن عنق طویل عنق الطیۃ الا انہ لیس بمجاوز عن الحد المعتدل اذا فتنه  
 الی شیء ولا یعطل عن الحلی بخلاف جید الطبی مسکونہ کہ گردنے می نمود  
 مگر گردن آہومی ماند مگر سرق اینقدر بود کہ خالی از ریو تائب بود و ہنگام  
 برداشتن بیار از زمیند یعنی وہ ایک ایسی گردن دکھاتی تھے جو  
 ہرن کے گردن کی لگ بھگ تھی مگر اوٹھانی پر بہت بدبختی تھی اور زیورے  
 خالی تھے قال وفرع یزین المتن اسود فاحم اثیث کتموا الخلة  
 المستعطل الفرع شعر اس المرۃ واللفظ المستعمل فی الفارسی  
 والمندج فی الہند چوٹی مجور عطا علی ماسبق والزین نقیض لثمین متعہ غیبہ و  
 المتن الظہر فہیہ اشعار بطول الفرع والفاحم شدید السواد والاثیث الکثیر  
 المتبع والقنوب بالکسر الکبساتہ ویقال فی الفارسی خوشہ وفی الہندی  
 گہوڑ گہڑ بالکاف الفارسیہ ورا الہندیہ وتعمکل النخل اذا طربت عما کیلہ  
 اسے کبساتہ والاصل انہ بالتاء علی انہ لغت النخۃ ولكن حذف  
 التاء ضرورة قال الشماخ الا اصحبت عری من البیت جا محام وقال عم  
 کا نہ جیتہ بالسیف مقبول یقول وکتشف لے عن فرع تام طویل یزین

و رب اسید الخمدین بکر منقہ لها فرع وجید و یقال اتقی بہ اذا جلیہ حاجز او  
 الحقرة الوحشیة الطبیعیة میل مطلق فانه نقتہ وکنہ بہ عن نفسہا ومن اراد بہا العین  
 فیلزم علیہ احد الامرین اما ان یقتیع مطلقا لفظہ بمعنی العین و هو کما تری  
 او لفظہ لفظا لحوش و جرة فیلزم علیہ وقوع لسنکرة المفرد لفظا للجمع المعرفۃ فان  
 الحوش جمع اصنیف الی وجرة و هو علم موضع معین منع عن الصرف لاجتماع  
 التانیث و العلینۃ لفظا ذات الطفل من انطباء و لسنکرات و خصہا بالذکر لان  
 الطفل منہا بظنیاً و شمالاً علی خوف یقول لفتہ عنی و کشف عن خد سلیل و  
 تجعل نفسہا بینی و بینہا و ہنہ تنظر لفظ وحشیة من حوش و جرة ذات طفل  
 صغیر میناً و شمالاً مہیگوید کہ حکم نازد لال از من روگردانی میگرد و در  
 طولانی خود را بین سینود و در من چنان می گزست کہ بچہ دارا ہو مادہ و یا مادگا و  
 وحشی از وحشیان موضع و جرة و رچپ و راست می گزد و غرض کہ بیابا کا نہ میدید  
 یعنی وہ بظاہر عجیبہ سے روکتی تھے اور اپنے لابی چہرہ کو دکھانی تھے او  
 انہیں کو لکرا ایسے دیکھتی تھے جیسے وحشیان موضع و جرة کی کو بچہ والے  
 ہرنے کا سوراگائی کو دہر کو دیکھتی ہے قال وجید کجید الیریم لیس  
 بغا حش اذا ہے لفتہ و لا معطل مجرور عطف علی سلیل و الیریم  
 الطنبی الابيض و تشبیہ فی الطول و طول لفتہ مع عند ہم قال ابو  
 عمر بعبقہ ہوے لفتہ ط طبیۃ الفشر و ہوے القراطہ لفتہ قال النعمان

اقول لا بعد في ذلك فان العرب تشبه النار بالتموه واليا قوت قال  
 بيت كما نالذفار يا قوته اخرجت من كيس دقان وقال تعالى كاهن اليا قوت  
 والمرجان وقال كاسمال اللؤلؤ لم يكنون ومن قال ان الراوي بالبردس وهو  
 نوع من المنبت فقد ذهب غير مذموب فان العرب لا تشبه النار بالبردس نعم  
 يشبهه بالساق السنية الضخمة قال حسان بيت مكررة اسقين شبهها بروقيا  
 متحير غمر وقل عروسا ق كانوب اسقى المذلل كما سياتي والبياض منقوش  
 ومجروح وفضل فاض والخير المار العذب الصافي والمضمير المنسوب لبيضة احمد  
 والمرء اذا كانت لطيفة المجدة يقال لها الماوية نسبة الى المار كما نال تطعم دون  
 الماء والمحل كل ما يكره بحلول الابل فيه وعنيد منسوب على انه حال يقول  
 نقيع اللون كاول بيضة من بيضات النعام او كدرة ميثية من درر الصدف  
 غذا المار العذب وهو غير كدر مميگويد كه چون اول بيضة شتر مرغ  
 صاف وپاكيزه رنگ ديابان در كيتاے صدف تابان ورخشان وچو آب  
 لطيف و شیرین چیزے مخورده عینی شتر مرغ کے جیسی اندھی کی ہو چکی  
 چیری یا سینپ کی اکوتی موتے کی سے چمکتی دھمکتی اور بیٹی نرمل پانے سے  
 ملی ہوئے قال تصد وتبدی عن اسيل و تقي ساطرة تمرز  
 وحش و حرة طفل الصدد والاعراض و ابرس عنه كشف عنه و  
 الاسيل من الخد و ما فيه نوع من الطول و هو مدح عندهم قال برش بيت

جمع  
 ای منسوب علی انما  
 و هو منسوب علی الاضافة  
 نحو منسوب علی انما  
 منسوب علی انما  
 منسوب علی انما



في النساء وكل نساء العجائب هكذا والتراب جمع ترتيبه وهو موضع القلعة  
 من الصدور والجميع على أن كل حسنة منها ترتيبه متقلد وفيه اشعار بسبعة صدرا  
 وهو وصف مدوح قال النعمان الأكبر في وصف ابجارية وسبعة الصدور و  
 المصنوعة المصفاة الجملة والسجمل المرأة لغة رومية والعرب تخرج بنت راشر  
 الصدر قال بيت ونحر شرق اللون كان ثدياه تمان وقال عم كان على لبها  
 جبر مصطل يقول دقيقة الشخضامة البطن نفقة اللون مشرقه الخمر كان صدرا  
 مؤاة مصقولة سيكويديك ياربيك بيان ويا كينه ريك وبيديك  
 وسينه اوبان آئنه صاف وروشن بعيني كركي تلي رگلت كي كوري ميت  
 سياث چكتا سينه جيا آئنه قال كبكره المقاناة البياض لبصرة غذايا  
 ثمير المار غير محلل الكاف اسمية ولبكر من كل شيء الم اسمية مشله والمقانة  
 ثايفت المقاني اسم فعول من قاناه به اذا خلط به داراويه بين النعام قانها  
 تكون على هذا اللون وهو احوال الالوان عندهم قال بيت اشترت لون صفرة  
 بياض وهي في ذلك لذته غدا وسعته بكرة اول بيفته من بين النعام  
 والعرب تشبه النار بها قال النابتة عن نوا غم مثل بيفات مجننة وقال تعالى  
 كانهن بيف كنون على ان الصفرة من حسن الالوان عندهم قال آخر  
 بيت قد علمت صفراء من بنه فبر وقال آخر ميت قد علمت بيفضار  
 الاصل وتبين ان المراد بالمقانة المذكورة الصدقة وبكره ديتها اسمية

واحد دوم و هو شجر النقل و استخیر غضا باللفظین کما استعار فی موضع  
 آخر فی بیان چہ القصہ بلیت فلما تارعا الحدیث و سمحت بصیرت  
 بعض ذہن شایخ سیال و دروے اذ قلت ہائی نولینی تاملت ہائی معاہ  
 اعطی اسم فعل و نوکۃ اعطاه و لفعل المذكور بدل من ہائی و مفعول الاعطار محذوف  
 و جواب لما علی ہذہ الروایۃ اما لفظی بزیادۃ الواو او محذوف و البصیر فاعل من البصر  
 و حرکت و ہو و کاشع و منور البطن مرع فی النار قال بلیت و قد کانت نخل بہا  
 و فیہا بصیر کاشع جائزہ البصریم منصوب علی الحالیۃ من البصریم فی تاملت  
 و التریاتانیث العربیان من روی ریا و کنتی بہ عن الصغیرۃ البصیرۃ و منہ ریا الروادف اذ انک  
 لا یخجل و یخجل موضع الخجل کما تہ عن الی مقفۃ و شتہ الخجل حال بعد حال  
 یقول جذبہا الی بقرو و خفا تاملت الی ہذا کلفۃ و ہرہ و قیۃ الکشح ضامرة البطن  
 سیمۃ الساق مسکومید کہ ہر دو گیموش گرفتہ بطرف خویش اوارا کرشیدم چنانچہ  
 فی عند و تکلف بر من با من صفت یابل شد کہ میانش را غرو و شش قر بہ بود  
 یعنی من نے او کی زلفین پکڑ کر اپنے طرف او کو کھینچا چنانچہ وہ بی کہہ  
 کھینچ آئے اور حال یہ تھا کہ کمر کے پستی اور پند لیون کے موٹی تہی قال  
 قطعہ بصریۃ غیر معاضۃ تریہما مصقولۃ کا سمجھل البصیرۃ البصیرۃ  
 انصر ضامرة البطن تحیل البصر علی ائہ حال بعد حال و الرفع علی ائہ خبر محذوف  
 و کذا ما بعدہ و البصیرۃ نقیۃ اللون صافیۃ و المعاضۃ تخریۃ البطن و ہو عیب فی



وطين الشئ جوفه والجنب المطن من الارض قال في القاموس الشئ من بطون  
 الارض وانحناء جمع حقف وهو الرمل المعوج او المستدير والمستطيل وفي  
 ديوانه ذس قفاف وهو جمع قف معناه ما ارتفع من الارض وغلطوا في  
 كسر جمل الكتيب المتراكم والوادي الواسع فعلى الاول بدل من تخاف وعلى الثاني  
 بدل من خبت ويجوز ان يكون وصفه لافادته معني الوسعة والشرط في المنوت  
 ان يكون صفة شقة ومنه قولهم مررت برجل اسد صرح به الرضى يقول فلتا تباروا  
 محله هو الارض والقوم واستويا على الطين مكان مطن شئ ذس لئلا من الرمل نكرة  
 حيطه به ميكويد كه چون از جمله انقوم در گذشتیم دور وسط زمینی که قدری است  
 وکثاده در میان پشتهای ریگ بوده واقع بود باطینان خاطر شستیم یعنی جب  
 هم او ن لوگون کی گهریون سے گد زکرا یک ایسے جگہ میں بخت ہو کر ٹہی کہ وہ  
 کچھ تھوڑے سے نیچی اور چوڑے چلی اور بڑے بڑے ٹیلوں کی طرح میں واقع  
 تھی قال مصرت بقودے راسھا قتمالیت الی منیم اللشیع ریا  
 المحلل البصر المجذب والامالة ومن البصير للاسد فانه يجذب البصير الی  
 نفسه فیمیل البصر الی محذوف ويجوز ان ین مفعله بدخول الباء والباء وحسنه على  
 الفعل نایدہ كما في قوله عم نضرب بالسیف ونزج بالفرج اے نزج الفرج  
 ومجذب جواب لما ذیل انشی والواو زایدہ وقیل محذوف والفو معظم مشر  
 الراس من جانب الاذن وروى بعضی وروى العنصر معروف والدوة



قال خرجت بها اثنى عشر ذراعا على اثنى عشر ذراعا مرط مرط  
 توفى ديوانه تفتت بها على اثنى عشر ذراعا مرط البار للتعدي او المصاحبة وحملته  
 حال من جنم التكم والجرح الجذب على الارض وتيل مطلقا واحمله حال والاث  
 بالفتح والخرنوب نقبت الشئ وحسب على اثره اسعده وعنى بالاث نقبت القدم  
 والمرط بالكرة الكس من اخرجوا المرط بالهتة فالحكم مافيه صور الرجال و  
 مافيه لصا وير الرجال وكلاهما جميع يقول اخرجتها من صدرها وخرجت متلبسا بها  
 او تفتت معها وانا اثنى عشر ذراعا وهي ثبيرة راسي ووراءها على اثنى عشر ذراعا  
 كسار مرط لئلا يعلم بنا احد من الابل والاحراس فيكون يدركه او اذ قد مرده  
 بيرون آوادم يا اود بدرا دم ويا اباو بر خاستم وحال اين بود که من پیش من  
 میختم و او دامن چادر نقش ریشی بر نقش پای من و خود کتان کتان می آمد تا  
 که سراغ ملبست من پیدا یعنی منی او سگو پرده سے باہر نکالا چنانچہ  
 اگی اگی من تہا چچو چچو وہ تہا وہ اپنے چتر اسی سے میرے اور اپنے  
 پانوں کے نشانوں پر پونٹی دار چادر کے پٹی کو کھینچ چلے آتی تھی تاکہ کہو جیون کو  
 پتا نہ لگے قال فلما اجزنا ساتھ اخی و ائمتی بنا بطین خست  
 دے حواف عققفل الاجازة التجاوز و ساتھ القوم علمت والحق ان  
 والام فیه للعهد والانتظار الاستعداد بعدے بالہاء وصل الكلام انجینا به وکثہ  
 قلب الامر کما فی قوله علی التثنية بالعصبة اولی القوة والاصل لقوله بها العصبة

اوسکی پائیلیں وہ پردہ کی آکھیں کپکپاتا کرکے سوئے کو تیار تھی کہ سونے  
 کے کپڑے پہنے تھے قال قتالت یمن اللہ مالک حیلہ و ما  
 ان ارے عنک الغواہی علی الیمن فی الاصل الید و سہی بالقسم  
 لا یختم کا نواتیا سحون اید یحیم عند الخلف و روے مرفوعاً و منصوباً فالرفع حمل  
 انہ خبر مجذوف المبتدأ او مبتدأ محذوف المحذوف ای یمنی یمن اللہ و یمن اللہ  
 یعنی و الضب علی انہ کقول مطلق لے اھلف یمن اللہ و معناه الیمن بالبد  
 او باسماہ و قيل بما حلف به اللہ و کلثہ ان نابذہ تو کہ المستفی والغواہی جب  
 النساء و منہ قول الطلاح الاسدی فیہ ان امر القیس غویہ عاہر و الانجاء  
 الا کشف و یقین معنی الزوال یقول نسلا رتقی لہ یھا قالت اقسم باللہ  
 مالک حیلہ ولا سبیل الی سہ فی ہذا الوقت مع کثرة الاحراس و هجوم الاعداء  
 فکیف جبتنی و ما ارے ان نزول الغواہی عنک مادست حیاً میگوید کہ  
 چون مرا خبر خود دیدی ساختہ بر زبان براند کہ سو گندم جدا است کہ برای تو  
 سح حیلہ و بھانہ منیت کہ بذریعہ او درین تاریکی از رقیبان و دشمنان گذشتہ  
 تا با نیجا بر سے و منی بنیم کہ محبت زمان از خاطر تو زایل گردد یعنی چون ہی  
 کہ اوسو جھکد و کھا تو می ساختہ یہ کہہ او ٹھی کہ ظلمت تیرے لئے کوی حیلہ بھانہ ایسا نہیں  
 کہ جس سے تو ایسے وقت میں گھبانوں سے چھوٹ کر یہاں تک پہنچ  
 اور میں نہیں دیکھتے ہوں کہ متے دم تک عورتوں کی محبت تجھ سے چھوٹی



الحارثیہ اسے حین انقطف اللیل میگوید کہ من از ہمہ دیگر گذشتہ وقتی  
 باورسیدم کہ عقد پروین در وسط گردون گردان چون سلکھاے و شا<sup>ج</sup>  
 کہ در میان پرو و مهرهای او جوهر مخا لطف و یادانہ سیم یازکرده باشند و  
 جلوه گرے میداد معینی من بب سے گذر کر ایسے وقت میں اوس  
 تک پہونچا کہ آدھے رات گئی تھی چنانچہ بر نیان آسمان کی چچاچ ایسے  
 نمایان ہوتیں جیسے موگی کے ملاکی لرین ہوتے ہیں قال فحبت وقد  
 نصت لنوم ثيابها لئلا تستر الالبسة المتفضل عطف علی ثبات  
 والحوادث والى نصت بالتخفيف من نص الثوب اذا زعمه وزن المصراع  
 فعول مفاعلهن مفاعلهن وهو مقبوض مفاعلهن وتنكير نوم للمعبر  
 والستر بالکسر معروف واللبسة بالکسر ضرب من الثياب كما هو في  
 القاموس وليس بمعنى ثيابه الثياب او حاله الملبس كما توهم بعض السرا<sup>ج</sup>  
 فانه لا يصح استناره من الثياب فانه ليس من جنس الثياب و  
 المتفضل اسم فاعل من تفضل اذا لبس الفضله وهي ثياب النوم قال في القاموس  
 والثياب التي قبذل للنوم وانحر يقول فاميتها وقد كانت نزع ثيابها  
 للنوم عند السترة الا الثياب التي كانت تلبسها عند النوم میگوید کہ پس  
 بزاد و بدین حال آمد کہ بجز جامہ خواب ہمہ جامہای خود را قریب پرده  
 کشیدہ آہنگ نختن کردہ بود یعنی پر میں ایسے حال میں پاس



میوه انستد مرا می کشند رخت خود سلامت برده بدان خنجره رسیده یعنی  
 مین چکیدارون اورا یسے لوگون سے گذر کر جو میرے لہو کے پیاسے تھی  
 اور اگر وہ خون کو چھاسکے تو بی مارے پھورتے خاص اوس پر وہ نشین  
 بت پہنچا قال اذا ما الثریا فی السما تعرضت لتعرض اشراق الکواکب  
 المفصل اذا للطرفیة المحضه وازایده والشه یا تصغیر ثروے من الثروة  
 وهو کثرة العدوسی به النجم کثرة الکواکب وبقال لم فی الفارسیه یروین و  
 پرین و فی الهندیه ہریان وچھکا و تعرض فی الشے سکن فی عرنته و فخر و  
 تعرض النجم فی وسط السمار کما تی عن بصف اللیل قال حسان بیت نعل برید  
 انیا بہا + اذا النجم وسط السمار استقل اسے قام و سکن والاشار جمع شے و ہو  
 احد سے طافات الشئی اذا کان ذاطافات کالحبل المقتول مشلا و قیل  
 لہ فی الفارسیه تائی و فی الهندیہ ثرو و ثرے والوشاح بالکسر و النجم کرمان  
 ای سکان او اکثر نظام من النجوم و عنیرہ من الجواہر و نخی الف بینہا فیه عطف الخ  
 علی الآخر و قیل لہ عند نابہ سے اذا کان من الازمار و حایل کسب الاستعمال  
 وقد یقال لہ فالا اذا کان مع الخ لاسلے وقد یفعل من خزانہ بمایا الخ من  
 المنجبت و الفقتہ و عنیرہ باخیال لہ المفصل و التثنیۃ فی التکثر فی الوسط مع  
 لحاظ ان بعض خزانہ کیوں شد ہو یا و عنیرہ اسلے کا نجم الثریا و یقول تبارک و تم  
 الیہا حین تکت النجم فی وسط السمار کما یسکن اشار الوشاح المفصل فی وسط

و ریت جاریست و در غمخیزه نقیضه اللون کسب فی النعمان نیت البیت کثیره الاحرار  
 لا یقصد احد من العوام لهوت بها غیر معجل عنها حیث لم یکن ابالی بالهلواء لا  
 باحراسها میگوید که بس از دوشیزگان تو غیر که در پرده عصمت مستور  
 و محفوظ و چون بقیه شتر مرغ خوشتر نک بود و چاکس قصد او نمیکرد و کمال  
 الطین خاطر زدست و با وفرو با ختم لطیف بهت سے نے عمر کے گواہان  
 جو پر دون میں رہتی تھتی اور شتر مرغ کے اندھی کے طرت چمکنی چری تھیں  
 اور کوئی مرد او کے گہروں کو چاہے نہ ہی نہ تھا تھا میں ساقیہ وانی کی کشتی  
 بنا کیا کیا قال تجاوزت احراسا الیہما و معشرہ اعلیٰ حصہ  
 لو سیر و ان مقتلی الاحراس جمع حرس جمع حارس و احراس جمع  
 حراس و علی متعلق بہ فان احراس یبعث یبعث قال یقال حرس علیکم و قال  
 ان تحرس علی ما ہم و المعشر کسکن اهل القریب و البجاء فان معنی میقتیہ احمد علی  
 و هو الغالب فہم یخوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ  
 و سیر و ان بالین المہاجرین امرہ اذا نسفا و روس بالین المعشر بالین  
 اذا الظفر و یوید الاول قول الاحمر و کوثر قتله سابع ہم قتله و اقل مہم  
 اقل و البیت و ما بعدہ بیان لما سبق یقول تجاوزت الیہما احراسا شادا  
 و انما احراسا علی قتلی لو سیر و انما یخاف و میقتیہ نے میگوید کہ  
 از گنبدان ہوشیار و مردمان خوشخوار کشتہ خون من بودند و اگر افتخار سے غم

جو کہ قمار بازان صاحب رقیب و معالی کہ عمدہ تیرا سے قمار اند تمام حصص خیر و  
 بیک خود می گیرند یعنی تو جو روتے ہے سو تیرا ونا صرف اس غرض سے  
 ہے کہ میرا دل جو پامال و تباہ ہو گیا ہے پورا پورا تیرے قبضہ میں آجاوے جیسی  
 جو ہارے کی قبضہ میں ہارے کی اونٹنی کا جسی آجاتی ہیں قال و بیعتہ حذر  
 لا یرام جباؤ ما تمسعت من لہو بہا غیر محجل الواد و اورب و اہل  
 بالکسر شہار تہ یہ لکھانے ناختہ من نواسے اس بیت فیکون ہی فیہ و  
 بیعتہ حذر جاریتہ نفس علیہ فی العا مونس لا تھا نقصان فیہ کالبیعتہ او کنون کیا  
 فی حسن الکون و یاد بالبیعتہ حقیقۃ النعمان فانھا کنون حسن لونا قال عم و من اصح  
 نثر النعمان و اعلیٰ الماد بھاسے الکفائیۃ فانہ ذکر ہذا المضمون فی موضع آخر و من  
 عاد و تم انعم نیکہ و ن معینہ بلطف یدل علی الکثرۃ و منہ قولہ تعالیٰ و کم نقصنا من  
 قرۃ فقیل را و ہم اصحاب الارس و قیل عنہ ہم بنی حصہ و ہم الذین بعث الیہم  
 شعیب بن زید مہدی علیہ السلام الرطام القصد لا یصل مجبول و الخمار البیت کنون  
 من و مراد صوف و شعر قیام علی عمودین و دشا و سکنے بہمن کثرۃ الاعراس  
 الاخوان و الطرفہ الاول شعلو یتنقت و الشانی لہو فان امتنع قیدہ من قانی  
 عم متفق من شعیب مراد نجد و اللہ و قید بالبار قال عم و لکھانہ و لکھانہ  
 زیادہ و نصب غیر علی اسی لیتہ و محجل اسم فعل من المجہل و اصلہ علی القیام  
 یقترہ قولہ علی النساء استوارات الحصان علی ما ہو اب انما لکھانہ



قال وما ذرفت عینک الا لتضرب بسهمیک فی اعشار  
 قلب مقتل یقال ذرفت العین اذا سالت دموعها وختلفت فی معنی  
 السهمین والاعشار فقتیل ان المراد بالسهمین الرقیب والمعه من سهام المیسر  
 وبالأعشار حصص الخزور فانها یکون عشرة علی عدد سهام القمار فهو جمیع عشر ویکون  
 للرقیب ثلثه من الاضبار والمعه سبعة منها المجموعها عشرة ویه کل حصص  
 الخزور فن ضرب بهذین السهمین وفاز بها لما فقد کل جمیع حصص الخزور فیکون  
 بضربها فی اعشار القلب عن ملک تمامه ویؤیده تعدیه الضرب بالبارفانه  
 یقال فلان یضرب بالقداح اسه سهام القمار فقتیل ان المراد بالسهمین الدع  
 ونحو العین کلامها استقاراة والاعشار معنی الاجزاء والقطعات ولا یخفی  
 فیه فان الضرب لایلایم السهم بل لایلایم السیف کما ان الرجب یلایم السهم فانه یقال  
 رماه بالسهم وضربه بالسیف علی انه یتلزم القول بزیاده کلمه فی فان الضرب  
 یتعد متعبه وبذا الشعر من اجوکلامه عند البغایض علیه فی الاغانی  
 والمقتل اسم مفعول من قتل احب اذا ذلک قال فی القاموس ومن القلوب  
 المذلل الذی قتلته الشق یقول وما کیت الا التملکی فیلزم المذلل تباه کما  
 یمکن الضارب بالرقیب والمعه جمیع حصص الخزور مسکودیکه فوگر یه  
 منی کنه مکره باین عرض که دل دیوانه ام را که خوار و خراب کرده عشق  
 خانه خراب است تباهه و ملک و تصرف خود را رے چن کند در

محمدا مرے قلبی ہائے بغیلہ طوعاً و رغبتاً اسے لائق ہے بذلک فائز و صل  
و قطع میگوید کہ شاید تو باین فریقہ شدے کہ محبت تو قاتل من است و بچہ  
کہ دلم را بفراستے بجا آرد ز خمار باین غرہ نشوے چہ من چے کلم و چے آمیز یعنی  
شاید بچکو یہ دھوکا لگا کہ تیرے محبت نے بچکو مار لیا اور میرا دل تیرے کہو  
مین ہے جو تو حکم کر سیکو وہ مانیکا اور حقیقت میں یوں نہیں بلکہ میں جو بڑا کڑا آدمی

ہوں قال و ان تک قد سارتک منی خلیقہ فی شیبائی  
عن شیبابک منسل یقال سارہ ضربہ و ضدہ سرہ و الخلیقۃ العادۃ و الخصلۃ  
و سارہ برفق و مہلتہ و کنے بسل لشیاب عن القطع و قیل الشیاب کنایۃ عن النفس  
و بہ منقولہ تعالے و شیبابک فطرہ و یقال لمن یقول نفسہ زکیہ کریمۃ فی الثوب و  
منسل الصوف اذا سقط استعارۃ لفعل مجزوم علی انه جواب الامر و علی تقدیر  
ان کیون الشیاب کنایۃ عن النفس تخیل ان کیون سلی امر اس سلی تلیتہ و منسل  
من الانسلا سقطت الیاء فی حالہ انجرم و یقول و ان کن خصلۃ من خصلۃ  
قد سارتک قاطعی عنہ برفق و تودہ انقطع عنک انقطاعاً بالاجد و کہ  
او سلی لغنی عن نفسک منسل بلا کلفہ و شقہ میگوید کہ اگر بالفرض  
عادتے از عاداتم ترا خوش نیامدہ باشد تو از من یکسبل من از تو خواہم گنجیت  
چہ پرواے تو ندارم یعنی اگر کوئے بات اپنے بچکو برے لگی تو توراہ  
اپنے من اپنے راہ لو نکامین وہ نہیں ہوں جو یا رکے بچکو نے چکے تو بہ کروں

ریت کی تہلی پر چھپے سے بڑے سختے برے اور ایسے سخت قسم کھائے حسین  
 انشاء اللہ کھایا تو کر کفارہ اور سکا دنیا قال فاطمہ محصلا بعض ہذا التذلل  
 وان كنت قد اذعنت صرحت فاجمعی الہمة للتذلل و فاطمہ ترخیم فاطمہ  
 ومحصلا معناه امہلی سیتوے فیہ المذکر والمؤنث والمفرد والمجمع من اہلہ اذا ترکہ  
 والتذلل ان ترک المرأة ان بما خلافا وما بما خلافا فی الواقع وازرع الامر وعلیہ  
 اذا عزم علیہ جربا والصرم القطع الباین واجمل الرجل اذا اتے بالامر بحمیل تقول  
 لھا یا فاطمہ دعی شیئا من ہذا التذلل فانے لا ارے بک خلافا فی الواقع  
 وان كنت قد عذمت علی القطع والفساق فاطمہ فیہ بالمعروف ولا تسکی سسلک  
 الجور والاعتداف مسیگوید کہ چون تشدد او معاینہ کردم بدو این سخن گفتیم کہ  
 اے فاطمہ قدرے ازین خلاف نامے بگذار کہ من خوب میدانم و اگر ہمین  
 میخواستہ کہ تو از من بریدہ شوے باید کہ بطر معقول از من میرے یعنی جب  
 میں نے بہت بگرتی دیکھے تو یہ بات اوس سے کہی کہ او فاطمہ یہ جھوٹی روکھائی  
 جھوٹ اور اگر ٹوڑنا ہی منظور ہے تو سیدھے طرح سے ٹوڑ قال اعزک منی

ان حبک قاتلی وآنک محصلا ما مرے القلب لفعیل الہمة  
 لانا کارد خو لھا علی اثبت دون التقریر کا تو ہم بعضہم فاطمہ تذل علی استغنی کا  
 فے قولہ تعالیٰ لیس اللہ تقادرو غرہ خدعہ واللام فی القلب عوض عن البضاف  
 الیہ وموہبنا حمیمہ التکلم بقول اذعک منی ان حبک قتلے او قیتلے واک



چون شیر خوارہ او در پیش گریست بخیف باری خود با و گفت گردید و نصف پائین  
او کہ در تصرف من بود از جای خود بجنبید یعنی جب وہ دودہ پتیا بچا و  
پچھ روئے لگا تو او سے سرا وٹھا کر او کو دیکھا اور پیچے کا دھڑاوسکا

میرے تے جو کاتون ریا قال ویوما علی طم الکثیب تعذرت  
علی والک حلقہ لم تحلل نصب یوما بفعل المذکور اے تعذرت و آن  
اسل العظیم من الرمل و طفره فوقه کطفر الارض و تعذر علیہ شد و لم یسکن فی  
الفعل فاعطاه لئن یخاطب بها فی البیت آتے وہی فاعطت بنت عبید مصغرا  
بن ثعلبہ بن عامر بن عوف العذری کے کما فی الاغانی و قيل للمرضع و الاصح  
اسیون یعنی فاعطاه لم یفیک له معها مثل بذات و الا یلا ر الاقسام و الحلقہ  
انقسم و لم تحلل معروف اصلہ لم تحلل بتا میں من تحلل فی مبیہ اذا استثنی فیہا  
اے قال انشاء اللہ تعالیٰ قال بیت و من الذی سدا الثینۃ غدوة علی حلقہ  
لم یبق فیہا تحلل ثم حذف الی التائین قیاسا و لا یبعد اسکیون مجولا من حلل الصبر  
اذ اکفر باثم ہذا الشعر تحلل اسکیون مما یقولہ فی نفسہ و حکمی عما مضی اسکیون مما قالہ  
لغیرہ لتعلم انہ جلیب شدید یقول وقد تعذرت علی فاعطت بنت عبید یوما علی من  
الرمل و حلفت حلقہ لم تتثن فیہا شیئا و لم تحللہا بشئ میگوید کہ رو  
فاعطت بنت عبید برشتہ ریگی بر من شد کہ دو سو گندے بخورد کہ در او انشاء اللہ  
گفت و یا اور اسگشت کہ کفارہ بدر یعنی ایک دن فاعطت بنت عبید نے

خنپا ذات ولد رضیع قد زلت علیہا لیلۃ فصرفتہا ایسے عن ولد ما الرضیع مع ان  
 مشکھا لا ترغب فی غیر ولد ما و تعلم ان اللبن یفسد بالجماع فمالک لا ترغبین فی  
 و تنفرین منی میگوید کہ بے زمان مابردار و مادران کو دکان شیر خوار  
 کہ در شکل و شمایل مثل تو بودہ اند منہج کام شب برایشان نازل شدیم و صبح یک رو  
 از من نگر و امید و مادر شیر خوارہ را از ان بچہ باز گردانیدہ بسوے خود برگردانیم  
 با این لکڑہر دو نوع از مردان میگردیزند پس ترا چہ شد کہ تو از من میگردیزے و من  
 نمی آئیم یعنی بہت سے پیٹ والیان اور دودہ پتی بچہ کئے مایان جو  
 تجھ سے کنیلی چھیل تھیں اور مردوں کے نام سے گھبراتے تھیں رات کے وقت  
 اونکی پاس میں گیا اور کوئے بھی گھبرائے بلکہ بچہ و لے کو اوسکے بچہ سے  
 الگ کر کے ساتھ اپنے مشغول کیا قال اذا ما بلی من خلفھا انصرف  
 لہ لشیق و تحتہ شفقھا لم یحول ما زایدۃ و لم یسکن فی بکے لہ  
 التمام و اللام محببے الے و لشیق بالکسر نصف الشیء و عنہ بالشق الاول نصفھا  
 الا علی من الجید کہا قال فی موضع آخر بیت یعنی علیہا ریتی و یسودہا +  
 نکاہ نشنی الجید ان تیفتوفا + یقال تنوع الصبئی اذا تلوے علی نفس من  
 الکبار و بالشق الثانی نصفھا الاسفل و لم یحول مجول و الجملۃ حال یقول اذا  
 بکی ولد ما الرضیع من خلفھا انصرفت الیہ نصفھا الاعلی بان رفعت الیہ راسھا  
 و انفتحت نحوہ بجید یا تحتہ نصفھا الاسفل غیر متحول عن موضعہ میگوید کہ

او نث کے دور و شبیل ڈال اور اپنے میٹھی چونچوں سے چمکو محروم نہ کر قال  
 مشک حبلی قد طرقت و مرضع فالہیما عن ذی التامیم  
 محول الفار فارتب و مشک في حکم اسکرۃ لما قال ان لفظ المثل لا یعرف  
 بالاضافۃ الی المعارف و حبلی نعت فان ربہ دخل علی کمرۃ موصوفۃ فی  
 الاغلب و یجوز ان یشکون بدلائل و طرقہ انا لیسلا و تحمیر المفعول محذوف المجدجۃ  
 و مرضع بالجبر عطف علی حبلی و روسی بالمتنب عطف علی الضمیر المحذوف و ہی  
 ما کون من النساء ذات ولد رضیع و المرضعۃ بالتشار من تلثم نہ یہا ولد یا بالانفیل  
 و لذا قال لقولہ نہ بل کل مرضعۃ عمار صنعت و تشبیہ فی الحسن و اجمال و بیان  
 الشباب و مضطربا لذلک لما اتموا لا ترغبان فی الرجال و المعاد عنہ شغلہ عنہ  
 و صرفہ قال قتالی لا لکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر التمد و التامیم جمع تميمہ و ہے  
 عدۃ ضررات تنظم فی السیر و تعلق فی اعناق الاطفال لدفع النظر قال  
 بیت و اذ المیمۃ انشبت اقطارہ العین کل تميمۃ لا تنفع و ذوال التامیم الطفل الضمیر  
 کمظوم التامیم قال تراقب مظلوم التامیم مرضعا و المحول الحسن ما اتی علیہ المحول  
 و روسی معنیل اسم مفعول من غسیت المرءۃ اذا ارضعت ولدہا الغمیل و هو  
 اللبن الذی ترضعہ المرءۃ ولدہا فی عین الجماع یخفی غسیرۃ علی ان  
 ترغب فیہ ولا تفرغہ فیقول و رب امرءۃ مشک فی الحسن و اجمال نہ  
 حبلی قد اتمیہا لیسلا فاسم کمرہ مع ان مشک کمرہ الرجال و رب امرءۃ مشک



میترا الطھر و قیل استقر الطھر اذا وبرا و مصدر عقر الابل اذا اتعبها و منہ  
رجل معقور و عقر اذا کان معقرا لابل من شدۃ التعب یا یا یقول و تقول و قد یل  
ہو و جہا بی و ہا الے جانب لقر جرح طھر بصرے و القبتہ فانزل منہا امر و لقتیر  
شفقہ علی و علیہ میگوید کہ چون ہودہ او ہا ہر دو بطرفے مایل میشد بہن  
این می گفت کہ پشت شترم ریش کر دے و او را در پنج و عقب انگذے برای  
خدا برین چارہ بخت سے دار پشت او منہ و د آسے لعینے جب ہودا ہم  
دو نومیت ایک جب کو بگت تھا تو وہ یوں کہتی تہ کہ او امر لقتیر میرے  
اونٹ کو تو نے آفت میں ڈالایا او سکی بیٹھ کو لہو لوان کیا خدا کے لئے نرا

دو بڑا ہوا قال فقلت لہا سیرے وار محی سے زما مہ  
ولا تبعدینی من جباک المعلن الجنی الرطب لتمر الطرے و قال فی  
الاغانے و کل شے تجبہ فہو الجبنے و ہو من الانسان کا لقبہ و سخا و المراد بہ  
ہنفاۃ کان بقیلہا و کاف الخطاب کسورۃ و المعلن اسم مفعول الطرے اکثر  
الطراوۃ کا زستی المارۃ مرات یقول فقلت لہا سیرے کما تیرین  
وارنہ زما البعیر فیسیر کما یسیر ولا تجعلینی بعیداً من وجہک الطرے و قبلہا تک  
اللذیۃ میگوید کہ پس جو ایش میں گفتم کہ میر و چنا کہ میر و سے و مھا  
شتر بطور او بگذار و از بوسہ ہا سے روے ہستی خود مراد و رکن لعینے  
جب وہ کہہ چکے تو بہن نے یہ بات اس سے کہے کہ سید ہے چلی چیل او

ہشی ہوے سفید ریشم کے چھوٹے مانند تھے ایک دوسری کو مارتے تھیں  
 قال ویوم دخلت الخدر عذیرة فقالت لک الیات انک میر  
 الخدر بالکسر شبات تضب فوق قتب البحر وتستر بالشوب وقیل ہوا ابو ج  
 والثانی بدل من الاول وصرف عذیرة للفرورة والویلہ لافضیة والجملة اعتراف  
 والمرحل اسم فاعل من احبلہ اذا حبلہ راجلا اسے ماشیا یقول ولا سیما  
 حین دخلت او واذکر یوم دخلت ہو ج عذیرة فقالت لی فضحک اللہ انک  
 جاعل لے ماشیۃ حیث لا یتطیع نعیری ان محیلہ وایاک علی انی اگر ہاں  
 کون می تقبلے مرۃ بعد اخرے مسکونید کہ خصوص روزے ویایدیم  
 روزے را کہ در ہودہ عذیرة در آدم پس گفت از من کہ خدا ترا سوا کند تو مرا  
 پیادہ خواہی کرد چہ شتر من تاب دو کس نذار و وزیر نے خواہم کہ تو با من نشینی و  
 دسہم روزے من ہوے یعنی خصوص وہ دن کہ نہ ہو لو نگاہ من عذیرة  
 کے ہودہ میں گیسر شہا پھر اسنی زچ چ ہو کر بھیہ لکھا کہ خدا ابھگو سوارے  
 تو اب عجب کو پاؤ چلاو گیامیرے سوارے میں دو کے اوٹھانیک بوتانہیں او  
 میں بے تیرے پاس ٹھنی اور چومنے چاٹنے سے گہرائے قال تقول وقد  
 مال العیط بنا معا عقرت نعیری یا امرؤ انیس فانزل  
 العیط بالبعثرة فالوحدة فالصدة فاعلم ان من الرجل وقیل ضرب من الہودج  
 والبار للصاحبة والعقرا مصدر عقر الفہرا واجرہ ومنہ حل منقار اذا کان

مع الآلة علی رکابین حیث لم یکن ذلک مطفونا ولا موهوماً سیکوید کہ  
 خصوص روزے دیادروزی سیکنم کہ پیاس خاطر آن دوشیزگان تہی  
 شتر مادہ خود ہریدم و بعد از ان شگفت خود را ندا دادم و یاد گیران را بگفتم کہ شگفت  
 مرا بگردارین کہ من کجا و این دولت کجا کہ پالان شتر مادہ مرا شتران اینا  
 بردارند یعنی خصوص وہ دن یا وہ وقت جبکہ میں نے اون کواریوں  
 کے لئے اپنے اونٹنی کے کوچین کاٹھین اور پھر اپنے نعجب گویا لوگوں کو اس  
 چنبی کے بات کے دیکھنے کے لئے پکارا کہ میرے اونٹنی کے رخت و پالان

کو اون پر زیادوں کے سوار یاں اوٹھا وین قال فطل العذارى ریمز  
 بلجہا و شحم کذاب المقدس المقتل اللام للعذارى للعبد الخارجی  
 والارتما والمرامة والمذاب کلب رخل الثوب و يقال لمن الفارسی پرزہ جا  
 ومنه مقتس مہذب والمقتس الابریم الابيض والمقتل المقتول الشید  
 المقتل مقت للمقتس بقول فطلت ملک العذارى یرے بعضہن بعضا بلجہا  
 و شحمہا النعس کان مثل ہذاب الابریم الابيض المقتول فی الآون والسطل و  
 لا یخنی ما فی وضع العذارى مظہر المضمض نوع التناذ مبیگوید کہ  
 پس آن دوشیزگان شوخ و شنگ گوشت و پیہ آن شتر مادہ کہ چون پرزہ  
 ابریشم سفید بافتہ بود با ہم فرو باختند کہ کبی برد گیرے میرد یعنی پر وہ  
 کواریاں اسپین بون کہیں لگین کہ گوشت کے ٹکئی اور چربی کے ٹکڑے جو



فاشتریکرہ فان ذکر الایام الصالحہ کیلئے الحزن عن الحزن میں سیگوید کہ غمگین شو  
 و آگاہ باش کہ سباروزمانیک و مبارک از ایشان نصیب تو گردیدہ و خصوص  
 روزیکہ در داریہ جلیل واقع شدہ بود یعنی گذشتہ پرافسوس کنرا و آگاہ و  
 خبردار ہو کہ بہت سے اچھ دن تجھ کو اونہوں سے نصیب ہوئے اور خاص کردہ  
 دن جو داریہ جلیل میں تجھ کو ہاتھ آیا جب کہ تو نے او کو نہ کھلی دیکھا اور خاص جو  
 غیزہ کو چوچاٹا قال و یوم عقرت للعداری مطیتی - فیما عجیب  
 من کوریا محل الظاہر انہ معطوف علی یوم بداریہ عطف عنوان علی عنوان مع  
 اتحاد المصداق فان کلا الیومین واحد و یجزان یراد بالیوم الوقت فیکون من  
 عطف البعض علی کل فان یوم الدارۃ کان شتلا علی اوقات مختلفہ و یکذا  
 قولہ الاتے و یوم دخلت الحدرا لخی و کل من المعطوفین اعراب المعطوف  
 علیہ رفعا و نصبا و حبرا و لا یطغیر فیہا للبناء علی الفتح من حیث الاضافۃ الی  
 مبنی الاصل عن الماضی و یجزا یکون مفعولاً بفعل مقدر نحو اذکر اولادہ  
 و العقر جرح توایم الدایہ و کان ذلک من عاداتہم و العذارے جمع عذراء  
 و ہی اجماریہ البکر و عجبی منادے او مفعول فعل محذوف و الالف مبدیۃ  
 من یاء التکلم و الکور بالضم الرسل مع الالات و روے من جلتها و المتحمل اسم  
 مفعول من تجلہ یقول و لاسیما یوم عقرت او و لاسیما یوم عقرت ناقصی لتک  
 العذارے فعلت یا عجبے او نادیت الناس ان انظروا عجبی من جلتها الجمول

اے علی خدایا تعالیٰ  
 فی ہذا لہ

کلمه فزین  
کلمه لبس ۱۲

ماحق الامر علیها واخذت ثوبها بید تا تم قلن له قد حبستنا و جوعتنا و عرتنا فقال  
اما کلن ان عقرت کلن فاقته قلن نعم فترافقه و صاح بالخدم فجمعوا له الخطب  
فجعل یقطع من سنامها و کبدها و یلقیها علی الحجرین کلن و یاکل و یغشی حتی  
شعبن و روبن و طربن ثم لما اردن الرحیل قالت احدی من انا اهل طفنة  
و قالت الاخری انا اهل جسد و قالت الاخری انا اهل حشیة و انما عیة یفعلون  
لما انه لم یکن رافقه و بقیت عنیة لم تحمل شیئا فقال ان تخملنی منک فحملت علی  
غاربعیر و کان یحمل راسه فی خدرها و یقلیها فاذا اتعت مال حد جبالی جانب  
فقول عقرت بعری فانزل منه استیعی فی حدیث دارة حلیل این است که  
عنیة مع همراهیان خود و را بگیر این داره که منشی در میان کو بهما واقع بود بر  
عسل زدن و آمده بود امر القیس این فرصت را غنیمت شمرده و جامهای  
ایشان برداشت و از همه برهنه بر آمدن طلب کرد و آخر کار تنگ و تاریک شد  
همه برهنه از آن آب برآمدند و حرف گریه بر زبان راندند امر القیس  
شتر را و خود را پیاس خاطر ایشان بکشت و همه را بخورانید و چون امر القیس  
بی سوار سکه ماند همه زنان اسباب پالایش برداشتند و خود و عنیة امر القیس را  
برداشت و چون نوبت بانجا رسید امر القیس بوسه گرفتن آغاز نهاد و  
او نهایت تنگ میشد و تکلیف فرود آمدن میداد و اذیقول لا تحزن علی ما فاک  
منها و منهن فانه ریب یوم صالح کان کاب منهن و لا سیما یوم کان کاب بارة  
حلیل

ولايستأليس من كلمات الاستثناء حقيقة بل ما يذكر بعد ما ينسب على اولوية بالحكم  
السابق واما عدد من كلمات الاستثناء لان ما بعد ما يخرج من حيث اولوية بان  
السابق والسبب كالمثل لفظا ومعنى وقال به في موضع آخر يليت الا يوم صا  
قد تحسنته + ولا مثل يوم في قد اران غلثته + وقد اران موضع ويوم منصوب +  
مرفوع ومجوز فالنصب على ما ذكره غير موصوفه والنصب يوم بالفعل مقدر اے  
اعني به وقيل بضمه على التميز والرفع على انه خبر مبتدأ محذوف وما موصولة و  
موصوفة اے المثل شئ هو يوم اولامثل الذي هو يوم والهجر على ان ما زايف  
والسبب مضاف الى يوم او ما ذكره غير موصوفه ويوم بدل مضاف عليه الرخصة والنداء  
كل ارض واستعين الجبال ودارات العرب كثيرة منها هذه وحليل بالجمعين كقوله  
حينها عذير ولذا يقال لهذا اليوم يوم العذير وحديثه على ما نقل في الاغانى عن  
الفروق الشاعري كان قد وقع له مثل ذلك ان امر القيس كان يوم  
عذيرة بنت عمه ثم حبل وكان يطلب غرة لها حتى كان يوم العذير فاحتمل  
الرجال وتعدوا وقت الحزم والناس فاحتمل امر القيس عن الرجال وقعد  
في كمن حتى مرت به النساء فوجهن عذيرة فلما وردن العذير نزلن عن الرجال  
ودخلن الما ومجرات فاما هن على غفلة منهن واخذ ثيابهن وقال لا اعطى  
ثيابكن حتى تخرجن مجرات من الما فابين ذلك حتى ارتفع النصار ثم خفن  
ان لا يبلغن المنزل فخرجت احداهن ثم تابعت وتبع عذيرة فخرجت بعد

منه



ع ذرفت دموعک فوق ظہر الحمل یقول فمالت دموع العین و ہستے منے  
 عند ذکر کھا و ذکر ہما و ذکر بن علی صدر سے صبا تہ بہا و بھا و بہن حتی بل دمی  
 السایل حالہ سیفہ میگوید کہ چون ذکر اویا ذکر ایشان بر زبان آوردم  
 استہماے روان از چشمان من باعث جوش محبت بر سینہ من چندان فروخت  
 کہ حالہ شمشیر من ہمہ تر گردید یعنی چون ہی کہ وہ یاد آئے یا وہ یاد آگئین  
 تو محبت کی مارے اتنے آنسو میرے آنکھوں سے میرے چہاتی پر پڑتی کہ تلوار

کا پڑ تلوار شور بوروبیگیا قال الارب یوم کان منہن صالح ولا  
 سیما یوم بدارۃ جمل و روے ع الارب یوم لک منہن صالح و فی دیوانہ  
 ع الارب یوم صالح لک منہما الا کلمۃ تنبیہ تدل علی تحقق ما بعدہا و رب للکثیر و  
 ضمیر جمع الملوٹ للماقی اجہن فی اوقات مختلفہ و متع منہن فی ایام متفرقہ  
 و من غنیرۃ و فاطمہ و اسماء و ماویہ و سلمہ و ہر و فرنا و ہند و سلامتہ و سعاد  
 و سیاستہ و لا بد استکون غنیرۃ فہن فروایہ منہما علی ان یکون الضمیر لام الحویرث  
 و ام التراب سخیفۃ لان یوم دارۃ جمل لم یکن من ایاہما و التخصیص بلا سیما  
 یقتضی ان یکون الیوم المذكور من ایاہما ایضا و صالح مجسہ و ر علی آتہ لعنت  
 یوم و یویدہ ما قال فی موضع آخر ع الارب یوم صالح قد شہدتہ و علی الترتیب  
 اثباتہ بحیل الرفع علی الحنبرۃ و الواو فی و لا سیما اعتراضیہ کما فی قولہ  
 ع فانت طلاق و الطلاق البتہ و مع ما بعدہا ضلہ مستقلہ نص علیہ الترتیب

وصفها بالطیب لما انه احب عندهم في السار قال ع وجدت بها طيبا وان لم  
 تطیب وقال ع بعیدة موهیة لقرط طيبة النشر + وحسن المسك والقر  
 لما انها اجود الطیوب عندهم قال قرش بلیت والنشر مسك والوجه  
 وناثر واطراف الکف عجم وقال آخر عبت باطیب من یرج القرفل ساطعا +  
 لما التف من دیر لها وخمار یقول وکانا یحیث اذا قامت علی وجه الیسر تصنوع  
 المسک منها تصنوع نسیم الصبا او نسیم الصبا وقد جارت یریح القرفل ولا یبعد ان  
 یقال تصنوع المسک منها علی نسیم الصبا ویهی متکفیه یریح القرفل علی ان  
 کلنا الرکبتین تاتے منها فحماطة ویؤیدہ اشعر المدور فایجمع فیہ تصنوع المسک  
 وراحة القطر اے العود الهندی مسکگوید کہ انجمن بود کہ چون از حای خود  
 می خاستند بوسے مشک از آنان بد باع این و آن میر سید چاک از نسیمی کہ بوسے  
 قرفل داشته باشد میرسد و یا بوی مشک از ایشان بر نسیمی عے آید که بوی قرفل  
 آورده باشد یعنی وہ نسیمی تہین کہ چون او تہی تہین تو کستورے کی لپٹیں اونہوں  
 سے آتے تہین جیسے پر وائے ہوا لوگ کی خوشبو لاوے یا کستورے  
 اور لوگ دونوں کی خوشبو یاں ملی جلی آتے تہین قال ففاصت دموع  
 العین منی صبا تہ علی النحر حتی بل ومعنی محلی + الفروا معنی منی حال  
 من الدموع والصبا تہ احب اشد مفعول لہ والنحر الصدر والحمل کنبر حالہ السیف  
 والعرب کنی بابتدال حالہ السیف عن کثرة سیدان الدموع قال عنترہ





کے نشانی  
کے نشانی

ہذا لایترتب علی مضمون الصدر علی انه یخالف و اجم فانهم یدکرون فی اشعارهم  
بکلامهم عند الرسوم الدارستہ فہی مواضع البکاء عندهم والدارس اسم فاعل  
من درس الرسم اذا عفا وتقاوم مستقل فی الاستقبال کما فی قولہ تعالیٰ انی جال  
فی الارض خلیفہ ومن زایدہ فان الکلام غیر موجب والمعول مصدر مبین من عول  
الرجل اذا رفع صوته بالبکاء و لیس بمعنی الاعتما و او المعتمد فانه بعید غیر ملائم للمقام  
بقول و کیف اصبر عن البکاء علی قولہم و الحال ان شفاے قلیل من البکاء و  
کثیر منہ فصل من رفع صوت البکاء عند رسم یدرس عن قریب و ان لم یندر  
بعد اے اتنی ذلک لیسکون لی شفاے میگوید کہ چگونه نگریم و حال امنیت کہ  
شفاے من گریہ است قلیل باشد یا کثیر میں خواہم کہ نزدیک این نشاۃ کہ بعد چند  
نیت و نابود و خدا بدشد خیلے گریہ و زارے و زارنالی کردہ شود یعنی میں  
کیسے زروں اور حال بھی ہے کہ رونامیرے شفاے میں جی جان سے چاہتا ہوں  
کہ پاس ان نشانوں کے جو بیٹھے والے میں تہوڑا بہت دویا جاوے قال  
کہ ایک من ام الحویر قیس بلحا و جارتھا ام الرباب باسل +  
الذاب الحط و الشان و البحار و البحر و فی محل الرفع علی انجریۃ من مجدوف  
و کذلک سبیل غالباً قال تعالیٰ کہ اب ال فرعون و الذین من قبلہم و کلمہ  
من متعلقہ بباکب فانه بمنی الحط و قال الرسنۃ فناء التبع و کلاهما لبعۃ  
من و لعل المراد بہا ہر و فرنا و ق ذکر ہما فی موضع آخر ثم قال بیت

بالصبر الجبیل وحمیة القول حال من الصعب أو النعیم المجر وفسی مطیعهم یقول  
 قفا نیاک فی هذه الموضع وقد حبس فیها سائر اصحابی علی راسی ولاحی  
 وواجبهم وهم یقولون لے لست لالتصاک غما وحرنا علی ما مضی وقرین بالیق بالرجال  
 من التجلد والصبر الجبیل مسیگوید کہ قدرے بایستید کہ ما درینواضع بگرییم و  
 حال اسکیجملہ یاران من سوار یکساے خود را برین و یا براسے من باز داشته اند  
 و مسیگوید کہ در غم جدائی گذار و دامن صبر و شکیبائی گذار عینی کچھ ٹھرو کہ  
 تجمہ بیان رووین اور حال یہ ہے کہ مسیدے سارے یار اپنے اپنے  
 سوار یوں کو میرے سر پر یا میرے لئے روکی کھڑے ہیں اور محبت سے  
 کہتے ہیں کہ رنج و الم میں جان اپنے کھو اور صبر کو اپنے ماتہ سے بندے  
 قال وان شفاءى عبرة محرقه فحل عند رسم دارس من معول  
 الواو حالیه وان کسورة والعبرة الدرع و التبرکیر للتفطیل او التکثیر و  
 المہراق لغبتی الحار اتم عن قول من ہراق الماء اذا صبه و مل للتمیة والفار  
 لالتزیب کما فی قوله تعالی فحل لنا من شفاء بعد قوله قد جارت رسل ربنا بالحق  
 فانتم تمیون الشفاعة بعد تحقیق ظلم المجازات علی الاعمال کذلک ہذا یمینہ المعول  
 عند رسم دارس بعد تحقیق لہ ان السبکارت شفاء و لہ و ہم یمینونہ عنہ و  
 من و تہب الی ان مل هذه للاستفہام الانکار سے فقد و ہم فانه یتیقن معنو  
 النفی و ح یکین معناه فاما من بکار او موضع بکار عند رسم دارس و

تدعى ولا یدیم لنفق الخنظل حیکی ما کان قد عراه یوم الفراق ویقول ان المار  
 کان یسل من عینی عن ثمرات القوم یوم تخلاوا من هذه المواضع غداه کما یسئل من  
 عین نافق الخنظل فکانے کنت ایاہ میگوید که روزی که رنط حبیب  
 فراق از مواضع رخت سفر بسته آماده رحلت شد ندآب از چشمان من چنان میرفت  
 که از چشمان خنظل شکن میزد و گویا که من خود خنظل مشکتم یعنی جب وہ لوگ  
 ان منزلوں سے صبح کو چیلنے لگی تو میرے آنکھیں ایسی ہنی لگیں جیسے اندر سے  
 کے پھلوں کی ٹوٹنے والے آنکھیں ہتی ہن بھان تک کہ گویا میں ہی ادب پھلو  
 کو تو رتا تھا و علم ان ہدین البیتین لا یوجب ان سے شرح  
 الزوزنی و سکھا فی العقد الثمین فی الاشعار المخرجة الی امر لقتیس  
 والعلم عند الله قال وقوفا بھا صحیح علی مطہم یقولون لا یتکلم  
 اسی و کمل الوقوف جمع واقف من وقفہ وقفا اذا حبسہ مضروب علی راسہ  
 حال من ضمیر المتکلم فی نیک فهو قید للبکار ولا یبعد ان یشکون حالاً من الوجود  
 لوجود ضمیر بانیہ ولما کان الوقوف جمع مکسر علی وزن مفرد وقد خرج عن وزن  
 الفعل جازا سنداه الی الفاعل الظاہر و محو محسب جمع صاحب والبیاد  
 للطرفیة و علی متعلق بالوقوف فان الوقف یقد علی قال تعالی و لو تری  
 اذ وقفوا علی السار و یحجز یشکون علی منہی اللام والمطی جمع مطیہ و سہ الدلیہ  
 اثنتی عشر فی التیسر مضروب علی المفولہ والاسی اکثر من مفول لہ التمل التمرین



كالقفل وهذا أقرب فانه يقال رجب قفل في العرف وكلاهما محتمل في قول  
 عترة ببيت فاستبدلت حرف الطاء كانما ايعارها في الصيف حب القفل  
 والتشبيه في اللون والشكل والانتشار يقول خلت منازل تلك المواضع عن  
 اهلها ومكنت للبارئسيها حتى انك ترس بعد ان تخاص في ساحاتها وارضيتها  
 كأنها جبال القفل مبيغة كوكيد كه منازل انموذج مسكن وحشيان كرويد  
 چنانچه سنگهای آهوان سفید را در صحن و میدان آنها چنان می بینی که داغها  
 قفل یاد آنهاست حب قفل قفاوه یعنی به سبب زلزلین آب و حیوانی جگه به جگه  
 چنانچه تو او کی صفون او میدانون مین جوئے هر نوکی مینگین کو گول  
 کی دانون یا حب قفل کے طرح جگہ جگہ پرٹے دیکھتا ہے قال کافی

هذا لبين يوم تحلوا لدستمرات الحى ناقف حطل  
 الغداة ما بين ظهور الفجر وطلوع الشمس واتحل كناتية عن قرب الارتحال  
 والضمير المرفوع لم يخط الحبيب وروى لما تحلوا والسمرة بضم الميم شجر معروف  
 فارسية قيلان ومندية كيكرو بهول ليس شجرة الطلع كما توهم  
 بعضهم فانه يقال له في الفارسي موز وفي الهند ككيلا والنحي القوم و  
 اللام فيه للعهد والسقف كسر الخنظل ولبز منه سيلان الماء من العين  
 لحددة ما يصل منه الى العين كما ترس في البصل ولذا فيوض امره الى العبيد و  
 الامار قال حسان مبدح آل حفت مبيت سيقون درياق الرجوق ولم تكن

هذا النمط يمنع النحر ودون العفا فغسل هذا كان له ان يقول لم يخف سمها ميكويد  
قري بايستيدى ياران من که ماوشما باهم بگریم از یاد محبوبه سیکه دستیم  
و ذکر منازل او که در منقطع ریگ چپیده از موضع دخول تا موضع حمل تا وضع  
و تا مفترقات بوده حال این است که آثار آنها باوصف تو از جو شمال نیت و نابود نشد  
یعنی او میری یار و کچھ ٹھو کہ ہم ٹھیل کر وین یک دست کی ذکر اور او سکی منزل کو  
یاد سے جو کبھی موضع دخول سے لیکر موضع حمل تک اور موضع تو وضع تک  
اور موضع مفترقات تک تین احوال بھیہ ہے کہ نشان او کی او تر ہرے و کہنای

ہو اوں کے مار مار پر بھی اب تک باقی ہیں قال می عبد اللہ الام فی  
عرصاتها و قیاماتها کما فی فضل الطاهر ان الخطاب لکلوا  
من الخلیف لم تقدم خطا بها و يجوز ان یكون الخطاب لغير معین فان الغرض من  
خلو المواضع عن البها و البعر محرکہ روث ذوات الخف و الطلف من الدواب یقال  
لر فی الفارسیہ شیک و سکل و فی البندیہ میگن و الارام مطلوب الارام جمع رُم  
بالکسر مہوز العین و هو الطبی الاریض و روی لشران و هو جمع ثور و معنی بہ  
الثور الوحشی و العرصات محرکہ جمع عرصة و ہی کل بقعة من الارض خالیة من  
البناء و القیمان جمع قاع و ہی الارض المستویة الخالیة قال تعالی قاعا صافضا  
و الضمیر المحجور و لمواضع المذكورة بالتأویل المذكور و فضل معروف و يجوز  
ان یکن حب القفل بالقاف ین و ہو کز برج ہز نیت کیوں اسودا ستدی

نفس الرضى على وجوب المحذف في امثاله في بحث الفاء والدخول كالقبول  
 وتوضيح كنهه معروف والمقراة كالمرامة وحول كجوهروا صنيع بين امره واسود  
 العين وعفا الرسم اذا اندرس لازم والضمير المحجور للمواضع تنقيح المصنف  
 وحجة النفي حال من المواضع واللام للتقليل واما موصولة والضمير استقارة لهي  
 المحجوز والشمال على الاختلاف واستمكن في الفعل للوصول لانه بين بالمحجوز  
 والشمال وكلاهما مونث قال البهزاوي في تفسير قوله تعالى فلما اضرأت  
 ما حوله ان ثابث الفعل لان ما حوله اما كن واشياء وروى نسخة فالضمير  
 المنصوب للرسم والشمال كجوهرة في الشمال ثم انما حاطب اخملين للبحار لانه  
 من واب العرب ان يتعينوا الاحبة على السبكار ليكون المحزن خفيفا قال الحماد  
 بيت خليلي ان لم تبيكيا في استن خليل اذا نسيت ومعنى كي ليا يقول  
 قفا خديك معك من جبل وكرى حبيب كانت لي ومنزل كان لها سقط  
 الموصوف من الدخول الى حول والى توضيح والى المقراة لم يعف بعد رسوم  
 منازلها بمرور المحجوز والشمال عليها مرة بعد اخرى مع ان هبوب الرياح من  
 اسباب التغير والنفار وهذا المعنى اقرب فان العرب يعيدون الرياح والامطار  
 مما يغير الرسوم والاطلال قال زهير بن ابي عمير ما الارواح والديم وقال  
 عم عصفها الريح بعدك والسماء وما قيل في معناه انه لم يعف رسمها لما ان احد  
 الريحمين اذا استرخت كسفتها الاحمر في فنية ما فيه فان اختلاف الريحين على



آخر ع خلیلی عوجا انھا حاجتنا و تخیل انی کون خطا بالواحد فانهم قد یخاطبون  
 الواحد بخطاب الاشئین قال سدید بن کراع ع فان ترخرا نے یا بن عفا  
 ان ترخرا نے ترخرا نے علی التکرار کما قبل فی قوله تعالی رب ارجعون  
 وقیل ان الالف بدل من النون الخفیفة والاصغر قفن و سبک مجزوم علی  
 انه جواب الامر ومن سبیته والذکر اسم الذکر ولا یبعد ان یشی الذکر  
 اضیف الی المعطوف والمعطوف عیدہ کما فی قول طرقة عم مطاهر سبط  
 لولہ وزبر جثوا الحبیبیل معنی المفعول یتوے فیہ الموت والذکر التکیة للوجه  
 والسقط مشتمل منقطع معظم الرمل واللوس بالکسر والتوس من الرمل ثم استق  
 وقیل هو کل ارض تقصیل بین الحزن والرمل والجار والمجرور محلا علی انه نعمت  
 منزل وتکیر منزل الحبس او مضروب علی انه طرف للبکار وتکیر منزل ح لوجه  
 وکلمة بین فی امثال هذا ترکیب مشمل من الابتدائیة والی مینے الفاء قال  
 فی الاغالی یقال مطرا بین الکونفة والبصرة کما یقال من الکونفة الی البصرة علی معنی  
 ان المطر لم یجا وزیدین الموضعین وقال فی الرضی وقد یجی الفاء العاطفة بمعنی  
 الی ثم قال ومثل قوله عم تفانیک من ذکرے حبیب ومنزل الفاء فیہ معنی  
 الی اقول وقد یصرح بها قال عکان لم ین بین الحزن الی الصفا وقال یحیدے  
 عم وسکنی بین العرب الی اللوس ثم ان اصل الکلام الی حومل والی توضیح  
 والی المقررة ولا کن حذف العاطف تحفیفا حفا علی ان المقصود تعداد الالکنة و

بن الملك قد جند لاف بن موشلخ بالفوقانية المحمدين بن اخوخ بالمحمدين بن الموشلخ  
 وقيل جنوخ قالوا المحمدين بالنون فالعجمه وهو ادرسيل السبي عليه السلام بن الياروق قيل  
 يد بالتمانية فالعطين واللال المحمدين بن محلا سليل بن قتيان بالقاف فالتحانية فالنوين بن اوتثر  
 بالنون فالعجمه بن شيث بن آدم عليه السلام والفقير الشدة ومعناه جليل الشدة وهو  
 لقبه واسمهم سليمان وقيل حنيج وكنيته ابو اجمارث وقيل ابو مهب وقيل  
 ذوالقروح المستحق بزمه من لباس فقير الروم وقيل ذوالفرج لما انه كانت له بنت  
 يقال له الملك التذليل كيت لفضله في حب النساء وكانت امه فاطمة بنت  
 اخت قحطيل وكليب وكان اسفرا ولا دابة ومطرووه لشغفه بالشعر وكانت الملوك  
 تألف من شعره وتتبعه وكان يسير في البلاد مع شاذ من العرب حتى قتل ابو هانئ  
 بشاره وهذه القصيدة من اجود كلامه يذكر فيها بعض النساء ويومع مع غنيرة بنت عمه  
 شرحبيل الذي قتل يوم الكلاب وضعيف فرسه وصيده واهله الذي ابجوع واتحمله  
 شدايد اسفرو خدته الرفقة ومقاساة الشدة في الليل المطم وعند كثرة المطر على ما هو داب  
 اجمالية كما يظهر ذلك عند التوغل في اشعارهم وهذه القصيدة لامية قال  
 قهايك من فكري حبيب منزل سبط اللوى بين الخول  
 فحول فتوضح فالقراءة لم يعف سمها لما السجتها من جنوب وشمال  
 من ثافي الطويل والقافية متدارك والطاهر ان الامر شئ من وقف وقوفنا  
 فان العرب اكثر ما يخطب الاشئين قال ع خليله ماني على ام حنذب وقال

فان بيان الصلوات ونحوها على من لا يعلم العربية ولو كان لبسانه لا يرجع على حاصل ثم اني  
 كتبت قبل كل قصيدة تمهيداً ترجمته صاحبها وما يذكر فيها ليكون بصيرة لمن يقرأ فيها و  
 انما سميت هذه القصائد معلقات لانها كانت معلقة على ركن من اركان الكعبة في ايام  
 وكانت الاولى اولى المعلقات واولى بالخلق ثم علفت الشئ الباقية فلما ان الاول  
 احسن نظماً واجود سبكاً فان امر القيس كان من ابناء الملوك وقوميل ان كلام الملوك  
 ملوك الكلام واما سائرهم فكانوا من الاعراب هذا ولا رجوا الا القبول في جوفاتي الله  
 بعد ماتي وكل شئ ملك الا وجهه

### القصيدة الاولى

هي لامرء قيس بن حجر بالضم بن الحارث بن عمرو بن حجر اكل المرار بن معاوية  
 بن ثور اعني كندة وقيل هو بن حجر بن عمرو بن معاوية بن الحارث بن ثور  
 وقيل هو ابن حجر بن الحارث الملك بن عمرو اكل المرار بن عمرو بن معاوية  
 بن الحارث بن يعرب بن ثور بن مرتع بن معاوية بن عفيص بن المصغرة بن  
 عدى بن الحارث بن مرة بن ادد بالذالين الميمتين كزفر بن زيد بن شجيب بن ملحج  
 فالحكيم فالمرحوم كنعن بن عريب بالميمتين بن زيد بن كهلان بن سبأ بن عبد  
 شمس بن شجيب بن يعرب بن قحطان كعثمان بن عابر بن موهود بن سبي  
 عليه السلام بن شاذل الميمتين بن ارفخشذ بن سام بن نوح وقيل موهود بن  
 عبد الله بن رباح بن الحنضل بن عذرة بن عوص بن ارم بن سام بن نوح



## بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي شرح صدره شرح الكتب ورفع عني الاستار والحجب فلما لي يا قل أكثر  
والأحجم عما صفوا وكبروا الصلوة على من هو الصادق الصدوق والسابق السبوق وهو خاتم الرسل  
وخير من يهدى سبيل على آله الكرام وأصحابه العظام وتبين لهم في يوم القيام المولوية **عيت** قوم  
هم السادة البغية الكرام المنفصل وفوز بما شاء من الرتب كل أمر كريم صالح حسن **صليب**  
شريف النفس والنسب **ب** تحفي النجوم ولا تحقر من قبهم **ف** ان اخذت فقد اقيت في العتب  
و **ل** يعني يقول الغنيض السهار نفوس القريش **ل** حسني **ا** لما كانت سبع المعلقات كالسبع الشدا  
ولم يسلك شارح موج شدا بها سلك السداد وقد تناولها الملعون فعنون المادب و  
تداولها الملعون بلبان العرب اردت ان اشرجهما شرحا وافيا وكشف عنها كسفا كافيا  
ثم ضمني غيبة رانا المشهور في المشرق والمغرب بحسن التمايل وكرم المناقب جدي وليد بيتر صاحب  
بيت الرحيم لو كان في الدهر شهادة كان لنا ما كان حسيروا صلحاء اتياء من ارض بعيدنا طابا **ب**  
فلولا لمرنا وما كن رعا فخرتها على ان فخرت بالعريته لغابتها واستغلق بها من صلاتها ومحاوراتها  
وتحجبت اولا بالعريته ثم بالعارسية ثم بالهندية جميعا بياتها لسلام بطول الغياب بلا طابيل

PJ  
7642  
A2F3  
1882

al-Mu'allagāt  
Riyād al-Fayd







الحمد لله الذي خلق سبع سموات طباقا

للمؤلف

ابن گل تازه که در فیکبش باد صبا شمه بوی وی از جاس بجائی می برد  
کلی انگشتن این بیت علوم است که هیچ فضل گلزارش نباشد نتواند آورد

الحمد لله والمنة که کتاب مستطاب مایه فضل تام چشمه  
فیض عام کاشف معضلات فائز تعلقات شرح سبعه تعلقات المسمی به

# ریاض الفاضل

تصنیف اوید اریغ فیاض مشهور مؤلف فی فضل الحسن بن رسول علی عز  
کمال علوم شریفی لایموی که بظرف تبیل فی علمان و متعلمان جمه ابیا

بعضی لغات بزبان عربی فارسی مندی ساخته و دیگر شرح فارسی بی رکه فی زمانه در بلاد هندوستانی  
افراد پیش گوش انداخته بکجاب فیض طریقی و لایموی بطنه صاحب در حشر لایموی و علوم  
در مطبع نجف لایموی

باب اول کتب علمیه مطبوعه تا به جادوی اولی حلیه الطباع پذیرفت







PJ            al-Mu'allaqat  
7642            Riyadh al-Fayd  
A2F3  
1882

PLEASE DO NOT REMOVE  
CARDS OR SLIPS FROM THIS POCKET

---

UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARY

---

